

مفتاح العمال

شرح شرح مآثر العمال

تصنيف الطيف

حضرت علامہ فخر الدین احمد مراد آبادی قدس سرہ
شیخ الحدیث و صدر مفتی دارالعلوم دیوبند

ترتیب و تکمیل
مولانا خورشید انور گیلانی
فاضل دارالعلوم دیوبند

نظر ثانی
حضرت مولانا سعید احمد پالنپوری
استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

المیزان

مفتاح العوائل

شرح
شرح مآة عامل

تصنيف لطيف

حضرت علامہ فخر الدین احمد مراد آبادی قدس سرہ
شیخ الحدیث و صدر مفتی دارالعلوم دیوبند

ترتیب و تکمیل
مولانا خورشید انور گمانوی
فاضل دارالعلوم دیوبند

نظر ثانی
حضرت مولانا سعید احمد پالنپوری
استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند

المیزان ناشران تاجران کتب

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۲۱	بَا برائے استعانت	۷	پیش لفظ
۲۲	بَا برائے تعلیل	۹	آغاز کتاب
۲۳	بَا برائے معاجرت	۱۰	جمع اور اسم جمع میں فرق
۲۴	بَا برائے تعدیہ	۱۱	الف لام جنسی اور استعراقی میں فرق
۲۵	فاعل پر تبادلہ داخل کرنے سے وہ مفعول کی جگہ پر آتا ہے	۱۲	طرف لغو اور طرف مستقر کی تعریفات
۲۶	بَا برائے مقابلہ	۱۳	طرف مستقر اسم معرفہ کے بعد ہمیشہ مال اور
۲۷	بَا برائے قسم	۱۴	اسم نکرہ کے بعد صفت اور خبر کی جگہ
۲۸	بَا برائے استعطاق	۱۵	مرفوع ہوتا ہے
۲۹	بَا برائے ظرفیت	۱۶	تعلیل کا مطلب
۳۰	بَا زائدہ	۱۷	بدل کل کی حقیقت
۳۱	زیادتی باکی دو صورتیں اور اس کے مواقع	۱۸	عوالم کل شتو ہیں
۳۲	بَا جائزہ کے اور ساخت معانی	۱۹	لفظی سماعی کیا ہوتے عامل ہیں
۳۳	لام برائے اختصاص	۲۰	لفظی قیاسی ساخت ہیں
۳۴	لام زائدہ	۲۱	معنوی رُو ہیں
۳۵	لام برائے تعلیل	۲۲	سماعی کی تیسرے قسمیں ہیں
۳۶	لام برائے قسم	۲۳	عوالم لفظیہ اور معنویہ کا مطلب
۳۷	لام انجام بتانے کے لئے	۲۴	سماعی اور قیاسی کا مطلب
۳۸	لام کے اور پندرہ معانی	۲۵	النوع الاول
۳۹	من ابتدائے غایت کے لئے	۲۶	(حروف جر کا بیان)
۴۰	من برائے تبعیض	۲۷	فارصیہ کا مطلب
۴۱	من بیان (ابہام دور کرنے) کے لئے	۲۸	فارصیہ تقدیر جملہ کے بعد جزا بن جاتا ہے
۴۲	من زائدہ	۲۹	بَا برائے الصاق

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۶۷	جواب قسم بھی محذوف ہوتا ہے	۳۵	من کے اور تو معنی
۶۹	حاشیاء، خلا، عد اکابیان	۳۶	الئی انتہار غایت کے لئے
۷۲	النوع الشافی	۳۷	الئی برا کے مصاحبت
۷۳	(حروف مشبہ بالفعل)	۳۸	الئی کا بعد ما قبل کے حکم میں کب داخل ہوتا ہے؟
۷۴	فعل کے ساتھ وجہ مشابہت کی تفصیل	۳۹	الئی کے تین معنی اور
۷۵	إِنَّ اور أَنَّ کا بیان	۴۰	حتیٰ انتہار غایت اور مصاحبت کیلئے
۷۶	إِنَّ اور أَنَّ میں تین فرق	۴۱	حتیٰ عاطفہ
۷۷	نسبت تقییدی کا مطلب	۴۲	حتیٰ ابتدائیہ
۷۸	مضمون جملہ کیا چیز ہے؟ اور اس کے	۴۳	حتیٰ کا بعد ما قبل کے حکم میں کب داخل ہوتا ہے؟
۷۹	نکالنے کا کیا طریقہ ہے؟	۴۴	حتیٰ اور الئی میں دو فرق
۸۰	مصدر جعلی	۴۵	حتیٰ کے دو معنی اور
۸۱	کَانَ کا بیان	۴۶	علیٰ کا بیان
۸۲	لِکَانَ کا بیان	۴۷	علیٰ کی دو قسمیں اور اس کے باقی پانچ معانی
۸۳	استدراک کے معنی	۴۸	عن کا بیان
۸۴	لیت کا بیان	۴۹	عن کی تین قسمیں، اور باقی معانی
۸۵	لعل کا بیان	۵۰	فی کا بیان
۸۶	تسنی اور ترجمی میں فرق	۵۱	فی کے باقی معانی
۸۷	حروف مشبہ بالفعل پر ماکوفہ کا دخول	۵۲	کاف جبارہ کا بیان
۸۸	النوع الثالث	۵۳	کاف کی دو قسمیں اور باقی معانی
۸۹	مادامہ مشابہ بلیس اور دونوں میں فرق	۵۴	مذ اور منذ کا بیان
۹۰	النوع الرابع	۵۵	رُب کا بیان
۹۱	سات حروف جو صرف اسم کو نصب دیتے ہیں	۵۶	وَأو کا بیان
۹۲	وَأو بمعنی مع	۵۷	تَا کا بیان
۹۳	الآحرف استتار	۵۸	قسم کیلئے جواب قسم ضرور جمع اور اس سلسلہ کے قواعد

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۱۸	نکرہ اور تمیز کے معنی	۹۰	پانچ حروف نداء اور ان کا عمل
۱۱۹	اسمائے عدد	۹۳	النوع الخامس
۱۲۱	احد عشر اور اثنا عشر کا قاعدہ	}	ان لن کی اذن جو فعل مضارع
۱۲۲	ثلثة عشر تا تسعة عشر کا قاعدہ		کو نصب دیتے ہیں
۱۲۴	حال مترادفہ کی تعریف	۹۴	ان مصدریہ
۱۲۵	حال متداخلہ کی تعریف	۹۶	لن کی اصل کیا ہے؟
}	اکائیوں کی ترکیب عشر تا تسعون کے ساتھ مع الحظف ہوتی ہے	۹۷	جملہ تعلیلیہ کی تعریف
		۹۸	النوع السادس
۱۲۶	اعراب حکائی کا مطلب	}	لم، لما، لام امر، لائے نبی اور ان شرطیہ
۱۲۷	احد اور اثنا کی ترکیب عشرون وغیرہ		جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں
۱۲۷	دبائیوں کے ساتھ	۱۰۰	لَمْ کا عمل
۱۲۸	ثلثہ تا تسعہ کی ترکیب دبائیوں کے ساتھ	۱۰۳	لم اور لما میں فرق
۱۲۹	مئة اور الف کے قواعد	۱۰۳	لام امر اور لائے نبی میں فرق
۱۳۰	کتم کا بیان	۱۰۷	النوع السابع
۱۳۱	کم خبریہ اور کم استفہامیہ	۱۰۹	لوا اسم جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں
۱۳۱	گیارہ تا ننانوے کی تمیز فقرہ منسوب کیوں ہوتی ہے	۱۱۱	مَنْ کا بیان
۱۳۲	کم خبریہ اور استفہامیہ میں فرق	۱۱۱	مَا کا بیان
۱۳۲	کائین کا بیان	۱۱۲	أَيُّ کا بیان
۱۳۳	کاین کی اضافت مستنع ہے	۱۱۳	مَتَىٰ کا بیان
۱۳۴	کاین خبریہ اور استفہامیہ میں فارق	۱۱۴	ایتما اور ائی کا بیان
۱۳۵	گذا کا بیان	۱۱۵	مہمما کا بیان
۱۳۶	النوع التاسع	۱۱۶	حیثما، اذما کا بیان
۱۳۷	(اسمائے افعال)	۱۱۸	النوع الثامن
۱۳۸	اسم فعل مرکب نام رکھنے کی وجہ	۱۱۸	ناصب اسمائے نکرہ بر بنائے تمیز

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۹۵	النوع الثالث عشر		افعال ناقصہ کے آم کی	۱۳۸	روید کا بیان
"	(افعال قلوب)	۱۶۱	تقدیم افعال پر جائز نہیں		بلہ، ذوتک، اور
۱۹۶	وجہ تسمیہ	۱۶۲	النوع الحادی عشر	۱۳۰	علیک کا بیان
"	جلہ اسمیہ پر دخول کا مقصد	"	(افعال مقاربہ)	۱۳۱	حقیق اور تھا کا بیان
۱۹۸	حسبت، ظننت اور خلعت	۱۶۵	عسی کا بیان	۱۳۲	مہانت، سرعمان اور
"	علمت، رایت	"	عسی کی خبر پر ایک	۱۳۵	شتان کا بیان
۱۹۹	اور وجدت	۱۶۸	اشکال اور اسکا جواب	"	النوع العاشر
۲۰۰	علم اور معرفت میں فرق	"	خبر عسی میں اختلاف	"	(افعال ناقصہ)
۲۰۲	زعمت	۱۷۱	عسی تامہ	۱۳۷	وجہ تسمیہ اور عمل
"	افعال قلوب میں ایک مفعول	"	عسی تامہ اور ناقصہ	۱۵۱	کان کا بیان
۲۰۳	پراگتفاکر ناجائز نہیں	۱۷۲	میں فرق	۱۵۱	صار کا بیان
"	بوقت قرینہ دونوں مفعولوں	۱۷۳	کاڈ کا بیان	۱۵۳	اصبح، انا نخی اور امی
"	کا حذف جائز ہے	۱۷۴	کاڈ اور عسی میں فرق	۱۵۵	ظن اور بت کا بیان
۲۰۹	مفعول ثالث کی ضرورت کی وجہ	۱۷۷	کرتب کا بیان	۱۵۶	ماڈام کا بیان
"	قیاسی عوامل سات ہیں	۱۷۸	اوشک کا بیان	۱۵۸	مازال، ما بترج،
"	قابل قیاسی کی تعریف	"	جعل، طفق اور اخذ	۱۵۸	ما انفک، اور مافقی
"	فعل کا عمل	۱۷۹	النوع الثانی عشر	۱۵۹	قاعدہ نفی پر نفی داخل
"	فاعل کی تقدیم فعل	"	(افعال مدح و ذم)	۱۶۲	ہو تو اثباتی معنی پیدا
۲۱۶	پر جائز نہیں مفعول کی جائز ہے۔	۱۸۱	نعم کا بیان	۱۶۰	ہو جاتے ہیں
"	مفعول کی تقدیم کب ضروری ہے؟	۱۹۰	بئس کا بیان	۱۶۱	لیس کا بیان
"		"	سواء کا بیان	"	افعال ناقصہ کی خبر کی
"		"	حبت رجبذام کا بیان	"	تقدیم اسم پر جائز ہے
"		۱۹۲	افعال مدح و ذم غیر محصور نہیں	"	کن کن افعال ناقصہ
"		"		"	کی خبر کی تقدیم افعال پر جائز ہے

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
	صفت مشبہ کے صیغے	۲۳۹	دوسری شرط		فاعل فعل سے مقدم
۲۵۹	صرف سہمی ہوتے ہیں	۲۴۱	اشیاء پر اعتماد کی وجہ	۲۱۶	کر دیا جائے تو وہ مبتدا بن جائے گا
۲۶۰	مضاف کی تعریف		اسم فاعل معرف بلام الموصول		فاعل کا حذف جائز نہیں
۲۶۱	اضافت کی دو قسمیں	۲۴۲	بہر حال عامل ہے		مفعول کا جائز ہے
۲۶۲	اضافت معنوی کی صورتیں	۲۴۸	اسم مفعول کی تعریف اور عمل	۲۱۷	مصدر کی تعریف اور وجہ تسمیہ
۲۶۳	اضافت لاجبی کا فائدہ	۲۴۹	اسم مفعول کے عمل کی شرائط		بصروں کے نزدیک
۲۶۴	اضافت تہنی کا مقصد		اسم مفعول معرف بلام الموصول		مصدر اصل ہے
۲۶۴	اسم تام کی تعریف اور عمل	۲۵۲	کے عمل کیلئے کوئی شرط نہیں ہے		کوفیوں کے نزدیک
۲۶۵	مطلق اضافت اور اسم تام	۲۵۳	صفت مشبہ کی تعریف اور وجہ تسمیہ	۲۱۳	فعل اصل ہے
۲۶۶	کی اضافت میں فرق		اسم فاعل اور صفت مشبہ	۲۲۱	کوفیوں پر رد
۲۶۹	عوامل معنوی دو ہیں	۲۵۴	میں فرق	۲۲۳	مصدر لازم اور مصدر متعدی کا عمل
"	عامل معنوی کی تعریف	"	ذات مبہمہ کا مطلب		مصدر متعدی کا پانچ
"	ابتداء مبتدا، خبر کا عامل	"	صفت مشبہ فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے	۲۲۵	طرح استعمال ہے
۲۷۱	فعل متضارع کا عامل معنوی ہے	"	صفت مشبہ استمرار پر دلالت کرتی ہے	۲۲۷	مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہو سکتا
	ضروری ترکیبیں	۲۵۵	خاصہ تعریف صفت مشبہ	۲۳۱	مصدر کا معمول مقدم نہیں ہو سکتا
۱۸	فقط کی ترکیب	"	صفت مشبہ بلا شرط زمانہ	"	اسم فاعل کی تعریف اور عمل
۲۲	قولہ تعالیٰ کی ترکیب	۲۵۷	فاعل کو رفع دیتی ہے	۲۳۲	اسم فاعل کے مفعول میں عمل کیلئے پہلی شرط
۷۱	جینڈ کی ترکیب	"	شرط اعتماد ضروری ہے		
۱۴۳	ایضاً کی ترکیب		صفت مشبہ کا معمول		
۱۶۶	مثلاً کی ترکیب	۲۵۸	کبھی منسوب اور کبھی مجروری ہوتا ہے		
۲۳۳	مطلقاً کی ترکیب				

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین، والصلوة والسلام علی سید المرسلین
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد !

واقعہ یہ ہے کہ درسی کتابوں کی سب سے بہترین شرح ”ماہر استاذ“ ہے۔ اگر
استاذ قابل ہو تو طالب علم کو کسی دوسری شرح کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو کچھ استاذ
بتائے طالب علم کا فرض ہے کہ اس کو سمجھے اور یاد کرے۔ مگر دوسرے حالات میں خود استاذ
کو بھی اور طالب علموں کو بھی ”شرح“ کی ضرورت پیش آتی ہے۔ چنانچہ قدیم زمانہ سے
درسی کتابوں کی شرحیں لکھنے کا رواج چلا آ رہا ہے۔ ایک ایک کتاب کی دسیوں شرحیں
وجود پذیر ہو چکی ہیں۔ مگر ہر شرح نہ کتاب حل کرتی ہے، اور نہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ امتیاز
اسی شرح کو نصیب ہوتا ہے جس کا مصنف ذی استعداد، ماہر فن، طلبہ کی نفسیات سے
واقف، اور تصنیف کا سلیقہ رکھتا ہے۔ اس زمانہ میں عام طور پر یہ دیکھا جا رہا ہے کہ درسی کتابوں
کی شرحیں یا تو نامعلوم مصنفین کی تحریر کردہ ہیں۔ یا برائے نام کسی کی طرف منسوب ہیں۔
ایسی شرح سے طالب علم کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس لئے عرصہ سے میں ضرورت محسوس
کر رہا تھا کہ جب اردو مشرحوں کا رواج چل پڑا ہے تو اب اس کا اہتمام کیا جانا چاہئے کہ قابل
ماہر استادہ کی فہمی ہوئی شرحیں طلبہ تک پہنچیں۔

استاذ ذی فخر المحدثین حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب مراد آبادی قدس سرہ
شیخ الحدیث و صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند (متوفی ۱۳۹۲ھ) نہ صرف شیخ الحدیث تھے،
بلکہ تمام علوم و فنون میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ فنون کی بہت سی کتابیں آں حضرت کو
نوک زبان تھیں۔ آپ نے اپنے صاحبزادے کی تعلیم کے لئے ”شرح ماہر عامل“ کی نہایت سہلی

جامع مانع شرح تحریر فرمائی تھی۔ جس میں فن کی بہت سی قیمتی باتیں نہایت آسان انداز میں بیان فرمائی تھیں۔ شرح کا مسودہ حضرت کی وفات کے بعد جناب مولانا ریاست علی صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند کے پاس محفوظ تھا میری عرض سے خواہش تھی کہ اسے شائع کروں تاکہ مسودہ محفوظ بھی ہو جائے اور طلبہ کو فائدہ اعمتاً شرح بھی مل جائے۔ مگر مسودہ اس طرح لکھا ہوا تھا کہ اس کی ترتیب و تکمیل ضروری تھی۔ ترتیب اور عنوانات کے اضافہ کے بغیر کتاب سے پورا فائدہ ممکن نہیں تھا۔ لیکن میں اپنے مشاغل کی وجہ سے عرصہ تک اس پر نظر ثانی نہ کر سکا اور یہ مسودہ یوں ہی پڑا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اہم خدمت عزیز مکرم مولانا خورشید انور گیاروی سلمہ سابق معین المدین دارالعلوم دیوبند کے لئے مقدر فرمائی تھی۔ موصوف نے بڑی جانکاہی اور دیدہ ریزی سے اس کو مرتب کیا۔ اور میں نے آں عزیز کے ساتھ مل کر کتاب کا ایک ایک لفظ بغور پڑھا اور اس کا نام مفتاح العوائل تجویز کیا۔ حضرت الاستاذ نے النوع الاول کے نصف تک ترکیب کی تھی۔ آنحضرت نے آخر تک ضروری ترکیب کا اضافہ کیا۔ جو اس زمانہ کے طلبہ کیلئے ضروری ہے۔ نیز کتاب کی تصحیح میں جناب مولانا سیف اللہ صاحب سہر ساوی سلمہ معین المدین دارالعلوم دیوبند نے بھی غیر معمولی تعاون فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ دو دونوں حضرات کو دارین میں بہترین صلہ عطا فرمائیں۔ اور اب پورے اعتماد کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ان شاء اللہ یہ شرح کتاب حل کرنے کے لئے کافی ہے۔ طلبہ سے التماس ہے کہ وہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

ومن اللہ التوفیق و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا

محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

سعید احمد عطار اللہ عنہ پالن پوری

خادم دارالعلوم دیوبند

۲۰ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے کہ وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔
ترکیب :- باء، حرف جر، الصاق یا اسْتَعَانَتْ کے لئے، اِسْم، مضاف، لفظ اللہ،
 موصوف۔ الرَّحْمٰن، صفتِ اول۔ الرَّحِیْم، صفتِ ثانی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے
 مل کر مضاف الیہ ہوا مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار
 اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر ہوا مَلْصَقْ یا مُسْتَعَانَ مَقْدَرًا۔ مَلْصَقْ یا مُسْتَعَانَ صِغَةُ
 اِسْمِ مَفْعُول، ہو، ضمیر راجع بسوئے اِبْتِدَآئِیْ مَقْدَرًا اس کا نائبِ فاعل۔ اِسْمِ مَفْعُول اپنے
 نائبِ فاعل اور متعلق سے مل کر خبرِ مقدم اِبْتِدَآئِیْ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا مؤخر
 مبتدا مؤخر خبرِ مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

دوسری ترکیب :- اِسْمِ فاعل (ہو۔ اور یوں کہا جائے کہ مُتَبَرِّكًا اِسْمِ فاعل اپنے
 فاعل اور متعلق سے مل کر حال ہوا اَشْرَعُ فعل مقدر کی ضمیر سے — یعنی اَشْرَعُ صِغَةُ
 وَاَحَدٌ مُنْکَلَمُ فَعْلٍ مُضَارِعٍ۔ اَنَا، ضمیر اس کا فاعل ذوالحال۔ مُتَبَرِّكًا، اس سے حال۔
 حال ذوالحال سے مل کر فاعل ہوا فاعل مقدر اَشْرَعُ کا۔ اَشْرَعُ فاعل، اپنے فاعل،
 سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اَنْحَمِدُ لِلّٰهِ عَلٰی نِعَمَائِهِ الشَّامِلَةِ، وَ الْاٰلِئِهِ الْكٰمِلَةِ

ترجمہ یہ تمام تعریفیں اللہ ہی کا حق ہیں، یا اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ برہنہ ان احسانات
 کے جو کہ عام ہیں — (یعنی دنیوی نعمتیں، جن میں انسان، حیوان، اور دیگر مخلوقات
 برابر کی شریک ہیں۔ اور انسانوں میں نیک اور بد۔ مسلمان اور کافر، سب ہی ان سے
 فائدہ حاصل کرتے ہیں، جیسے ہوا، پانی، زمین، آسمان، آگ، نختہ پھل، پھول، تزکیاں
 وغیرہ وغیرہ) — اور اس کے ان انعامات کی بنا پر جو کامل ہیں — (یعنی وہ
 انعامات جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں، اور وہ آخرت کے انعامات ہیں جو دنیاوی

لہ یعنی صورتہ جملہ اسمیہ خبریہ، اور معنی انشائیہ ہوا۔ اسی طرح دوسری ترکیب میں صورتہ جملہ
 فعلیہ خبریہ، اور معنی انشائیہ ہوا۔

عمومی نعمتوں کے مقابلہ پر بدرجہا بہتر اور کامل ہیں۔

تثنية اسم جمع ہے، نہ جمع — فرق یہ ہے کہ دو جمع، تو اپنے مقررہ اوزان
تثنية ہی پر آتی ہے۔ اور اس میں حکم افراد پر ہوتا ہے۔ برخلاف دو اسم جمع کے کہ
اس میں نہ مقررہ اوزان کی شرط ہے اور نہ ہر ہر فرد کا لحاظ — جاءني رجالٌ اس
کے معنی ہوں گے جاءني رجلٌ، ورجلٌ، ورجلٌ — لیکن نَعَمَاءٌ میں معنی ملحوظ نہیں
ہیں کہ: نِعْمَةٌ، و نِعْمَةٌ، و نِعْمَةٌ — وزن فعلاء جمع کا وزن نہیں ہے۔ آلاء :
بروزن أفعال۔ یہ جمع ہے۔ اس کا مفرد آئی، آئی، آئی، آئی، یعنی نعمت آتا ہے۔
ترکیب و۔ اب ترکیب سنئے۔ الف لام، استفراق کا یا جنس کا۔

فائدہ جنس میں حکم صرف ماہیت پر ہوتا ہے، افراد کا لحاظ نہیں ہوتا یعنی حقیقت حمد
کسی فرد کی جانب سے ہو، اور کسی وقت میں ہو، اور کسی طرح پر ہو۔ اللہ کیسے
مخصوص ہے — اور استفراق میں حکم افراد پر ہوتا ہے۔ ترجمہ یوں کریں گے کہ: تمام
افراد حمد کے۔

حَمْدٌ کے معنی ہیں، کسی کی خوبیوں کا سراہنا، بشرطیکہ وہ کمالات، اور خوبیاں
محمود کی اختیاری ہوں، — غیر اختیاری خوبیوں کا اظہار حمد نہیں کہلاتا۔

حَمْدٌ مبتدا۔ لام، حرف جار، برائے استحقاق یا اختصاص۔ لفظ اللہ:
باقی ترکیب: مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو اَمُسْتَقَرٌّ یا مَحْتَمٌّ مقدر کا۔
فائدہ: یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ حروف جار کے لئے متعلق کی ضرورت ہوتی ہے۔
پھر اگر اس کا متعلق کلام میں مذکور ہو تو اس کو ”ظرف لغو“ کہیں گے۔ یعنی بیکار کہ نہ
مسند ہوتا ہے، نہ مسند الیہ۔ اور اگر اس کا متعلق (یعنی جار کا متعلق) یا ظرف کا عامل
لفظوں میں مذکور نہیں، بلکہ مقدر ہو تو اس کو ”ظرف مُسْتَقَرٌّ“ کہیں گے۔ یعنی
اس کی ظرفیت کا کارآمد، اور ٹھہری ہوتی ہے۔

پھر وہ ظرف اپنے متعلق کے محل وقوع کے لحاظ سے مَحَلٌّ مَرْفُوعٌ، یا مَرْفُوعٌ۔ یا مجرور
کہلایگا۔ یعنی خبر کی جگہ مرفوع ہوگا۔ اور اگر اسم معرفہ کے بعد واقع ہوگا تو ہمیشہ
حال ہوگا، اور منصوب۔ اور اسم نکرہ کے بعد ہمیشہ صفت ہوگا۔ اور اعراب میں اپنے
موصوف کے تابع رہے گا۔ یا کسی موصول کا صلہ ہوگا۔ — بہر حال ظرف مستقر کا متعلق

مقدر ہوگا۔ اور اس میں ضمیر مستتر ہوگی، جو اس کا فاعل یا نائب فاعل کہلائیگی۔

باقی ترکیب: میں ضمیر اس کا نائب فاعل ہے جو راجع ہے حمد کی جانب۔ علی حرف جار، برائے تعلیل۔ (یعنی حکم سابق کی علت بتانے کے لئے آیا ہے کہ حمد اللہ کیلئے کیوں مخصوص ہے؟ اس لئے کہ تمام تر احسانات اور انعامات بندوں پر اسی کے ہیں)۔
 — نَعْمًا: مضاف، ہ: ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الف لام: عہد کا، شامِلَةٌ: صیغہ اسم فاعل، ہی: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف صفت سے مل کر معطوف علیہ، واو: عاطف، اَللّٰهُ: مضاف، ہ: ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف، الف لام: عہد کا، کَامِلَةٌ: صیغہ اسم فاعل، ضمیر مستتر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ظرف مستقر مستحق یا مختص کا، ظرف مستقر اپنے دونوں متعلقوں کے ساتھ خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر صورتہ جملہ خبریہ اور معنی انشائیہ ہوا۔ (کیونکہ قائل کا مقصد حمد کرنا اور تعظیم بجالانا ہے، نہ محض خبر دینا)

وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ لِّمُصْطَفٰى
وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى

ترجمہ: اور زول رحمت ہوا انبیاء کے سردار پر جو کہ محمد ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے سرداری کے لئے برگزیدہ فرمایا ہے اور ان کے اولاد و اتباع پر جو کہ بزرگ اور چنیہ ہیں۔

تشریح: انبیاء: نبی کی جمع ہے۔ نبی کا ترجمہ ہے خیر دینے والا۔ یعنی خداوند کریم کی طرف سے بندوں کو اس کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں کی اطلاع دینا سے۔
 صَلٰوة کا ترجمہ رحمت کا ملہ یا درود۔ سَنَد: بھی سردار۔ مُحَمَّد: آپ کا مخصوص نام ہے۔ اس میں باب تفعیل کا خاصہ تکثیر یعنی بیان کثرتِ مآخذ کا لحاظ ہے۔ یعنی بے شمار

خوبیوں والا شخص۔ مُحَمَّد اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اس کا مادہ جس کو ماخذ بھی کہتے ہیں حمد ہے۔ جس کے معنی خوبیوں کا بیان کرنا، اور تعریف کرنا آتا ہے۔ مُصْطَفَى اسم مفعول از باب افتعال، مصدر اصطفا بمعنی اختیار کرنا، چھانٹنا، منتخب کر لینا وغیرہ۔ اسی طرح مجتبیٰ اسم مفعول ہے اجتبار سے چن لینا وغیرہ۔

ترکیب: باب ترکیب سنّے واو: عاظم، الصلوة: مبتدا، علی حرف جار، سید: مضاف انبیاء: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ، محمد: موصوف، الفلام عہد کا، مصطفیٰ: اسم مفعول، ہو: ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے محمد، نائب فاعل اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر بدل کل ہو ابدال منہ کا۔ قائمہ: بدل کل میں مبدل منہ اور بدل کا مدلول ایک ہی شئی ہوتی ہے۔ یعنی محمد اور سید الانبیاء دونوں ایک ہی مطلب کو ادا کر رہے ہیں۔ اگر سید الانبیاء کا لفظ بیچ سے نکال کر اس طرح عبارت ہو کہ: و الصلوة علی محمد، المصطفیٰ تب بھی مطلب میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

بہر حال مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے ملکر بابی ترکیب: معطوف علیہ، واو: عاظم علی: جار آل: مضاف: ضمیر مجرور متصل راجع بسوئے محمد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف، المجتبیٰ: مثل سابق اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر صفت: موصوف صفت سے مل کر مجرور بنا جا جا جار مجرور معطوف علیہ: معطوف ظرف مستقر نازلہ سے متعلق ہو کر خبر ہوئی مبتدائی۔ مبتدایہ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ صورت و انشائیہ معنی ہوا۔ (کیونکہ یہاں بھی خبر مقصود نہیں ہے۔ بلکہ درود بھیجنا، اور رحمت نازل کرنا مطلوب ہے)

إِعْلَمُ: أَنْ لِعَوَامِنَ فِي النَّحْوِ عَلَيَّ مَا أَنْفَعُ الشَّيْخِ الْإِمَامِ
أَفْضَلُ عِنْدَهُ الْإِنَامِ عَبْدُ الْفَاهِرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْجُرْجَانِيِّ سَقَى اللَّهُ تَرَاهُ، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَاقِبَ
وَأَشْءُ عَوَامِلِ

ترجمہ:۔ جانئے کہ عوالم مذکورہ کتب نحو میں، بنا برتالیف شیخ وقت میثرا علوم

عربیہ، بزرگ ترین علماء خلق یعنی عبد القاهر جو کہ بیٹے ہیں عبد الرحمن کے، اور رہنے والے ہیں جرجان کے۔ الشران کی مٹی کہ سیراب کرے، اور جنت کو ان کا ٹھکانا بناوے۔ تنو عامل ہیں۔

تحقیق عوالم: جمع ہے عامل کی جیسے فوالد جمع ہے خالد کی۔ عامل یا اسم ہے اس چیز کا جو کمالات کے ادراخ کو ایک خاص حالت پر لاتا ہے، یا اس اسم کا وصف ہے۔ بہر حال عامل مذکر غیر عاقل ہے۔ اور ایسے مذکر کی جمع فواعل کے وزن پر درست قرار دی گئی ہے۔ اُنّام: بمعنی خلق۔ جرجان: تعریب گورگان کی ہے، خوارزم کا ایک شہر ہے۔ سقی اللہ سے متواہ تک جملہ معترضہ دعائیہ ہے۔ سقی: کے معنی سیراب کرنا۔ نژی: ترمی: متوی: طرف ہے توی کا۔ توی کے معنی ٹھکانا پیرا۔ متوی کے معنی قرار گاہ، یا ٹھکانے کی جگہ۔

مکریب: فعل امر حاضر، انت: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل، اَنْ: حرف کرکیب: مشبہ بالفعل۔ (یہ جگہ کو مفرد کے معنی میں کر دیتا ہے)۔ ال: حرف تعریف استغراق کے لئے، عوالم: جمع مثبتی الجوع ذوالحال، فی: جار، ال: حرف تعریف، نحو: مجرور، جار مجرور ظرف مستقر محلاً منصوب متعلق معتبرہ مقدر کے ہو کر حال،۔ (یہ پہلے بنایا جا چکا ہے کہ معرفہ کے بعد طرف مستقر حال ہوا کرنا ہے)۔ علی: حرف جار، ما: موصولہ،۔ (چاہتا ہے صلہ کو جو کہ ہمیشہ جملہ ہوگا)۔ اَلْف: فعل ماضی از باب تفعیل، ة: ضمیر منصوب متصل راجع بسوئے موصولہ محلاً منصوب مفعول بہ، الشیخ، موصوف، اَلْمَام: صفت اَدَل افضل: مضاف، علماء: مضاف الیہ مضاف، اَلْاَنَام: مضاف الیہ، علماء مضاف، الانام مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا افضل مضاف کا، افضل اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ثانی ہوئی، موصوف ہر دو صفات سے مل کر مبدل مہ ہوا۔ عِبْد: مضاف، القاہر: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر موصوف، ابن: مضاف عبد: مضاف الیہ مضاف، الرَّحْمٰن: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ابن مضاف کا، ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اَدَل عبد القاہر کی، العرجانی: صفت ثانیہ، موصوف دونوں صفتوں سے مل کر مبدل ہوا

مبدل منہ کا، مبدل منہ بدل کے ساتھ مل کر فاعل ہوا اَنْفَ فعل کا، فعل، فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق مَبِيْتَةٌ ہو کر حال ہوا ذوالحال کا، ذوالحال حال سے ملکر اسم ہوا اَنْ کا۔ مائتہ: اسم عدد میز مضاف، عامل: مضاف الیہ تیز، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی اَنْ کی۔ اَنْ: اسم و خبر سے مل کر جملہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ ہوا اعلم کا۔ اعلم، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
 قولہ سَقَى اللّٰهُ ثَرَاهُ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنَآءً: مطلب۔ خدا شیخ کی قبر کو ٹھنڈا رکھے، اور آخرت میں جنت نصیب فرادے۔

سَقَى: فعل ماضی، لفظ اللّٰهُ: فاعل، ثَرَاهُ: مضاف، كَا: ضمیر راجع ترکیب: بسوئے شیخ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ دعائیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا، واو: عاطفہ۔ جَعَلَ: فعل ماضی، هُوَ: ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے اللّٰہ فاعل، الْجَنَّةُ: مفعول اول، مَثْوًى: مضاف، كَا: ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی ہوا، فَعَسَلَ فاعل اور ہر دو مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ہوا، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔

لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ، فَالْلَفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلَى ضَرْبَيْنِ،
 سَمَاعِيَّةٌ وَقِيَاسِيَّةٌ، فَالْسَمَاعِيَّةُ مِنْهَا أَحَدٌ وَتَسْعُونَ
 عَامِلًا، وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةٌ عَوَامِلٌ، وَالمَعْنَوِيَّةُ
 مِنْهَا عَدَدَانِ، وَتَسْعُوعُ السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلَى ثَلَاثَةِ عَشْرَ نَوْعًا

ترجمہ: (ان شعواطلوں میں سے) کچھ عوالم، لفظیہ ہیں، اور کچھ معنویہ۔ پس ان سو میں سے لفظی عامل دو قسم پر ہیں۔ ایک سماعی، اور دوسرا قیاسی۔ پس سماعی ان شعویں سے اکیانوے عامل ہیں۔ اور ان میں سے قیاسی عامل سات ہیں۔ اور ان شعویں سے معنوی عوالم دو عدد ہیں۔ اور ان سو میں سے سماعی عوالم کی تیرہ قسمیں ہیں۔

قوله: لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ :- ترجمہ: ان سوا عملوں میں سے کچھ عوائل

لفظیہ ہیں، اور کچھ معنویہ۔۔

تشریح: عوائل لفظیہ وہ ہیں جن کا تلفظ ہو سکے۔ خواہ وہ عامل خود لفظ ہو جو بلا

تشریح جاتا ہو۔ جیسے: حروف جارہ، ناصب، جازمہ وغیرہ، یا جو چیز ان

عوائل کا پتہ دیتی ہو وہ تلفظ میں آتا ہو۔ مثلاً: هَذَا زَيْدٌ قَائِمًا مِثْلَ هَذَا

أَسِيرٌ عَامِلٌ كَمَعْنَى بَتَاتَا بِهٖ اَوْر تَلْفِظُ مِثْلَ اَشْبِيرِ كِي جِمْ هَذَا مَلْفُظٌ بِهٖ ۔ یعنی

میں اشارہ کرتا ہوں کہ زید قائم ہے۔۔۔۔۔ معنویہ میں تلفظ نہیں ہوتا ہے :

مبتدا میں عامل ابتداء کے معنی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ کتاب میں اس کی تفصیل آجائے گی۔

مصنف نے ان لوگوں پر رد کر دیا جو عوائل معنویہ کا سرے سے انکار

فائدہ :- کرتے ہیں۔ مثلاً: یوں کہتے ہیں کہ مبتدا خبر میں عامل ہوتا ہے، اور خبر

مبتدا میں۔ اور یہ دونوں محفوظ ہیں۔۔

لَفْظِيَّةٌ وَمَعْنَوِيَّةٌ: کو مرفوع، منصوب، مجرور تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں

مگر کیسب :- مرفوع پڑھنے کی تقدیر پر چند ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔ کہ لَفْظِيَّةٌ وَ

مَعْنَوِيَّةٌ: معطوف معطوف علیہ خبر ہوں مبتدا محذوف ہی ضمیر کی، جو راجع ہے

عوائل کی طرف۔۔ یعنی ہي لَفْظِيَّةٌ وَ مَعْنَوِيَّةٌ :- یا لفظ مائتہ سے بدل واضح

ہو، کہ بدل بدل منہ کا احراب ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ یا بعضھا لفظیہ و بعضھا

معنویہ، دو جدا گانہ جملے ہوں۔ اس صورت میں لفظیہ و معنویہ مبتدا محذوف

یعنی بعضھا کی خبر ہوں گے۔ بعضھا: مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا ہوگا۔ یا

اس طرح عبارات بنائی جاوے کہ: منھا لفظیہ و منھا معنویہ، اس صورت

میں منھا: ظرف مستقر خبر مقدم ہوگا۔ اور لفظیہ و معنویہ: دونوں جملوں

میں مبتدا مؤخر۔ بہر حال جملہ اسمیہ خبریہ بنے گا۔۔۔۔۔ اور صورت نصب میں لَفْظِيَّةٌ

و مَعْنَوِيَّةٌ: معطوف معطوف علیہ ہو کر مفعول ہوں گے اَعْنِي فَعْلٌ مَقْدَرٌ كَتَبَ

اعنی فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوگا۔ یعنی مراد لیتا ہوں میں لفظی اور معنوی

عائلوں کو۔۔۔۔۔ اور خبر کی تقدیر پر عامل سے بدل ہوگا۔ کیونکہ آءِ عامل میں

لفظ عامل مجرور واقع ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

قوله: فَالْفِطْيَةُ مِنْهَا عَلَى ضَرْبَيْنِ: ترجمہ: پس ان تئوں سے لفظی عامل دو قسم پر ہیں۔ (منہا کی ضمیر ماہ کی طرف راجع ہے)

فا: برائے تفصیل، الف لام: عہد کا، اللفظیۃ: ذوالحال، من: ترکیب:- حرف جار، ہا، ضمیر مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر حال ہوا۔ کیونکہ یہاں ظرف کاٹنے منسوب کی جگہ واقع ہو رہا ہے جو حسب قاعدہ مذکورہ معروف کے بعد حال ہوگا۔ حال ذوالحال مل کر مبتدا، علی: جار ضمین: مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (یہاں ظرف مستقر محل رفع میں ہے۔ اور یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ظرف مستقر یا خبر ہوگا، یا حال، یا صفت) ترکیب کے مطابق عبارت، یوں بنائیں گے۔

فال لئیۃ کاٹنے منہا ثابت علی ضربین۔ یا واقع علی ضربین۔
قوله: سَمَاعِيَّةٌ وَ قِيَاسِيَّةٌ: ترجمہ: ایک سماعی، اور دوسرا قیاسی۔
قیاسی میں قاعدہ کو دخل ہوتا ہے۔ اور سماعی کا مدار محض اہل زبان سے سننے پر ہوا کرتا ہے۔ وہاں قاعدہ نہیں چلتا۔

سَمَاعِيَّةٌ، اور قِيَاسِيَّةٌ: یہ دونوں اپنے مبتدایہ محذوف کی خبریں ہیں۔
ترکیب:- یعنی احدہما سماعیۃ، و تانیہما قیاسیۃ۔۔ احد: مضاف، ہما، مضاف الیہ سے مل کر مبتدا ہوا۔ اسی طرح تانیہما: مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ دونوں جملے اسمیہ خبریہ ہوں گے۔ اور اگر ضربین: سے بدل بنائیں تو سماعیۃ و قیاسیۃ: کو مجرور پڑھا جائے گا۔ اور ان کا تعلق اسی سابق جملہ سے اس طرح ہو جائے گا کہ ضربین: بدل منہ، سماعیۃ: معطوف علیہ، واو: عاطفہ قیاسیۃ: معطوف۔ معطوف معطوف علیہ مل کر بدل ہوگا بدل منہ ضربین کا۔ اور بدل منہ بدل سے مل کر مجرور ہو کر ظرف مستقر بن کر خبر ہو جائے گی مبتدا کی۔ اور تبقیہ یعنی: دونوں کو منسوب بھی پڑھ سکتے ہیں۔۔

قوله: فَالسَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا أَحَدٌ وَ تَسْعُونَ عَامِلًا: ترجمہ: پس سماعی ان تئوں سے ایک تو ہے عامل ہیں۔

لہ قاعدہ کے مطابق ثابتہ اور واقعہ ہونے چاہئیں اس

ترکیب :- فا: برائے تفصیل، السماعیۃ: ذوالحال، منها: جار مجرور محل نصب میں ہو کر حال حال ذوالحال مل کر مبتدا، - احد: معطوف علیہ، واو: عاطفہ، تسعون: معطوف بمعطوف علیہ معطوف سے مل کر میز ہوا۔ عاملاً: تمیز۔ میز تمیز مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

احد و تسعون میں جو ابہام تھا کہ وہ کیا نوسے کیا چیز ہیں؟ اس کو عالماً تمیز فائدہ نے رفع کر دیا۔ یعنی وہ کیا نوسے عامل ہیں۔ کوئی اور شیئی مراد نہیں۔

قولہ: وَالْقِيَاسِيَّةُ مِنْهَا سَبْعَةٌ عَوَامِلٌ - ترجمہ: اور ان میں سے قیاسی عوامل سات ہیں۔

ترکیب وہی ہے جو جملہ اولیٰ میں مذکور ہوئی۔ یہاں سَبْعَةٌ، مِيز، اور عَوَامِلٌ: تمیز ہے قولہ: وَالْمَعْنَوِيَّةُ مِنْهَا عَدَدَانٌ - ترجمہ: اور ان سے معنوی عوامل دو عدد ہیں۔

ترکیب ظاہر ہے کہ حال ذوالحال مل کر مبتدا۔ عَدَدَانٌ: اس کی خبر۔ قولہ: وَتَسْتَوِعُ السَّمَاعِيَّةُ مِنْهَا عَلَى ثَلَاثَةِ عَشَرَ نَوْعًا - ترجمہ: اور ان سے سماعی تیرہ طرح کے عامل ہیں۔ - یعنی لجانا تاثیران کی نسبتاً مختلف شکلیں ہیں۔ کہ کسی کا اثر ہے تو کسی کا نصب وغیرہ۔

تَسْتَوِعُ: فعل مضارع از باب تفعل، السماعیۃ: ذوالحال، ترکیب: منها: ظرف مستقر ہو کر حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل، عَلِيٌّ: جار، ثَلَاثَةَ عَشَرَ: مِيز، نَوْعًا: تمیز۔ مِيز تمیز سے مل کر مجرور جار ہوا۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہو کر متعلق ہوا تسنوع فعل کا۔ اور فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

النَّوْعُ الْأَوَّلُ

حُرُوفٌ تَجْرُ الْإِسْمَ فَقَطْ، وَتَسْمَى حُرُوفًا جَارَةً.
وَهِيَ سَبْعَةٌ عَشَرَ حُرُوفًا ۞

ترجمہ پہلی نوع :- وہ حروف ہیں جو اسم کو جسردیتے ہیں اور بس۔ اور

یہ حروفِ حروفِ جاڑہ کے نام سے موسوم ہیں۔ اور یہ سترہ حرف ہیں۔

قوله: حُرُوفٌ تَجْرِبُ الْإِسْمَ فَقَطَّ - ترجمہ: (پہلی نوع) وہ حروف ہیں جو اسم کو جردیتے ہیں اور بس!

یعنی یہ حروف صرف اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اور ان پر عمل جرد کرتے ہیں۔
تشریح: یعنی اسم کے آخر کو لفظاً یا تقدیراً مجرور کر دیتے ہیں۔ بس ان کا یہی کام ہے۔
یہ غیر اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ اور نہ آخر کو جردینے کے سوا کوئی اور عمل کرتے ہیں۔
اس لئے جب عمل جرد ہو جائے تو آئندہ کسی اور عمل کا خیال مت کرو۔ ان کا عمل ختم ہو گیا۔ یہ معنی ہوئے فقط کے۔ قَطَّ كالقَطِّ یا حسبك کے معنی دیتا ہے۔ یعنی تیرے لئے یہ کافی ہے۔ یا اسم فعل بمعنی اِنَّتَہ ہوتا ہے اِنتَہار کے معنی باز آنا۔ یہاں جملہ شرطیہ مقدر ہوا کرتا ہے۔ عبارت کی تقدیر اس طرح پر سمجھے کہ: إِذَا جَرَرْتَ بِهَا الْإِسْمَ فَاسْتَهْ يَا إِذَا جَرَرْتَ بِهَا الْإِسْمَ فَحَسْبُكَ الْإِسْمُ يَا فَحَسْبُكَ الْجَزْءُ ترکیب میں اس پورے جملہ کا لحاظ کر کے ترکیب ہوا کرتی ہے۔

اب ترکیب سنئے۔ التَّوَع: موصوف، الأَوَّل: صفت۔ موصوف ترکیب: صفت مل کر مبتدا۔ حروف: موصوف، تَجْرِبُ: فعل، ہی ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے حروفِ فاعل، الإِسْمُ: مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہوتی موصوف کی موصوف صفت سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فقط: فا: فصيحة۔
— (اَضاح کے معنی حقیقت کا اظہار، کیونکہ یہ فاشرط محذوف کا پتہ دیتی ہے، اس بنا پر اس کو فصيحة کہتے ہیں۔) — تقدیر جملہ کے بعد یہی فاجزائیہ بن جاوے گی۔
اب تقدیر عبارت کے لحاظ سے اس کی ترکیب سنئے۔ إِذَا: حرف شرط، جررت: فعل با فاعل، بها: جار مجرور، ظرف لغو متعلق بفعل مذکور جَرَرْتَ، الإِسْمُ: مفعول بہ۔ یہ سب مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوا۔ فا: جزائیه، حَسْبُ: مضاف، کان خطاب: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ الإِسْمُ: خبر۔ اسی طرح فَحَسْبُكَ الْجَزْءُ۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا یا فا: جزائیه، اِنَّتَہ: سیغہ امر حاضر فعل، انت: اس کا فاعل،

فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا پر شرط ہوئی۔

قوله: وَتَسْمَى حُرُوفًا جَارَةً۔ ترجمہ: اور یہ حروف حروف جارہ کے نام سے موسوم ہیں۔

مطلب ظاہر ہے کہ ان کو حروف جارہ کہتے ہیں۔

واو: عاطفہ، تسمی: فعل مضارع مجہول، ہی: ضمیر اس میں ترکیب :- پوشیدہ راجع بسوئے حروف نائِب فاعل، - حروفًا: موصوف، جَارَةً: صفت۔ یہ مل ملا کر مفعول ہوا فعل کا۔ فعل نائِب فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله: وَهِيَ سَبْعَةٌ عَشْرَ حُرُوفًا۔ ترجمہ: یہ سترہ حرف ہیں۔

ترکیب :- واو: عاطفہ، ہی: مبتدا، سبعة عشر: مبین، حرفًا: تمیز، مبین تیز مل کر خبر مبتدا پر جملہ اسمیہ۔ (سبعة عشر میں نسبت کے ابہام کو حرفانے رفع کر دیا۔)

الْبَاءُ: (۱) لِلْإِصْصَاقِ . وَهُوَ اتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ إِذَا حَقِيقَةً
نَحْوُ بِهِ دَاءٌ وَإِذَا مَجَازًا نَحْوُ مَرَزْتُ بِزَيْدٍ أَيْ اتَّصَقَ
مُرُورِي بِمَكَانٍ يَقْرُبُ مِنْهُ زَيْدٌ

ترجمہ :- بار آتی ہے اِصْصَاقِ کے معنی کے لئے۔ اور وہ (اِصْصَاقِ) ایک شئی کا دوسری شئی سے ملنا ہے خواہ حقیقی طور پر ہو۔ جیسے: یہ دَاءٌ والی مثال میں۔ یا بطور مجاز ہو۔ جیسے: مَرَزْتُ بِزَيْدٍ والی مثال میں یعنی میرا گذرنا ایسے مقام سے ہو کہ وہاں سے زید قریب تھا۔ یا زید کا مکان قریب پڑ رہا تھا۔

قوله: اَلْبَاءُ لِلْإِصْصَاقِ: ترجمہ :- بار آتی ہے اِصْصَاقِ کے معنی کے لئے۔ تشریح خود مصنف کرے گا۔

ترکیب ظاہر ہے کہ الباء: مبتدا ہے۔ اور لِلْإِصْصَاقِ: جار مجرور ظرف ترکیب :- مستقر اس کی خبر ہے متعلق ظرف ثابت نکالا جاسکتا ہے۔ مگر نکالنے کی ضرورت نہیں ہے ظرف مستقر خود ہی اس کا کام انجام دے دیتا ہے۔

قوله وَهُوَ اتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ إِمَّا حَقِيقَةً نَحْوُ بِهِ دَاءٌ وَإِمَّا مَجَازًا۔ ترجمہ: اور وہ (الصاق) ایک شے کا دوسری شے سے ملنا ہے۔ خواہ حقیقی طور پر ہو۔ جیسے: بہ داءُ والی مثال میں۔ یا بطور مجاز ہو۔

تشریح الصاق کے معنی چمٹنا، چمٹانا دونوں آتے ہیں۔ یعنی بار بہ بتاتی ہے کہ مدخول بار کے ساتھ دوسری شے کا اتصال ہو رہا ہے۔ فعل ہوا یا غیر فعل جیسے: اس مثال میں بیماری مریض کو لگی ہوئی ہے۔ وہ ایک حالت ہے۔ فعل نہیں۔ پھر یہ اتصال کہیں تو واقعی اور حقیقی ہوگا۔ جیسا مثال مذکور میں بیماری کا مریض کے بدن اور نفس سے اتصال ہے۔ اور کہیں مجازی اتصال ہوگا۔ یعنی واقعہ تو دونوں ایک دوسرے سے منفصل ہونے کے مگر عرفاً اس معمولی انفصال کو نظر انداز کر کے انہیں متصل ہی کہا جاتا ہو کہ شے قریب کو مجازاً متصل مان لیتے ہیں۔ جیسے دوسری مثال مَرَّتْ بِزَيْدٍ میں کہ وہاں حقیقی اتصال یعنی بدن سے بدن رگڑ کھائے اور ایک دوسرے سے چمٹ جائے عادتاً مرور میں نہیں ہوتا۔ بلکہ مجاورہ میں کسی شخص کے قریب ہو کر گزرنے پر یوں کہہ دیا کرتے ہیں کہ فلاں کا فلاں پر گزر رہا چنانچہ مَرَّتْ بِزَيْدٍ کی تشریح شارح کے الفاظ میں اس طرح کی گئی ہے۔ «إِاتَّصَقَ هُوَ وَرِيءٌ بِمَكَانٍ يَفْرُبُ مِنْهُ زَيْدٌ»، یعنی میرا گزرنا ایسے مقام سے ہوا کہ وہاں سے زید قریب تھا یا زید کا مکان قریب پڑ رہا تھا۔ اس مثال میں مرور گزرنے والے کا فعل ہے جو مدخول بار زید سے متصل ہوا ہے۔

واو: عاطفہ، هُوَ: ضمیر مفرد مذکر غائب راجع بسوے الصاق مبتدا، **تقریب** اتِّصَالٌ: مصدر مضاف مميّز، الشَّيْءُ: مضاف الیہ، بَاءٌ: حرف جار، الشَّيْءُ: مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اتصال کے۔ اِمَّا: برائے تفصیل، حقیقۃً، معطوف علیہ، وادو: عاطفہ، اِمَّا: مثل سابق، مَجَازًا معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر تمیز ہوئی مميّز کی۔ اتصال مصدر مضاف اپنی تین مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ بِهِ دَاءٌ: نحو: مضاف، بہ: جملہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالیہ کی۔ یا مفعول بہ ہوا اَعْبَى: فعل مقدر کا۔

پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ: اس کی ترکیب مثل سابق کر لی جائے۔
 یا یوں کہہ لو کہ نحو: مضاف، مَرَرْتُ: فعل بافاعل، باء: جار، زَيْدٌ: مجرور
 جار مجرور متعلق بمررت۔ فعل بافاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ
 ہوا مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا خبر ہوئی مبتدا کی۔ یا مفعول ہوا فعل
 مقدر کا۔ پھر جملہ ہو کر مفسر ہوگا۔ اُنْحَى: حرف تفسیر، التَّصَقُّ: فعل ماضی، مَرْرٌ:
 مضاف، یا ممتکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا فعل کا۔ باء:
 جار، مَكَانٍ: موصوف، یقرب: فعل مضارع، زید: اس کا فاعل، منہ:
 جار مجرور اس کا متعلق۔ پھر جملہ ہو کر صفت ہوئی موصوف کی۔ موصوف صفت سے
 مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا التصق سے۔ پھر فعل، فاعل اور
 متعلق سے مل کر جملہ ہو کر تفسیر ہوئی مفسر کی۔ مفسر تفسیر سے مل کر جملہ تفسیر یہ ہوا۔

(۱۲) وَاللَّاسْتِعَانَةَ نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ :

ترجمہ:- اور بار آتی ہے استعانت کے لئے۔ جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ کی مثال میں۔
 (یعنی لکھا میں نے قلم سے)

استعانت کے معنی مدد مانگنا، مدد لینا یعنی فاعل اپنے فعل میں دخول بنا
 تشریح سے مدد لیتا ہے۔ اور یہ بار آلہ فعل پر داخل ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر
 کرتی ہے کہ فعل کا تحقق اس آلہ کی مدد سے ہوا ہے جیسا کہ مثال مذکور سے ظاہر ہے
 کہ کتابت کا فعل قلم کی مدد سے ہوا ہے۔ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ لکھا میں نے قلم سے
 یعنی قلم کی مدد سے۔

واو: عاطفہ، للاستعانة: جار مجرور مل کر ظرف مستقر محل رفع میں
 ترکیب: ہونے کی بنا پر خبر الباء: مبتدا مخذوف۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
 خبریہ ہوا۔

نَحْوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ کی ترکیب نحو مَرَرْتُ بِزَيْدٍ کی طرح ہوگی اور
 یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ للاستعانة: جار مجرور ظرف مستقر خبر مقدم اور نحو

کتبت بالقلم: مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتدا مؤخر۔ اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا۔
اس صورت میں ترجمہ یوں کریں گے کہ نحو کتبت بالقلم میں بار استغانت کے لئے ہے۔

(۳) وَقَدْ تَكُونُ لِلتَّعْلِيلِ: نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّا كُفَّمْنَاكُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعَجَلِ ۖ ۖ

ترجمہ :- اور بار کبھی علت بتانے کے لئے آتی ہے۔ جیسے قول باری تعالیٰ شانہ انکم آہ ہے۔ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ یقیناً تم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر بسبب گو سالہ پرستی کے۔

تشریح کبھی تکلم بار کے ذریعہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ مدخول بار اپنے سابق کے لئے علت ہے اور حکم سابق اسی کا ایک اثر ہے۔ جیسا کہ قول باری تعالیٰ انکم ظلمتم (الایۃ) میں کہ جانوں پر ظلم کا سبب سچمڑے کی پوجا بنا یا گیا ہے۔

۱۰۰ کیب: داو: عاطفہ، قد: برائے تحقیق لیکن فعل مضارع پر داخل ہو کر تظلیل کر کیب:- کا فائدہ دیتا ہے یہ تکون: فعل ناقص، ہی: ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے باس کا اسم، لام: جار، تعلیل: مجرور۔ جار با مجرور ظرف مستقر محلاً منصوب خبر تکون۔ تکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّا كُفَّمْنَاكُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعَجَلِ :-
نحو: مضاف، قول: مصدر مضاف الیہ مضاف، ک: ضمیر راجع بسوئے اللہ (جو کہ معنی مذکور ہے) مضاف الیہ و فاعل قول ذو الحال، تعالیٰ: فعل ماضی معروف ہو: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذو الحال با حال مضاف الیہ پھر مرکب اضافی قول ہوا۔ اِنَّ: حرف مشبہ بالفعل، کُمْ ضمیر منصوب متصل محلاً منصوب اس کا اسم، ظَلَمْتُمْ: فعل با فاعل، اَنْفُسُ: مضاف، کُمْ: ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ، باء: جار برائے تعلیل،

یہ یہ قاعدہ اکثر یہ ہے در نہ کبھی بھی مضارع بر بھی تحقیق کا فائدہ دیتا ہے جیسا کہ باری تعالیٰ شانہ کے اس ارشاد میں قَدْ تحقیق کے لئے ہے قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الْمُعْوَفِينَ مِنْكُمْ (الایۃ) یقیناً اللہ تعالیٰ تم میں سے روکنے والوں کو جانتے ہیں ۱۲۱ ح۔

اتخاذ: مصدر مضاف، کم: ضمیر مجرور متصل محلًا مجرور مضاف الیہ۔ العَجَلُ: مفعول بہ
 اتخاذ: مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل، اور مفعول بہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔
 جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا ظلمتم فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ و متعلق
 سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی، اِن کی، اِن اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
 بنا ویل مفرد ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے فاعل سے (کہ وہ ضمیر کا ہے جیسا کہ سابق
 میں مذکور ہوا) اور مقولہ سے (کہ وہ فی الحقیقت قول مصدر کا مفعول بہ ہے) مل کر
 مضاف الیہ ہوا مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر ہوئی مبتداء مخدوف مثالیہ
 کی۔ یا مفعول ہوا اَعْنٰی فعل مقدر کا۔ صورت اولیٰ میں جملہ اسمیہ خبریہ اور صورت
 ثانیہ میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قولہ تعالیٰ کی ترکیب جملہ مقامات پر اسی طرح کجا سکی
 یاد رکھنا چاہیے۔۔

(۴) وَ لِلْمُصَاحِبَةِ: نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهِ:

ترجمہ:۔ اور (بار کبھی آتی ہے) مصاحبت بتانے کے لئے۔ جیسے اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ
 بِسَرْجِهِ میں نے گھوڑا خریدنا مع زین کے۔
تشریح مصاحبت کے معنی دو چیزوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ہونا۔ اس بار کے
 معنی مع زین کے ہوا کرتے ہیں جیسے اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهِ میں نے
 گھوڑا خریدنا مع زین کے۔ یعنی خریداری کا تعلق گھوڑے اور زین دونوں کے ساتھ
 واقع ہوا۔

اس کی ترکیب بعینہ وقد تكون للتعلیل والے جملہ کی طرح ہوگی۔ اور
ترکیب چونکہ للمصاحبة: کا عطف للتعلیل پر ہو رہا ہے لہذا عبارات
 کی تقدیر اس طرح ہوگی قد تكون الباء للمصاحبة [یعنی: قد برائے تحقیق۔
 (یہاں تقبیل کے لئے ہے) تكون فعل ناقص الباء اسم۔ لام، جار۔ مصاحبة
 مجرور، جار مجرور ظرف مستقر محلًا منصوب خبر تکون، تکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ
 فعلیہ خبریہ (معطوفہ) ہوا۔ ۱۲ خ]

نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهِ: نحو: مضاف ہوگا اور اشتریت

الفرس بسرجه. پورا کا پورا مضاف الیہ پھر وہی دونوں صورتیں یہاں چلیں گی جو برابر مثالوں میں چل رہی ہیں۔ یعنی مضاف مضاف الیہ ل کر یا مثالیہ مبتدا مخدوف کی خبر بنا دیں گے۔ یا انھنی فعل مقدر کا مفعول۔ تمام مقامات میں یہی ترکیب چلے گی۔

(۵) وَ لِلتَّعْدِيَةِ : نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى ذَهَبَ اللّٰهُ
بِنُورِهِمْ . وَ نَحْوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ اَيْ اَذْهَبْتُهُ :

ترجمہ :- اور کبھی بار آتی ہے متعدی بنانے کے لئے۔ جیسے قول باری تعالیٰ شانہ
ذَهَبَ اللّٰهُ آہ۔ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ لے گیا اللہ تعالیٰ ان کے نور کو۔ اور جیسے
ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ یعنی لے گیا میں زید کو بمعنی اَذْهَبْتُهُ (لے گیا میں اس کو)
تعدیہ کے معنی متعدی بنانا۔ یعنی بار کبھی فعل لازم پر داخل ہو کر اس
تشریح کو متعدی کر دیتی ہے۔ اور اگر بیشتر سے متعدی ہوتا ہے تو اس میں
شان تعدیہ بڑھ جاتی ہے۔ یعنی ایک مفعول کی جگہ دو مفعول چاہنے لگتا ہے۔ فاعل
فعل پر بار داخل کرنے سے وہ مفعول کی جگہ پر آ جاتا ہے۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ كَا تَرْجَمَهُ
تھا گیا زید۔ اور دخول بار کے بعد ترجمہ بدل گیا کہ لے گیا میں زید کو۔ چنانچہ اَذْهَبْتُهُ
کا یہی ترجمہ ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح بار سے تعدیہ کا کام لے لیا جاتا ہے اسی طرح ہمزہ افعال
بھی لازم کو متعدی بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اَذْهَبْتُهُ باب افعال کا واحد متکلم ہے جس کے
ساتھ آخر میں ضمیر مفعول لگی ہوئی ہے۔ اس کا مصدر اذہاب ہے اور متعدی ہے۔
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ کا ترجمہ ہوا لے گیا اللہ تعالیٰ ان کے نور کو۔ یعنی
روشنی گل کر دی۔ اصل ذَهَبَ نُورُهُمْ تھاجس کا ترجمہ تھا جاتا رہا ان کا نور پھر
حرف بار کو نور پر داخل کر کے اسے مفعول کا درجہ دیدیا۔

ترکیب :- مثل سابق کر لیجئے عبارت یوں بنا لیجئے۔ وَقَدْ تَكُونُ الْاَبَاءُ لِلتَّعْدِيَةِ
نحو قولہ تعالیٰ : میں وہی حال ذوالحال ہو کر قول ہو گا۔ اور ذَهَبَ
اللّٰهُ بِنُورِهِمْ فعل فاعل اور متعلق سے (کہ وہ دراصل منصوبہ اور مفعول ہے) مل کر جملہ
فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہو گا قول کا۔ [قول مصدر مضاف، اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولہ سے

مل کر خبر ہوئی ابتدا محذوف مثالی کی۔ یا مفعول ہوا انجمنی فعل مقدر کا۔ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ [

(۶) وَ لِلْمُقَابَلَةِ : نَحْوُ اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ

ترجمہ :- اور کبھی بار آتی ہے مقابلہ کے لئے۔ جیسے اشتریت العبد الہ میں کہ خریدنا میں نے غلام بمقابلہ گھوڑے کے۔

تشریح یعنی وَقَدْ تَكُونُ الْبَاءُ لِلْمُقَابَلَةِ ترجمہ: کبھی بار آتی ہے مقابلہ کیلئے یعنی ما قبل بار مابعد بار کے بالمقابل ہے۔ اور اس کا عوض ہے۔ جیسے اشتریت العبد... آہ میں کہ خریدنا میں نے غلام بمقابلہ گھوڑے کے یعنی گھوڑا دیکر غلام خرید لیا۔

ترکیب تقدیر عبارت سے خود ظاہر ہے اور مثال کی ترکیب بار ہا گذر چکی ہے۔ دیکھ لیا جاوے۔ [نحو، مضاف اشتریت العبد بالفرس جملہ فعلیہ خبریہ پورا پورا اور مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا مثالیہ ابتدا محذوف کی خبر ہے یا اعمی فعل مقدر کا مفعول بہ پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوگا ۱۲ خ]

(۷) وَ لِلْقَسَمِ : نَحْوُ يَا لَللّٰهِ لَا فَعَلْنَا كَذَا

ترجمہ :- اور کبھی بار آتی ہے قسم کے موقع پر جیسے يَا لَللّٰهِ لَا فَعَلْنَا كَذَا میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی ضرور ضرور کروں گا ایسا۔

تشریح: کذا میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی ضرور ضرور کروں گا ایسا۔ بار نے قسم کے معنی ادا کئے۔ قسم کے موقع پر اقسیم صیغہ واحد تکلم از باب افعال مقدر ہوا کرتا ہے۔ اور اسی سے بار قسمیہ متعلق ہوتی ہے۔

ترکیب قولہ وَ لِلْقَسَمِ: وہی تقدیر عبارت ہے [وقد تكون الباء للقسم] اور وہی ترکیب ہے۔ [تكون فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۱۲ خ]

قوله نَحْوُ بِاللَّهِ لَا أَفْعَلَنَّ كَذَا: ترکیب یوں کریں گے۔ نحو: مضاف، بَاءُ حرف جار، لفظ اللہ: مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل مقدر سے۔ اُقْسِمُ فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قسم ہوا، لام، تاکیدی، أَفْعَلَنَّ: مینفوعہ متکلم فعل با فاعل، کذا: اسم کنا یہ محلاً منصوب مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ قسم با جواب، جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ آگے وہی ترکیب چلے گی جو بارہا سامنے آچکی ہے۔ [مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا مثالہ ابتدا مخذوف کی خبر ہے یا اعمی فعل مقدر کا مفعول بہ ۱۲ خ]

(۸) وَ لِلَّاسْتِعْطَافِ : نَحْوُ اِرْحَمُ بِزَيْدٍ :

ترجمہ :- اور کبھی بار آتی ہے مہربانی طلب کرنے کے لئے۔ جیسے: اِرْحَمُ بِزَيْدٍ میں کہ رحم کیجئے زید پر۔

تشریح استعطف: باب استفعال کا مصدر ہے۔ اس کا مادہ ہے عَطَفُ عَطَفَ کے معنی ہیں موڑنا۔ استعطف کا ترجمہ ہوا موڑنا، اور مہربانی طلب کرنا۔ یہاں یہ مطلب ہوا کہ متکلم مدخول بار کے لئے مخاطب کی مہربانی چاہتا ہے۔ اِرْحَمُ بِزَيْدٍ کے معنی ہیں رحم کیجئے زید پر یعنی زید کے حال پر مہربانی فرمائیے۔

قوله وَ لِلَّاسْتِعْطَافِ : تقدیر عبارت، اور ترکیب، جملہ امور مثل سابق ترکیب :- ہوں گے [قد تكون الباء للاستعطف۔ جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ۱۲ خ]

قوله نَحْوُ اِرْحَمُ بِزَيْدٍ : نحو: مضاف، اِرْحَمُ: فعل امر از باب سَمِعَ، اَنْتَ: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل، بَاءُ: جار، زَيْدٍ: مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اِرْحَمُ سے۔ اِرْحَمُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ آگے وہی ترکیب ہے جو بارہا گذر چکی ہے [مضاف مضاف الیہ سے ملکر یا مثالہ ابتدا مخذوف کی خبر ہے یا اعمی فعل مقدر کا مفعول بہ]

(۹) وَ لِلظَّرْفِيَّةِ : نَحْوُ زَيْدٍ بِالْبَلَدِ :

ترجمہ :- اور کبھی بار آتی ہے ظرفیت کے لئے۔ جیسے زَيْدٍ بِالْبَلَدِ میں (زید شہر میں ہے)

تشریح

یعنی مدخول بارظرف ہے اپنے سابق کا۔ اس صورت میں بارمعنی آتی ہوگا
 زید بالبلد یعنی زید فی البلد (زید شہر میں ہے) بلکہ زید کا ظرف
 مکانی ہوا۔

ترکیب :- زید بالبلد : زید : ابتدا، بالبلد : جار مجرور ظرف منفر متعلق
 مُسْتَقْرَز کے ہو کر خبر ہوئی ابتدا کی۔

(۱۰) وَاللِّزْيَادَةَ : نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ
 إِلَى التَّهْلُكَةِ

ترجمہ :- اور بار کبھی زائد ہوتی ہے جیسے قول باری تعالیٰ شانہ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ
 ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ مت ڈالو تم اپنی جانوں کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں۔
 تشریح یعنی بار کبھی کلام میں زائد بھی ہوتی ہے کہ اگر اس کو حذف کر دیں تو
 اس سے کلام کے اصلی معنی میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ البتہ بعض مخصوص
 قسم کے فوائد مثلاً تاکید کا فائدہ، یا فصاحت کی زیادتی (جسے کلام کو زیادہ تر خوش نما
 بنانے میں دخل ہے) فوت ہو جاتے ہیں۔ — زائد کے معنی بیکار کے نہیں ہیں بلکہ
 بلغار اور خصوص قرآن اور حدیث میں کوئی چیز بے معنی اور بیکار محض نہیں ہوتی،
 خوب سمجھ لو۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ مت ڈالو تم اپنی جان کو اپنے ہاتھوں ہلاکت
 میں۔ یعنی اللہ کے راستہ میں مال صرف کرتے رہو، ایسا مت کرو کہ ہاتھ روک کر ٹھیک جاؤ
 اور جمل پر کمر باندھ لو۔ اس کا انجام ہلاکت اور تباہی ہوگا۔

ترکیب
 قَوْلُهُ وَاللِّزْيَادَةَ یعنی قد تكون الباء للزيادة۔ ترکیب مثل سابق
 ہوگی [تكون فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ضریہ معطوف ہوا ۱۲] [

قَوْلُهُ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ - نحو قوله
 تعالیٰ کی ترکیب سابق میں گذر چکی ہے۔ .. وَلَا تُلْقُوا (الایۃ) کی ترکیب اس طرح
 کرو کہ داوا، عاطفہ، لا : نہی کا، تلقوا : فعل مضارع از باب افعال، - (اس کا
 مصدر القاء ہے) ضمیر بار زمر فروع متصل جمع مذکر حاضر یعنی داو و م فروع مطلقاً
 با : حرف جار، ایدی : مضاف، کم : ضمیر مجرور متصل جمع مذکر حاضر مجرور محلاً،

مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا چار کا۔ جار با مجرور ظرف لغو متعلق [اول] ہوا لا تلقوا فعل سے، الی: حرف جار، التهلكة: مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق [ثانی] ہوا فعل سے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ قول ہوا۔ آگے بدستور مذکور ترکیب ہوگی۔۔ [قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا اسحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا مبتدا مخدوف کی خبر یا اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ ۱۲ خ]

[فادہ مزید بہ زیادتی بار کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) قیاسی۔ اور (۲) سماعی۔۔ قیاسی زیادتی درج ذیل مقامات میں ہوتی ہے (۱) هل استفہامیہ کے بعد مبتدا کی خبریں۔ جیسے هل زیدٌ بقائم۔ (۲-۳) ما مشابہ بلیس اور خود بلیس کی خبریں جیسے ما زیدٌ بقائم۔ لیس زیدٌ بقائم۔ اور سماعی زیادتی مقامات ذیل میں مسموع ہے۔ (۱) فاعل میں جیسے وكفى بالله شهيداً اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہیں۔ (۲) مفعول بہ میں۔ جیسے وَلَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔ اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔۔ (۳) مبتدا میں جیسے بِحَسْبِكَ دَرَهُمْ آپ کو کافی ایک درہم ہے۔ (۴) خبر میں جیسے بِحَسْبِكَ زَيْدٌ۔ (جسبک خبر مقدم، اور زید، مبتدا مؤخر ہے۔ عند ابن مالک) زید، آپ کے لئے کافی ہے۔ (۵) مجرور میں جیسے عَنْ بَحَايِهِ۔ اصل میں "عَنْ قَبَائِهِ" ہے۔

... کبھی قسم بلفظ اللہ کے موقع پر بار مقدر ہوتی ہے جیسے اللَّهُ لَا فَعْلَنَ كَذَا۔ (لفظ اللہ کے جر کے ساتھ) اور غیر قسم میں بھی قلت کے ساتھ بار مقدر ہوتی ہے۔ جیسے "کیف انت" کے جواب میں خَيْرٌ (بالجر)

افادہ مزید بار بگر معانی کے لئے بھی آتی ہے۔ (۱) بدل جیسے اذْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنی بدل عملکم۔ تم اپنے عمل کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (۲) تفسیر۔ جیسے يَا بِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَعْنِي اَنْتَ مُنْذَرِيْ يَابْنِيْ وَاُمِّيْ يَعْنِي جُعِلَ ابْنِيْ وَاُمِّيْ فِدَاكَ۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان! (۳) تخرید جیسے تَعَمَّدَهُ اللَّهُ بِعُفْرَانِهِ۔ اللہ تعالیٰ اسکو اپنی مغفرت سے چھپا لیں۔ بآنے تغمد کو عفران کے

معنی سے خالی کر دیا ہے اور ستر کے معنی کو باقی رکھا (۴) بمعنی عن جیسے۔ مَا غَزَاكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمُ یعنی عن ربك الکریم۔ اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے رب کریم سے بھول میں ڈال رکھا ہے۔ (۵) تَبْعِيضٌ۔ جیسے وَأَمْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ يُعْنِي بَعْضَ رُؤُوسِكُمْ۔ اور اپنے سروں کے کچھ حصہ پر ہاتھ پھیرو۔ (۶) اسْتَعْلَارٌ جیسے۔ مَنْ أَنْ تَأْتِيَهُ بِقِنطَارٍ عَنِّي قِنطَارٌ۔ (اے مخاطب!) اگر تم اس (اہل کتاب) کے پاس انبار کا انبار بھی مال امانت رکھ دو (نو وہ اس کو تمہارے پاس لا رکھے) (۷) غَايَةٌ جیسے۔ قَدْ أَحْسَنَ لِي يَعْنِي أَحْسَنَ إِلَيَّ۔ خدا نے مجھ پر احسان کیا۔ ۲۰ خورشید انور گپاوی

وَاللَّامُ : (۱) لِلْإِخْتِصَاصِ : نَحْوُ الْجَلِّ لِلْفَرَسِ : (۲) وَاللِّزْيَادَةِ : نَحْوُ رَدَفٍ لَكُمْ أَيْ رَدَفِكُمْ : (۳) وَاللِّتَعْلِيلِ : نَحْوُ جِئْتُكَ لِإِكْرَامِكَ : (۴) وَاللِّقَسَمِ : نَحْوُ لَيْلَةٍ لَا يُؤَخَّرُ الْأَجَلَ : (۵) وَاللِّمَعَاذَةِ : نَحْوُ لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَةِ : ❖

ترجمہ :- لام : آتا ہے خصوصیت بنانے کے لئے جیسے الجل للفرس۔ جھول گھوڑے کے لئے ہے۔ اور کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے ردف لكم۔ یعنی ردفكم۔ فلاں شخص تمہارا ردیف (تابع) ہے۔ اور علت بتانے کے لئے۔ جیسے جئتک لا کرامک میں تیرے پاس آیا اس لئے کہ تیرا کرام کروں۔ اور قسم کے لئے جیسے لیلۃ لا یؤخر الأجل۔ خدا کی قسم موت تاخیر نہیں کرتی۔ اور انجام بتانے کے لئے۔ جیسے لزم الشر للشقاوۃ۔ لازم بجز افلاں نے بدی کو بدبختی کے انجام کے لئے۔

تشریح قولہ واللام للاختصاص ترجمہ : لام خصوصیت بنانے کیلئے آتا ہے یعنی ما قبل لام کا مابعد لام سے ایک خاص ربط اور تعلق ہے۔ وہ تعلق یا ملک کا ہوگا۔ جیسے المال لزید یعنی مال زید کی ملک ہے۔ یا استحقاق کا تعلق ہوگا۔ جیسے الجل للفرس، جھول گھوڑے کے لئے ہے یعنی گھوڑا اس کا حقدار ہے۔ اور گھوڑے کے مناسب حال ہے؛ نہ یہ کہ گھوڑا جھول کا مالک ہے۔ اللام : ابتدا، لام : جار، اختصاص : مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر ترکیب :- خبر ہوئی ابتدا کی۔ یہی ترکیب الجل للفرس میں چلے گی یعنی الجل

ابتداء اور للفرس: جار مجرور سے مل کر طرف مستقر ہو کر خبر مبتدا۔

قوله و للزيادة الخ ترجمہ: اور لام زائد بھی ہوتا ہے جیسے۔ رَدِفْ لَكُمْ یعنی رَدِفْكُمْ

تشریح زیادہ کا مفہوم الہی بیان ہو چکا ہے۔ رَدِفْ لَكُمْ، رَدِفْ کے معنی پیچھے آنے کے ہیں۔ فلاں شخص فلاں کا ردیف ہے۔ یعنی اس کا تابع ہے۔ یا اس کی سواری پر اس کے پیچھے سوار ہے۔

و للزيادة: تقدیر عبارت یوں ہوئی۔ واللام للزيادة — ردف ترکیب: لکم: میں جار مجرور ظرف لغو متعلق ردف سے ہے۔ ای: حرف تفسیر و ردف فعل، ہو: ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل، کم: ضمیر منصوب متصل مفعول پھر جملہ ہو کر تفسیر: [مفسر تفسیر سے مل کر جملہ تفسیر یہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر یا مثالہ مبتدا کی خبر ہے یا یعنی فعل مقدر کا مفعول بہ ۱۲ خ] قوله و للتعلیل الخ ترجمہ اور لام علت بتانے کے لئے آتا ہے جیسے جئتُكَ لِأَكْرَامِكَ۔

تشریح تعلیل کے معنی مثل سابق ہیں۔ مثال کا ترجمہ یہ ہے کہ میں تیرے پاس آیا اس لئے کہ تیرا اکرام کروں — اس صورت میں اکرام مصدر کی اضافت کا ف خطاب کی طرف اضافت الی المفعول ہوگی۔ یعنی کاف خطاب مصدر کا مفعول ہوگا اور فاعل مقدر ہوگا۔ یعنی لا کرامی ایاک۔ یا مستکمل فاعل ہوئی۔ اور ایاک مفعول ہوا — اور دوسرے معنی اس طرح ہو سکتے ہیں کہ میں تیرے پاس آیا اس لئے کہ تو میرا اکرام کرے۔ یہ اضافت الی الفاعل ہوئی۔ اور کاف خطاب مصدر کا فاعل ہوا۔ اور مفعول مقدر ہوگا۔ ای لا کرامک ایاى یعنی جئتُكَ لِتُكْرَمَنِ۔

ترکیب ظاہر ہے۔ جئتُ: فعل با فاعل، کاف: مفعول، لام: جار، اکرام: مصدر مضاف، کاف: خطاب مضاف الیہ، (فاعل یا مفعول) مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ (فاعل یا مفعول) سے مل کر مجرور ہوا جار کا، پھر یہ جار مجرور ظرف لغو متعلق فعل ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

قوله و للقسمة الخ ترجمہ اور لام قسم کے لئے آتا ہے۔ جیسے لِلَّهِ لَا يُؤَخِّرُ الْاَجَلَ خدایا قسم موت تاخیر نہیں کرتی۔

ترکیب: **بَلَّغَهُ**: جار مجرور اُقْسِمَ فعل مقدر سے متعلق ہوگا۔ اور بدستور جملہ ہو کر قسم ہوگا اور لا یُؤْتَحَرُ: فعل مضارع، الاجل: اس کا فاعل، یہ جملہ جواب قسم۔ اور جملہ قسمیہ انشائیہ ہوگا۔ قوله وللمعاقبة: ترجمہ اور لام انجام بتانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے لزم الشَّرَّ لِلشَّقَاوَةِ۔ لازم پکڑنا فلاں نے بدی کو (یعنی بدی کے کاموں میں لگ گیا) بدی کے انجام کے لئے (یعنی اس کا انجام برا ہوا) یعنی شر اور بدی کرتے کرتے آخر بدی سبھی آتی گئی۔

تشریح معاقبت مصدر باب مفاعلة کسی کے پیچھے آنا، پس اللام للمعاقبة کا مطلب یہ ہوگا کہ مدخول لام اپنے سابق کا نتیجہ اور اس کا پیدا شدہ اثر ہے جیسے مثال مذکور میں لزوم شر کا نتیجہ بدی اور شقاوت ہوا۔ — ترکیب ظاہر ہے۔

[افادہ مزید] واضح ہو کہ حرف لام بعض دیگر معانی کے لئے بھی آتا ہے۔ (۱) بمعنی الی (غایت) جیسے **بَانَ رَبُّكَ اَوْحَىٰ لَهَا**، یعنی ایسا، اس واسطے کہ تیرے رب نے حکم بھیجا اس کو۔ (۲) بمعنی **عَلَىٰ** (استعلاء) جیسے **وَتَلَّهٗ بِالْجَبِينِ** یعنی علی الجبین اور پھیلا اس کو مانتے کے بل۔ (۳) بمعنی **فِي**۔ (ظرفیت) جیسے **قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي** یعنی **فِي حَيَاتِي** (کیا اچھا ہوتا جو) میں کچھ آگے بھیجتا اپنی زندگی میں (۴) بمعنی **بَعْدَ** جیسے **صَوْمُوا لِرُؤُوسِهِ** یعنی **بَعْدَ رُؤُوسِهِ** رمضان کا چاند دیکھنے کے بعد روزے رکھو (۵) بمعنی **عِنْدَ** جیسے **كُتِبَ لِحَمْسٍ بَقِيَّةٍ مِنْ شَهْرِ ذِي الْحِجَّةِ**۔ یہ تحریر ۲۵ ذی الحجہ کو لکھی گئی۔ (۶) بمعنی **مِنْ** جیسے **سَمِعْتُ لَهُ صَارِحَةً** یعنی **مِنْهُ** میں نے اس کی داد خواہی کی آواز سنی۔ (۷) تعجب جیسے **يَا لَلْمَاءِ**؛ ہائے اکتسابی (۸) بمعنی تبلیغ یعنی وہ لام جو سامع پر دلالت کرنا لے آگے کہ جسے **قُلْتُ لَكَ**؛ میں نے آپ سے کہا (۹) برائے تعدیہ جیسے **يُغْفِرُ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ**؛ تاکہ بخشے وہ تم کو کچھ گناہ تمہارے۔ (۱۰) برائے نفع جیسے **لَهَا مَا كَسَبَتْ**؛ اسی کو ملتا ہے جو اس نے کمایا۔ (۱۱) برائے استغاثہ جیسے **بِاللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ**؛ بخدا ایمان والوں کی فریاد رسی کیجئے۔ (۱۲) برائے تہدید جیسے: **يَا كُذِّبْتَ لَا قَتْلُكَ زَيْدًا** میں تجھے ضرور قتل کروں گا۔ (۱۳) برائے وقت جیسے **الْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ** یعنی لوقت کل صلوٰۃ استحاضہ والی عورت ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے۔ (۱۴) بمعنی **عَنْ** بعد قول (برائے بعد مجاوزہ) جیسے **وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَئِنِ آمَنُوا**۔ اور کہنے لگے

مکرا ایمان والوں سے۔ (۱۵) برائے تقویت یعنی فعل یا شبہ فعل کے عمل کی تقویت کے لئے۔ جیسے اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ۔ اگر ہو تو خواب کی تعبیر دینے والے۔ اور اِنْ رَبِّكَ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ: یقیناً تیرا رب کروانے والا ہے جو چاہے ۱۲ خورشید اور]

وَمِنْ: وَهِيَ (۱) لِابْتِدَاءِ الْعَايَةِ: نَحْوُ سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ. (۲) وَ لِلتَّبْعِيضِ: نَحْوُ اخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَيْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ (۳) وَ لِلتَّنْبِيْهِ: نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ أَيْ الرِّجْسَ الَّذِي هُوَ الْأَوْثَانُ. (۴) وَ لِلزِّيَادَةِ: نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ

ترجمہ:- اور حروف جارہ میں سے مَن ہے اور یہ آتا ہے ابتداء غایت کے لئے جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ... آہ سیر کی میں نے بصرہ سے کوفہ تک۔ اور مَن آتا ہے تبعض کے لئے جیسے اخذت من الدراہم... آہ لئے میں نے کچھ دراہم۔ اور مَن آتا ہے بیان کے لئے جیسے قول باری تعالیٰ فاجتنبوا... آہ۔ آیت کا ترجمہ۔ پس جو تم گندگی سے تہوں کے۔ یعنی گندگی سے کہ وہ گندگی خودت ہیں۔ اور مَن آتا ہے زیادہ کے لئے جیسے قول باری تعالیٰ یغفر لکم... آہ ترجمہ: بخشدیگا اللہ تمہارے گناہوں کو۔

قوله وَمِنْ: وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْعَايَةِ.. ترجمہ: اور حرف جارہ میں سے مَن ہے۔ اور یہ آتا ہے ابتداء غایت کے لئے۔

تشریح غایت کے دو معنی ہیں (۱) مسافت۔ (۲) اور عرض و مقصد۔ دونوں معنی صحیح ہیں۔ یعنی کام کی ابتدا بتاتا ہے کہ فلاں مقام سے یا فلاں وقت سے یا فلاں حالت سے آغاز ہوا۔

وَمِنْ: کی دوا لرح ترکیب کر سکتے ہیں کہ لفظ مَن ابتدا ہوا، اور مَنها ترکیب خبر مقدمہ نکالی جائے۔ یعنی مَن: جار، ہا: ضمیر راجع سوائے سبعة عشر، یا حروف جارہ (۱۰) مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر خبر، ابتدا یا خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ دوسری ترکیب یوں ہوگی کہ واو: عاطفہ، لفظ مَن: ابتدا، کیونکہ

یہاں من اسم ہے اس حرف کا جس کے احوال بیان ہو رہے ہیں (۱)۔ واو: معترضہ یا عاطفہ، ہی: ضمیر راجع بوجہ من مبتدا، لام: جار، اِبْتَدَاء: مصدر مضاف، الغایۃ: مضاف الیہ و فاعل مصدر، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر خیر مبتدا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر پھر خبر ہوئی مبتدا من کی۔

نَحْوُ سِرْتٍ مِنَ الْمُبْصَرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ: ترجمہ: سیر کی میں نے بصرہ سے کوفہ تک۔

تشریح سیر کا آغاز بصرہ سے ہوا۔ بصرہ اور کوفہ دونوں مشہور شہر ہیں۔ ترکیب ظاہر ہے کہ دونوں ظرف لغو ہیں اور فعل سِرْتُ سے متعلق ہیں۔

قوله و للتبعیض: ترجمہ: اور من آتا ہے تبعیض کے لئے۔

تشریح تبعیض کے معنی اجزائیت اور بعضیت بیان کرنا ہے۔ یعنی من کا ما قبل، من کے مابعد کو کوئی حصہ یا جز ہے۔ پھر وہ شئی جو جز ہوتی ہے کہیں تو لفظوں میں مذکور ہوتی ہے۔ جیسے أَخَذْتُ شَيْئًا مِنَ الدَّرَاهِمِ اور کہیں مقدر جیسے کتاب کی مثال میں أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ: جس کا ترجمہ خود شارح نے اُنّی بَعْضُ الدَّرَاهِمِ کے لفظ سے بتایا ہے۔ یعنی لئے میں نے کچھ دراہم۔ یعنی ماخوذ دخول من دراهم کا کچھ حصہ تھا۔

ترکیب ترکیب میں للتبعیض: جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہوگی مبتدا کی۔ جو کہ بقرینہ مقام یا بقرینہ عطف لفظ من ہے۔ اور مثال میں اخذت: فعل با فاعل، من الدراہم: جار مجرور مل کر مُفَسَّرٌ۔ اُنّی: حرف تفسیر، اور بعض الدراہم: مضاف مضاف الیہ ہو کر مُفَسَّرٌ (بجسرین) مُفَسَّرٌ مُفَسَّرٌ سے مل کر متعلق با فعل ہو کر جملہ فعلیہ خبریہ ۱۹۱۔

قوله و للتبیین الخ ترجمہ اور آتا ہے من بیان کے لئے۔ (یعنی ابہام کو دور کرنے کے لئے) جیسے اس قول باری تعالیٰ میں فاجتنبوا... آہ آیت کا ترجمہ: پس بچو تم گندگی سے بتوں کے۔ یعنی گندگی سے کہ وہ گندگی خود بت ہیں۔ یعنی بتوں سے اور ان کی پوجا پاٹ سے بچو! کہ یہ سرتا سر گندگی ہی گندگی ہے۔ اور عقل مند ہمیشہ اپنے کو گندگی سے بچایا کرتا ہے۔ (۱)

تشریح الاوثان: جمع ہے وثن کی۔ وثن کا ترجمہ بت۔ دیکھے، جس میں جو

ابہام تھا کہ وہ کونسی گندگی ہے۔ اس کو من الاوثان کہہ کر صاف کر دیا کہ یہاں بتوں کی گندگی مراد ہے۔

ظاہر ہے البتہ فاجتنبوا (الایۃ) کی ترکیب یوں کی جائے گی کہ نحو ترکیب قولہ تعالیٰ کی ترکیب کرنے کے بعد (جو پہلے گزر چکی ہے) آگے یوں کہیں گے کہ فاء: فیصیحہ، (جو یہ بتاتی ہے کہ یہاں سے فلاں شرط مقدر ہے بشلاً: اذا کان ذلک كذلك فاجتنبوا)۔ اذا: حرف شرط، کان: فعل ناقص، ذلک اس کا اسم، كذلك: خبر، کان اسم و خبر سے مل کر شرط) — فاء: جزائیہ، اجتنبوا صیغۃ امر فعل بافاعل، (کہ انتم: اس میں پوشیدہ ہے) — الرجس: ذوالحال، من: جار، الاوثان: مجرور، جار مجرور ظرف مستقر محلاً منصوب حال، ذوالحال حال سے مل کر مفسر۔ (بالفتح) — اسی: حرف تفسیر، الرجس: موصوف، الذی: ام موصول ہو: موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر مبتدا، الاوثان: خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہو ا موصول کا۔ موصول صلہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی۔ موصوف صفت سے مل کر مفسر ہو ا مفسر کا۔ مفسر مفسر سے مل کر مفعول بہ ہوا فعل کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا ہوئی شرط کی۔ شرط جزا سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔۔ باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

قوله وَلِلزَّيَادَةِ: ترجمہ اور من آتا ہے زیادت کے لئے۔ جیسے باری تعالیٰ شانہ کے اس قول میں يَعْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ۔

نشریح یعنی کلام میں زائد ہوتا ہے کہ اس کے حذف کرنے سے اصل معنی میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ اگرچہ اس کے ذکر سے بعض زائد خوبیاں حاصل ہوتی

ہیں۔ نحو قولہ تعالیٰ. يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ۔ ترجمہ بخش دے گا اللہ تمہارے گناہوں کو۔ یہ معنی من کے حذف کرنے کی صورت میں بھی باقی ہیں۔

ترکیب للزيادة: جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہے مبتدا مجرور من کی یا ہی ضمیر مقدر کی جو راجع ہے من کی طرف۔ یغفر: فعل — (یہ فعل مجزوم ہے، اس لئے کہ جواب ہے امر کا) — ہو: ضمیر راجع بسوئے اللہ (جو قرآن میں مذکور ہے)

اس کا فاعل، من: جار، ذنوب: مضاف، کم: ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ

سے مل کر مجبور ہوا جا رہا۔ جا مجبور سے مل کر ظرف لغو ہوا فعل کا فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب ہوا امرکا (جو اس سے پہلی آیت میں مذکور ہے)۔ اور دونوں مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو گیا۔

لفظ من کا استعمال مندرجہ ذیل معانی کے لئے بھی ہوتا ہے۔

[افادہ مزید]

(۱) برائے تعلیل۔ جیسے۔ رَعِ يَغْضَى حَيَاءً وَيَغْضَى مِنْ مَهَابَتِهِ
یعنی من اجل مہابتہ (کبھی) شرم کی وجہ سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور (کبھی) اس
کے خوف کی وجہ سے (۲) بدل۔ جیسے۔ اَرْضَيْتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ: یعنی
بدل الآخرة۔ کیا خوش ہو گئے تم دنیا کی زندگی پر آخرت کے بدلے۔ (۳) مجاوزت۔
جیسے يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا بَعْدَ مَا جَاوَزْنَا عَنْ هَذَا. ہائے کم سختی
ہماری! ہم بے خبر رہے اس سے۔ (۴) استعانت۔ جیسے. يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ:
وہ دیکھتے ہوں گے چھپی نگاہ سے۔ (یعنی چھپی نگاہ کی مدرسے) (۵) ظرفیت۔ جیسے.
اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ: یعنی فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ: جب اذان
نماز کی جمعہ کے دن۔ (۶) بمعنی عند جیسے لَنْ نَعْنِي عَنْهُمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا
اَوْلَادَهُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا: یعنی عند اللہ۔ ہرگز کام نہ آویں گے ان کو ان کے
مال، اور نہ ان کی اولاد اللہ کے سامنے کچھ۔ (۷) برائے استعلاء۔ جیسے نَصْرْنَاهُ مِنْ
الْقَوْمِ: یعنی علی اہل اہم۔ اور ہم نے مدد کی اس کی ان لوگوں پر۔ (۸) نسبت
جیسے اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى: یعنی انت بالنسبة الى كهارون
بالنسبة الى موسى. تم میری نسبت ایسے ہو۔ جیسے حضرت ہارون، موسیٰ کی
بہ نسبت (۹) سببیت جیسے. مَعَ خَطِيْبَاتِهِمْ اُعْرِقُوا: یعنی بسبب خطیبانہم
اپنے گناہوں کے سبب وہ ڈبائے گئے ۱۲ خورشید انور گیا وی [

وَالِي: (۱) لَانْتِهَاءِ الْغَايَةِ فِي الْمَكَانِ. نَحْوُ سِرْتٍ مِنْ
النَّصْرَةِ إِلَى الْكُوفَةِ: (۲) وَبِلِصْحَابَةِ نَحْوِ قَوْلِهِ تَعَالَى
وَلَا تَأْكُلُوا اَمْوَالِكُمْ اِلَى اَمْوَالِكُمْ اَيَّ مَعَ اَمْوَالِكُمْ:

ترجمہ :- الی: آتا ہے انتہاء مسافت کے لئے مکان میں۔ جیسے مثال سرت و نصرت

میں۔ چلا میں بصرہ سے کوفہ تک۔ اور الی آتا ہے مصاحبت (ساتھ لینے) کے لئے جیسا باری تعالیٰ شانہ کے اس قول میں وَلَا تَاكُلُوا... آہ۔ ترجمہ یہ ہے کہ مت کھاؤ تم تینوں کے مال کو اپنے مال سے ملا کر۔

قوله وَإِلَىٰ لِإِنْتِهَاءِ الْعَايَةِ فِي الْمَعَانِ: یعنی: الی آتا ہے انتہا مسافت کے لئے مکان میں۔

تشریح یعنی لہذا مکان فعل کی آخری مسافت بتاتا ہے کہ وہ فعل جو فلاں مقام سے شروع ہوا تھا فلاں مقام پر پہنچ کر ختم ہو گیا۔ جیسے سِرْتُ مِسْنَ البَصْرَةَ إِلَى الْكُوفَةِ میں کوفہ منتہا کے سیر بنا۔

ترکیب واو: عاطفہ، لفظ الی: ابتدا، لام: جار، انتہاء: مصدر مضاف، الغایۃ: مضاف الیہ، فی: جار، المعکان: مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے انتہاء (مصدر) کے۔ انتہاء (مصدر) مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف مستقر خبر ہوئی ابتدا کی۔ اور جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله وَلِلْمَصَاحِبَةِ ترجمہ: اور الی آتا ہے مصاحبت (ساتھ لینے) کے لئے۔ جیسا کہ باری تعالیٰ شانہ کے اس قول میں وَلَا تَاكُلُوا... آہ

تشریح مصاحبت کے معنی کسی کو ساتھ لینا، دو چیزوں کو ایک دوسرے سے ملانا یہ الی ہمیشہ معنی مع ہوگا۔ معیت کے معنی: ساتھ ہونا۔ یعنی مدخول الی اور اس سے پہلی والی چیز میں فعل کی معیت رہی۔ آیت کے ترجمہ سے یہ بات پورے طور پر ذہن نشین ہو جائے گی۔ ترجمہ یہ ہے کہ مت کھاؤ تم تینوں کے مال کو اپنے مال سے ملا کر۔ یعنی دونوں مال ملا کر چٹ مت کر جاؤ۔

ترکیب ظاہر ہے۔ آیت کی ترکیب یہ ہے کہ واو: عاطفہ، لا: حرف نہی، تَاكُلُوا: فعل بافاعل، اموالہم: مضاف مضاف الیہ ہو کر مفعول بہ الی: جار، اموال: مضاف، ضمیر کم: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار، جار مجرور مل کر مفسر، ای: تفسیر، مع: مضاف، اموال: مضاف الیہ مضاف، کم: مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا مع کا۔ مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفسر ہوا مفسر کا۔ مفسر مفسر سے مل کر ظرف لغو متعلق

ہوا تَاكَلُوا فَعَلَ سے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
انشائیہ ہوا۔

وَقَدْ يَكُونُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا إِنْ كَانَ مَا
بَعْدَهَا مِنْ جَنْسِ مَا قَبْلَهَا، نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى فَاغْسِلُوا
وُجُوهَكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ .:

ترجمہ بہ اور الی کا مابعد کبھی داخل ہوتا ہے اس کے ماقبل کے حکم میں ، اگر ہو اس کا
مابعد اس کے ماقبل کی جنس سے۔ جیسا باری تعالیٰ کے اس قول میں۔ فَاغْسِلُوا۔
ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ دھوؤ تم اپنے چہروں کو، اور ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ یعنی
کہنیوں سمیت۔

تشریح یعنی مابعد الی اگر اس کے ماقبل کا ہم جنس ہو تو اس صورت میں ایسا بھی
ہوتا ہے کہ ماقبل کا حکم اس کے مابعد پر جاری ہو اور دونوں ایک ہی حکم کے
ماتحت ہوں۔ مثال درکار ہو تو یہ آیت موجود ہے۔ فَاغْسِلُوا۔ الای۔ (ترجمہ دھوؤ
تم اپنے چہروں کو، اور ہاتھوں کو کہنیوں تک۔ یعنی کہنیوں سمیت۔) اس آیت میں
دھونا حکم ہے جس کا تعلق ماقبل الی میں چہرہ اور ہاتھوں سے ہے۔ مگر کہنیاں از جنس نہ
ہیں۔ لغت عرب میں یہ کا اطلاق پنجہ سے شروع ہو کر بازو اور بغل تک آتا ہے۔ لہذا
بقاعدہ مذکورہ مرفاق بھی حکم غسل میں ایدی کے شریک رہے۔ اور وضو میں دونوں کا
دھونا لازم ہوا۔

واو: عاطفہ، قد: حرف تحقیق۔ (جس میں بوجہ مضارع پر داخل ہونے
مترکیب کے نقلیل کے معنی المخطوب ہیں۔ یعنی گاہے ایسا ہوگا، یہ نہیں کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا
کرے گا)۔ یکون: فعل ناقص، ما: موصولہ، بعد: ظرف زمان مضاف، ہا: ضمیر
مجزور متصل راجع بسوئے الی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر ضمیر
راجع بسوئے ما فاعل ظرف مستقر۔ ظرف مستقر اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ ہوا

ملہ تقدیر عبارت قد یکون الذی وَقَعَ بَعْدَهَا ہے ، وَقَعَ کی ضمیر ما کی طرف راجع ہے

جو بمعنی الذی ہے ۱۲ س۔

موصول کا۔ موصول صلہ سے مل کر اسم ہو ایکون فعل ناقص کا۔۔ ذَاخِلًا: صیغہ اسم فاعل، ضمیر اس میں پوشیدہ راجع بسوئے ماسابق موصولہ اس کا فاعل۔ فی: حرف جار، ما: موصولہ، قَبْلَهَا: مضاف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر حسب سابق ظرف مستقر ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور جار، جار با مجرور متعلق ذَاخِلًا سے ذَاخِلًا اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی یکون کی۔ یکون: اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا مقدم، ان: حرف شرط، کَانَ: فعل ناقص، ما بعدہا: بدستور سابق صلہ موصول ہو کر اسم کَانَ۔ وِن: حرف جار، جنس: مضاف، ما: موصولہ، قبلہا: مضاف مضاف الیہ ہو کر صلہ موصول۔ موصول صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہو مضاف کا۔۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی کَانَ کی، کَانَ اسم و خبر سے مل کر جملہ ہو کر شرط مؤخر ہوئی جزا کی۔۔ شرط جنس سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

یوں بھی ہو سکتی ہے کہ اس کی جزا بقریہ سابق مقدرانی ہائے اس دوسری ترکیب لئے کہ جملہ مقدمہ یا عوض جزا ہے، یا مثل عوض۔ اس صورت میں پہلے جملہ کو اس کی جزا مقدم نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ اسے جملہ فعلیہ خبریہ کہہ کر ختم کر دیئے۔

نحو قوله تعالى فاغسلوا وجوهكم و ایدیکم الی المرافق [نحو: مضاف۔ قول: مصدر مضاف الیہ مضاف ہ، ضمیر راجع بسوئے اللہ۔ (جو کہ حتمی مذکور ہے)۔ مضاف الیہ و فاعل قول ذوا الحال، تعالیٰ: فعل ماضی معروف، ہو ضمیر اس میں پوشیدہ اس کا فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتقدیر قد حال، ذوا الحال حال سے مل کر قول ہوا۔ فا: جزا، اغسلوا جمع مذکر حاضر، ضمیر بارز مرفوع متصل مرفوع محلاً، وجوه: مضاف۔ کم ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ وادعا طفہ۔ ایدی: مضاف۔ کم: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ۔ الی: حرف جار۔ المرافق مجرور جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کا۔ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر (جزا شرط قرآن مجید

لہ تقدیر عبارت یہ ہوگی ان کَانَ ما بعدہا من جنس ما قبلہا فقد یکون ما بعدہا
ذاخل فی ما قبلہا ۱۲ س۔

میں مذکور ہے یعنی اذا قعتم الى الصلوة۔ مقلوبہ ہوا قول کا۔ قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقلوبہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یا خبر ہوئی مثالیہ مبتدأ محذوف کی یا مفعول بہ ہوا یعنی فعل مقدر کا پہلی صورت میں جملہ اسمیہ خبریہ اور دوسری صورت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوا [خ ۱۲]

وَقَدْ لَا يَكُونُ مَا بَعْدَهَا دَاخِلًا فِي مَا قَبْلَهَا إِنْ لَمْ
يَكُنْ مَا بَعْدَهَا مِنْ جِنْسٍ مَا قَبْلَهَا نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى
ثُمَّ آتَوْا الضِّيَامَ إِلَى الْكَيْلِ

ترجمہ :- اور کبھی الی کا مابعد الی کے ماقبل میں داخل نہیں ہوتا ہے اگر مابعد الی از جنس ماقبل الی نہ ہو۔۔۔ جیسا مثال قول باری تعالیٰ میں۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے پھر پورا کرو تم روزے کو رات تک۔۔

تشریح یعنی جس صورت میں مابعد الی از جنس ماقبل نہ ہو تو وہاں مابعد کا ماقبل کے حکم سے خارج ہونا یہی ظاہر ہے اگرچہ قرآن کی بنا پر کہیں اس حالت میں بھی۔ کہ دونوں ہم جنس نہ ہوں۔ مابعد الی ماقبل الی کے حکم میں داخل ہوتا ہے چنانچہ قول باری تعالیٰ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى میں باوجود مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ کی مسجد) اور مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس کی مسجد) کے غیر غیر ہونے کے حکم اسرار میں مسجد اقصیٰ مسجد حرام کے ساتھ شامل ہے۔ اور شب معراج میں بیت المقدس کی سیر اور وہاں سے آسمانوں کی سیر احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح مابعد اور ماقبل کے ہم جنس ہونے کی تقدیر پر اگر قرینہ خلاف قائم ہو تو مابعد الی کا دخول ماقبل الی کے ماتحت نہ ہوگا۔ بلکہ مجاہد کے باوجود بھی بر بنابر قرینہ خلاف خروج ہوگا، نہ دخول، جیسے: قُرَأَتْ الْكِتَابَ الْإِسْمِ بَابِ الْقِيَاسِ مِثْلُ بَابِ الْقِيَاسِ كِتَابَ كَاجَزُوْهُ هُوَ تَعْنِي بَعْدَ قِرَاءَةِ هُوَ خَاجٍ هُوَ كَيْونَكُمُ اس نے باب قیاس تک کتاب پہنچا کر چھوڑ دی۔ باب قیاس پڑھا ہی نہیں۔۔۔ قول باری تعالیٰ میں مابعد الی یعنی لیسل اور ماقبل الی میں غیریت ہے۔ لہذا حکم اتام جو صیام سے متعلق ہو رہا ہے اس سے لیسل کا کوئی تعلق نہیں۔ یعنی روزہ فقط

دن دن کا ہے۔ رات کا کوئی حصہ اس میں شامل نہ ہونا چاہیے۔۔

واو: عاطفہ، قد: حرف تحقیق، (جس میں یہاں مضارع پر داخل ہونے
 ترکیب کے باعث تقلیل کے معنی پیدا ہو گئے۔) یکون: فعل ناقص، ما:
 موصولہ بمعنی الذی، بعد: مضاف، ضمیر ہا: مضاف الیہ، مضاف الیہ
 سے مل کر ظرف مستقر لہ اور اس میں ضمیر ہے جو راجع بسوئے ما ہے وہ ظرف مستقر کا
 فاعل، ظرف مستقر اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ ہو ا موصول کا۔ موصول صلہ
 سے مل کر اسم ہو ایکون فعل ناقص کا۔ داخلًا: صیغہ اسم فاعل، ہو: ضمیر مستتر
 اس کا فاعل، فی: جار، ما: موصولہ، قبل: مضاف، ہا: ضمیر مضاف الیہ، مضاف
 مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر، ظرف مستقر اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہو کر صلہ
 ہو ا موصول کا۔ موصول صلہ سے مل کر مجرور ہو ا جار کا۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو ہو ا
 داخلًا کا۔ داخلًا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی یکون کی، یکون فعل ناقص
 اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا پر مقدم ہوئی شرط مؤخر کی۔ ان: حرف شرط
 لَمْ: جازم مضارع، یکون: فعل ناقص، ما بعد ہا: حسب ترکیب سابق اس کا
 اسم۔۔ من جنس ما قبلہا، ظرف مستقر ہو کر اس کی خبر۔۔ یکن اسم و خبر سے مل کر
 جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط مؤخر۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ یا اس جملہ کی جزا
 مقدر نکالی جاوے۔ یعنی فلا یکون ما بعد ہا داخلًا فی ما قبلہا۔ اور جملہ
 سابق اس تقدیر جزا کا قرینہ ہوگا۔ اس تقدیر پر اس جملہ کو جملہ فعلیہ خبریہ بنا کر وہیں
 ختم کر دینا ہوگا۔ اور ان لم یکن الخ یہ مستقل جملہ ہوگا۔

قوله تَمَّ اَتَمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الْيَلِّ : تَمَّ: عاطفہ ہے جو اکثر اس غرض
 کے لئے لایا جاتا ہے کہ ما قبل تَمَّ سے ما بعد تَمَّ کا زمانہ متصل نہیں ہے، بلکہ درمیان
 میں فاصلہ ہے۔ اَتَمُّوا: فعل امر، واو جمع اس کا فاعل، الصِّيَامُ: مفعول بہ، اِلَى حرف
 جار، ایل: مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا اَتَمُّوا سے، اَتَمُّوا فعل فاعل مفعول بہ

لہا اس طرح کہا جائے کہ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثَبَّتَ فعل مقدر کا۔ ثَبَّتَ
 فعل، ہو: ضمیر مستتر راجع بسوئے ما اس کا فاعل، فعل مقدر اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے
 مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہو ا موصول کا ۱۲ منہ

اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا الخ۔

لفظ الی کا استعمال درج ذیل معانی میں بھی ہوتا ہے۔

[افادہ مزید (۱) بمعنی لام۔ جیسے الأمرُ اَیْنُکَ یعنی لَکَ۔ کام تیرے اختیار میں ہے۔ (۲) بمعنی عِنْدَ۔ جیسے رَبُّ السَّجْنِ أَحَبُّ رَأًی یعنی عِنْدِی :- اے رب! میرے نزدیک قید زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۳) بمعنی فِی۔ جیسے لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلی یَوْمِ الْقِیَامَةِ یعنی فِی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ بیشک اللہ تم کو جمع کرے گا قیامت کے دن (میں کا)

وَ حَتَّى : (۱) لِانْتِهَاءِ الْعَايَةِ فِي الزَّمَانِ : نَحُونُمْتُ الْبَارِحَةَ
حَتَّى الصَّبَاحِ : وَ فِي الْمَكَانِ : نَحُو سِرْتِ الْبَلَدِ حَتَّى
الشُّوْقِ (۲) وَ لِلْمُصَاحَبَةِ : نَحُو قَرَأَتِ وَرُدِي حَتَّى
الدُّعَاءِ أَمَى مَعَ الدُّعَاءِ

ترجمہ :- اور حتی آتا ہے غایت کی انتہا بتانے کے لئے زمانہ میں۔ جیسے نَحُونُمْتُ الْبَارِحَةَ۔ آہ سو یا میں گذشتہ رات صبح تک۔۔ اور مکان میں۔ جیسے سِرْتِ الْبَلَدِ... آہ چلا میں شہر میں بازار تک۔۔ اور حتی مصاحبت کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے قَرَأَتِ وَرُدِي... آہ میں نے اپنا ورد یعنی وظیفہ مع دعا کے پڑھا۔۔

بمعنی لفظ حتی جو کہ اپنے مدخول کو جردیتا ہے وہ بلحاظ زمانہ اور مکان مسافت
تشریح فعل کی انتہا بتانے کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ یعنی فاعل کا فعل
فلاں وقت تک جاری رہ کر ختم ہوا۔ یا فلاں جگہ پہنچ کر ختم ہوا۔ مثال اول میں عمل
نوم صبح پر ختم ہوا اور مثال ثانی میں سیر بَلَدُ کا عمل بازار پر ختم ہوا۔
ایک حتی عاطفہ بھی ہوتا ہے، لیکن اس کے مدخول کا اعراب معطوف علیہ کے
اعراب کے مطابق ہوگا۔۔ اس کی ایک شرط یہ ہے کہ حتی کا مدخول معطوف علیہ کا جزو
قوی یا جزو ضعیف ہونا چاہیے تاکہ حتی سے معطوف کی قوت یا ضعف کا اظہار ہو اور
اس طرح مابعد حتی اپنے ماقبل (معطوف علیہ) کی غایت بن سکے۔۔ مثلاً یوں کہیں مَاتَ
النَّاسُ حَتَّى الْاَنْبِيَاءُ : یعنی لوگوں کا انتقال ہوا حتی کہ انبیاء کا بھی۔۔ انبیاء، ناس
معطوف علیہ کا فرد اکمل اور جزو اعلیٰ ہیں۔۔ یعنی اور تو اور انبیاء بھی موت کے پتھر سے محفوظ

نذرہ کے — یا یوں کہیں زَارَكَ النَّاسُ حَتَّىٰ الْجَبَامُونَ: تیری زیارت کی لوگوں نے یہاں تک کہ حجاموں نے بھی.. عرفاً حجام ناس کا فردِ ضعیف سمجھے گئے ہیں۔ یعنی آپ کی زیارت کے لئے اور تو اور حجام تک بھی حاضر ہوئے — ان دونوں مثالوں میں ما بعدِ حتیٰ مرفوع ہے۔ کیونکہ معطوف علیہ الناس مرفوع ہے۔

ایک حتیٰ ابتدائیہ ہوتا ہے جس کو استینافیہ بھی کہتے ہیں.. اس کا مدخول ہمیشہ مرفوع ہی ہوگا۔ اس کا ما بعد اپنے ماقبل سے کسی قسم کا اعرابی تعلق نہیں رکھتا گو بلحاظ معنی اس سے متعلق ہو۔ اسی مناسبت سے اس کو ابتدائیہ یا استینافیہ کہتے ہیں کہ حتیٰ سے ایک نیا کلام چلتا ہے جو بلحاظ اعراب ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے.. جیسے كَرَجَتِ الْبِسَاءُ حَتَّىٰ هِنْدٌ خَارِجَةٌ: نکلیں عورتیں اور نکلی ہندہ..

لَقَطَّ حَتَّىٰ: مبتدأ، لام: جار، ائْتَهَا: مصدر مضاف، الغاية مضاف الیه، کرکیب فی: جار، الزمان: مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، وفي المكان: واو عاطفہ فی: جار، المكان: مجرور، جار مجرور سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر متعلق ہوا ائْتَهَا مصدر کے۔ ائْتَهَا مصدر اپنے مضاف الیه سے مل کر مجرور ہوا جار کا۔ جار با مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی مبتدائی۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ہر دو مثال میں ظرف زمان یعنی الباریحة، اور ظرف مکان یعنی البلد، يَنْفُثُ اور سرت فعل کا مشغول فیہ ہیں۔ کیونکہ جس چیز کے اندر فعل کا وقوع ہو، وہی مفعول فیہ کہلاتا ہے۔ جیسا کہ جس پر فعل واقع ہو وہ مفعول بہ ہوتا ہے..

قوله وَبَلِّغْهُنَّ حَتَّىٰ تَرْتَجِمَنَّهُنَّ اور حتیٰ مصاحبت کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے: قرأت وردی ... آہ (میں نے اپنا ورد یعنی وظیفہ مع دعا کے پڑھا) تشریح اس صورت میں غایت کے معنی ملحوظ نہیں ہوتے۔ صرف ما بعدِ حتیٰ کی ماقبل حتیٰ کے ساتھ معیت مقصود ہوتی ہے مثال مذکور میں قرأت وردی ... آہ کا مطلب اتنا ہی ہے کہ ورد یعنی وظیفہ مع دعا کے پڑھا۔ اس سے بحث نہیں کہ فعل قرأت ممتد ہو کر دعا پر ختم ہوا..

۱۷ احقر کے ناقص خیال میں معطوف علیہ کو معطوف سے ملا کر ظرف مستقر بنا کر یعنی الكائنة سے متعلق کر کے الغایۃ کی صفت بنا کر بہتر ہے ۱۷ سعید احمد پانپوری۔

ترکیب :- و للمصاحبة :- داو، عاطفہ۔ لام، جار۔ مصاحبة، مجرور، جار با مجرور
 ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی ابتدائے محذوف حتی کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔
 نحو قرأت وردی حتی الدعاء، ای مع الدعاء۔ نحو: مضاف، قرأت فعل
 با فاعل۔ وُرد: مضاف۔ ی: ضمیر مکمل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول :-
 قرأت کا۔ حتی: جار برائے مصاحبت۔ الدعاء: مجرور، جار مجرور سے مل کر مفسر۔ ای،
 حرف تفسیر مع: مضاف۔ الدعاء: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفسر مفسر
 مفسر مل کر قرأت سے متعلق فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف
 ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

وَمَا بَعْدَهَا قَدْ يَكُونُ دَاخِلًا فِي حُكْمِ مَا قَبْلَهَا: نَحْوُ
 أَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتَّى رَأَيْتُهَا: وَقَدْ لَا يَكُونُ دَاخِلِيهِ،
 نَحْوُ الْمَثَلِ الْمَذْكُورِ:
 وَهِيَ: مُحْتَمَّةٌ بِالْأَسْمِ الظَّاهِرِ، بِخِلَافِ إِلَى، فَلَا يُقَالُ كَتَبْتُهَا
 وَيُقَالُ إِلَيْهِ:

ترجمہ :- اور حتی کا مابعد کبھی ما قبل کے حکم میں شامل ہوتا ہے مثلاً اكلت السمكة... آہ
 میں نے مچھلی کھائی حتی کہ اس کا سر بھی کھالیا۔ اور کبھی نہیں ہوتا جیسا کہ مثال مذکور انمت
 البارحة حتی الصباح) میں۔۔ اور حتی اسم ظاہر کے ساتھ مختص سے، برخلاف إلى
 کے۔ حتا نہیں بولا جائے گا۔ لیکن ایہ بولا جاتا ہے۔

تشریح مصنف نے ہر دو مثال کے ذریعہ حتی اور الی کے فرق پر تنبیہ کی ہے کہ
 حتی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا مجرور اپنے ما قبل کا یا تو با نکل آخری
 حصہ ہوگا۔ جیسے سر مچھلی کا جز ہے اور جانب راس میں راس کے بعد کوئی اور جز نہیں
 ہے، بلکہ یہی آخری جز ہے۔ یا اس کے آخری حصہ سے انصال ہوگا۔ جیسے مثال دوم
 میں صباح، بارحة کا جز تو نہیں ہے مگر اس کے آخری جز یعنی صبح کا ذب سے اس کا

لہ ما قبلہا میں ضمیر حتی کی طرف راجع ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ تمام حروف تونث ہیں ۱۲

اتصال اور تلاقی ہے کہ ادھر صبح کاذب ختم ہوئی اُدھر صبح صادق کا ظہور ہوا۔ صورت اولیٰ میں دخول ہوگا اور صورت ثانیہ میں خروج۔ — برخلاف الی کے، کہ اس کے استعمال کے لئے اس کے مجرور میں ایسی کوئی شرط نہیں۔ دیکھئے نعت البارحة الیٰ نِصْفِهَا یَا اِلٰی ثَلَاثًا کہنا درست ہے کہ میں گذشتہ آدھی یا تہائی رات تک سوتا لیکن حَتّٰی نِصْفِهَا کہنا غلط ہوگا۔ کیونکہ رات کا نصف یا ثلث رات کا جزو آخر نہیں ہے۔ — دوسرا فرق وہ ہے جس کو وَهٰی مُخْتَصَّةٌ الخ سے بیان کیا گیا ہے کہ حتیٰ اسم ظاہر کے ساتھ مختص ہے۔ یعنی حتیٰ کا مدخول لامحالہ اسم ظاہری ہو سکتا ہے۔ — برخلاف الی کے کہ وہ اسم ظاہر اور ضمائر دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ حَتّٰہ — باضافتِ حَتّٰی الی الضمیر — نہیں بولا جائے گا۔ لیکن الیہ۔ باضافتِ الی الی الضمیر — بولا جاتا ہے۔

وَمَا بَعْدَهَا قَدْ يَكُونُ دَاخِلًا فِي حُكْمِ مَا قَبْلَهَا. واو: عاطفہ۔ ما: کرکیمب۔ موصولہ۔ بَعْد: ظرفِ زمان مضاف۔ هَا: ضمیر مجرور متصل راجع حتیٰ کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فعلِ محذوف وَقَع کا ظرف ہو کر صلہ۔ موصول باصلہ مبتدا۔ قَدْ: برائے تظہیر۔ یكون: فعل ناقص، ضمیر ہو مستتر راجع ما کی طرف اس کا اسم۔ دَاخِلًا: اسم فاعل، ضمیر ہو مستتر اس کا فاعل۔ فی: جارِ حکم: مضاف۔ ما قبلہا: بشرح سابق مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور دَاخِلًا سے متعلق۔ دَاخِلًا اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر یکون کی خبر۔ یکون اپنے اسمِ و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو: حرفِ عطف۔ قَدْ لَا يَكُونُ دَاخِلًا فِيْہِ حسب ترکیب سابق معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر مبتدا کی۔ مبتدا خبریہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَحْوُ اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰی رَأَيْتُهَا: اكلت فعل با فاعل۔ السَّمَكَةُ: مفعول بہ۔ حَتّٰی: جار۔ رَأَيْتُهَا: مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرفِ لغو متعلق اكلت سے۔ اكلت جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

۱۲ اضافت معنی لغوی یعنی محض اسناد کے معنی میں ہے۔ ۱۱ اصطلاحی معنی مراد نہیں ہیں ۱۲ خورشید انور

مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

وَقَدْ لَا يَكُونُ ذَا خِلَافِيهِ . ترکیب گذر چکی ہے۔ نحو المثل المذكور .
نحو مضاف۔ المثل موصوف۔ المذكور صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ
مضاف مضاف الیہ مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

وَهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِالإِسْمِ الظَّاهِرِ بِخِلَافِ اللَّامِ . واو عاطفہ۔ ہی مبتدا۔
مختصۃ اسم مفعول۔ ہی ضمیر مستتر راجع حتی کی طرف ذوالحال۔ باء جار۔ الإِسْمِ
موصوف۔ الظاهر صفت موصوف باصفت مجرور جار مجرور متعلق مُخْتَصَّةٌ سے۔ باء جار۔
خلاف: مصدر مضاف، لفظ الی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور
ظرف مستقر متلبسة سے متعلق ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مختصۃ کا نائب
فاعل۔ مختصۃ نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتدا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ فَلَإِيقَالِ حَتَّاهُ وَيُقَالُ إِئْيِيهِ . فاء فصیحیہ (جزائریہ) لایقال: مضارع
مجهول منفی۔ لفظ حتاہ نائب فاعل۔ لایقال جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو عاطفہ
یقال مضارع مجهول۔ لفظ الیہ نائب فاعل، یقال نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط محذوف کی جزا۔ یعنی اذا کان ذلک
کذ ذلک۔

حتی درج ذیل معانی کے لئے بھی آتا ہے۔

[آفادہ مزید

(۱) - بمعنی الأ- جیسے سَقَى النِّحْيَا الأَرْضَ حَتَّى أَمْكُنْ عُزَيْتَ لَهْمٍ
فَلَا زَالَ عَنْهَا الخَيْرُ مَحْدُودًا (شاعر دشمن قوم کی زمین کیلئے بد دعا کرتے ہوئے کہتا ہے) سیراب
کرے بارش تمام زمینوں کو، سوائے ان زمینوں کے جو ان کی طرف منسوب ہیں، اس زمین
سے تو بارش ہمیشہ کی ہی رہے۔ (۲) بمعنی کی۔ جیسے أَسْلَمْتُ حَتَّى ادْخَلَ الْجَنَّةَ
یعنی کئی اَدْخَلَ الْجَنَّةَ میں نے اسلام قبول کیا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں)۔]

وَعَلَى: (۱) لِلإِسْنَعْلَاءِ: نَحْوُ زَيْدٍ عَلَى السَّطْحِ: وَعَلَيْهِ
ذِينَ، (۲) وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى البَاءِ: نَحْوُ مَرَرْتُ عَلَيْهِ بِمَعْنَى
مَرَرْتُ بِهِ، (۳) وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى فِي نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى

إِنَّ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ فِي سَفَرٍ ۖ

ترجمہ :- اور علی آتا ہے بلندی کے حصول کو بتانے کے لئے جیسے زَيْدٌ عَلَيَّ السَّطْحُ : زید چھت پر قائم ہے اور عَلَيْهِ دَيْنٌ : زید پر قرضہ سوار ہے .. اور کبھی بار کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ عَلَيْهِ، مَرَرْتُ بِهِ کے معنی میں ہے یعنی گذرا میں اس کے قریب سے .. اور کبھی نئی کے معنی میں ہوتا ہے جیسے باری تعالیٰ کے اس قول میں وَإِنَّ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ بِمَعْنَى فِي سَفَرٍ یعنی اگر تم سفر میں ہو۔۔۔

تشریح

استعلاء : مصدر ہے استفعال کا بمعنی طلب علو۔ یعنی علی جا رہا ہے بنا رہا ہے کہ داخل غنی پر یا قبل علی کو علو اور بلندی حاصل ہے — یہ علو کہیں تو حقیقی اور واقعی ہوتا ہے۔ چنانچہ زَيْدٌ عَلَيَّ السَّطْحُ میں۔ یعنی زید چھت پر قائم ہے۔ چھت پر زید کا چڑھاؤ ایک واقعی اور کھلی ہوئی بات ہے جو نظر میں آ رہی ہے — اور کہیں بطور مجاز اس کو عالی ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے عَلَيْهِ دَيْنٌ میں۔ دین یعنی قرضہ کا علو بدیون پر۔ کیونکہ ناہر میں تو مقروض پر قرضہ سوار نظر نہیں آتا۔ مگر چونکہ قرضہ بدیون کی گردن پر ایک بڑا بار ہوتا ہے۔ اس لئے اہل زبان قرضہ کا علو اور دباؤ بتانے کے موقع پر لفظ غنی کا استعمال کر دیتے ہیں — عَلَيْهِ دَيْنٌ میں ضمیر سوئے زید راجع ہے جو مثال سابق میں مذکور ہے۔ یعنی زید پر قرضہ سوار ہے۔۔۔

وَعَلَىٰ لِالاستعلاء۔ واو، عاطفہ یا مستانفہ۔ لفظ علی ابتدا۔ للاستعلاء کرکبیب : جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ ابتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ یا مستانفہ ہوا۔ نحو زید علی السطح، وعلیہ دین : نحو مضاف۔ زید، ابتدا۔ علی : جار۔ السطح : مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ ابتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو، حرف عطف۔ علی : جار۔ ہ : ضمیر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ دین : ابتدا مؤخر۔ ابتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

قوله وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى الْبَاءِ الِ یعنی لفظ علی کبھی بار کے معنی میں آتا ہے

اور الصاق کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے مَرَّتْ عَلَیْہِ :۔ (گذرا میں اس پر) —

بمعنی مَرَّتْ یہ ہے

وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى الْبَاءِ وَادٍ عَاطِفٍ۔ قد برائے تَقْلِيلٍ تَكُونُ تَرْكِيبًا :۔ فعل ناقص، ہی ضمیر مستقر راجع علی کی طرف اس کا اسم۔ با جار

معنی مضاف۔ الباء مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر تکون کی۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نحو مَرَّتْ عَلَیْہِ بمعنی مَرَّتْ بہ۔ نحو مضاف۔ لفظ مَرَّتْ عَلَیْہِ

ذوالحال۔ با جار، لفظ معنی مَرَّتْ بہ مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر

ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ

سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔ — یہ اجمالی ترکیب لفظی اعتبار سے ہے۔ اور تفصیلی ترکیب

معنوی اعتبار سے یوں کریں گے کہ نحو مضاف۔ مَرَّتْ فعل با فاعل۔ علی بمعنی

با برائے الصاق جار۔ کہ ضمیر مجرور متصل مجرور۔ جار مجرور متعلق مَرَّتْ سے۔ مَرَّتْ

فعل با فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ذوالحال۔ با جار۔ معنی مضاف

مَرَّتْ، فعل با فاعل۔ با جار۔ کہ مجرور۔ جار مجرور متعلق ہوا فعل کا۔ فعل فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور

سے مل کر ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف

کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

قوله وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى فِي الْإِنْفِ عَنِ ان كُنْتُمْ عَلَي سَفَرٍ مِّنْ عَلَي

بمعنی فی ہے یعنی اگر تم سفر میں آؤ۔ مگر لفظ عَلَي کی تعبیر میں ایک خاص نکتہ ملحوظ ہے

وہ یہ کہ سفر کوئی اصلی اور پابدار حالت نہیں ہوتی جس میں قرار اور اطمینان کی صورت

نظر آئے تو وہ تو ایک مجبوری کا حال ہوتا ہے۔ جسے انسان بضرورت اختیار کرتا ہے۔ اور

اختتام ضرورت پر عود الی الوطن کی جلدی کرتا ہے۔ لہذا مسافرت کا قیام بس ایسا سمجھو

جیسے راستہ چلنے والے کے لئے سواری کی پشت پر ٹھوڑے زمانہ کا قیام ہے۔ گویا مسافر

جب تک مسافر ہے وہ مرکب سفر کی پشت پر چل پھر رہا ہے۔ یہ خوبی فی سَفَرِ کے

لفظ میں کہاں ؟

اسی طرح مَرَرْتُ عَلَيْهِ میں علامہ رضی کے بیان کے مطابق علو کے معنی ملحوظ ہیں یعنی زید پر (مثلاً) میرا مرد اور پر کی جانب سے ہوا۔

وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى فِي: اس کی ترکیب بعینہ وقد تكون بمعنی الباء ترکیب کی طرح ہوگی۔ نحو قولہ تعالیٰ کی ترکیب بارہا گذر چکی ہے۔ قولہ ان کنتم علی سفراى فی سفر۔ ان حرف شرط۔ کنتم فعل ناقص، ضمیر بارز مرفوع متصل اس کا اسم۔ علی جار۔ سفر مجرور۔ جار مجرور مفسر۔ ای حرف تفسیر فی جار۔ سفر مجرور۔ جار مجرور مفسر۔ مفسر مفسر مل ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ (اس کی جزا فہرہن مقبوضۃ: قرآن شریف میں ہے) پھر شرط و جزا مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر مضارع ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

لفظ علی کی دو قسمیں ہیں۔ اسمی۔ اور حرفی۔ اسمی فوق کے معنی میں ہوتا [آفادہ مزید] ہے جبکہ اس پر من داخل ہوتا ہے۔ جیسے مررت و من علیہ۔ یعنی فوقہ۔ میں اس کے اوپر کی جانب سے گذرا۔ اور حرفی آٹھ معنوں کے لئے آتا ہے۔ تین معنی مصنف نے بیان کئے ہیں باقی معانی درج ذیل میں۔

(۱) مصاحبت جیسے وَأَنْتَ الْعَمَلُ عَلَى حَبِّهِ یعنی مع حَبِّہ (اور دیا مال اس کی محبت کے باوجود) (۲) تعبیل۔ جیسے وَتُكَلِّمُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَذَا كُمْ يَعْنِي لِأَجْلِ هَذَا آيَتِهِ إِيَّاكُمْ۔ (اور تاکہ بڑائی کرو اللہ کی اس کے ہدایت دینے کی وجہ سے تم کو) (۳) بمعنی عن۔ جیسے إِذَا رَضِيَتْ عَلَيَّ بَنُو قَشِيْرٍ۔ یعنی رَضِيَتْ عَلَيَّ (جب بنو قشیر مجھ سے راضی ہو جائیں) (۴) بمعنی من جیسے إِذَا كُنَّا لَوْ أَعْلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ یعنی مِنَ النَّاسِ (جب ناب کہیں لوگوں سے تو پورا بھر لیں) (۵) برائے اضراب: یعنی کلام سابق سے اعراض کرنے کے لئے جیسے۔

بِكَلِّ تَدَاوَبْنَا فَلَمْ يَشْفِ مَا بِنَا عَلَيَّ أَنْ قَرَّبَ الدَّارِ خَيْرٌ مِنَ الْعَدُوِّ

عَلَيَّ أَنْ قَرَّبَ الدَّارِ لَيْسَ بِنَافِعٍ إِذَا كَانَ مِنْ تَهْوَاكَ لَيْسَ يَذِي وَدَّ

ترجمہ (۱) ہم نے ہر علاج کر لیا مگر ہماری بیماری کو شفا نصیب نہیں ہوئی: البتہ درحسب کی نزدیکی بہتر ہے دوری سے (یعنی اس سے شفا کی امید ہے) (۲) مگر درحسب کی

نزوی کی بھی نافع نہیں ہے۔ جب کہ تیرا محبوب محبت کرنے والا نہ ہو۔

وَعَنْ (۱) لِلْبُعْدِ وَ الْمُجَاوِزَةِ: نَحْوُ رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ

ترجمہ:- عَنِ استعمال ہوتا ہے معنی بُعْد اور مجاوزۃ کے لئے۔ جیسے رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ: پھینکا میں نے تیر کو کان سے۔

تشریح یعنی عَنِ یہ بتاتا ہے کہ اس کا ماقبل اس کے مابعد سے تجاوز کر گیا اور دور ہو گیا۔ رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ میں یہ بتایا کہ تیر کان سے نکل گیا اور دور ہو گیا۔ جس کا سبب رمی یعنی تیر پھینکنا ہے۔ اس مقام پر مجاوزت میں شرکت کے معنی مراد نہیں۔ بلکہ مطلق بُعْد کے معنی میں اس کا استعمال ہوا ہے۔ اسی لئے مجاوزت کے ساتھ لفظ بُعْد کا اضافہ کیا گیا۔

وَعَنِ لِلْبُعْدِ وَ الْمُجَاوِزَةِ۔ اس کی ترکیب بعینہ و علی للاستعلاء کہ مکیب کی طرح ہے۔ نحو رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ۔ نحو: مضاف رمیت: فعل بافاعل۔ السهم: مفعول بہ۔ عن: حرف جار۔ القوس: مجرور جار مجرور رمیت سے متعلق فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

لفظ عَنِ تین قسمیں ہیں (۱) مصدریہ (۲) اسمیہ (۳) جارہ۔
[افادہ مزید] (۱) عَنِ مصدریہ جیسے۔ اَعْجَبْنِي عَنْ تَفَعَّلَ رَأَى تَفَعَّلَ كِي جَلَّه
یہ صرف بنو تیمم کی لغت ہے۔ اسی لئے اس کو عَفْنَةُ بَنُو تَيْمِيمٍ کہتے ہیں۔ (۲) عَنِ اسمیہ جانب اور طرف کے معنی میں ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ عَنِ پر مَن جارہ داخل ہوتا ہے جیسے۔ جَنَّتْ مِنْ عَنِ يَمِينِكَ۔ یعنی مِنْ جَانِبِ يَمِينِكَ۔ میں آپ کے دائیں جانب سے آیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ عَنِ پر علی جارہ آتا ہے جیسے عَنِ عَلِيٍّ عَنْ يَمِينِي مَرَّتِ الطَّيْرُ سَعْدًا (۳) جارہ آٹھ معنوں کے لئے آتا ہے۔ مصنف نے صرف ایک معنی بیان فرمائے ہیں۔ باقی سات معانی درج ذیل ہیں۔

(۱) بدل جیسے وَ اتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ يَمِينٍ بَدَلًا

اور ڈرو! اس دن سے کہ کام نہ آوے گا کوئی نفس کسی نفس کے بدلے) (۲) استعمار۔ جیسے
 فَأِنَّمَا يَخْشَىٰ عَن نَّفْسِهِ عَنَىٰ نَفْسِهِ.. سو اس کے بخل کا وبال اس کو پہنچے گا
 (۳) تعلیل۔ جیسے وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي الْهَيْئَةِ عَنْ قَوْلِكَ يَعْنِي لَا جَلَّ قَوْلُكَ (اور
 ہم نہیں چھوڑنے والے اپنے معبودوں کو تیرے کہنے کی وجہ سے) (۴) استعانت۔ جیسے
 رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ يَعْنِي بِالْقَوْسِ (چلایا میں نے تیر کمان کی مدد سے)
 (۵) بمعنی بعد۔ جیسے لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ يَعْنِي حَالَةً بَعْدَ حَالَةٍ (تم لوگوں کو
 ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت کو پہنچنا ہے) (۶) بمعنی من جیسے وَهُوَ
 الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ يَعْنِي مِنْ عِبَادِهِ (اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے
 توبہ اپنے بندوں کی) (۷) زائدہ۔ اس جگہ ہوتا ہے جہاں عن کو موصول کے شروع
 سے حذف کریں اور اس کے بعد میں زیادہ کریں۔ جیسے فَهَلَّا أَتَىٰ عَن بَيْنَ جَنبَيْكَ
 تَدْفَعُ رِيسَ كَيْلٍ نَهَيْتُ مَدْفَعَتِ كَيْلٍ تَأْتِي أَسْجُودَ كَيْلٍ مِّنْ دُونِ الْبَلَوِّ
 (درمیان ہے) اصل میں فَهَلَّا تَدْفَعُ عَنِ التِّي بَيْنَ جَنبَيْكَ ہے۔]

وَفِي: (۱) لِلظَّرْفِيَّةِ : نَحْوُ الْعَمَالِ فِي الْكَيْسِ : وَ نَظَرْتُ
 فِي الْكِتَابِ : (۲) وَ لِلدَّسْتِعْلَاءِ : نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى
 وَلَا وَصَلْتَكُمْ فِي جُدُوعِ السَّخْلِ :

ترجمہ: فی ظرفیت بتانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے العمال فی الکیس: مال قبلی میں
 ہے۔ اور نظرتی فی الکتاب: نظر کی میں نے کتاب میں۔ اور کبھی استعمار کے موقع
 پر بھی مستعمل ہوتا ہے۔ جیسا باری تعالیٰ شانہ کے اس قول میں وَلَا وَصَلْتَكُمْ فِي جُدُوعِ
 السَّخْلِ: آیت کا ترجمہ: اور ضرور سولی دوں گا میں تم کو کھجور کے درختوں کے تنوں پر۔
 قَوْلُهُ وَفِي لِلظَّرْفِيَّةِ الخ ترجمہ: فی ظرفیت بتانے کے لئے آتا ہے۔

تشریح
 یعنی مابعد فی اپنے ماقبل کا ظرف ہے۔ یہ ظرفیت کہیں تو حقیقی ہوتی ہے یعنی
 مابعد کا ظرف ماقبل ہونا محسوس اور مشاہد ہوتا ہے۔ مثال اول میں کیسہ
 یعنی قبلی — میں مال کا ہونا یہ ایک محسوس حقیقت ہے۔ اور کہیں غیر محسوس قسم کی
 ظرفیت ہوتی ہے۔ جس کو حکمی ظرفیت کہتے ہیں۔ مثال ثانی میں کتاب ظرف نظر ہے مگر نظر

کتاب میں رکھا ہونا مشاہدہ سے باہر ہے۔

ترکیب - وفی للظرفیۃ۔ اس کی ترکیب بعینہ وعلی للاستعلاء کی طرح ہے۔
نحو العال فی الکیس و نظرت فی الكتاب.. نحو مضاف. العال
بتدا. فی جار. الکیس مجرور، جار با مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ
اسمیه خبریہ ہو کر محطوف علیہ۔ واو عاطفہ، نظرت فعل با فاعل۔ فی جار الكتاب
مجرور، جار مجرور متعلق نظرت سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
محطوف۔ محطوف علیہ محطوف سے مل کر مضاف الیہ نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ
سے مل کر تہذیب ناقصہ ہوا۔

قوله و للاستعلاء الخ ترجمہ: کبھی کبھی فی استعلاء کے موقع پر بھی مستعمل ہوتا ہے
مثال مذکور میں فی بمعنی علی ہے۔ کیونکہ صلیب (یعنی سولی) پر لٹکا یا
جاتا ہے۔ جذوع نخل کو مصلوب کا ظرف نہیں بنایا جاتا۔ ظرف میں مظلوف
کی حفاظت ہوتی ہے۔ یہاں اس کا عکس ہے۔ آیت کا ترجمہ: اور ضرور سولی دوں گا تم
کو درختہائے حرام کے توں پر۔ جُدُوعٌ: جذع کی جمع ہے۔ جذع درخت کے تنے
یعنی جرؤدے کو کہتے ہیں۔

ترکیب و للاستعلاء۔ واو عاطفہ۔ لام جار۔ استعلاء مصدر استفعال مجرور
جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدائے مخدوف ہی کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ محطوفہ ہوا۔ دوسری ترکیب یوں بھی ہو سکتی ہے کہ للظرفیۃ جار مجرور
محطوف علیہ۔ واو عاطفہ۔ للاستعلاء جار مجرور محطوف علیہ محطوف سے
مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی تی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو
قوله تعالى، وَلَا وَصَّيْنَاكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ: نحو مضاف۔ قوله تعالى،
سب ترکیب سابق قول۔ واو عاطفہ۔ لَا وَصَّيْنَاكُمْ فعل مضارع معروف واحد مکمل
بالام تاکید و نون تاکید ثقیلہ۔ کم ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ فی جار۔ جذوع
مضاف۔ النخل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق
أَوْصَّيْنَاكُمْ سے، فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔
قول مقول سے مل کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

[افادہ مزید :- حرف بی کا استعمال درج ذیل معانی کے لئے بھی ہوتا ہے۔ (۱) مصاحبت جیسے۔ اَدْخُلُوْا فِيْ اُمَمٍ يَّعْنِيْ مَعَ اُمَمٍ (داخل ہو جاؤ تم امتوں کے ساتھ) (۲) تعلیل جیسے اِنَّ امْرَاةً دَخَلَتْ النَّارَ فِيْ هَرَّةٍ حَسَنَتَهَا يَّعْنِيْ لِاجْلِ هَرَّةٍ حَسَنَتَهَا (یقیناً ایک عورت جہنم میں داخل ہوئی ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے بازو رکھا تھا) (۳) بمعنی اپنی۔ جیسے فَرَدُوْا وَاٰبِدِيْهِمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ يَّعْنِيْ اِلَى اَفْوَاهِهِمْ (اپہر لوٹائے انھوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف) (۴) زائدہ۔ جیسے اِرْكَبُوْا فِيْهَا يَّعْنِيْ اِرْكَبُوْهَا۔ (سوار ہو جاؤ تم کشتی میں) (رُكِبَ: صلہ فی کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے)۔]

وَالْكَافُ : (۱) لِلتَّشْبِيْهِ : نَحْوُ زَيْدٍ كَالْاَسَدِ : (۲) وَ قَدْ تَكُوْنُ زَائِدَةً : نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى : لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ :

ترجمہ :- اور کاف تشبیہ کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے : زَيْدٌ كَالْاَسَدِ : زید شیر جیسا ہے اور کبھی زائد بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ باری تعالیٰ کے اس قول میں لیس کَمِثْلِهِ شَيْءٌ اللہ کے مانند کوئی چیز نہیں ہے۔

قوله وَالْكَافُ لِلتَّشْبِيْهِ : ترجمہ۔ کاف میں تشبیہ کے معنی ہوتے ہیں۔

تشریح یعنی ایک چیز کی دوسری چیز کے ساتھ کسی خاص معاملہ میں مشارکت اور مماثلت بتانے کی غرض سے بین الشئین کاف کا استعمال کیا جاتا ہے جیسے زَيْدٌ كَالْاَسَدِ : زید شیر جیسا ہے۔ یعنی بہادری میں زید شیر کے مشابہ ہے۔

وَالْكَافُ لِلتَّشْبِيْهِ :- واد عاطفہ، یا مستانفہ۔ الكاف مبتدا۔ لام جار التثنیہ کر کیب :- مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو زید کالاسد :- نحو مضاف۔ زید مبتدا۔ کاف حرف جار۔ الاسد جار مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

قوله : وَ قَدْ تَكُوْنُ زَائِدَةً :- ترجمہ :- اور کبھی کاف زائد ہوتا ہے۔

تشریح یعنی کبھی محض تحسین کلام یا تاکیدی خاطر کاف لے آتے ہیں۔ تشبیہ مقصود نہیں ہوتی۔ دیکھئے آیت میں خداوند کریم کے ساتھ دوسری تمام چیزوں کی مماثلت کی نفی ہو رہی ہے

اور نبی مقصود ہے۔ لیکن اگر یہ کاف زائدہ نہ ہو تو معنی یہ ہوں کہ مثل خدا سے مماثلت اشیاء کی نفی کی جارہی ہے۔ خود خداوند کریم سے نہیں۔ اور خداوند عالم کے مثل سے دیگر اشیاء کی مشابہت کی نفی میں، خداوند عالم کے لئے مثل کا ہونا تسلیم ہو رہا ہے جو باطل ہے۔

وقد نکون زائداً: وار عاطفہ یا مستائف۔ قدّ برائے تقلیل۔ ستکون ترکیب فعل مضارع ناقص۔ ہی ضمیر مستتر راجع الکاف کی طرف اس کا اسم زائداً اسم فاعل۔ ہی ضمیر مستتر راجع الکاف کی طرف فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر تکون کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ نحو قوله تعالى ليس كمثلها شيء: نحو قوله تعالى في تركيب معلوم ہے۔ ليس فعل ناقص۔ کاف جار (لفظاً، زائداً معنی) مثل مضاف، ضمیر راجع الیہ کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ شیء اسم مؤخر۔ ليس فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول اپنے مقولہ سے مل کر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

[فادہ مزید: معنی میں ہونا ہے اور اپنے مدخول کی طرف مضاف ہونا ہے۔ اس کی علامت حرف جار کا داخل ہونا ہے۔ جیسے يَصْحَبُكَ عَنْ كَابِرٍ الْعَنْهَم رهنستی ہیں وہ مجبورہ کھلے ہوئے اولوں جیسے دانتوں سے، کاف حرفی چھ معنوں کے لئے آتا ہے۔ مصنف نے دو معنی بیان کئے ہیں۔ باقی چار معانی یہ ہیں۔ (۱) تعلق۔ جیسے وَأَذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ: یعنی لاجل هدايتكم۔ اور یاد کرو تم اللہ کو اس سبب سے کہ اس نے تم کو راہ دکھائی، (۲) بمعنى لعل۔ جیسے لا تشبم الناس كما لا تشبم۔ یعنی لعلك لا تشبم لوگوں کو گالیاں مت دو، امید ہے کہ تمہیں بھی نہ دی جائیں گی، (۳) استعلاء جیسے كيف اصبحت؟ یا كيف انت؟ کے جواب میں کخبر کہنا یعنی علی خیر (بسلامت) (۴) دو فعلوں کو نزدیک کرنے کے لئے جیسے اتياك كما طلع الشمس (میں آپ کے پاس آؤں گا جوں ہی سورج طلوع ہوگا)]

وَمُدٌّ وَمُنْدٌ: (۱) لِابْتِدَاءِ الْعَايَةِ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِي:
 نَحْوُ مَا رَأَيْتَهُ مُدٌّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ مُنْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.
 أَيْ ابْتِدَاءُ عَدَمِ رُؤْيِي إِيَّاهُ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْآنِ:
 (۲) وَقَدْ تَكُونَانِ بِمَعْنَى جَمِيعِ الْمُدَّةِ: نَحْوُ مَا رَأَيْتَهُ
 مُدٌّ يَوْمَيْنِ أَوْ مُنْدٌ يَوْمَيْنِ أَيْ جَمِيعُ مُدَّةِ النُّقْطَاعِ
 رُؤْيِي إِيَّاهُ يَوْمَانِ

ترجمہ :- اور مُد اور مُنْد زمان ماضی میں فعل کی ابتداء غایت بتاتے ہیں۔ جیسے مَا رَأَيْتَهُ آہ میں نے اس کو جمع کے دن سے نہیں دیکھا۔ یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمع کے دن سے ہوئی ہے جو اب تک جاری ہے اور کبھی یہ دونوں مجموعی مدت بتانے کے موقع پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے مَا رَأَيْتَهُ مُدٌّ يَوْمَيْنِ۔ آہ یعنی دو دن ہوئے ہیں کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا۔ یعنی النقطاع رویت کی کل مدت دو دن ہیں۔

تشریح مُد اور مُنْد زمان ماضی میں فعل کی ابتداء غایت بتاتے ہیں۔ یعنی اتنی مدت سے یہ فعل نہیں ہوا۔ مثال مذکور میں مَا رَأَيْتَهُ ... آہ میں نے اس کو جمع کے دن سے نہیں دیکھا۔ یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمع کے دن سے ہوئی ہے جو اب تک جاری ہے۔

تذکرہ کبیب :- و مُدٌّ وَمُنْدٌ، لِابْتِدَاءِ الْعَايَةِ فِي الزَّمَانِ الْمَاضِي.. وَآؤُ عَاطِفٌ
 مَعطوف سے مل کر مبتدا۔ لام حرف جار۔ ابتداء مصدر مضاف۔ الغایۃ مضاف الیہ
 موصوف۔ فی جار۔ الزمان موصوف۔ الماضی صفت موصوف صفت سے مل کر مجرور۔
 جار مجرور مل کر صفت موصوف صفت مل کر مضاف الیہ مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر
 ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو۔ مَا رَأَيْتَهُ مُدٌّ يَوْمَيْنِ
 الجمعة او مُنْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ اى ابتداء عدم رؤيتي اياه كان يوم
 الجمعة الى الآن. نحو مضاف. ما نافية. رأيت فعل بافاعل. هـ ضمير

مفعول بہ۔ مذ: حرف جار۔ یوم: مضاف۔ الجمعة: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ
 مل کر مجرور۔ جار مجرور معطوف علیہ۔ أو حرف عطف۔ منذ یوم الجمعة: حسب ترکیب
 مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق رأیت سے۔ رأیت فعل فاعل
 مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر۔ ای حرف تفسیر ابتداء: مصدر
 مضاف۔ عدم: (فاعل ابتدا) مضاف الیہ مضاف۔ رُویت (فاعل عدم) مضاف الیہ
 مضاف۔ ی: ضمیر متکلم (فاعل رُویت) مضاف الیہ۔ ایاہ ضمیر منصوب مفعول بہ۔
 رُویت مضاف: اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا عدم کا۔
 مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا ابتداء کا۔ مضاف مضاف الیہ سے
 مل کر مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ کان: فعل ناقص۔ ہو ضمیر مستتر راجع ابتدا کی طرف
 اس کا اسم۔ یوم: مضاف۔ الجمعة مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر
 خبر۔ الی: حرف جار۔ الآن: مجرور۔ جار مجرور متعلق کان سے۔ فعل ناقص اپنے اسم و
 خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسر مفسر
 مفسر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ
 سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

قوله وقد تكونان بمعنی جميع المدة الخ۔ یہ دونوں کبھی مجموعی مدت
 بتانے کے موقع پر بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے ما رأيتہ منذ یومین: یعنی دو
 دن ہوئے ہیں کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا۔ یعنی انقطاع رُویت کی کل مدت دو دن
 ہیں [مثال مذکور] انقطاع رُویتی ایاہ میں انقطاع: مصدر کی اضافت
 رُویت کی جانب اضافت الی الفاعل ہے۔ یعنی رُویتی: ملامر فوع ہے۔ اور مصدر
 انقطاع کا فاعل ہے۔۔ اسی طرح رُویت: کی اضافت یا متکلم کی جانب اضافت
 الی الفاعل ہو رہی ہے۔ ایاہ: مضاف مضاف الیہ ہو کر انقطاع مصدر کا مفعول ہے۔
 وقد تكونان بمعنی جميع المدة: واو عاطفہ یا مستانفہ۔ قد
 ترکیب: برائے تظیل۔ تكونان فعل مضارع ناقص۔ هُما ضمیر ثنویہ مؤنث غائب
 راجع مذ اور منذ کی طرف اس کا اسم۔ با جار۔ معنی مضاف۔ جميع مضاف الیہ
 مضاف۔ المدة: مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا معنی کا۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر فعل ناقص اسم
 و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ نحو ما رأیتہ مذ یومین او منذ یومین
 ای جمیع مدۃ انقطاع رؤیتی ایہ یومان۔ نحو: مضاف۔ ما: نافیہ،
 رأیت فعل با فاعل۔ ہ: ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ مذ: حرف جار۔ یومین: مجرور
 جار مجرور معطوف علیہ۔ او: حرف عطف۔ منذ یومین: جار مجرور معطوف معطوف علیہ
 معطوف سے مل کر متعلق رأیت سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
 خبریہ ہو کر مفسر ای: حرف تفسیر جمیع مدۃ انقطاع رؤیتی ایہ حسب ترکیب
 مذکور مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ یومان: خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسر
 مفسر مفسر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔ مضاف مضاف
 الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ ہوا۔

وَرُبٌّ: (۱) لِلتَّقْوِيلِ؛ وَلَا يَكُونُ مَجْرُورًا إِلَّا سَكْرَةً
 مَوْصُوفَةً، وَلَا يَكُونُ مُتَعَلِّقًا إِلَّا فِعْلًا مَرَاضِيًا.. نَحْوُ
 رَبُّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لِقَيْتِهِ

ترجمہ :- اور رَبُّ قلت تعلق کو بتاتا ہے۔ اور اس کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ ہوگا۔ اور
 اس کا متعلق ہمیشہ فعل ماضی ہوگا۔ جیسے رَبُّ رَجُلٍ كَرِيمٍ لِقَيْتِهِ: کریم آدمی
 سے بہت کم ملاقات ہوئی۔

رَبُّ اپنے دخول کے ساتھ اپنے متعلق کا۔ جو ہمیشہ یا علی سبیل الکثرة
 بشریح فعل ماضی ہی ہوتا ہے خواہ لفظوں میں مذکور ہو، یا مقدر۔ قلت تعلق
 بتاتا ہے۔ اور اس کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ ہوگا اور کوئی شئی نہیں۔ رَبُّ
 رَجُلٍ كَرِيمٍ لِقَيْتِهِ: کریم آدمی سے بہت کم ملاقات ہوئی ہے۔ متکلم یہ کہہ
 رہا ہے کہ مجھے آدمی سے میری ملاقات کا تعلق بہت کم رہا ہے [مثال مذکور میں]
 رَجُلٍ كَرِيمٍ: نکرہ موصوفہ ہے جو رَبُّ کا مجرور ہے۔ اور لِقَيْتِهِ: فعل ماضی
 متکلم ہے جس سے رَبُّ جازاۃ متعلق ہو رہا ہے، مگر یہ تعلق صرف معنوی ہوگا،
 لفظی نہ ہوگا۔ ہ: ضمیر راجع بسوے رجل کریم، فعل کا مفعول ہے۔

ترکیب: وَ رَبِّ لَلتَّقْلِیلِ۔ اس کی ترکیب بعینہ و علی للاستعلاء کی طرح ہے۔ ولا یكون مجرورہا الا نكرة موصوفة "واو: عاطفہ۔ لا: نافیہ۔ یكون: فعل مضارع ناقص۔ مجرور: مضاف۔ ہا: ضمیر مجرور متصل راجع رَبِّ کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ الا: حرف استثناء۔ نكرة موصوف۔ موصوفہ: صفت۔ موصوف صفت مل کر مستثنائے مفرغ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ ولا یكون متعلقہ الا فعلا ما ضیا، حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ واضح ہو کہ دونوں جملوں کو جدا کا نہ بھی کر سکتے ہیں۔

نحورب رجل کریم۔ لقیثہ: نحو: مضاف۔ رب: حرف جار برائے تظلیل۔ رجل: موصوف۔ کریم: اسم فاعل۔ ہو: ضمیر مستتر راجع رجل کی طرف فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق لقیث مؤخر سے۔ لقیث: فعل با فاعل۔ ہا: ضمیر منصوب متصل راجع رجل کریم کی طرف مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

(۳) وَقَدْ تَدَخَّلُ عَلَى الضَّمِيرِ الْمُبْهَمِ. وَلَا يَكُونُ تَمْيِيزُهُ إِلَّا نَكْرَةً مَوْصُوفَةً نَحْوَ رَبِّهِ رَجُلًا جَوَادًا:

ترجمہ: اور رَبِّ کبھی ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس کی تمیز صرف نکرہ موصوفہ ہوتی۔ جو ضمیر کے ابہام کو رفع کرے گی۔ جیسے رَبِّہ رَجُلًا جَوَادًا: سخی آدمی سے بہت کم ملاقات ہوئی۔۔۔ یہاں جو اب رَبِّ مخدوف ہے یعنی لقیثہ۔

بعض نسخوں میں وَقَدْ يَكُونُ لِلتَّكْثِيرِ: نَحْوَ رَبِّ مَالٍ صَرْفَتُهُ فَاذًا: کا اضافہ ہے۔ یعنی کبھی رَبِّ تکثیر کے موقع پر بھی مستعمل ہوتا ہے۔ مثال مذکور میں رَبِّ نے تکثیر کا فائدہ دیا۔ یعنی میں نے بہت سا مال خرچ کیا ہے۔

ترکیب: وَ قَدْ تَدَخَّلُ عَلَى الضَّمِيرِ الْمُبْهَمِ: واو عاطفہ یا مستانفہ۔

قد، برائے تقلیل۔ تدخل، فعل مضارع ہی ضمیر مستتر راجع رُبِّ کی طرف فاعل۔ علی، حرف جار۔ الضمیر، موصوف۔ اَلْ، موصولہ بمعنی الَّذِی۔ مُبْتَهَمٌ، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر راجع الفلام کے طرف نائب فاعل۔ اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صلہ موصول صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ولا یكون تمييزه الانكارة موصوفة۔ واو، عاطفہ۔ لا یكون، فعل ناقص منفی۔ تمييز، مصدر مضاف۔ ہ، ضمیر مجرور متصل راجع مبہم کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ الا، حرف استثناء۔ نارة، موصوف۔ موصوفہ، بشرح سابق صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مستثنیٰ، مفرغ ہو کر خبر فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا نحو رَبِّهِ رَجُلًا جَوَادًا: نحو، مضاف۔ رَبِّ، حرف جار برائے تقلیل۔ ہ، ضمیر مجرور متصل مبہم ضمیر رَجُلًا، موصوف۔ جَوَادًا، صیغہ مبالغہ۔ ہو ضمیر مستتر راجع رَجُلًا کی طرف فاعل۔ صیغہ صفت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر تمیز ضمیر تمیز سے مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر متعلق ہوا القیثہ فعل مقدر سے۔ فعل فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو کا۔

وَالْوَاوُ: (۱) لِلْقَسَمِ: وَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى الْإِسْمِ
الظَّاهِرِ لَا عَلَى الْمُضْمَرِ نَحْوُ: وَاللَّهِ لَا شَرِيكَ لِلَّهِ
(۲) وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى رَبِّ: نَحْوُ وَعَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ
أَيُّ رَبِّ عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ

ترجمہ:- واو قسم کے معنی دیتا ہے۔ اور واو صرف اسم ظاہر ہی پر داخل ہوتا ہے
اسم ضمیر پر نہیں۔ جیسے واللہ... آہ بخدا! میں دودھ ضرور پیوں گا۔ اور واو
معنی رَبِّ نہیں بھی گاہے متعلق ہوتا ہے جیسے وعالمٍ يعمل بعلمہ... آہ یعنی
بہت سے ایسے عالم جن کا اپنے علم پر عمل ہوتا ہے میں ان سے ملا ہوں۔
قولہ والواو للقسم الخ ترجمہ: واو قسم کے معنی دیتا ہے۔

تشریح: (۱)۔ اس صورت میں فعل قسم ہمیشہ محذوف ہوگا۔ اُقِسِمُ وَاللّٰهُ كَيْفَا
درست نہیں۔ اور اُقِسِمُ بِاللّٰهِ درست ہے۔۔ (۲)۔ دوسرا فرق
با اور واوکایہ ہے کہ واومضمم پر داخل نہیں ہوتا، اس کا مدخول ہمیشہ اسم ظاہری ہوگا
برخلاف باکے، کہ وہ ضمیر اور اسم ظاہر دونوں پر داخل ہوتی ہے۔ (۳)۔ ایک
فرق اور بھی ہے کہ سوال کے موقع میں قسم پر واوقسمیہ کا استعمال نادرست ہوگا لیکن
بارقسمیہ میں ایسی کوئی پابندی نہیں۔ والا کہ اُخْبِرْنِي كَيْفَا کہنا غلط ہے۔ اور بِاللّٰهِ
اُخْبِرْنِي كَمَا مَضَالِقَةٌ نہیں۔

نحو و اللّٰه لا شربن اللببن : بخدا ! میں دو دفعہ ضروریوں کا اصل میں
اُقِسِمُ وَاللّٰهُ لَا شَرِبِنَ اللَّبْنِ قَطَا۔

و الواو للقسام : اس کی ترکیب بعینہ ”و علی للاستعلاء“ کی طرح
ترکیب ہے۔ وہی لا تدخل الاعلی الاسم الظاهر، لا علی الضمر

واو، عاطفہ ہی ابتدا۔ لا تدخل، فعل مضارع منفی۔ ہی، ضمیر مستتر راجع واو کی طرف
فاعل۔ الا، حرف استنار۔ علی، حرف جار۔ الاسم، موصوف الظاهر صفت سے مل کر

مجرور۔ جار مجرور معطوف علیہ۔ لا، عاطفہ۔ علی المضمون، جار مجرور معطوف۔ معطوف علیہ
معطوف سے مل کر مستثنائے مفرغ ہو کر متعلق ہوا لا تدخل سے۔ فعل فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو واللّٰه
لا شربن اللببن : نحو، مضاف۔ واو، جار۔ اللّٰه، مجرور۔ جار مجرور متعلق اُقِسِمُ مقدر

سے۔ فعل با فاعل مقدر اپنے متعلق سے مل کر قسم۔ لا شربن، فعل مضارع معروف
واحد متکلم باللام تاکید و نون تاکید ثقیلہ۔ اللببن، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ
ہوا نحو مضاف کا۔

قوله وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى رَبِّ الْخَبْرِ : ترجمہ۔ واومعنی رب میں بھی گاہے متعل
ہوا ہے جیسے و عالم... آہ یعنی بہت سے ایسے عالم جن کا اپنے علم پر عمل ہے میں ان سے
ملا ہوں۔۔

تشریح: واومعنی رب میں اس کے مدخول کا نکرہ موصوفہ ہونا، اور متعلق کا فعل ماضی

ہونا خواہ مقدر ہو یا لمفوظ ضروری ہے۔

وَقَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى رَبِّ اس کی ترکیب بعینہ ”وقد تكون (علیٰ)

ترکیب: بمعنی الباء“ کی طرح ہے نحو و عالم یعمل بعلمہ۔ ای رب

عالم یعمل بعلمہ: نحو، مضاف۔ واو، جار۔ عالم، موصوف۔ یعمل،

فعل مضارع معروف۔ ہو، ضمیر مستتر راجع عالم کی طرف فاعل۔ با، حرف جار۔

علمہ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق یعمل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے ملکر

جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مفسر آئی،

حرف تفسیر رَبِّ، حرف جار۔ عالم، موصوف۔ یعمل بعلمہ، حسب ترکیب مذکور

صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مفسر۔ مفسر سے ملکر

متعلق ہوا لقیق مقدر سے۔ لقیق جملہ فعلیہ ہو کر مضاف ایہ نحو مضاف کا۔

وَالْتَاءُ: (۱) لِلْقَسَمِ. وَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى اسْمِ
اللَّهِ تَعَالَى؛ نَحْوُ تَاللَّهِ لَا ضَرْبَيْنِ زَيْدًا:

ترجمہ:- تاقسم کے لئے آتی ہے۔ اور یہ سوائے اسم اللہ کے اور کسی اسم ظاہر پر بھی داخل

نہیں ہوتی جیسے تَاللَّهِ لَا ضَرْبَيْنِ زَيْدًا۔ قسم اللہ کی! میں ضروری زید کو مارونگا

— تَاللَّهِ لَا ضَرْبَيْنِ کہنا صحیح نہ ہوگا۔

افراد:- قسم کے موقع پر صرف تَاللَّهِ ہی کہا جاسکتا ہے۔ واوقسمیں یہ پابندی نہیں۔

والتاء للقسام: اس کی ترکیب بعینہ ”و علی للاستعلاء کی طرح ہے۔

ترکیب:- وہی لا تدخل الا علی اسم اللہ تعالیٰ: واو، عاطفہ۔ ہی، مبتدا۔

لا تدخل۔ فعل مضارع معروف۔ ہی، ضمیر مستتر راجع التاء کی طرف فاعل۔ الا،

حرف استثناء۔ علی حرف جار۔ اسم، مضاف۔ اللہ، زوالحال۔ تعالیٰ حسب ترکیب

سابق تقدیر قد حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف ایہ۔ مضاف مضاف الیہ

سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مستثنائے مفرغ ہو کر لا تدخل سے متعلق۔ فعل فاعل

اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو

تَاللَّهِ لَا ضَرْبَيْنِ زَيْدًا۔ نحو، مضاف۔ تا، حرف جار۔ اللہ، مقسم بہ مجرور۔ جار مجرور

متعلق اُقسم، فعل بافاعل متدرسے فعل فاعل اپنے متعلق سے مل کر قسم۔ لَأَصْرِيَّتَہ
فعل مضارع واحد متکلم بالام تاکید و نون تاکید ثقیلہ۔ زَيْدًا، مفعول بہ۔ فعل فاعل
اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ
تسمیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔
تنبیہ: جملہ تسمیہ کی یہ ترکیب اچھی طرح محفوظ کر لی جائے۔ آئندہ بار بار یہ جملہ
آ رہا ہے۔

اعْلَمُ إِنَّهُ لَا بَدَّ لِلْقَسَمِ مِنَ الْجَوَابِ :- فَإِنْ كَانَ
جَوَابُهُ جُمْلَةً اسْمِيَّةً، فَإِنْ كَانَتْ مُثَبَّتَةً؛ وَجِبَّ أَنْ تَكُونَ
مُصَدَّرَةً بِإِنْ، أَوْ لَمْ يَلْتَمِذْ. نَحْوُ وَاللَّهِ إِنْ زَيْدًا
قَائِمٌ؛ وَاللَّهُ نَزِيدٌ قَائِمٌ، وَإِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً؛ كَانَتْ
مُصَدَّرَةً بِمَا، وَلَا، وَإِنْ، مِثْلُ وَاللَّهُ مَا زَيْدٌ قَائِمًا، وَاللَّهُ
لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو، وَاللَّهُ إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ؛ وَإِنْ
كَانَ جَوَابُهُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً، فَإِنْ كَانَتْ مُثَبَّتَةً؛ كَانَتْ مُصَدَّرَةً
بِاللَّامِ وَقَدْ، أَوْ بِاللَّامِ وَحَدَّ، مِثْلُ: وَاللَّهُ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ،
وَاللَّهُ لَا فَعَلَنَ كَذَا، وَإِنْ كَانَتْ مَنْفِيَّةً؛ فَإِنْ كَانَتْ فِعْلًا
مَاضِيًا، كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا، مِثْلُ: وَاللَّهُ مَا قَامَ زَيْدٌ،
وَإِنْ كَانَتْ فِعْلًا مُضَارِعًا؛ كَانَتْ مُصَدَّرَةً بِمَا، وَلَا، وَ
لَنْ.. مِثْلُ: وَاللَّهُ مَا أَفْعَلَنَ كَذَا، وَاللَّهُ لَا أَفْعَلَنَ
كَذَا، وَاللَّهُ لَنْ أَفْعَلَنَ كَذَا

ترجمہ: جانتے! کہ قسم کے لئے جواب ضروری ہے، پس اگر جواب قسم جملہ اسمیہ ہو
— پھر اگر وہ اسمیہ مثبت ہو تو ضروری ہوگا کہ اس کا آغاز زَنْ دیکھو مشدہ یا
مخففہ) یا لام ابتداء سے ہو۔ جیسے وَاللَّهِ إِنْ زَيْدًا قَائِمٌ؛ اور وَاللَّهُ
لَزَيْدٌ قَائِمٌ اور اگر وہ منفی ہو تو اس کا آغاز مَا، يَآ، یا إِنْ۔ (نافیہ)۔ سے ہوگا۔

جیسے وَاللّٰهُ مَا زَيْدٌ قَائِمًا اور وَاللّٰهُ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرُوٌّ اور
 وَاللّٰهُ اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ اور اگر جواب قسم جملہ فعلیہ ہو۔ پس اگر فعلیہ مثبت ہو
 تو اس کا آغاز لام اور قد، یا صرف لام سے ہوگا جیسے وَاللّٰهُ لَقَدْ قَامَ زَيْدٌ اور
 وَاللّٰهُ لَا فَعْلَانٌ كَذَا۔ اور اگر فعلیہ منفیہ ہو۔ پس اگر فعلیہ ماضویہ ہو تو اس کا
 آغاز ما سے ہوگا جیسے وَاللّٰهُ مَا قَامَ زَيْدٌ۔ اور اگر فعلیہ مضارعیہ ہو تو اس کا
 آغاز مَا يَأْتِي، يَأْتِي سے ہوگا جیسے وَاللّٰهُ مَا أَفْعَلَنَ كَذَا اور وَاللّٰهُ لَا أَفْعَلَنَ
 كَذَا اور وَاللّٰهُ لَنْ أَفْعَلَ كَذَا۔

قوله اَعْلَمُ الخ... قسم کے لئے جواب ضروری ہے۔۔

تشریح کیونکہ قسم سے بات کی سنجگی منظور ہوتی ہے، وہی بات اس کا جواب کہلاتی
 ہے مثال مذکور میں لَا ضَرْبَنَ زَيْدًا جواب قسم ہے اور قسم مضمون کی
 تاکید کے لئے لائی جاتی ہے۔

اعلم ! انه لا بد للقسام من الجواب۔ اعلم، فعل امر حاضر معروف۔
 کرکیب آت ضمیر مستقر فاعل۔ اَنْ حرف مشبہ بالفعل کا ضمیر شان اسم۔ لا، برائے
 نفی جنس۔ بُد، مصدر اس کا اسم۔ لام حرف جار۔ قسم، مجرور۔ جار مجرور متعلق بُد سے
 من، حرف جار۔ الجواب، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر لا کی خبر۔ لا نفی جنس اپنے
 اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اَنْ کی خبر۔ اَنْ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
 خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ ہوا اعلم فعل کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر
 جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۔

قوله فان كان جوابه... آہ۔ جواب قسم جو ہمیشہ جملہ ہی ہوگا دو حال سے خالی
 نہیں جملہ اسمیہ ہوگا یا جملہ فعلیہ، اور دونوں تقدیر پر مثبت ہوگا یا منفی، بر تقدیر جملہ فعلیہ
 منفیہ کے اس کا فعل ماضی ہوگا یا مضارع، پس اگر جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو ضروری ہوگا
 کہ اس کا آغاز اَنْ (مسنورہ شدہ یا محققہ) یا لام ابتداء سے ہو جیسے وَاللّٰهُ اِنْ زَيْدًا
 قَائِمًا اور وَاللّٰهُ لَزَيْدٌ قَائِمٌ۔ اور اگر اسمیہ منفیہ ہو تو ما، یا لا، یا اِنْ (نافیہ)
 سے اس کی تصدیق یعنی ابتداء لازم ہوگی۔ جیسے وَاللّٰهُ مَا زَيْدٌ قَائِمًا وَاللّٰهُ
 لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرُوٌّ وَاللّٰهُ اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ۔

تشبیہ: قرآن عزیز میں اِنْ اَدْرِيْ اَقْرَبُ اَمْ بَعِيْدُ مَا نُوعَدُوْنَ (میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا بعید یا اِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا اٰه (اس بات کا تمہارے پاس کوئی برہان نہیں) پس یہ کہتا کہ اِنْ نَافِيَهٗ كَلِمَةٌ اِسْرَافٌ اَوْ اِلَّا هُوَ نَافِيَةٌ اَوْ اِلَّا هُوَ نَافِيَةٌ اور مثال کتاب میں دونوں میں کی ایک بات بھی نہیں۔ صحیح نہیں خوب سمجھ لیں۔

مضمون سابق یہ تو جملہ اسمیہ کی تقدیر پر فیصلہ تھا اگر جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ ہو تو اس کا مصدر باللام وقد ہونا ضروری ہے، یا کم از کم مصدر باللام ہی ہو۔ جسے واللہ لقد قام زید: خدا کی قسم زید کا قیام ایک محقق امر ہے۔ واللہ لا فعلن کذا: بخدا! میں ضرور ایسا کروں گا۔ جملہ فعلیہ منفیہ کی تقدیر پر فعل کی ماضی کی صورت میں جملہ کا آغاز لفظ ما سے ہوگا۔ واللہ ما قام زید: خدا کی قسم زید کھڑا نہیں ہوا۔ اور فعل مضارع کی تقدیر پر اس کی تقدیر ما، یا لا، یا لن کے ساتھ ہوگی جیسے واللہ ما فعلن کذا: واللہ لا فعلن کذا: (بخدا میں ایسا نہیں کروں گا) واللہ لن فعلن کذا: (بخدا میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا)۔

قوله فَاِنْ كَانَتْ فِعْلًا مَّاضِيًا بِبَعْضِ شَيْءٍ مِّنْ فَاِنْ كَانَ فِعْلًا مَّاضِيًا افادہ بصیغہ مذکر ہے اس صورت میں ضمیر کا مرجع فعل ہوگا جو لفظ منفیہ سے بطور دلالت مفہوم ہو رہا ہے۔

فان كان جوابہ جملۃ اسمیة: فا، تفصیلیہ۔ ان حرف شرط۔ كان مکرمب: فعل ماضی ناقص۔ جواب، مضاف۔ ضمیر مجرور متصل راجع قسم کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ جملۃ، موصوف۔ اسمیۃ، صفت موصوف صفت سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ (اول) فان كانت مثبتۃ: فا، جزائیہ۔ ان حرف شرط۔ كانت، فعل ناقص۔ ہی، ضمیر مستتر راجع جملۃ اسمیۃ کی طرف اسم۔ مثبتۃ، اسم مفعول۔ ہی، ضمیر مستتر راجع جملۃ اسمیۃ کی طرف نائب فاعل۔ اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط دوم۔ و جب ان نکون

مصدره بان، اولام الابتداء۔ وحبّ، فعل ماضی معروف۔ ان، مصدریہ، تكون فعل مضارع ناقص۔ ہی، ضمیر مستتر راجع جملہ اسمیہ مثبتہ کی طرف اس کا اسم۔ مصدره، اسم مفعول۔ ہی، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، حرف جار لفظ ان، معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ لام، مضاف۔ الابتداء، مصدر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور متعلق مصدرہ سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی، تكون کی۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بناوین مفرد ہو کر فاعل ہوا وحبّ کا۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط دوم اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔ وان کانت منفیة۔ واو، عاطفہ۔ ان کانت منفیة، حسب ترکیب مذکور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ کانت مصدرہ بجا، ولا، وان، بشرح سابق جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہو کر جزا ہوئی شرط اول کی۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ (تفصیلیہ) ہوا۔ اب بالترتیب ہر ایک مثال کی ترکیب سنئے۔ جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ کی مثالیں۔ — نحو (۱) واللہ ان زیداً قائمٌ: نحو، مضاف۔ واللہ، بشرح مذکور قسم۔ ان، حرف مشبہ بالفعل زید، اسم۔ قائم، خبر۔ ظرف مشبہ بالفعل اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ۔ (۲) واللہ لزید قائمٌ: واو، حرف عطف۔ واللہ، حسب ترکیب سابق قسم۔ لام، برائے ابتداء۔ زید، مبتدا۔ قائم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر جملہ ناقصہ (معرضہ) ہوا۔

جواب قسم، جملہ اسمیہ منفیہ کی مثالیں۔ — مثل (۱) واللہ ما زید قائمًا: مثل، مضاف واللہ، قسم۔ ما، مشابہ بلیس۔ زید، اسم۔ قائمًا، خبر۔ ما مشابہ بلیس اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ۔ (۲) واللہ لا زید فی الدار ولا عمرو: واو،

حرف عطف۔ واللہ قسم۔ لا، برائے نفی جنس۔ زید، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ لا، مکرر برائے تاکید۔ عمرو، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ابتدا۔ فی، حرف جار اللہ اور مجرور۔ جار مجرور ظن مستقر ہو کر خبر۔ ابتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم، قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف۔ (۳) واللہ ان زید قائم؛ واو، حرف عطف، واللہ، قسم۔ ان، نافیہ۔ زید، مبتدا۔ قائم، خبر۔ ابتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر جملہ معطوف ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وان کان جوابہ جملۃ فعلیۃ؛ واو، عاطفہ۔ ان کان الخ حسب ترکیب مذکور شرط (اول) فان کانت مثبتۃ؛ فا، جزائیہ برائے تفصیل۔ ان کانت الخ حسب ترکیب مذکور شرط (دوم) کانت مصدرۃ باللام، وقد، او باللام وحدۃ۔ کانت فعل ناقص۔ ہی، ضمیر مستتر راجع جملۃ فعلیۃ کی طرف اس کا اسم۔ مصدرۃ، اسم مفعول۔ ہی، ضمیر مستتر راجع جملۃ فعلیۃ کی طرف نائب فاعل۔ با، حرف جار۔ اللام، معطوف علیہ۔ واو، حرف عطف۔ قد، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ باء، حرف جار۔ اللام، ذوالحال وخذ، مضاف۔ ہ، ضمیر مجرور متصل راجع اللام کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر (بتاویل منفرداً) حال۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ او باللام حال کونہ منفرداً۔ ذوالحال حال سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ معطوف سے مل کر متعلق ہوا مصدرۃ سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی کانت کی۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔ وان کانت منفیۃ؛ واو، عاطفہ، ان کانت الخ حسب ترکیب مذکور شرط (اول) فان کانت فعلاً ماضیاً؛ فا، جزائیہ برائے تفصیل۔ کانت، فعل ماضی ناقص، ہی، ضمیر مستتر راجع جملۃ فعلیۃ منفیۃ کی طرف اس کا اسم۔ فعلاً، موصوف۔ ماضیاً، صفت۔ موصوف صفت سے مل کر کانت کی خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ کانت مصدرۃ بما حسب ترکیب

مذکور جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ۔ وان کانت فعلاً مضارعاً۔
 واو، عاطفہ۔ ان کانت الخ حسب ترکیب مذکور شرط۔ کانت مصدرہ یفا، ولا، ولن۔
 حسب ترکیب مذکور جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ معطوف
 سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزا (وان کانت منفیۃ کی) شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر
 معطوف۔ (فان کانت مثبتہ کا) معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر جزا
 شرط اول کی۔ (یعنی: وان کان جوابہ جملۃ فعلیۃ کی) شرط جزا سے مل کر جملہ
 شرطیہ ہوا۔

اس پوری ترکیب کو اوپر سے بھی جوڑ سکتے ہیں۔ اس طرح کہ جملہ شرطیہ ہو کر
فائدہ معطوف۔ اور فان کان جوابہ جملۃ ان اسمیۃ اپنے متعلقات کے ساتھ
 معطوف علیہ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

ہم نے ترکیب میں تسلسل اور ربط کو باقی رکھتے ہوئے تمام جملوں کو جوڑ دیا ہے
 تشبیہ: اس سے ہر جملہ کی الگ الگ ترکیب بھی آسانی تکلیف سے ہے۔ اب
 بالترتیب ہر ایک مثال کی ترکیب سنئے۔ جواب قسم جملہ فعلیۃ مثبتہ کی مثالیں۔ مثل (۱)
 واللہ لقد قام زید: مثل، مضاف۔ واللہ، قسم۔ لام، برائے تاکید۔ قد، حرف
 تحقیق۔ قام، فعل ماضی معروف۔ زید، فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیۃ خبریہ ہو کر
 جواب قسم۔ قسم جواب قسم مل کر جملہ قسمیۃ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ (۲)؛ واللہ لافعلن
 کذا: واو، عاطفہ۔ واللہ، قسم۔ لافعلن، فعل مضارع واحد متکلم بالام تاکید و نون
 تاکید ثقلیہ۔ کذا، اسم کنایہ مفعول یہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیۃ خبریہ
 ہو کر جواب قسم۔ قسم با جواب قسم جملہ قسمیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر
 جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

جواب قسم جملہ ماضویہ منفیۃ کی مثالیں: مثل (۱)؛ واللہ ما قام زید: مثل
 مضاف۔ واللہ، قسم۔ ما، نافیہ۔ قام، فعل۔ زید، فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیۃ
 خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا
 جواب قسم جملہ مضارعیہ منفیۃ کی مثالیں۔ مثل (۱)؛ واللہ ما افعلن کذا:
 واللہ، قسم۔ ما، نافیہ۔ افعلن، فعل مضارع واحد متکلم بالنون تاکید ثقلیہ۔ کذا،

اسم کنایہ مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر معطوف علیہ۔ (۲) واللہ لا افعلن کذا: واو، عاطفہ واللہ الخ حسب ترکیب مذکور معطوف۔ (۳) واللہ لن افعل کذا: واو، عاطفہ واللہ الخ حسب ترکیب سابق معطوف۔ معطوف علیہ اول اپنے تمام معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَقَدْ يَكُونُ جَوَابُ الْقَسْمِ مَحْذُوفًا إِنْ كَانَ قَبْلَ الْقَسْمِ
جُمْلَةً كَالْجُمْلَةِ الَّتِي وَقَعَتْ جَوَابَهُ مِثْلُ زَيْدٌ عَالِمٌ وَاللَّهُ
أَيُّ وَاللَّهُ إِنْ زَيْدًا عَالِمٌ، أَوْ كَانَ الْقَسْمُ وَإِقْعَابَيْنِ الْجُمْلَةِ
الْمَذْكُورَةِ مِثْلُ: زَيْدٌ وَاللَّهُ عَالِمٌ، أَيُّ وَاللَّهُ إِنْ زَيْدًا عَالِمٌ؛

ترجمہ: اور کبھی جواب قسم محذوف بھی ہوتا ہے، اگر قسم سے قبل ایسا جملہ ہو جو مثال ہو اس جملہ کے جو جواب قسم واقع ہو رہا ہے جیسے زید عالم واللہ یعنی واللہ إِنْ زَيْدًا عَالِمٌ۔ یا قسم جملہ مذکورہ کے درمیان واقع ہو۔ جیسے زیدٌ واللہ عَالِمٌ: یعنی واللہ إِنْ زَيْدًا عَالِمٌ۔

تشریح: جس صورت میں قسم سے پہلے مماثل جواب، جملہ واقع ہو، وہاں جواب قسم محذوف ہوتا ہے کیونکہ جب قسم سے پہلے مماثل جواب جملہ موجود ہے تو جواب ذکر کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی اس لئے ایسے موقع پر قسم کے بعد جملہ سابقہ کے مناسب ایک دوسرا جملہ نکال لیا جائیگا۔ جو دراصل جواب قسم ہوگا۔ اور جملہ سابقہ جملہ محذوفہ کے لئے قرینہ ہوگا جیسے زیدٌ عَالِمٌ وَاللَّهُ: اس کے معنی ہوئے واللہ إِنْ زَيْدًا عَالِمٌ۔ یعنی واللہ سے قبل جو زیدٌ عَالِمٌ مذکور ہے وہ قسم کا جواب نہیں ہے، بلکہ ایسا ہی جملہ واللہ کے بعد مقرر ہو کر اس کا جواب ہوگا۔ اسی طرح اگر کلمہ قسم مماثل جواب جملہ کے مابین واقع ہو رہا ہو تو وہاں بھی جواب قسم جملہ ماقبلاً ہوگا۔ نہ کہ جملہ مذکورہ۔

مترکیب: وقد يكون جواب القسم محذوفًا: واو، عاطفہ یا مستأنفہ۔ قد يكون الخ حسب ترکیب مذکور جزاء مقدم۔ إِنْ كَانَ قَبْلَ الْقَسْمِ جُمْلَةً

کالجملۃ التی وقعت جوابہ۔۔ ان حرف شرط۔ کان، فعل ناقص۔ قبل، ظرف زمان
 مضاف۔ القسم، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر ظرف مستقر، ذکر خبر مقدم۔
 جملۃ، موصوف۔ کافی، جار برائے تشبیہ۔ الجملۃ، موصوف، التی، اسم موصول برائے
 واحد مؤنث۔ وقعت، فعل ماضی۔ ہی، ضمیر مستتر راجع الی التی کی طرف فاعل۔ جواب مضاف
 ہا، ضمیر مجرور متصل راجع القسم کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر
 مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ سے مل کر
 صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر صفت
 موصوف صفت سے مل کر اسم مؤخر کان کا۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
 ہو کر معطوف علیہ۔۔ او کان القسم واقعا بین الجملۃ المذكورۃ؛ او حرف
 عطف۔ کان، فعل ناقص۔ القسم، اسم۔ واقعا، اسم فاعل۔ ہو، ضمیر مستتر راجع
 القسم کی طرف فاعل۔ بین، مضاف۔ الجملۃ، موصوف۔ المذكورۃ، نائب فاعل
 مستتر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر
 مفعول فیہ ہوا واقعا کا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جہد ہو کر
 خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ
 معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط مؤخر۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔۔

اب بالترتیب مثالوں کی ترکیب سنئے۔ مثل (۱) زید عالم واللہ۔ ای

واللہ ان زیدا عالم۔ مثل مضاف۔ زید، مبتدا۔ عالم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر
 جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مشابہ جواب قسم۔ واللہ، حسب ترکیب سابق قسم۔ (جواب قسم
 و جوابا محذوف ہے) قسم، عوض جواب قسم مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہو کر مفسر۔ ای
 حرف تفسیر واللہ، قسم ان زیدا عالم حسب ترکیب سابق جواب قسم۔ قسم جواب
 قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر مفسر۔ مفسر مفسر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ
 ہوا مثل مضاف کا۔ مثل (۲) زید واللہ عالم۔ ای واللہ ان زیدا
 عالم۔ مثل، مضاف، زید، مبتدا۔ عالم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
 ہو کر عوض جواب قسم۔ واللہ، قسم۔ قسم عوض جواب قسم سے مل کر جملہ قسمیہ ہو کر مفسر۔
 ای، حرف تفسیر۔ واللہ ان زیدا عالم حسب ترکیب مذکور جملہ قسمیہ ہو کر مفسر۔

مفسر مفسر سے مل کر جملہ تفسیر یہ ہو کر مضاف الیہ ہو ا مثل مضاف کا۔

وَحَاشَا، وَخَلَا، وَعَدَا، كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهَا لِلِاسْتِثْنَاءِ،
مِثْلُ جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ، وَخَلَا زَيْدٌ، وَعَدَا زَيْدٌ

ترجمہ :- حاشا، خلا اور عدا ان میں کا ہر ایک، استثناء کے معنی دیتا ہے۔ جیسے
جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ :- میرے پاس با استثناء زید پوری قوم آئی۔

تشریح :- حروف جارہ میں حاشا، خلا، عدا، ان میں کا ہر ایک استثناء کے معنی دیتا
ہے۔ یعنی یہ اپنے معمول کو اس حکم سے خارج کرتے ہیں جو ان کے سابق
کے لئے مذکور ہوتا ہے جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ میں بحیثیت کا حکم جو پوری قوم کے لئے
مذکور ہے جس میں بحیثیت فرد قوم ہونے کے زید بھی شامل نظر آتا تھا، حاشا، خلا،
عدا کے ذریعہ زید کو اس حکم سے خارج کر دیا۔ یعنی با استثناء زید باقی پوری قوم آئی۔

وَحَاشَا وَخَلَا وَعَدَا، كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهَا لِلِاسْتِثْنَاءِ وَأَوَّ، عَاطِفٌ -
ترکیب :- لفظ حاشا، معطوف علیہ۔ واو، حرف عطف۔ خلا، معطوف اول۔

وَعَدَا، معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مبتدا (اول)، کل،
مضاف۔ واحد، اسم فاعل۔ من، جار۔ ہا، ضمیر مجرور متصل راجع حروف ثلثہ کی طرف
مجرور جار مجرور متعلق واحد سے۔ اسم فاعل اپنی ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ
مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (ثانی)۔ للاستثناء، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر
خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدائے اول کی مبتدا خبر سے مل کر

جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ وَخَلَا زَيْدٌ وَعَدَا زَيْدٌ :-
مثل، مضاف۔ جَاءَنِي، حسب ترکیب سابق فعل اور مفعول بہ۔ الْقَوْمُ، مستثنی منہ۔
حَاشَا، حرف جار برائے استثناء، زید، مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف علیہ۔ واو،
عاطف۔ خلا زید حسب ترکیب مذکور معطوف اول۔ واو، عاطف۔ عدا زید: معطوف دوم معطوف
علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر مستثنیٰ متصل۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہوا جَاءَنِي
کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہو ا مثل مضاف کا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْأُمَّمَ الْوَاقِعَ بَعْدَهَا يَكُونُ

مَنْصُوبًا عَلَى الْمَفْعُولِيَّةِ فَحِينَئِذٍ تَكُونُ هَذِهِ الْأَلْفَاظُ
أَفْعَالًا. وَالْفَاعِلُ فِيهَا ضَمِيرٌ مُسْتَرْتَفِدٌ أَيْمًا كَالْمِثَالِ الْمَذْكُورِ
فِي مَعْنَى جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشًا زَيْدًا، وَخَلَا زَيْدًا، وَعَدَا زَيْدًا

ترجمہ۔ بعض کا قول یہ ہے کہ جو اسم ان کے بعد واقع ہو وہ بر بنا مفعولیت منسوب ہوگا۔ پس اس وقت یہ الفاظ افعال ہوں گے۔ (مگر غیر متصرف)۔ اور ان کا فاعل وہ ضمیر ہے جو ہمیشہ ان میں مستتر ہوتی ہے۔ لہذا مذکورہ مثال کے معنی اس طرح ادا ہوں گے جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشًا زَيْدًا: میرے پاس قوم آئی اور اس کا فعل مجی زید سے الگ رہا۔ یعنی زید نہیں آیا۔ باقی سب آئے۔

محققین حاشا کی ضمیر مستتر ہو: جَاءَنِي فَعْلٌ كَمصدر محبت کی طرف راجع ہوگی۔ یعنی جَاءَنِي الْقَوْمُ وَجَائِبُ مَجِيئِ الْقَوْمِ زَيْدًا: یعنی قوم کی آمد زید سے الگ رہی۔

وقال بعضهم: ان الاسم الواقع بعدها يكون منصوبًا على تركيب المفعولية: وَاو، متناقه. قال، فعل. بعض، مضاف. هم، ضمير مجرور متصل راجع سخاة کی طرف مضاف الیه۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل فعل فاعل مل کر قول ہوا۔ اِنَّ، حرف مشبہ بالفعل۔ الاسم، موصوف۔ الواقع، اسم فاعل۔ معرف بلام عہد، ہو، ضمیر مستتر راجع الاسم کی طرف فاعل۔ بعد، مضاف۔ ہا، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ اسم فاعل۔ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت موصوف صفت سے مل کر اسم ہوا اِنَّ کا۔ یكون، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر مستتر راجع الاسم کی طرف اس کا اسم۔ منصوبًا، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر راجع الاسم کی طرف نائب فاعل۔ علی، حرف جار۔ المفعولية، مجرور۔ جار مجرور متعلق منصوبًا سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی یكون کی فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی اِنَّ کی۔ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کل قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فَحِينَئِذٍ تَكُونُ هَذِهِ الْأَلْفَاظُ أَفْعَالًا:

فان تفریعیہ۔ حیثیۃ، اس کی اصل "حین اذ نصب الاسم الواقع بعدھا
 عنی المفعولیۃ" ہے۔ حین، ظرف مبدل منہ۔ اذ، بدل الکل، مبدل منہ بدل سے مل کر
 مضاف۔ نصب، فعل باضی مجہول۔ الاسم، موصوف۔ الواقع بعدھا، حسب ترکیب
 مذکور صفت۔ موصوف صفت سے مل کر نائب فاعل ہوا نصب کا علی المفعولیۃ،
 حسب ترکیب مذکور نصب سے متعلق۔ فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ
 فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم نکون کا۔
 اس کی مختصر ترکیب یوں بھی ہو سکتی ہے کہ مبدل منہ بدل سے مل کر مضاف۔ تنوین،
 جملہ مخدوفہ کا عوض مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر یلبہ الخ۔

نکون، فعل ناقص۔ ہذہ، موصوف۔ الالفاظ، صفت۔ موصوف صفت سے
 مل کر اسم۔ افعالا، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
 و الفاعل فیہا ضمیر مستتر دائمًا، واو، عاطفہ۔ الفاعل۔ اسم فاعل مبتدائی،
 جار۔ ہا، جار مجرور۔ جار مجرور متعلق مقدم ہوا مستتر کا ضمیر۔ موصوف، مستتر، اسم مفعول۔
 ہو، ضمیر مستتر راجع ضمیر کی طرف نائب فاعل۔ دائمًا، منصوب بر بنائے صفت مفعول مطلق۔
 تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ استنارًا دائمًا۔ استنارًا، مصدر مخدوف موصوف۔ دائمًا
 صفت۔ یا منسوب بر بنائے صفت مفعول فیہ۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی، زمانًا دائمًا۔
 موصوف صفت سے مل کر یا مفعول مطلق ہوا مستتر اسم مفعول کا۔ یا مفعول فیہ۔ اسم
 مفعول نائب فاعل مفعول مطلق یا مفعول فیہ اور متعلق مقدم سے مل کر شبہ جملہ ہو کر
 صفت۔ موصوف صفت سے مل کر خبر مبتدایہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مستتر دائمًا

۱۷ فائدہ۔ یہ تفصیلی اور اجالی ترکیب علامہ رضی کی تحقیق کے مطابق ہے۔ دوسرے نصاب کے نزدیک
 اس کی ترکیب یوں ہوگی۔ حین، مضاف۔ اذ، مضاف الیہ مضاف۔ جملہ مقدم (نصب الاسم الخ) مضاف الیہ
 اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا حین مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر الخ۔ فرق
 یہ ہوا کہ علامہ رضی نے حین اذ، کو مبدل منہ بدل مان کر جملہ مقدمہ کی طرف مضاف مانا ہے۔ اور
 تنوین عوض بدل آ سکتی ہے جو کہ مبدل منہ اور بدل الکل دونوں کا مصداق ایک ہوتا ہے۔ اور دیگر
 نصاب نے حین اذ، کو بھی مرکب اضافی قرار دیا ہے۔ علامہ رضی ہی کی تحقیق مختار ہے ۱۲-خ۔

کی ایک ترکیب اور بھی ہو سکتی ہے کہ: مستتر، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر زوال حال۔
 داٹعاً عامل۔ زوال حال حال سے مل کر نائب فاعل ہو، مستتر کا... الخ۔ — فالمثال
 المذكور؛ فی معنی جاء فی القوم حاشا زیداً، و خلا زیداً، و عدا زیداً؛ فا،
 تفریعیہ، المثال، موصوف۔ المذكور، بشرح مذکور صفت موصوف صفت سے ملکر
 بتما۔ فی، جار۔ معنی، مضاف۔ جاء فی القوم الخ جملہ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ
 سے ملکر مجرور ہوا جار کا۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ بتما خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَإِذَا وَقَعَتْ خَلَا وَعَدَا بَعْدَ مَا، مِثْلُ: مَا خَلَا زَيْدًا
 وَمَا عَدَا زَيْدًا. أَوْ فِي صَدْرِ الْكَلَامِ، مِثْلُ: خَلَا
 الْبَيْتُ زَيْدًا؛ وَعَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا تَعَيَّنَا لِلْفِعْلِيَّةِ

ترجمہ :- جس صورت میں خلا اور عدا ما مصدریہ کے بعد واقع ہوں۔ جیسے
 جاء فی القوم ما خلا زیداً؛ و ما عدا زیداً؛ یا یہ دونوں صدر کلام میں واقع
 ہوں جیسے خَلَا الْبَيْتُ زَيْدًا؛ (گھر خالی ہوا زید سے) عَدَا الْقَوْمُ زَيْدًا (قوم زید
 سے آگے نکل گئی) تو ایسی صورت میں وہ دونوں فعلیت کے لئے متعین ہوں گے۔
 — استثناء کا احتمال ختم ہو جائے گا۔

وَإِذَا وَقَعَتْ خَلَا وَعَدَا بَعْدَ مَا؛ وَأَوْ، مستأنف۔ إذا، حرف شرط
 ترکیب :- وقعت، فعل ماضی۔ کلمۃ خلا، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ عدا، معطوف
 معطوف علیہ معطوف سے مل کر فاعل۔ بعد، مضاف۔ لفظ ما، مضاف الیہ مضاف
 مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔ او فی صدر الکلام؛ او، حرف عطف۔ فی،
 حرف جار۔ صدر، مضاف۔ الکلام، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر
 مجرور۔ جار مجرور سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول فیہ ہوا فعل
 کا فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ تَعَيَّنَا لِلْفِعْلِيَّةِ؛ تعیننا
 فعل ماضی۔ ہما، ضمیر مستتر جامع خلا اور عدا کی طرف فاعل۔ لام، جار۔ الفعلیۃ،
 مجرور۔ جار مجرور متعلق تعیننا سے فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ — اب بالترتیب مثالوں کی ترکیب سنئے۔

مثل (۱) ما خلا زيداً: مثل، مضاف، ما، مصدریہ۔ خلا، فعل۔ ہو، ضمیر متستر
 فاعل۔ زيداً، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔
 (۲) ما عداً زيداً: واو، عاطفہ۔ ما عداً الخ حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ
 معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

چونکہ ما خلا زيداً: جملہ محلاً منصوب ہے۔ اس لئے تقدیر عبارت یوں ہوگی
 تنبیہ: رَجَاءُ فِي الْقَوْمِ خَالِيًا مَجِيئُهُمْ عَنْ زَيْدٍ، اور اصل ترکیب اس طرح
 ہوگی۔ جَاءُ فِي، حسب ترکیب مذکور فعل اور مفعول بہ۔ القوم، ذوا الحال۔ خَالِيًا،
 اسم فاعل۔ مَجِيئُ، مصدر مضاف۔ هُمْ، ضمیر مجرور متصل راجع القوم کی طرف مضاف الیہ۔
 مضاف مضاف الیہ سے مل کر فاعل ہو اسم فاعل کا۔ عَنْ، حرف جار۔ زيد، مجرور۔
 جار مجرور متعلق اسم فاعل سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ
 ہو کر حال۔ ذوا الحال حال سے مل کر فاعل ہوا جَاءُ فعل کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ
 مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ اور ما عداً زيداً معطوف اس جملہ کی تقدیر
 عبارت جَاءُ فِي الْقَوْمِ مُجَاوِزًا مَجِيئُهُمْ زَيْدًا ہوگی۔

مثل (۳) خلا البيت زيداً: مثل، مضاف۔ خلا، فعل ماضی، البيت،
 فاعل۔ زيداً، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔
 (۴) عدا القوم زيداً: واو، عاطفہ۔ عدا الخ حسب ترکیب سابق معطوف۔
 معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

فائدہ بہ سترہ حروف جبراس شعر میں جمع ہیں اس کو خوب یاد کر لیں
 باوْناوْكاوْ، لام، واوْ، مَنْزُ، نَدْ، خَلَا
 رَبُّ، حاشا، مِنْ، عَدَا، بِنِي، عَنِ، عَلِيٍّ، حَتَّى، اِلَى

تَمَّ النَّوْعُ الْأَوَّلُ بِحَمْدِ اللَّهِ

النَّوْعُ الثَّانِي

الْحُرُوفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ؛ وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَ
الْخَبَرِ تَنْصِبُ الْمُبْتَدَأَ وَ تَرْفَعُ الْخَبَرَ وَ هِيَ سِتَّةُ حُرُوفٍ

ترجمہ :- دوسری قسم :- وہ حروف ہیں جو فعل کی مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ حروف مبتدا
خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع۔ یہ کل چھ حروف ہیں
(جو اس شعر میں جمع ہیں اس شعر کو خوب یاد کر لیں)
اِنَّ بَانَ كَاَنَّ لَيْتَ لَكِنَّ لَعَلَّ
ترجمہ :- اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لَكِنَّ، لَعَلَّ۔ اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو رفع، ما اور
لا کے عمل کے برعکس۔

تشریح ان حروف میں فعل کی مشابہت معنی اور صورت کے لحاظ سے بھی موجود ہے
اور اوآخر کے مبنی علی الفتح ہونے اور اپنے ما بعد اسم پر رفع اور نصب
کے عمل کرنے کے لحاظ سے بھی ان کو فعل کی مشابہت حاصل ہے۔

(۱) معنی کی مشابہت تو ظاہر ہے کہ یہ حروف فعل کے معنی ادا کرنے میں قائم
مقام فعل قرار دیئے گئے ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ میں تَحَقُّقُ کے معنی، اور كَاَنَّ میں تَشْبُهَہ کے
معنی، اور لَكِنَّ میں اسْتَدْرَکُ کے معنی، اور لَيْتَ میں اَتَمَنَى کے معنی، اور لَعَلَّ میں
اَتْرَجَى کے معنی پائے جاتے ہیں۔ تَحَقُّقُ نہ کہا اِنَّ کہہ دیا۔ تَشْبُهَہ کہنا تھا، اس کی جگہ
كَاَنَّ بول دیا۔ وَقَسُّ عَلَيْهِ۔

(۲) صوری مشابہت میں اِنَّ: (بالکسر) فَرَّ (امر) کے مشابہ ہے۔ اور اَنَّ:
(بالفتح) فَرَّ (مضی) کے، اور كَاَنَّ: قَطَعَنَّ (جمع مؤنث غائب) کا ہم وزن ہے۔ لَكِنَّ
مثل ضَارِبٍ (جمع مؤنث حاضر جثت امر از باب مفاعله) ہے۔ لَيْتَ: بَرُوژن لَيْسَ
(فعل ناقص)۔ لَعَلَّ: میں ایک لغت لَعَنَّ بھی ہے یہ بھی قَطَعَنَّ کا ہم وزن
ہو گیا۔

(۳) اوآخر کا مبنی بر فتح ہونا ظاہر ہے۔

(۴) اسی صوری مشابہت میں تعداد حروف کا معاملہ بھی شامل ہے کہ ان

حروف میں کوئی کلمہ بھی یک حرفی یا دو حرفی نہیں۔ برخلاف دیگر حروف کے کہ وہ یک حرفی بھی ہوتا ہے جیسے یا، متکلم اور دو حرفی بھی جیسے۔ من وغیرہ۔

(۵) عمل کا معاملہ اس طرح پر ہے کہ فعل بھی دو اسموں میں تصرف کر کے ایک کو مرفوع کر دیتا ہے جو فاعل فعل کہلاتا ہے۔ اور دوسرے کو منصوب جو اس کا مفعول بنتا ہے۔ یہ حروف بھی اصل عمل میں فعل کے مساوی ہیں۔ اگرچہ ان کا مرفوع ان کے منصوب کے بعد ہوتا ہے۔ اور فعل میں اکثری طور پر مرفوع منصوب پر مقدم ہوتا ہے مگر اتنا فرق تو لا بدی تھا کہ اصل اور نقل کا امتیاز باقی رہے اور نقل پر اصل کا دھوکہ نہ ہو۔

مصنف نے تنصب المبتدأ آہ میں اس امر کا فیصلہ کر دیا کہ رفع وہ سابق رفع نہیں ہے جو جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر کی حیثیت سے پیشتر سے موجود تھا۔ مبتدا خبر پر ان حروف کے داخل ہوتے ہی سابقہ اعراب یک قلم ختم ہو گئے اب جس طرح اسم کا نصب ان حروف کے عمل کا اثر ہے اسی طرح خبر کا رفع بھی ان ہی حروف کا مرفوع بنتا ہے۔ یہ مذہب بصرین کا ہے۔ کو فیئ خبر کا رفع اسی رافع کا اثر مانتے ہیں جو مبتدا خبر کی حالت میں اس کا رافع تھا۔ یعنی اب بھی مبتدای رافع خبر ہے جیسا کہ پہلے تھا۔

مذہب النوع الثانی، الحروف المشبہة بالفعل: النوع، موصوف،
مذہب النوع الثانی، صفت، موصوف صفت سے مل کر مبتدا، الحروف، موصوف۔
 المشبہة، اسم مفعول، ہی، ضمیر راجع الحروف کی طرف نائب فاعل، با،
 جار، الفعل، مجرور، جار مجرور متعلق المشبہة سے، اسم مفعول نائب فاعل مقدر
 او متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت سے مل کر خبر مبتدا خبر سے
 مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وہی تدخل علی المبتدأ والخبر، واو، عاطفہ
 ہی، مبتدا، تدخل، فعل مضارع معروف، ہی، ضمیر راجع الحروف کی طرف فاعل۔
 علی، جار، المبتدأ، معطوف علیہ، واو، حرف عطف، الخبر، معطوف، معطوف علیہ
 معطوف سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا تدخل سے، فعل فاعل اور
 متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا
 تنصب المبتدأ، وترفع الخبر، تنصب، فعل مضارع معروف، ہی، ضمیر مستتر

فاعل۔ المبتدأ، مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ ل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ
 واو، عاطفہ۔ ترفع الہ حسب ترکیب مذکور، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے ل کر
 جملہ معطوف ہو ا۔ وہی ستہ حروف۔ واو، عاطفہ۔ ہی، مبتدأ۔ ستہ، (عدد تمیز)
 مضاف، حروف (تمیز) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے ل کر خبر مبتدأ خبر سے
 ل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو ا۔

إِنَّ وَأَنَّ : وَهُمَا لِتَحْقِيقِ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ الْإِسْمِيَّةِ
 بِمَثَلِ : إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ : أَيْ حَقَّقْتُ قِيَامَ زَيْدٍ ، وَبَلَّغْنِي أَنَّ
 زَيْدًا مُنْطَلِقٌ : أَيْ بَلَّغْنِي ثُبُوتَ انْطِلَاقِ زَيْدٍ :

ترجمہ :- إِنَّ اور أَنَّ : اور یہ دونوں (اپنے مابعد) جملہ اسمیہ کے مضمون کی تحقیق
 ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ یعنی حَقَّقْتُ قِيَامَ زَيْدٍ : میں نے قیام زید
 محقق ظاہر کیا۔ اور بَلَّغْنِي أَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ یعنی بَلَّغْنِي ثُبُوتَ انْطِلَاقِ
 زَيْدٍ : مجھے انطلاق زید (زید کے چلنے) کا ثبوت پہنچا۔
 تشریح یعنی مکمل بزم خود مضمون جملہ کی یقینیت اور واقعیت کا اظہار کرنے کی غرض سے
 کلام کو إِنَّ یا أَنَّ مشورہ سے ہو کر کرتا ہے۔ گویا جس جملہ اسمیہ پر یہ داخل ہوں
 اس کے مضمون کو پختہ اور محقق کر دیتے ہیں۔ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ : میں إِنَّ نے قیام زید کو جو کہ
 مضمون حمد ہے زید قائم کا مکمل کے خیال میں محقق ظاہر کیا۔ گویا إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ کہنے والا یہ کہہ رہا
 ہے کہ حَقَّقْتُ قِيَامَ زَيْدٍ۔ یہ إِنَّ کسورہ کی مثال تھی۔ اب أَنَّ مفتوحہ کی مثال سنئے !
 بَلَّغْنِي أَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ : پھر اس کی توضیح فرماتے ہیں۔ اسی بَلَّغْنِي ثُبُوتَ انْطِلَاقِ زَيْدٍ
 مجھے انطلاق زید کا ثبوت پہنچا۔ انطلاق کے معنی میں جانا۔۔۔

إِنَّ اور أَنَّ کے درمیان فرق : ان دونوں مثالوں پر غور کرنے سے معلوم
 ہوگا کہ :

۱، اَنَّ (بالفتح) صدر کلام میں واقع نہیں ہوتا۔ اور إِنَّ (بالکسر) کے لئے
 صدارت کلام لازم ہے۔۔۔ (البتہ مادۃ قول کے بعد جہاں بھی إِنَّ ہوگا وہ
 کسوری ہوگا۔ جیسے قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقْرَةٌ صَفْرَاءُ فَارِقِعْ طَوْفًا

تَسْرُ النَّظْرَيْنِ

(۲) نیز ان (بالکسر) معنی جملہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کو اور زیادہ مؤکد اور قوی بنا دیتا ہے، بر خلاف اَنْ (بالفتح) کے کہ وہ اسے بدل کر مفرد کی حیثیت دیدیتا ہے۔ یعنی مرکب تام سے مرکب ناقص کر دیتا ہے۔

(۳) تیسری بات یہ ہے کہ اِنَّ (بالکسر) میں نسبت تامہ کی تاکید ہوتی ہے۔ اور اَنْ (بالفتح) میں نسبت ناقصہ کی۔۔ مثال سابق میں حَقَّقْتُ قِيَامَ زَيْدٍ کہہ کر قیام زید کو جو کہ زَيْدٌ قائم کا مضمون ہے محقق دکھلایا۔ یعنی قیام زید محقق ہے۔۔ لفظ در ہے، نسبت تامہ خبریہ کا ترجمہ ہے۔۔ برخلاف مثال ثانی بَلَّغْنِي اَهْ كَيْتُ اس میں منکلم اپنے پاس انطلاق زید کے ثبوت پہنچنے کا ذکر کرتا ہے۔ اور اسی کی خبر دیتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ انطلاق زید ثابت ہے۔۔ بہر حال نسبت تقیدی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ اور بس۔۔

مضاف مضاف الیہ، یا صفت موصوف کے مابین نسبت تقیدی :- نسبت کو نسبت تقیدی کہتے ہیں۔۔

مضمون جملہ کیا چیز ہے ؟۔ مضمون جملہ کہتے ہیں جملہ خبریہ کی مضمون جملہ خبر کا مصدر نکال کر اسے مبتدا کی طرف مضاف کرنے کو۔ یہ مصدر کہیں تو اصلی ہوگا جیسا مشتقات میں۔ زَيْدٌ قائم میں قائم خبر کا مصدر قیام لے لیا اور اس کو مبتدا یعنی زید کی طرف مضاف کر کے قیام زید بنا لیا، یہ مضمون جملہ ہو گیا۔ اور کہیں مصدر بنا پڑے گا جس طرح خبر کے جامد ہونے کی صورت میں، اس کا کوئی مصدر نہیں ہوتا۔ تو اس جامد کے آخر میں یا، تا کا اضافہ کر دینے سے وہ مصدر جعلی بن جاتا ہے مثلاً یوں کہیں اِنَّ هَذَا زَيْدٌ زید خبر کا مصدر بنا نا ہے تو آخر میں یا، تا کا اضافہ کر کے زیدیت بنا لیا اور اس کی مبتدا کی طرف اضافت کر دی۔ مثال کا عربی مفہوم یہ بن گیا۔ حَقَّقْتُ زَيْدِيَّةً هَذَا

اِنَّ وَاَنَّ، وَهَمَّا لِتَحْقِيقِ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ: لَفْظَاتٌ تَكْرِيْبٌ: وَاَنَّ مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ اَوْ مَعْطُوفٌ لَمْ يَكْرُمْتَدْرِ مَوْخِرًا اَوْ مَبْتَدَأًا خَبْرٌ مَقْدَمٌ مَحْذُوفٌ مَبْتَدَأُ خَبْرٍ لَمْ يَكْرُمْتَدْرِ مَعْطُوفٌ: وَاو، عَاطِفٌ هُمَا، مَبْتَدَأٌ، لَامٌ، جَارٌ۔ تَحْقِيقُ مَصْدَرٌ مَضْمُونٌ

مضمون: مضاف الیہ مضاف۔ الجملة، موصوف، الاسمیه، صفت، موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہو ا مضمون مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا تحقیق مضاف کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ (یہ جملہ کا عطف ہے جملہ پر)۔

مثل ان زیداً قائم، ای حقتت قیام زید۔۔ مثل، مضاف۔ ان، حرف مشبہ بالفعل زیداً، اسم۔ قائم، خبر ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسر ای، حرف تفسیر حَقَّقْتُ، فعل با فاعل قیام زید، مرکب اضافی مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر مفسر مفسر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر معطوف علیہ۔

و بلغنی ان زیداً منطلق ای بلغنی ثبوت انطلاق زید: واو، عاطفہ۔ بلغ، فعل ماضی معروف۔ نون، وقایہ۔ ی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ زیداً، اسم۔ منطلق، خبر ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر فاعل ہوا بلغ کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر ای حرف تفسیر بلغنی، فعل با مفعول بہ۔ ثبوت، مضاف۔ انطلاق، مصدر مضاف الیہ مضاف زید، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر مفسر مفسر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَكَاَنَّ : وَهِيَ لِلتَّشْبِيهِ : نَحْوُ كَاَنَّ زَيْدًا أَسَدًا

ترجمہ: كَاَنَّ تشبیہ کے معنی دیتا ہے۔ كَاَنَّ زَيْدًا أَسَدًا کا ترجمہ ہو گا گویا زید تشبیہ یعنی بہادری میں زید شیر جیسا ہے۔۔۔ عند البعض تشبیہ کے معنی خبر کے جامد ہونے کی صورت میں ہوں گے۔ ورنہ مشتقات میں تو افادہ ظن کے سوا لفظ كَاَنَّ کا اور کوئی فائدہ نہیں۔ كَاَنَّ زَيْدًا أَسَدًا میں تشبیہ کا کیا موقع ہے؟ یا كَاَنَّ زَيْدًا ابی الدار میں تشبیہ کا کیا حاصل؟ ان جیسی مثالوں میں لفظ كَاَنَّ نے خبر کی مظلونیت بتائی۔ یعنی یہ خبریں محض ظنی ہیں، یقینی نہیں۔

ترکیب : وکان وہی للتشبیہ : واو، عاطفہ۔ لفظ کَانَ، مبتدا مؤخر اور خبر مقدم
 منها محذوف پھر جملہ معطوفہ ہوا۔ واو، حرف عطف۔ ہی، مبتدا۔ لام، جار التشبیہ،
 مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔
 نحو کَانَ زیداً اسدً۔ نحو، مضاف۔ کَانَ، حرف مشبہ بالفعل۔ زیداً، اسم۔ اسدً
 خبر۔ کَانَ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَلَكِنْ: وَهِيَ لِلْاِسْتِدْرَاكِ؛ اَيْ لِدَفْعِ التَّوَهُّمِ النَّاشِئِ
 مِنْ الْكَلَامِ السَّابِقِ. وَلِهَذَا لَا تَفْعُ إِلَّا بَيْنَ الْجُمْلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
 تَكُونَانِ مُتَعَابِرَتَيْنِ بِالْمَقْهُومِ؛ مِثْلُ غَابَ زَيْدٌ لَكِنْ
 بَكَرَ أَحَاضِرٌ وَمَا جَاءَنِي زَيْدٌ لَكِنْ عَمَّرَ جَاءَنِي

ترجمہ :- اور لکن : استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی اس وہم کو ختم کرنے کے لئے جو سابق
 کلام سے پیدا ہو۔ اسی وجہ سے لکن صرف ایسے دو جملوں کے درمیان آتا ہے جو مفہوم
 کے اعتبار سے مختلف ہوں۔ جیسے غَابَ زَيْدٌ لَكِنْ بَكَرَ أَحَاضِرٌ (زید غیر حاضر ہوا
 مگر بکر حاضر ہے) اور مَا جَاءَنِي زَيْدٌ لَكِنْ عَمَّرَ جَاءَنِي (میرے پاس زید نہیں
 آیا مگر عمر میرے پاس آیا۔)

تشریح : چونکہ حرف لکن ہے جو استدراک کے لئے آتا ہے۔ استدراک کے معنی
 تدارک کرنا۔ تدارک ہمیشہ یا تو کسی سابق غلطی کا ہوتا ہے۔ یا کسی رہی
 ہوئی بات کی تکمیل کر کے اس کے نقصان کو پورا کیا جاتا ہے۔ استدراک کا سین زید
 ہے، یہاں طلب کے معنی لے کر خواہ مخواہ تکلف کرنے کی ضرورت نہیں۔ شارح نے
 اپنے الفاظ میں خود اس کی تشریح فرمائی ہے۔ اَيْ لِدَفْعِ... آہ... کلام سابق
 سے جو ایک قسم کا توہم سامع کو پیدا ہو جاتا ہے لکن سے اس کا دفعیہ مقصود ہوتا ہے۔
 اسی بنا پر قبل لکن، اور بعد لکن دو جملوں کی ضرورت ہے جو بلحاظ مفہوم ایک دوسرے
 سے مختلف ہوں۔ یعنی بلحاظ معنی ایک ایجابی ہو تو دوسرا ضرور سلبی ہو گا۔ اگرچہ
 صورت میں دونوں ایجابی ہوں۔ جیسے غَابَ زَيْدٌ لَكِنْ عَمَّرَ أَحَاضِرٌ۔ یا دُونِ
 سلبی ہوں جیسے مَا سَافَرَ زَيْدٌ لَكِنْ عَمَّرَ اَنَا يَفْعُ مَا يَكْتَبُ اِي جَابِي هُو دوسرا سلبی

جیسے۔ مَا جَاءَنِي زَيْدٌ لَكِنَّ عَمْرًا جَاءَ بِنِيٍّ اور جَاءَنِي زَيْدٌ لَكِنَّ عَمْرًا لَمْ يَجِئِي۔
 پہلی مثال میں دونوں جملے ایجابی ہیں مگر لمحاظ مفہوم دوسرا جملہ لَكِنَّ عَمْرًا لَمْ يَجِئِي کے ہم معنی ہے۔

ثانی مثال میں صورتہ دونوں منفی ہیں مگر معنی ایک مثبت ہے اور ایک منفی۔ کیونکہ
 لَكِنَّ عَمْرًا لَمْ يَجِئِي معنی میں لَكِنَّ عَمْرًا سَافَرَ کے ہے۔

اب سنیے! وہ کیا توہم تھا جس کے دفع کرنے کے لئے ایک دوسرا جملہ مصدر
 لَكِنَّ لایا گیا، زید عمر و یا زید بکر میں حد درجہ دوستی ہو کہ ہر موقع پر دونوں ساتھ
 ہی رہتے ہوں، چلتے ہوں تو ساتھ ساتھ، بیٹھے ہوں تو ساتھ ساتھ۔ عرض سفر
 حضر اور دیگر معاملات میں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ دیکھے جاتے ہوں۔ اب
 ایک شخص یہ خبر دے کہ آج زید غائب ہے یا سفر میں ہے۔ یا زید فلاں مقام پر گیا ہے
 تو سننے والے کو معایہ خیال پیدا ہوگا کہ ضرور عمر و بھی زید کے ساتھ ہوگا۔ لہذا لفظ لَكِنَّ سے
 ایک دوسرا جملہ لانا پڑا جس کا مفہوم جملہ سابقہ کے مفہوم سے مختلف ہے تاکہ وہم
 ناشی کا دفعیہ ہو سکے کہ جناب! زید کے ساتھ عمر و غائب نہیں ہے۔ یا اس موقع پر وہ
 اس کا رفیق سفر نہیں ہے۔

بعض مواقع پر شارح کے بیان کردہ استدراک کی معنی نہیں بنتے۔ مثلاً:
 تنبیہ مَا هَذَا سَاكِنٌ لَكِنَّهُ مُتَحَرِّكٌ: وغیرہ میں۔ اس لئے بعض نے تو
 استدراک کے معنی بدل دئے۔ یعنی مابعد لَكِنَّ کے لئے ماقبل لَكِنَّ کے خلاف حکم
 ثابت کرنا، استدراک ہے۔ خواہ کسی توہم ناشی کا دفع مقصود ہو یا نہ ہو۔ اور
 بعض نے یہ فرمایا کہ لَكِنَّ میں استدراک اور تحقیق دونوں معنی ہوتے ہیں۔۔۔ امام
 لغت شیخ مجد الدین فیروز آبادی نے قاموس میں دونوں معنی لکھے ہیں۔

ولکن، وھی، للاستدراک، ای لدفع التوہم الناشئ من
 ترکیب الکلام السابق: للاستدراک تک حسب ترکیب سابق۔ ای حرف
 تفسیر لام جار۔ دفع، مصدر مضاف۔ التوہم، موصوف۔ الناشئ، اسم فاعل۔
 من حرف جار۔ الکلام، موصوف۔ السابق، صفت۔ موصوف صفت سے مل کر
 مجرور جار مجرور متعلق الناشئ سے۔ الناشئ اسم فاعل اپنی ضمیر فاعل اور متعلق سے ملکر

صفت ہوئی التوہم کی۔ موصوف صفت سے مل کر مضاف الیہ ہو ادفع کا۔ مضاف
مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مفسر زبیر حسب سابق) و لهذا لا تقع

الابین الجملتین اللتین تکونان متغایرتین بالمفهوم. واو، عاطف، لام،
حرف جار۔ ہا، حرف تنبیہ۔ ذاء، اسم اشارہ مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق لا تقع سے
لا، حرف نفی تقع، فعل مضارع معروف۔ ہی، ضمیر مستتر راجع لیکن کی طرف فاعل۔

الآ، حرف استنار۔ بین، مضاف۔ الجملتین، موصوف۔ اللتین، اتحم موصول۔
تکونان، فعل مضارع ناقص۔ ہما، ضمیر مستتر راجع اللتین کی طرف اسم۔ متغایرتین
اسم فاعل۔ باء جار۔ المفهوم، مجرور۔ جار مجرور متعلق متغایرتین سے۔ اسم فاعل اپنے
فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی تکونان کی۔ فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر
مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مستثنائے مفرغ ہو کر مفعول فیہ ہوا
لا تقع کا۔ فعل فاعل۔ مفعول فیہ اور متعلق۔ مقدم مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

مثل غاب زیدٌ لیکن بکراً حاضرہ۔ مثل، مضاف۔ غاب، فعل ماضی معروف
زید، فاعل۔ فعل فاعل۔ اس کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ۔ لیکن، حرف مشبہ
بالفعل برائے استدراک۔ بکراً، اسم، حاضر، خبر۔ حرف مشبہ بالفعل اسم و خبر سے
مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ استدرکیہ
ہو کر معطوف علیہ۔ وما جاء فی زید لیکن عمراً جاء فی۔ واو، عاطف۔ ما جاء فی
زید، حسب ترکیب مذکور (جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر) مستدرک منہ۔ لیکن، حرف مشبہ بالفعل
برائے استدراک۔ عمراً، اسم۔ جاء، فعل۔ ہو، ضمیر مستتر راجع عمراً کی جانب
فاعل۔ نون و قایہ۔ ہی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہو کر خبر لیکن کی۔ لیکن اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک
مستدرک سے مل کر جملہ استدرکیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر
مضاف الیہ ہو مثل مضاف کا۔

وَلَيْتُ: وَهِيَ لِلتَّمَنِّيِّ: مِثْلُ لَيْتُ زَيْدٌ إِذَا قَامْتُ: أَيْ أَتَمَّمْتُ قِيَامَهُ

ترجمہ :- لیت تمہنی کے معنی ادا کرتا ہے جیسے لیتَ زیدًا قائمٌ کے معنی ہیں اَتَمَعْتُ قیامہ : جی چاہتا ہے کہ زید کھڑا ہوتا۔

تشریح : یعنی لیتَ زیدًا قائمٌ میں متکلم اس کا آرزو مند ہے کہ زید قائم ہوتا۔ کیونکہ تمہنی میں غیر حاصل شدہ کے حصول کی خواہش ہوتی ہے اسی بنا پر لیتَ زیدًا قائمٌ کی تفسیر اَتَمَعْتُ قیامہ۔ بصیغہ مضارع فرمائی جس میں حال کے معنی مطلوب ہیں۔ یعنی جی چاہتا ہے کہ اس وقت ایسا ہوتا۔۔

ولیت، وہی؛ للتمنی۔ اس کی ترکیب حسب سابق۔ مثل: لیت ترکیب زیدًا قائمٌ۔ ای اَتَمَعْتُ قیامہ۔ مثل، مضاف۔ لیت، حرف مشبہ بالفعل زیدًا، اسم۔ قائمٌ خبر لیت اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ نشانیہ ہو کر مفسر۔ ای، حرف تفسیر اَتَمَعْتُ، فعل مضارع واحد متکلم۔ اَنَا، ضمیر مستتر فاعل۔ قیامہ مضاف، ضمیر مجرور متصل راجع زید کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر مفسر مفسر مضاف الیہ مثل مضاف کا۔

وَلَعَلَّ: وَهِيَ لِلتَّرْجُمِي؛ مِثْلُ لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي

ترجمہ :- لعل میں امید کا اظہار ہوتا ہے جیسے: لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي: امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے۔

ولعل، وہی؛ للترجی۔ اس کی ترکیب حسب سابق۔ مثل لعل ترکیب: السلطان یکرمنی: مثل، مضاف۔ لعل، حرف مشبہ بالفعل السلطان اسم۔ یکرم، فعل مضارع معروف۔ ہو، ضمیر مستتر راجع السلطان کی طرف فاعل۔ نون وقایہ۔ ی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی لعل کی حرف مشبہ بالفعل اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ نشانیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَالْفَرْقُ بَيْنَ التَّمَعِي وَالتَّرْجُمِي: أَنَّ الْأَوَّلَ يَسْتَعْمَلُ فِي

الْمُمَكِّنَاتِ كَمَا مَرَّ. وَالْمُمْتَنِعَاتِ: مِثْلُ لَيْتَ الشَّبَابِ يَعُودُ
وَالْتَرْجِي مَخْصُوصٌ بِالْمُمَكِّنَاتِ فَلَا يُقَالُ لَعَلَّ الشَّبَابَ يَعُودُ:

ترجمہ:- تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ: اول تمنی، کا استعمال ممکن الحصول میں ہوتا ہے (جیسا کہ اس کی مثال گزر چکی)۔ اور ممتنع الحصول میں (بھی) جیسے لیت الشبَابِ يعود: کا ش جوانی لوٹتی۔ اور ترجی صرف ممکن الحصول کے ساتھ خاص ہے۔ چنانچہ لعل الشبَابِ يعود: نہیں کہا جاسکتا۔

تشریح تمنی اور ترجی میں کیا فرق ہے؟ تو بتا دیا کہ تمنی کا تعلق ممکن الحصول اور ممتنع الحصول دونوں قسم کی چیزوں سے ہوتا ہے۔۔۔ تمنی جس طرح قیام زید، یا محی محبوب کی ہوتی ہے اسی طرح ناممکن العود جوانی کی بھی۔۔۔

لَيْتَ الشَّبَابِ يَعُودُ: کا محاورہ اس کی واضح دلیل ہے۔ کاش! جوانی لوٹ آتی۔ لیکن ترجی یعنی امید کا تعلق انہیں چیزوں سے ہوتا ہے جو ممکن الحصول اور متوقع ہوں۔۔۔ اس لحاظ سے تمنی بہ نسبت ترجی عام ہوئی۔۔۔ مگر ایک دوسری حیثیت سے ترجی میں تمنی کے مقابلہ پر غرور پایا جاتا ہے۔ کہ ترجی میں زبارة تعلق محبوب اور مکروہ دونوں سے ہوتا ہے۔ لعل الرقیب حاضر: یا لعل الساعة قریب: امید ہے کہ رقیب حاضر ہو۔ امید ہے کہ قیامت قریب ہو۔۔۔ لیکن تمنی میں امر مکروہ کا کوئی دخل نہیں، وہ ہمیشہ پسندیدہ اور محبوب اشیاء ہی سے متعلق ہوگی اور بس! الغرض لعل الشبَابِ يعود: کہنا غلط ہوگا۔ اور لیت الشبَابِ الوکھنا صحیح۔

و الفرق بین التمنی و الترجی، ان الاول يستعمل فی الممکنات و ترکیب

کما مر۔ والممتنعات۔ واو، مضاف۔ الفرق، مصدر، بین، مضاف۔ التمنی، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ الترجی، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا مصدر کا مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر مبتدا۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ الاول، اسم۔ يستعمل، فعل مضارع مجہول۔ ہو، ضمیر مستتر راجع الاول کی طرف نائب فاعل۔ فی حرف جار۔ الممکنات، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ الممتنعات، معطوف معطوف علیہ معطوف

سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق يستعمل سے فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی اَن کی۔ اَن، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ کَمَا مَرَّ کَانَ، جارہ۔ مَامَرَّ موصول صلہ مل کر مجرور جار مجرور خبر مبتدئ کے معذوف ہذا کی۔ مبتدأ خبر مل کر جملہ خبریہ معترضہ ہوا۔ و التزجی مخصوص بالممکنات: واو، عاطفہ۔ (اَنَّ حرف مشبہ بالفعل مقدر)۔ التزجی، اسم۔

مخصوص، اسم مفعول۔ با، حرف جار۔ الممکنات، مجرور۔ جار مجرور متعلق مخصوص سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی اَن کی۔ اَن مقدر اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر تباویل مفرد ہو کر خبر ہوئی الفرق مبتدائی۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
تتبیہ و التزجی الخ، کو مستقل جملہ اسمیہ خبریہ بھی بنا سکتے ہیں۔

مثل لیت الشباب یعود۔ مثل، مضاف۔ لیت، حرف مشبہ بالفعل۔

الشباب، اسم۔ یعود، فعل مضارع معروف۔ ہو، ضمیر مستتر راجع الشباب کی طرف فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی لیت کی۔ لیت اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ نشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ و التزجی مخصوص بالممکنات۔ اس کی ترکیب گذر چکی۔ فلا یقال: لعل الشباب یعود: فا، تفرجیہ لا، حرف نفی۔ یقال، فعل مضارع مجہول۔ لعل الشباب الخ، حسب ترکیب مذکور جملہ اسمیہ نشائیہ ہو کر نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَتَدْخُلُ مَا الْكَافَّةُ عَلَى جَمِيعِهَا فَتَكْفِيهَا عَنِ الْعَمَلِ: كَقَوْلِهِ
تَعَالَى: اَنْتُمْ اِلَهُكُمْ اِلَهٌ وَّاحِدٌ: وَاِنْ تَمَّ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ

ترجمہ :- اور داخل ہوتا ہے ان تمام پر ما کافہ، پس روک دیتا ہے ان کو عمل سے جیسا کہ باری تعالیٰ شانہ کا یہ ارشاد: اَنْتُمْ اِلَهُكُمْ ... آہ۔ تمہارا سب کا معبود وہی ایک معبود ہے۔ اور انما زید الخ اس کے سوا کچھ نہیں کہ زید منطلق ہے۔

تشریح ان تمام حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ ما کافہ لگ کر ان کے عمل کو روک دیتا ہے۔ کف کے معنی روکنے کے ہیں۔ کافہ: صیغہ اسم فاعل

بمعنی روکنے والا۔ کس چیز کو روکتا ہے۔ ہر عمل کو۔ یعنی نصب و رفع کے تصرف کو۔ کقولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْهٰكُمُ اللّٰهُ وَاجِدٌ۔ تمہارا سب کا معبود وہی ایک معبود ہے۔۔ انما زید منطلق ہے اس کے سوا کچھ نہیں کہ زید منطلق ہے۔ ما نہ و تا تو ان اپنا نصب اور رفع کا عمل کرتا۔ مگر ما کاف نے اگر اس کو بے اثر بنا دیا۔ پہلی مثال اِنَّ مَفْتُوْحَہٗ کِی ہے چنانچہ پوری آیت ہے۔ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰی اِلَیَّ اِنَّمَا الْهٰكُمُ اللّٰهُ وَاجِدٌ۔ قُلْ کے بعد ہمیشہ اِنَّ (مکسورہ) ہوتا ہے۔ اور دوسرا اِنَّ مَفْتُوْحَہٗ جو درج کلام میں واقع ہے۔

و ندخل ما الکافة علی جمیعها۔ و ہر مستانفہ۔ تدخل فعل ترکیب مضارع معروف۔ ما موصوف۔ الکافة صفت موصوف صفت سے مل کر فاعل۔ علی جار جمیع مضاف۔ ہا ضمیر مجرور متصل راجع الحروف المشبہہ کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فنکفها عن العمل۔ فا فصیحہ نکف فعل مضارع معروف۔ ہی ضمیر مستتر راجع ما کی طرف فاعل۔ ہا ضمیر منصوب متصل راجع الحروف المشبہہ کی طرف مفعول بہ۔ عن حرف جار العمل مجرور۔ جار مجرور متعلق نکف سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ کقولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْهٰكُمُ اللّٰهُ وَاجِدٌ۔ کاف حرف جار۔ قولہ تعالیٰ حسب ترکیب سابق قول۔ اِنَّ حرف مشبہہ بالفعل۔ ما کاف۔ اِنَّ ما کاف سے مل کر کلمہ محصر الہکم مرکب اضافی مبتدا۔ اللہ و اجِدٌ مرکب توصیفی خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول کا۔ قول مقولہ سے مل کر معطوفیہ و انما زید منطلق۔ و او۔ عاطفہ۔ انما کلمہ محصر۔ زید۔ مبتدا۔ منطلق خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی مثالیہ مبتدا مخدوف کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

النَّوْعُ الثَّلَاثُ

مَا وَلَا الْمُسْتَبْهَاتِ بِلَيْسَ فِي التَّمْيِ وَالذَّخُولِ عَلَى الْمَبْتَدَأِ
وَالغَيْرِ تَرْفَعَانِ الْإِسْمَ، وَتَنْصِبَانِ الْغَيْرَ.. وَتَدْخُلُ مَا
عَلَى الْمَعْرِفَةِ، وَالتَّكْرَرِ: مِثْلُ مَا زَيْدٌ قَائِمًا؛ وَلَا تَدْخُلُ
لَا إِلَّا عَلَى التَّكْرَرِ: نَحْوُ لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا

ترجمہ :- تیسری قسم وہ ما اور لآ ہیں جو لیس کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں معنی نفی میں اور مبتدا خبر پر داخل ہونے میں۔ دونوں اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا؛ اور لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا (آدمی خوش طبع و ظرافت پسند نہیں ہے)۔
تشریح :- معرفہ عاملہ کی تیسری قسم ما ولا ہیں جو فعل ناقص لیس کے ساتھ تشریح :- معنی نفی اور مبتدا خبر پر داخل ہونے میں مشابہت رکھتے ہیں۔ اور لیس کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ پھر ما تو معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے مگر لا مخصوص بالنکرہ ہے معرفہ پر داخل نہیں ہوتا۔ لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا (آدمی خوش طبع و ظرافت پسند نہیں ہے)

وجہ فرق اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ ما میں بہ نسبت لا کے لیس کی مشابہت زیادہ نمایاں ہے۔ لیس نفی حال کے لئے آتا ہے۔ اور ما بھی جب تک قرینہ خلاف قائم نہ ہو نفی حال کے معنی دیتا ہے۔ قرینہ خلاف کی صورت میں اس کا تابع ہوگا۔ مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ؛ کفار کا قول ہے۔ قیامت میں کہیں گے، ہمارے پاس کوئی خوش خبری سنا ہے والا یا ڈرانے والا نہیں آیا۔ یہاں قرینہ ماضیہ موجود ہے۔ یا مَا هُمْ بِمَبْعُوثِينَ؛ یہ بھی کفار کا قول ہے کہ ہم مرنے کے بعد اٹھائے نہ جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ اس کا تعلق استقبال کے ساتھ ہے۔ مَا رَجُلٌ قَائِمًا؛ یہاں کوئی مخالف قرینہ موجود نہیں لہذا معنی حال پر محمول ہوگا کہ اس وقت کوئی آدمی قائم نہیں ہے۔ اسی طرح مَا زَيْدٌ قَائِمًا کے معنی سمجھ لیجئے۔

قوله عَلَى الْمَعْرِفَةِ وَالتَّكْرَرِ: (۱) کبھی ایسا ہوگا کہ اسم و خبر دونوں

معرّف ہوں جیسے مَا زَيْدٌ هُوَ الظَّرِيفُ : (۲)۔ اور کبھی دونوں نکرہ ہوں گے جیسے
مَا رَجُلٌ أَفْضَلُ مِنْكَ (اس وقت تمہارے مقابلہ پر کوئی مرد افضل نہیں ہے)
(۳) اور کبھی اول معرّف ہوگا اور ثانی نکرہ جیسا کہ کتاب کی مثال میں
موجود ہے۔

النوع الثالث. ما ولا المشبهتان بليين في النفي والدخول

ترکیب

على المبتداء والخبر: النوع الثالث، مبتدا، ما ولا، معطوف
معطوف عليه مل کر موصوف۔ المشبهتان، اسم مفعول۔ با، جار۔ لفظ ليس، مجرور۔
جار مجرور متعلق اول المشبهتان سے۔ فی، جار۔ النفی، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔
الدخول، مصدر۔ علی، جار۔ المبتداء، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ الخبر، معطوف
معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق الدخول سے۔ مصدر اپنے متعلق
سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی المشبهتان
سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور دونوں متعلقات سے مل کر صفت۔ موصوف
صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ — ترفعان الاسم

وتنصبان الخبر: ترفعان، فعل مضارع معروف، هُما، ضمیر مستتر راجع ما ولا
کی طرف فاعل۔ الاسم، مفعول۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ تنصبان الخ حسب ترکیب مذکور معطوف معطوف علیہ
معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ وتدخل ما على المعرفة والنكرة:
واو، متالفہ۔ تدخل، فعل مضارع معروف، كلمه ما، فاعل۔ علی، حرف جار۔
المعرفة، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ النكرة، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے
مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر معطوف علیہ۔ — ولا تدخل لا الا على النكرة: واو، عاطفہ۔ لا تدخل،
فعل مضارع منفی معروف، لفظ لا، فاعل۔ الآ، حرف استنثار۔ علی، حیار
النكرة، مجرور۔ جار مجرور مستثنائے مفرغ ہو کر متعلق ہوا لا تدخل سے۔ فعل فاعل
اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ
ہوا۔ — مثل ما زيد قائماً۔ مثل، مضاف۔ ما، مشابہ بلیس۔ زيد، اسم۔ قائماً

نبر ما، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ ولا تدخل
 ترکیب گذری - نحو لا رجل ظریفاً؛ نحو، مضاف لا، مشابہ بلیس۔ رجل،
 اسم۔ ظریفاً، خبر۔ لا، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو
 مضاف کا۔

النَّوْعُ الزَّائِعُ

حُرُوفٌ تَنْصِبُ الْإِسْمَ فَقَطْ: وَهِيَ سَبْعَةٌ أُخْرَى

ترجمہ: جو حقیقی قسم: وہ حروف ہیں جو صرف اسم کو نصب دیتے ہیں۔ اور بس۔ اور یہ
 سات حروف ہیں۔

وَأَوْ يَا وَهَمْزَةٌ، أَلَا، أَيَا، أَيْ، هَسْبًا نَاصِبٌ إِسْمٌ بِسِ اس میں ہفت حرفت مقلد
 ترجمہ: وَاو، یَا، ہَمْزہ، أَلَا، أَيَا، ائِی اور هَسْبًا۔ یہ سات حروف صرف اسم کو نصب
 دیتے ہیں اسے پیشوا۔

تشریح یہ حروف صرف اسم پر نصب کا عمل کرتے ہیں فقط میں دو معنی کا اشارہ
 (۱) ایک تو یہ کہ ان کا عمل صرف اسم ہی پر ہوتا ہے۔ فعل سے کوئی تعلق
 نہیں۔ اس لحاظ سے فقط کا تشریحی جملہ اس طرح نکالا جائے گا کہ: إِذَا نَصَبْتَ بِهَا
 الْإِسْمَ فَأَنْتَهُ عَنِ الْإِعْمَالِ فِي غَيْرِ الْإِسْمِ۔ اس تقدیر پر یہ عبارت علماء
 کوفہ کے اس قول کی تردید ہوگی کہ وَاو بِمَعْنَى مَعَ فِي وَاوٍ بَرَاهِ رَاسْتِ فَعَلِ
 مَضَارِعِ كَانَا صَبَّ بَعْدَ تَقْدِيرِ أَنْ جَيْسَا كَغَيْرِ كُوفِينَ كَاخْيَالِ هَبْ لَا تَاكْبَلِ
 اسْمَكَ وَ تَشْرَبُ الْبَيْنَ: فِي تَشْرَبُ: فَعْلٌ مَضَارِعِ كَانَا صَبَّ بَرَبَانِي وَ
 ہے۔ مثال کا ترجمہ: مت کھاؤ! تم مچھلی کہ جمع کرو اس کو دو درہ کے ساتھ۔

(۲) دوسرا اشارہ عمل نصب کی خصوصیت کا اظہار ہے۔ تقدیر عبارت اس طرح
 ہوگی: إِذَا جَعَلْتَهَا نَاصِبَةً الْإِسْمِ فَأَنْتَهُ عَنْ كُوفِيْنَا غَيْرًا نَاصِبَةً۔ یعنی
 پس اسم کو نصب دے کر رک جاؤ رفع کا خیال چھوڑ دو۔ اس تقدیر پر لفظ فقط
 کا فائدہ ان حروف سب سے اور سابقہ حروف کے درمیان ایک حد فاصل قائم کرنا ہے

کہ اُن کا عمل رفع اور نصب دونوں کا تھا اور ان کا عمل محض نصب ہے۔ اور کچھ نہیں۔۔۔

مکرم کیب: در النوع الاول، حروف الخ کی طرح ہے۔ فقط، کی ترکیب گذر چکی ہے۔۔۔ وہی سبعة احرف: اس کی ترکیب بعینہ ۷ وہی ستة حروف کی طرح ہے۔۔۔

الْوَاوُ: وَهِيَ بِمَعْنَى مَعَ: نَحْوُ اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ

ترجمہ:۔۔۔ واو بمعیت کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ (برابر ہو گیا پانی لکڑی کے)۔

تشریح: حروف سبعہ میں ایک واو ہے جو معیت کے معنی دیتا ہے۔ یہ معیت کہیں نشریح زمانا ہوگی۔ اور کہیں مکانا بھی۔ اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ: الخشبہ برنا مفعولیت منصوب پڑھا جائے گا۔ ایسے مفعول کو اصطلاحاً مفعول معہ کہتے ہیں۔ مثال کا ترجمہ: برابر ہو گیا پانی لکڑی کے۔۔۔ اگر یہ واو صرف ناطقہ ہوتا تو معنی اس طرح کئے جاتے کہ برابر ہو گیا پانی اور۔ (برابر ہوگی)۔ لکڑی۔۔۔ پھر ان دونوں کی برابری کسی تیسری شی کے ساتھ ملحوظ ہوتی۔ لیکن مثال مذکور میں واو بمعنی مع ہونے کی بنا پر مفہوم بدل گیا۔ اور پانی اور لکڑی کی مساوات کا قصہ بن گیا۔۔۔

اصل یہ ہے کہ نہروں، تالابوں وغیرہ میں پانی کی گہرائی معلوم کرنے کی غرض سے ایک لکڑی پانی میں نصب کر دیتے ہیں۔ اور اس پر مختلف نمبر لگا دیتے ہیں۔ یا اگر بیشتر سے لکڑی منصوب نہ ہو تو نمبری لکڑی ڈال کر پانی کا عمق معلوم کرتے ہیں۔ یہاں خشبہ سے وہی لکڑی مراد ہے۔ یعنی پانی بڑھتے بڑھتے ٹٹیک لکڑی کے سرے کے برابر پہنچ گیا۔ نہ کم ہے نہ بیش۔۔۔ اس مثال میں اتحاد مکانی صاف ظاہر ہے کہ محل خشبہ منصوبہ اور پانی کا ایک ہی ہے۔۔۔ یا مثلاً یوں کہیں سُرْتُ وَزَيْدًا: یعنی میرا اور زید کا پلنا بیک وقت ہوا۔ اتحاد مکانی کی ایک اور مثال سنئے! تَوَشَّرَكْتُ النَّاقَةَ وَفَصِيلَتَهَا كَرَضَعْتُهَا: اگر میں ناقہ اور اس کے بچے کو ایک مکان میں چھوڑ دیتا تو ناقہ اس کو دو دوہلا دیتی۔۔۔

ترکیب - الواو، وہی؛ بمعنی مع؛ الواو، ابتداء خبر منها محذوف، وہی، مبتدا۔ با، حرف جار۔ معنی، مضاف۔ مع، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو
استوی الماء والخشبۃ؛ نحو، مضاف۔ استوی، فعل ماضی معروف۔ الماء، فاعل۔ واو، بمعنی مع۔ الخشبۃ، مفعول مع۔ فعل فاعل اور مفعول مع سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَإِلَّا وَهِيَ لِلْإِسْتِنَاءِ: نَحْوُ جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا

ترجمہ: الّا: استنار کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا: باستنار زید پوری قوم آئی۔

دوسرا حرف الّا ہے جو استنار کا فائدہ دیتا ہے۔ اور کلام مثبت میں اپنے تشریح: مابعد اسم کو نصب دیتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا: باستنار زید پوری قوم آئی۔ زید قوم کا فرد تھا مگر حکم مجھی سے خارج رہا۔

والا؛ وہی للاستثناء: ترکیب گذر چکی۔ نحو جَاءَنِي
ترکیب: القوم الا زیدًا۔ نحو، مضاف۔ جَاءَنِي، حسب ترکیب سابق فعل مفعول بہ۔ القوم، مستثنیٰ منہ۔ الّا، حرف استنار۔ زیدًا، مستثنیٰ متصل بمثنیٰ منہ۔ مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہوا جَاءَنِي کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَيَا: وَهِيَ لِبَدَاءِ الْقَرِيبِ وَالْبُعِيدِ.. وَأَيًّا، وَهَيَا: وَهَمَا
لِبَدَاءِ الْبُعِيدِ.. وَأَيُّ، وَالْهَمْزَةُ الْمَفْتُوحَةُ: وَهَمَا
لِبَدَاءِ الْقَرِيبِ.. وَهَذِهِ الْحُرُوفُ الْخَمْسَةُ تُنْصَبُ الْإِسْمَ
إِذَا كَانَ مُضَافًا إِلَى اسْمٍ آخَرَ نَحْوُ يَا عَبْدَ اللَّهِ: وَأَيًّا عَلَامَ
زَيْدٍ: وَهَيَا شَرِيفَ الْقَوْمِ: وَأَيُّ أَفْضَلَ الْقَوْمِ
وَأَعْبَدَ اللَّهَ: وَتَرْفَعُ الْإِسْمَ إِنْ تَمَّ يَكُنْ لَدَيْكَ الْإِسْمُ

مُضَافًا، مِثْلُ يَا زَيْدُ، وَيَا رَجُلُ

ترجمہ:- اور یا، قریب اور بعید کی پکار کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اور آیا اور ہیئا، یہ دونوں ندائے بعید کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور آی اور ہمزہ مفتومہ، یہ دونوں مخصوص طور پر ندائے قریب کیلئے آتے ہیں۔ یہ پانچوں حروف اسم کو نصب دیتے ہیں جب کہ وہ اسم کسی دوسرے اسم کی جانب مضاف ہو۔ جیسے: يَا عَبْدَ اللَّهِ: يَا غُلَامَ زَيْدٍ: هَيْئًا شَرِيفَ الْقَوْمِ: أَيُّ أَفْضَلَ الْقَوْمِ: أَعْبُدُ اللَّهَ: — اور اگر وہ اسم مضاف نہ ہو۔ (بلکہ مفرد ہو)۔ تو یہ حروف اسم کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: يَا زَيْدُ، يَا رَجُلُ۔

تشریح پکارنے والا "منادی" کہلاتا ہے۔ منادى قریب بھی ہوتا ہے اور بعید بھی۔ اہل زبان نے پکار کے الفاظ، قریب اور بعید کے لئے مختلف رکھے ہیں۔ اور بعض الفاظ مشترک ہیں جو ہر موقع پر استعمال ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حروفِ ندائی (جو کہ نصب اسم ہیں) آیا، تو قریب اور بعید دونوں کی پکار کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اور آیا اور ہیئا یہ دونوں ندائے بعید کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور آی۔ (فتح الہمزہ)۔ اور ہمزہ مفتومہ یہ دونوں مخصوص طور پر ندائے قریب کے لئے آتے ہیں۔

ويا، وهى، لنداء القريب والبعيد: اس جیسی ترکیب گذریگی۔ وایا، و ترکیب تہیا، وهما لنداء البعيد: اس جیسی ترکیب گذریگی۔ والمهمزة المفتوحة، وهما؛ لنداء القريب: اس جیسی ترکیب گذریگی۔

تنبیہ واضح ہو کہ الواو، وهى الخ سے وای، والمهمزة الخ تک پوری عبارت کو بطریق عطف جوڑ بھی سکتے ہیں۔

قوله وهذه الحروف الخمسة تنصب الاسم الخ یہ پانچوں حروف اسم کو نصب دیتے ہیں۔

تشریح جب کہ وہ اسم کسی دوسرے اسم کی جانب مضاف ہو۔ حقیقہً، جیسا کہ مثلہ مذکورہ سے ظاہر ہے۔ یا مثابہ مضاف ہو کہ دخول یا وغیرہ کی تائید

اس پر موقوف ہو۔ جیسے۔ یا طَالِعًا جَبَلًا: میں (اے چڑھنے والے پہاڑ کے) کہ
طَالِعًا کی معنوی تمامیت جَبَلًا کے ذکر پر موقوف ہے کیونکہ جَبَلًا، طَالِعًا اسم
فاعل کا مفعول ہے۔

وہذہ الحروف الخمسة، تنصب الاسم اذا كان مضافاً
ترکیب الی اسم آخر۔ واو، متانفہ۔ ہا، حرف تنبیہ۔ ذہ، اسم اشارہ۔

الحروف، موصوف۔ الخمسة، صفت موصوف صفت مل کر مشارا الیہ، اسم اشارہ
مشارا الیہ مل کر مبتدا۔ تنصب، فعل مضارع معروض۔ ہی، ضمیر مستتر فاعل۔ الاسم،

مفعول بہ۔ اذا، ظرف زمان مضاف۔ کان، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر مستتر راجع الاسم
کی طرف اسم۔ مضافاً، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ الی، جار۔ اسم موصوف

آخر صفت موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مضافاً سے۔ اسم مفعول
نائب فاعل متقدرا متعلق سے مل کر خبر ہوئی کان کی۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حذف الیہ ہوا اذا ظرفیہ کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول
ہوا تنصب کا۔ فعل فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی

بتدا کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نحو یا عبد اللہ: نحو
مضاف۔ یا، حرف ندا قائم مقام ادعو۔ ادعو، فعل مضارع واحد متکلم۔ انا، ضمیر

مستتر فاعل۔ عبد، مضاف۔ لفظ اللہ، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف سے مل کر
مفعول بہ ہوا۔ ادعو کا۔ فعل فاعل متقدرا اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ اشاریہ

ہو کر معطوف تلبیہ۔ وایا غلام زید، واو، عاطفہ۔ آیا، الجہ حسب ترکیب مذکور معطوف
اول۔ وایا شریف الخدم، معطوف ثانی وای افضل الخدم، معطوف ثالث

واعتد اللہ، معطوف رابع معطوف علیہ اپنے چاروں معطوفات سے مل کر
جملہ معطوف ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

قولہ و ترفع الاسم الجہ اور اگر وہ اسم مضاف نہ ہو بلکہ مفرد ہو تو قبل از
منادی کا رفع قائم رکھتے ہیں۔

یہی معنی اس کے رفع دینے کے ہیں۔ ورنہ سابق میں معلوم ہو چکا ہے کہ ان
تشریح کا عمل صرف نصب کا ہے۔ رفع و نصب دونوں ان کے عمل میں داخل نہیں

تشریح کا عمل صرف نصب کا ہے۔ رفع و نصب دونوں ان کے عمل میں داخل نہیں

دیکھیے! زید، معرفہ یا رجل، نکرہ۔ قبل دخول یا بر بنا، اسمیت مرفوع ہے کہ رفع اسم کی اصلی حالت ہے۔ یائے ندائیہ نے داخل ہو کر اس میں کوئی تغیر نہیں کیا۔ بلکہ مثل سابق ان کو مرفوع باقی رہتے دیا۔ واللہ اعلم۔

و ترفع الاسم : واد، عاطفہ۔ ترفع، فعل مضارع معروف۔ ہی، ضمیر ترکیب مستتر راجع ” الحروف الخمسة، کی طرف فاعل۔ الاسم، مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزائے مقدم۔

ان لم یکن ذلك الاسم مضافاً : ان، حرف شرط۔ لم، جازم۔ یکن، فعل مضارع ناقص۔ ذلك، اسم اشارہ۔ ذلك، کی تحلیل اس طرح ہوگی کہ، ذاء، اہم اشارہ۔ لام، عوض ہائے تنبیہ۔ کاف، حرف خطاب۔ الاسم، مشاڑالیہ۔ اسم اشارہ مشاڑالیہ سے مل کر اسم۔ مضافاً، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط مؤخر۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

حسب ترکیب سابق یہاں بھی ” و ترفع الخ کو عوض جزائے محذوف مان تسلیمہ سکتے ہیں۔ اس صورت میں ” ان لم یکن الخ“ شرط کی جزا اور جزا محذوف ہوگی۔ یہی دونوں ترکیبیں ” و هذه الحروف الخمسة الخ“ میں شرط و جزا کی تقدیر پر جاری ہوں گی۔

مثل یا زید، و یا رجل : مثل، مضاف۔ یا، حرف نداء قائم مقام ادعو۔ ادعو، فعل با فاعل مقدر۔ زید، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ۔ واد، عاطفہ۔ یا رجل، حسب ترکیب مذکور معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

السُّوْعُ الْخَامِسُ

حُرُوفٌ تَنْصِبُ الْفِعْلَ الْمَضَارِعَ وَهِيَ أَرْبَعَةٌ أَحْرَفٌ
أَنْ، وَلَكِنْ، وَكَيْ، وَإِذَنْ

ترجمہ : پانچویں قسم : ایسے حروف ہیں جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اور یہ

چار حروف ہیں۔ اَنْ، لَنْ، كَيْ اور اِذَنْ۔ اور یہ چار حروف اس شعر میں جمع ہیں۔
 اَنْ و لَنْ پَسِ كَيْ اِذَنْ اِيْنَ چَارْ حُرُوفٍ مَجْمُوعَةٍ

نصب مستقبل کنندہ، اس جملہ دَا اِيْنَ مَجْمُوعَةٍ
 النوع الخامس، حروف تنصب الفعل المضارع: السنوع
 ترکیب :- الخامس، مرکب تو صیغی مبتداء حروف، موصوف۔ تنصب الخ جملہ فظیہ
 خبریہ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
 اَنْ، و لَنْ، و كَيْ، و اِذَنْ ؛ احدها، مرکب اضافی مبتداء محذوف۔ اَنْ، خبر مبتداء خبر
 سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اسی طرح ثانیہا، لَنْ۔ و ثالثہا، كَيْ اور رابعہا، اِذَنْ۔
 دوسری ترکیب یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وھي، مبتداء محذوف اور اَنْ اپنے تمام معطوفات
 کے ساتھ خبر۔ مبتداء خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فرق یہ ہوگا کہ پہلی ترکیب میں چار
 جملے ہوں گے اور دوسری ترکیب میں ایک ہی جملہ ہوگا۔

فَأَنْ: لِلْاِسْتِقْبَالِ وَإِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْعَاضِي: نَعْوُ اسَلَّمْتُ
 أَنْ اَدْخَلَ الْجَنَّةَ: وَأَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ: وَتَسْمَى هَذِهِ مَصْدَرِيَّةً

ترجمہ :- اَنْ: معنی مستقبل کے ساتھ مخصوص ہے اگرچہ ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے۔
 جیسے اسَلَّمْتُ أَنْ اَدْخَلَ الْجَنَّةَ: وَأَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ: (میں اسلام لایا تاکہ
 جنت میں داخل ہوں)۔ اس اَنْ کو مصدریہ کہتے ہیں۔

تشریح :- فار سے تفصیل بیان کرتے ہیں کہ، اَنْ: مضارع کو مستقبل کے ساتھ
 مخصوص کر دیتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر بھی داخل ہوتا ہے۔ لیکن ماضی میں مستقبل
 کے معنی نہیں پیدا کرتا۔ واضح ہو کہ اَنْ مصدریہ بمشاہت اَنْ مفتوحہ۔ (از حروف
 مشبہ بالفعل)۔ مضارع میں نصب کا عمل کرتا ہے۔ پس جس طرح اَنْ مفتوحہ جملہ کو
 بتاویل مفرد کر دیتا ہے، اسی طرح اَنْ مصدریہ فعل مضارع کو بتاویل مصدر کر کے مفرد
 بنا دیتا ہے۔ باقی تین حروف یعنی لَنْ، كَيْ، اِذَنْ، بمشاہت اَنْ عامل ہیں۔ کہ یہ
 بھی فعل مضارع کو معنی استقبالی کے ساتھ مخصوص کر دیتے ہیں۔ امام نحو خلیل
 ابن احمد کے نزدیک ان حروف ثلثہ کا عمل نصب بتقدیر اَنْ ہوتا ہے۔ اصل عامل اَنْ
 مصدریہ ہے۔ یہ حروف عامل نہیں ہیں۔ اسَلَّمْتُ أَنْ اَدْخَلَ الْجَنَّةَ: میں اسلام

لایا تاکر جنت میں داخل ہوں۔ یعنی اسَلَمْتُ لِذُخُولِ الْجَنَّةِ: اسَلَمْتُ اَنْ
 ذَخَلْتُ الْجَنَّةَ: یہاں پر ماضی پر اَنْ داخل ہے بطور تفاعل یعنی نیکی فاعلی کے طور پر آئندہ
 کے دخول کو حاصل شدہ دخول کی شکل میں پیش کر رہا ہے۔ دونوں جگہ اَنْ سے قبل لام
 تعلیلیہ مقدر ہے۔ اَمْی لِاَنْ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔ یَا لِاَنْ ذَخَلْتُ الْجَنَّةَ۔ اس
 اَنْ کو مصدر یہ اس لحاظ سے کہتے ہیں کہ اپنے دخول کو مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے۔

فَاَنْ، لِاَلِاسْتِقْبَالِ: فا، تفصیلیہ۔ لفظ اَنْ، ابتدا۔ لِاَلِاسْتِقْبَالِ، خبر۔
 مرکب کیب۔ ابتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وَاَنْ ذَخَلْتُ عَلٰی الْمَاضِي:

وَاَوْ، علامت وصل اِنْ، وصلیہ۔ ذَخَلْتُ اَلْجَمْلَةَ فَعْلِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ — نَحْوُ اسَلَمْتُ اِنْ
 ادخل الجنة، وَاَنْ ذَخَلْتُ الْجَنَّةَ: نَحْوُ، مضاف، اسَلَمْتُ، فعل با فاعل اَنْ،
 ناصبہ مصدریہ۔ ادخل، فعل مضارع واحد متکلم۔ الجنة، مفعول فیہ۔ فعل فاعل
 اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بناوے اور مصدر ہو کر معطوف علیہ۔ وَاَوْ، عاطفہ۔ اِنْ
 ذَخَلْتُ اَلْجَمْلَةَ، حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول لہ
 ہوا اسَلَمْتُ کا، فعل فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا
 نحو مضاف کا۔ و تسمى هذه مصدرية: وَاَوْ، استینافیہ۔ تسمى، فعل
 مضارع مجهول۔ هذه، اسم اشارہ یا اَنْ مشار الیہ محذوف نائب فاعل۔ مصدریہ
 مفعول (ثانی)، فعل نائب فاعل اور مفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَلَنْ: لِتَاكِيْدِ نَفْيِ الْمُسْتَقْبَلِ: مِثْلُ لَنْ تَرَانِي: كَنْ تَرَانِي

ترجمہ: لَنْ: نَفْيِ مُسْتَقْبَلِ كِي تَاكِيْدِي كَيْسِي سِي جِي سِي: لَنْ تَرَانِي: تَمِ هَر كَر نِي سِي دِي كِه سُو كِي
 مجھ کو۔

یعنی اصل فعل کی نفی کے موقع پر لا کا استعمال کرتے ہیں۔ اور جہاں بطور
 تشریح تمباغہ اور تاکید نفی منظور ہوتی ہے وہاں لَنْ کا استعمال کیا جاتا ہے۔
 مصنف نے اس باب میں اپنا مختار ظاہر کر دیا۔ ورنہ صاحب مخفی تو یہی فرماتے ہیں کہ
 لَنْ محض استقبال کے لئے آتا ہے۔ تاکید اور تابد قرآن پر موقوف ہے۔

ترکیب: وَاَوْ، لِتَاكِيْدِ نَفْيِ الْمُسْتَقْبَلِ: وَاَوْ، عاطفہ۔ لَنْ، ابتدا۔ لام مہملہ

تاکید الح مرکب اضافی مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ مثل لن ترانی: مثل مضاف۔ لن، ناصبہ۔ تری، فعل مضارع معروف۔ انت، ضمیر مستتر فاعل۔ نون وقایہ، ی، ضمیر متکلم مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَأَهْلُهَا: لَا أَنْ عِنْدَ الْخَلِيلِ. فَحُدِفَتِ الْهَمْزَةُ تَخْفِيفًا
فَصَارَتْ لَانَ. ثُمَّ حُدِفَتِ الْأَلْفُ لِاتِّقَاءِ السَّاكِنِينَ فَبَقِيَتْ لَنَّ

ترجمہ: خلیل بن احمد نحوی کے نزدیک اس کی اصل "لَا أَنْ" ہے (یعنی: لائے نافیہ، اور أَنْ مصدریہ سے مرکب) تخفیفاً أَنْ کا ہمزہ حذف کیا گیا تو لَانَ رہ گیا۔ اتقائے ساکنین سے الف گر گیا۔ لَنَّ رہ گیا۔ (لیکن سیویہ امام نحو کے نزدیک لَنَّ ایک مستقل حرف ہے، اور اپنی اصل پر قائم ہے۔۔۔ نہ یہ کہ اصل میں لانتقا جیسا کہ قرآن کا خیال ہے۔ اور نہ لَانَ تھا جیسا کہ خلیل بن احمد کا مختار ہے)۔

و اصلها، لا ان عند الخليل: واو، مستانف۔ اصل، مضاف۔ ها
کہ کسب: ضمیر مجرور متصل راجع لن کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ لَانَ، خبر۔ عند الخلیل، مرکب اضافی ظرف۔ عامل ظرف وہ نسبت ہے جو مبتدا اور خبر کے درمیان ہے۔۔۔ مبتدا خبر ظرف کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔ فَحُدِفَتِ الْهَمْزَةُ تَخْفِيفًا: فا، تفصیلیہ۔ حذفت، فعل ماضی مجہول۔ الْهَمْزَةُ نَائِبُ فاعل۔ تَخْفِيفًا، مفعول لہ۔ فعل نَائِبُ فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔ فَصَارَتْ لَانَ۔ فا، نتیجیہ۔ صارت، فعل ماضی ناقص۔ ہی، ضمیر مستتر راجع لَا أَنْ کی طرف اسم۔ لفظ لَانَ، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا۔۔۔ ثُمَّ حُدِفَتِ الْأَلْفُ لِاتِّقَاءِ السَّاكِنِينَ: ثم، حرف عطف۔ حذفت الالف، فعل مجہول اور نَائِبُ فاعل۔ لام، حرف جار۔ اتقاء الساکنین، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق حذفت سے۔ فعل نَائِبُ فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔ فَبَقِيَتْ لَنَّ: فا، نتیجیہ۔ بقیت، فعل۔ لن، فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجیہ ہوا۔

وَكَيْ: لِلْسَّبِيَةِ: أَي يَكُونُ مَا قَبْلَهَا سَبَبًا لِمَا بَعْدَهَا: مِثْلُ: **أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخَلَ الْجَنَّةَ: فَإِنَّ الْإِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُولِ الْجَنَّةِ**

ترجمہ :- کئی: بیان سببیت کے لئے آتا ہے۔ یعنی یہ بتاتا ہے کہ ما قبل کی، ما بعد کے لئے سبب ہے۔۔ اسلمت کی اَدْخَلَ الْجَنَّةَ میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہوں۔) اسلام دخول جنت کا سبب ہے۔۔

وکی، للسببية ای يكون ما قبلها سبباً لما بعدها: واو، عاطفہ۔

ترکیب :- لفظ کی، مبتدا۔ لام، جارہ۔ السببية، مفسر۔ ای، حرف تفسیر۔ یكون، فعل مضارع ناقص۔ ما قبلها، حسب ترکیب سابق اسم۔ سبباً، (مصدر) خبر۔ لام، جار ما بعدھا، حسب ترکیب سابق مجرور۔ جار مجرور متعلق سبباً سے۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ ہو کر مفسر۔ مفسر متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ مثل اسلمت کی ادخل الجنة۔ اس کی ترکیب "اسلمت ان الخ" کی طرح ہے۔۔ فان الاسلام سبب لدخول الجنة: فا، تعلیلیہ۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ الاسلام، اسم۔ سبب، خبر۔ لام، جار دخول الجنة، مرکب اسمانی مجرور۔ جار مجرور متعلق سبب سے۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔

فائدہ :- جملہ تعلیلیہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جو اپنے ما قبل کی علت ہو اور اس کے لئے کوئی محل اعراب نہ ہو۔۔

وَإِذَنْ: لِلْجَوَابِ وَالْجَزَاءِ.. وَهُوَ لَا يَتَحَقَّقُ إِلَّا فِي الزَّمَانِ الْمُسْتَقْبَلِ فَهِيَ لَا تَدْخُلُ إِلَّا عَلَى الْفِعْلِ الْمُسْتَقْبَلِ.. مِثْلُ: إِذَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ أَسْلَمْتُ

ترجمہ :- اذن: جواب اور جزا کے لئے آتا ہے۔ اس کا تحقق صرف مستقبل ہی میں ہوگا۔ پس لازمی طور پر اس کا دخول فعل مستقبل پر ہوگا۔ مثلاً اذن تَدْخُلُ الْجَنَّةَ (اس وقت تو جنت میں داخل ہوگا) اس شخص کے جواب میں جس نے کہا اسلمت (میں مسلمان ہو گیا)

تشریح: یعنی: اِذَنْ: یا تو کسی ایسے کلام پر داخل ہوگا جو کسی سابق کلام کا جواب ہو، یا ایسے جملہ پر آئے گا جس کا مضمون کسی کلام کے لئے بطور جزاء استعمال ہو۔ کسی مضمون کی ابتداء منظور ہو تو لفظ اِذَنْ سے اس کی ابتدا نہیں کریں گے۔ خوب سمجھ لو! — اور کیونکہ جواب اور جزاء کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے لہذا اس کا تحقق صرف مستقبل ہی میں ہوگا۔ پس لازمی طور پر اس کا دخول فعل مستقبل پر ہوگا، نہ غیر مستقبل پر۔ یعنی اُن مصدریہ کی طرح اِذَنْ فعل ماضی پر داخل نہیں ہوتا۔ مثلاً: ایک شخص کہتا ہے اِذَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ (اس وقت تو جنت میں داخل ہوگا) تو یہ جملہ جواب ہے ایک دوسرے جملہ کا۔ وہ یہ ہے کہ زید نے کہا اسَلَمْتُ (میں مسلمان ہو گیا) تو سامع نے فوراً کہا اِذَنْ... آہ یعنی مسلمان ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

و اذن، للجواب والجزاء۔ ترکیب گذرچی۔ وهو لا ینتحق ترکیب: الا فی الزمان المستقبل: واو، عاطفہ۔ ہو، ضمیر راجع عمل اِذَنْ کی طرف مبتدا۔ لا ینتحق، فعل۔ ضمیر ہو مستتر فاعل۔ الا، حرف استثناء۔ فی، جار۔ الزمان المستقبل، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور متشائے مفرغ ہو کر متعلق ہوا لا ینتحق سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فہی لا تدخل الا علی الفعل المستقبل: فا، نتیجہ۔ ہی مبتدا۔ لا تدخل الخ حسب ترکیب مذکور خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل اذن تدخل الجنة، فی جواب من قال اسلمت: مثل، مضاف۔ لفظ اِذَنْ، ناصبہ۔ تدخل الخ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ذوالحال فی، جار۔ جواب، مصدر مضاف من، اسم موصول۔ قال، فعل۔ ہو، ضمیر مستتر راجع من کی طرف فاعل۔ لفظ اسلمت مقولہ۔ فعل فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

النَّوْعُ السَّادِسُ

حُرُوفٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمُضَارِعَ. وَهِيَ خَمْسَةٌ أَحْرَفٌ

لَمْ، وَلَمَّا، وَلَا مِ الْأَمْرِ، وَلَا النَّهْيِ، وَإِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ

ترجمہ: چھٹی قسم: ایسے حروف ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ یہ پانچ حروف ہیں لم، لَمْ، لَمَّا، وَلَا مِ الْأَمْرِ، وَلَا النَّهْيِ، وَإِنْ جو شرط اور جزا کے لئے آتا ہے۔ — (یعنی جو دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے جملہ میں شرط کے معنی اور دوسرے میں جزا کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔ اور دونوں جملوں میں اپنا اثر قائم کر دیتا ہے) یہ پانچ حروف اس شعر میں جمع ہیں۔

إِنْ، وَلَمْ، لَمَّا، وَلَا مِ الْأَمْرِ، وَلَا النَّهْيِ، وَإِنْ حُرُوفٌ جَائِزَةٌ فَعَلْمٌ هَرَبِيكٌ لِي دَعَا

النوع السادس، حُرُوفٌ تَجْزِمُ الْفِعْلَ الْمضارعَ - ترکیب

ترکیب گذرچی — وہی خمسہ احرف ترکیب گذرچی۔ ایک دوسری ترکیب

یہ ہو سکتی ہے کہ: ہی، مبتدا، خمسہ، عدد ممیز مضاف، احرف، مبدل منہ۔ لَمْ الْ

بدل۔ مبدل منہ بدل سے مل کر مضاف الیہ۔ باقی ترکیب حسب سابق۔ — لَمْ الْ

وَلَمَّا، وَلَا مِ الْأَمْرِ، وَلَا النَّهْيِ، وَإِنْ لِلشَّرْطِ وَالْجَزَاءِ: (احدها، مبتدا کے

محذوف) لَمْ خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ

(ثانیہا، لَمَّا، معطوف اول۔ ورتالہا، مبتدا، لَا مِ الْأَمْرِ، مرکب اضافی خبر اور جملہ

معطوف ثانی۔ و رابعها، لَا النَّهْيِ، معطوف ثالث۔ واو، عاطفہ (خامسها، مبتدا

لفظ إِنْ، ذوالحال۔ لِلشَّرْطِ الْ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے

مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف رابع۔ معطوف علیہ اپنے

چاروں معطوفات سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

قَلَمٌ تَجْعَلُ الْمضارعَ مَا ضِيًّا مُنْفِيًّا: مَثَلٌ لَمْ يَضْرِبْ بِمَعْنَى مَا ضَرَبَ

ترجمہ: لَمْ: مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے۔ لَمْ يَضْرِبْ ماضرب کے معنی میں ہے۔

ان حروف خمسہ میں لم اعرابی تصرف کے ساتھ معنوی تصرف بھی کرتا ہے کہ

تشریح: مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ اس مقام پر جزو دلنے

سخت غلطی کی ہے کہ خلاف جمہوریہ لکھ دیا کہ لفظ مضارع کو لفظ ماضی میں تبدیل کر دیتا ہے۔
لَمْ يَضْرِبْ کے معنی ہیں نہیں مارا اس نے زمانہ گذشتہ میں۔ اس میں يَضْرِبُ بصورتہ مضارع ہی ہے صرف معنی بدل گئے ہیں۔

فلم، تجعل المضارع ماضياً منفياً: فا، تفصيلاً. لفظ لم، مبتدا۔
کہ کیسب: تجعل، فعل مضارع معروف۔ ہی، ضمیر مستتر فاعل۔ المضارع، مفعول اول
ماضياً منفياً، مرکب تو صیغی مفعول ثانی۔ فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ
خبر یہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل لم يضرب، بمعنی
ماضرب: مثل، مضاف۔ لم يضرب، ذوالحال۔ با، جار۔ معنی، مضاف۔ لفظ
ماضرب، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔
ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَلَمَّا: مِثْلُ لَمْ. لَكِنَّمَا مُخَصَّصَةٌ بِالِاسْتِعْرَاقِ: مِثْلُ لَمَّا يَضْرِبُ
زَيْدٌ: أَي مَاضِرْبٌ زَيْدٌ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْأَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ

ترجمہ: لَمَّا بھی لَمْ کی طرح ہے۔ مگر لَمَّا استعراق نفی کے ساتھ مخصوص ہے جیسے لَمَّا
يَضْرِبُ زَيْدٌ: یعنی گذشتہ پورے زمانہ میں زید نے نہیں مارا۔

تشریح: لَمَّا بھی لَمْ کی طرح مضارع کو ہم معنی ماضی معنی کر دیتا ہے۔ مگر اس میں
بہ نسبت لَمْ ایک زائد وصف بھی موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لَمَّا وقت
نفی سے وقت تکلم تک کے پورے زمانہ میں اس فعل کی نفی بیان کرتا ہے۔ برخلاف لَمْ
کے کہ اس میں محض زمانہ گذشتہ فعل کی نفی ہوتی ہے۔ پورے زمانہ کا احاطہ اور استعراق
نہیں ہوتا۔ لَمَّا يَضْرِبُ زَيْدٌ کے معنی گذشتہ پورے زمانہ میں زید سے ضرب کی نفی
رہی۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ استعراق اور نفی کا پورے گذشتہ زمانہ پر محیط ہونا
یہ مدلول تو لانا ہی کا ہے۔ لَمْ کے مدلول میں امتداد اور استعراق داخل نہیں مگر استعراق
معنی لَمْ کے منافی بھی نہیں ہیں کہ اس کے ساتھ جمع نہ ہو سکیں۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ
جہاں نفی جملہ لَمْ ہو وہاں واقعہ استعراق نہ ہو۔ لَمْ يَضْرِبُ کا ترجمہ: نہیں مارا
اس نے زمانہ گذشتہ میں۔ جیسا نہیں بتاتا کہ پورے گذشتہ زمانہ میں ضرب کی نفی رہی،

ایسے ہی یہی نہیں بنانا کہ نفی کا استغراق نہیں رہا۔۔۔ بلکہ سادہ طریق سے نفی ضرب کی خبر ہے، خواہ پورا ماضوی عہد نفی ضرب کے ماتحت ہو۔ والٹر العلم

ولما، مثل لم۔ لکنھا مختصة بالاستغراق۔ واو، عاطفہ۔ لفظ کرکیب: لقا، مبتدا۔ مثل لم، مرکب اضافی مستدرک منہ لکن، حرف مشبہ بالفعل۔ ہا، اسم۔ مختصة، اسم مفعول۔ بالاستغراق، جار مجرور متعلق مختصة سے۔ اسم مفعول نائب فاعل مقدر اور متعلق سے مل کر خبر لکن، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر مبتدا کی خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل لما یضرب زید، ای ماضرب زید فی شیء من الازمنة الماضية مثل، مضاف۔ لقا، حرف جازم۔ یضرب، فعل۔ زید، فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر۔ ای، حرف تفسیر۔ ما، نافیہ۔ ضرب، فعل۔ زید، فاعل۔ فی، جار۔ شیء، موصوف۔ من، جار۔ الازمنة الخ مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ماضرب سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر۔ مفسر مفسر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَلَا تَمُّ الْأَهْرَ: وَهِيَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ: إِذَا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ
مِثْلُ لِيَضْرِبُ: أَوْ عَنِ الْفَاعِلِ الْمُتَكَلِّمِ: مِثْلُ لَا ضْرِبُ: وَلِنَضْرِبُ
أَوْ عَنِ الْمَفْعُولِ الْغَائِبِ: مِثْلُ لِيَضْرِبُ: أَوْ عَنِ الْمَفْعُولِ
الْمُخَاطَبِ: مِثْلُ لِنَضْرِبُ: أَوْ عَنِ الْمَفْعُولِ الْمُتَكَلِّمِ:
مِثْلُ لَا ضْرِبُ، وَلِنَضْرِبُ

ترجمہ :- لام امر طلب فعل کے لئے آتا ہے۔ یہ طلب یا فاعل غائب سے متعلق ہوگی۔ جیسے۔ لِيَضْرِبُ: چاہئے کہ مارے وہ۔ یا یہ طلب فاعل متکلم سے ہوگی۔ جیسے لَا ضْرِبُ لِنَضْرِبُ: چاہئے کہ میں ماروں یا ہم ماریں۔ یا مفعول غائب سے جیسے لِيَضْرِبُ: چاہئے کہ مارا جاوے وہ۔ یا مفعول مخاطب سے۔ جیسے۔ لِنَضْرِبُ: چاہئے کہ تو پیٹا جائے۔ یا مفعول متکلم سے۔ جیسے لَا ضْرِبُ: لِنَضْرِبُ: چاہئے کہ میں پیٹا جاؤں، یا ہم

بیٹے جائیں۔۔

تشریح لام امر طلب فعل کے لئے آتا ہے۔ یہ طلب یا فاعل غائب سے متعلق ہوگی۔ جیسے لَبِضْرُبٌ: چاہتے کہ مارے وہ۔ وہ کا مشاّر الیہ غائب ہے مثلاً زید غائب سے فعل ضرب کی طلب مضمود ہو تو اس کے اظہار کے لئے مضارع غائب پر لام امر مکسور لاکر آخر کو مجزوم کر دیں گے۔ اوریوں کہیں گے لَبِضْرُبٌ زَبْدٌ یعنی ہماری خواہش ہے کہ زید ضرب کا فعل کرے۔ یا یہ طلب فاعل متکلم سے ہوگی۔ اگرچہ ایسا کم ہوگا کہ انسان اپنے نفس سے منفرد یا مجتمعاً کسی فعل کا طالب ہو۔ اور اس کے لئے مضارع متکلم پر لام امر داخل کر کے خود کو مخاطب بنائے۔ عموماً طلب غیر سے ہو کرتی ہے۔ خواہ غیر سامنے ہو یا غائب۔ مثال: لَأَضْرِبُ: لَبِضْرُبٌ (چاہتے کہ میں ماروں، یا ہم ماریں) یا مفعول غائب سے یعنی فعل مضارع مجہول پر لام امر داخل ہو کر بجائے فاعل کے مفعول سے فعل کا طالب ہوتا ہے۔ مثلاً لَبِضْرُبٌ: چاہتے کہ مارا جاوے وہ۔۔ اس مثال میں لام امر کے زید مضمود بیت کی طلب ہے جس کا تعلق مفعول غائب مثلاً زید سے ہو رہا ہے۔ یعنی زید کو مینا چاہتے اگرچہ اس طلب کے لئے ضاربیت کی طلب از بس ضروری ہے۔ مگر وہ زید سے نہیں، زید سے تو صرف مضمود بیت مطلوب ہے اور کچھ نہیں۔ یا مفعول مخاطب سے طلب کا تعلق ہو۔ جیسے۔ لَبِضْرُبٌ (چاہتے کہ تو بیٹا جائے) یا مفعول متکلم سے تعلق ہو جیسے۔ لَأَضْرِبُ: لَبِضْرُبٌ: اس کی تشریح تو وضع مثل سابق سمجھی جائے۔

ترکیب ولام الامر، وہی لطلب الفعل: واو، عاطفہ۔ لام الامر مرکب اضافی
ترکیب: مبتدا اور خبر بقرینہ جملہ آئندہ محذوف۔ واو، عاطفہ۔ ہی، مبتدا۔ لام، جار۔
 طلب، مصدر مضاف۔ الفعل، مضاف الیہ۔ افعاعن الفاعل الغائب: افعاعن،
 حرف عطف برائے تردید۔ عن، جار۔ الفاعل الغائب، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور
 سے مل کر معطوف علیہ۔ اوعن الفاعل المتکلم: حسب ترکیب مذکور معطوف اول
 اوعن المفعول الغائب: معطوف ثانی۔ اوعن المفعول المخاطب: معطوف
 ثالث۔ اوعن المفعول المتکلم: معطوف رابع معطوف علیہ چاروں معطوفات
 سے مل کر متعلق ہوا طلب سے۔ مصدر مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار
 مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ہوئی ہی کی۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ مثل لَبِضْرُبٌ

مثل، مضاف۔ لام، برائے امر جازم مضارع۔ یضرب، فعل مضارع معروف، ہو، ضمیر مستتر راجع معہود ذہنی کی طرف فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ ایک مختصر ترکیب یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مثل، مضاف لفظ لیضرب، مضاف الیہ۔ باقی حسب سابق۔

مثالوں کی ترکیب نہایت آسان ہے۔ ایک مثال کی ترکیب کردی گئی نسبتیہ ہے۔ باقی اسی پر قیاس کر کے خود کمال لیں۔

وَلَا النَّهْيُ؛ وَهِيَ صِنْدُ لَامِ الْأَمْرِ. أَيُّ لِيَطْلُبُ تَرْكُ
الْفِعْلِ؛ أَمَّا عَنِ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ، أَوْ الْمُخَاطَبِ، أَوْ الْمُتَكَلِّمِ
مِثْلُ لَا يَضْرِبُ، وَلَا تَضْرِبُ، وَلَا أَضْرِبُ، وَلَا تَضْرِبُ

ترجمہ :- اور نہی کالا: امر کے لام کی ضد ہے۔ یعنی ترک فعل کی طلب کے لئے آسمے
(پھر یہ ترک کی طلب)۔ یا فاعل غائب سے ہوگی۔ جیسے۔ لَا يَضْرِبُ؛ (نہ مارے وہ)
یا فاعل مخاطب سے۔ جیسے لَا تَضْرِبُ (مت مارتو)۔ یا فاعل متکلم سے۔ جیسے لَا أَضْرِبُ
لَا تَضْرِبُ؛ (نہ ماروں میں، نہ ماریں ہم)

اور نہی کالا امر کے لام کی ضد ہے کہ امر میں فعل کی طلب ہوتی ہے اور
نشریح :- اس میں ترک فعل کی طلب۔ خواہ وہ فعل وجودی ہو یا عدمی۔ جیسے
لَا تَتْرُكْ میں فعل ترک کا۔ جو کہ عدمی ہے (کیونکہ ترک کے معنی چھوڑنے کے ہیں)
ترک مطلوب ہوا یعنی ترک الترتک۔ پھر یہ ترک کی طلب یا فاعل غائب سے ہوگی۔
جیسے لَا يَضْرِبُ (نہ مارے وہ) یا فاعل مخاطب سے۔ جیسے لَا تَضْرِبُ (مت مارتو)
یا فاعل متکلم سے۔ جیسے لَا أَضْرِبُ؛ لَا تَضْرِبُ؛ (نہ ماروں میں، نہ ماریں ہم)

لام امر اور لائے نہی میں فرق :- گویا لائے نہی نسبتاً لام امر سے عام ہوا کہ
ہوتا ہے۔ غائب سے بھی، حاضر سے بھی، برضلاف لام امر کے کہ وہ مخاطب کے صیغوں
پر نہیں آتا۔ صیغ مجہول میں دراصل ترک فعل کا مطالبہ فاعل ہی سے ہوتا ہے ہفعل
سے ترک مضروبیت کا مطالبہ ایک بے معنی بات ہے۔ اسی لئے اس کا ذکر نہیں کیا۔

ولا النهی؛ وہی ضد لام الامر۔ ای لطلب ترك الفعل؛ واو،
ترکیب۔ عاطفہ۔ لا النهی، مرکب اضافی مبتدا۔ خبر محذوف۔ واو، عاطفہ۔ ہی، مبتدا۔
 ضد، مصدر مضاف۔ لام الامر، مرکب اضافی مضاف الیه۔ مضاف مضاف الیه سے
 مل کر مفسر۔ ای، حرف تفسیر۔ لام۔ جار۔ طلب، مصدر مضاف۔ ترك الفعل، مرکب اضافی
 مضاف الیه۔ — اِثْمَاعِنَ الْفَاعِلِ الْغَائِبِ؛ اِثْمَاعِنَ حَرْفِ عَطْفٍ؛ براکے ترید۔ عن،
 جار۔ الفاعل، موصوف۔ الغائب، معطوف علیہ۔ او المخاطب؛ معطوف اول۔
 او المتکلم۔ معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفات سے مل کر صفت۔
 موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق طلب سے۔ مصدر مضاف اپنے
 مضاف الیه اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہو کر مفسر مفسر
 مفسر سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَإِنْ: وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَتَيْنِ، وَالْجُمْلَةُ الْأُولَى تَكُونُ
 فِعْلِيَّةً وَالثَّانِيَّةُ فَد تَكُونُ فِعْلِيَّةً وَقَدْ تَكُونُ اسْمِيَّةً.
 وَتَسْمَى الْأُولَى شَرْطًا وَالثَّانِيَّةُ مُجَرَّأً. فَإِنْ كَانَ الشَّرْطُ
 وَالْمُجَرَّأُ، أَوْ الشَّرْطُ وَحْدَهُ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْرِمُهُ إِنْ عَلَى
 سَبِيلِ التَّوَجُّؤِ، مِثْلُ: إِنْ تَضْرَبُ أَضْرَبُ: وَإِنْ تَضْرَبُ
 ضَرَبْتُ: وَإِنْ تَضْرَبُ فَرَضْتُ ضَارِبٌ: وَإِنْ كَانَ الْمُجَرَّأُ
 وَحْدَهُ فِعْلًا مُضَارِعًا فَتَجْرِمُهُ عَلَى سَبِيلِ الْجَوَازِ؛ نَحْوُ
 إِنْ ضَرَبْتُ أَضْرَبُ:

ترجمہ :- اِنْ: دو جملوں پر داخل ہوا کرتا ہے، جملہ اولیٰ - (ہمیشہ) - فعلیہ ہوتا ہے۔ اور
 جملہ ثانیہ کبھی فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ، جملہ اولیٰ کا نام شرط ہوتا ہے، اور جملہ ثانیہ
 کا نام جزا۔ پھر اگر شرط و جزا، یا تنہا شرط ہی فعل مضارع ہو تو بطور وجوب یہ اِنْ
 فعل مضارع کو مجزوم کرے گا۔ جیسے۔ اِنْ تَضْرَبُ أَضْرَبُ: اگر تو مارے گا تو میں بھی
 ماروں گا۔ اور اِنْ تَضْرَبُ ضَرَبْتُ: معنی اس کے بھی دہی ہوں گے جو پہلی مثال

کے تھے۔ اور اِنْ تَضْرِبُ فَرِيْدُ ضَارِبٌ: اگر تو مارے گا تو زید بھی ضارب ہوگا۔ اور اگر صرف جزا ہی فعل مضارع ہو تو لفظ اِنْ اس کو علی سبیل الجواز ساکن کر کے گا جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرَبُ:

تشریح: اور جوازم میں اِنْ دو جملوں پر داخل ہوا کرتا ہے۔ جس میں جملہ اولیٰ تو ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اور جملہ ثانیہ کبھی فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ جیسے وَ اِنْ تَضْرِبُهُمْ سَيَعْبَهُمْ بِمَا قَدَّمْتَ اَيْدِيَهُمْ اِذَا هُمْ يَفْتَنُوْنَ ۝ اِذَا هُمْ يَفْتَنُوْنَ جملہ اسمیہ ہے۔ اور اِنْ يَنْتَهُوْا يُعْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۝ میں یغفر لهم... آہ جملہ فعلیہ ہے۔

یہ شبہ نہ کیا جاوے کہ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاجْرُهٗ ۙ میں جملہ اولیٰ اسمیہ ہے نہ فعلیہ۔ ۶ وجہ یہ ہے کہ اَحَدٌ سے قبل اس کا فعل اسْتَجَارَكَ محذوف ہے۔ اور اسْتَجَارَكَ مذکور اسْتَجَارَكَ محذوف پر دلیل ہے۔ یعنی اصل میں یوں تھا۔ وَ اِنْ اسْتَجَارَكَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاجْرُهٗ۔ بہر حال جملہ اولیٰ جملہ فعلیہ ہے۔ اسمیہ نہیں۔

خیر جملہ اولیٰ کا نام شرط ہوتا ہے۔ اور جملہ ثانیہ کا نام جزا۔ پھر اگر شرط و جزا یا تنہا شرط ہی فعل مضارع ہو تو بطور وجوب یہ اِنْ فعل مضارع کو مجزوم کرے گا۔ یعنی آخر مضارع پر صورت سکون لائے گا۔ جیسے اِنْ تَضْرِبُ اَضْرِبُ: یہاں دونوں فعل مضارع ہونے کی بنا پر صورت مجزوم ہیں۔ اور اِنْ تَضْرِبُ ضَرَبْتُ میں جزا فعل ماضی ہے جو محلاً مجزوم ہے اگرچہ لفظاً مجزوم نہیں۔ اور اِنْ تَضْرِبُ فَرِيْدُ ضَارِبٌ: اگر تو مارے گا تو زید بھی ضارب ہوگا۔ یہاں جزا جملہ اسمیہ ہے۔ اور اگر صرف جزا ہی فعل مضارع ہو تو لفظ اِنْ اس کو علی سبیل الجواز ساکن کر کے گا جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرَبُ: یہاں اَضْرِبُ جزا کو مجزوماً و مفعولاً دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ جزم تو

لے اگر پہنچتی ہے ان کے خرابی ان کے کرتوتوں کے نتیجے میں تو ناگاہ وہ نا امید ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر باز آجائیں وہ تو بخش دیئے جاوےں گے ان کے پچھلے گناہ۔ لہٰذا اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا طالب ہو تو سے پناہ دے دو۔ (آیات کا ترجمہ لکھ دیا ہے، گو تمثیل میں ترجمہ کی حاجت نہیں) ۱۲

اس بنا پر کہ عامل جازم موجود ہے، اور کوئی شئی مانع عمل جزم نہیں ہے۔ اور رفع اس بنا پر کہ جب شرط ہی میں۔ (جو لفظ ان کا بلا واسطہ مدخول ہے) عمل نہیں تو جزا میں۔ (جس سے جازم کا تعلق بواسطہ شرط ہو رہا ہے) کیا عمل ہوگا۔۔۔؟

ہم نے آغاز بحث میں ان للشرط والجزاء کی تشریح کرتے ہوئے اس طرف اشارہ کر دیا تھا کہ کلمہ شرط کا عمل دونوں جملوں پر ہے۔ مثلاً: لفظی جزم کی صورت میں جس طرح شرط کا جزم کلمہ شرط کے باعث ہے اسی طرح جزا کا جزم بھی اسی کے زیر اثر ہے۔ جس طرح کہ ابتدا ابتدا میں بھی عامل ہے۔ اور خبر میں بھی۔۔۔ غلیل اور مبرد کے نزدیک ان صرف شرط میں عامل ہے۔ پھر ان شرطیہ اور شرطیہ ل کر جزا میں عامل ہونے میں۔ عند انقض اداة شرط عامل شرط، اور خود شرط عامل جزا۔ اور کو فیہم کے نزدیک شرط کا جزم کلمات شرط کی بنا پر ہے اور جزا کا جزم جوار شرط کی بنا پر۔ جوار پڑوس کو کہتے ہیں۔ پڑوس کا اپنے پڑوس پر اثر ہوتا ہی ہے۔ شرط مجزوم، تو جزا اس کے پڑوس میں رہتے ہوئے کیوں نہ مجزوم ہوتی۔۔۔؟

وان؛ وہی تدخل علی الجمعتین؛ وان کی ترکیب حسب سابق۔

مکرم کیب؛ ہی، ابتدا، تدخل، فعل مضارع معروف، ہی، ضمیر مستتر فاعل، علی الجمعتین جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی ابتدا نئی۔ ابتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ والجملة الاولى تكون فعلیة؛ الجملة الاولى، مرکب تو صیغی ابتدا۔ نئون، فعل مضارع ناقص، ہی، ضمیر مستتر اسم۔ فعلیة، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ ابتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔۔۔ والثانية، قد تكون فعلیة، وقد تكون اسمیة؛ الثانية، ابتدا، قد، برائے تقلیل۔ تكون فعلیة، جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ قد نئون الخ معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوف ہو کر خبر۔ ابتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ و تسمى الاولى شرطًا۔ والثانية جزاء۔ واو، عاطفہ۔ تسمى، فعل مضارع مجہول۔ الاولى، نائب فاعل۔ شرطًا، مفعول بہ (ثانی) فعل مجہول نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ (تسمى فعل مضارع محذوف) الثانية، نائب فاعل۔ جزاء، مفعول بہ (ثانی) فعل مقدر نائب فاعل اور

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ فان كان الشرط و الجزاء، او الشرط وحده
 فعلا مضارعاً فتجزمه ان على سبيل الوجوب، فا، تفصیلیہ۔ ان، حرف شرط،
 كان، فعل ماضی ناقص۔ الشرط، معطوف علیہ۔ واو، حرف عطف۔ الجزاء معطوف۔
 معطوف علیہ معطوف سے مل کر معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ الشرط، ذوالحال، وحده
 مضاف۔ ؤ، ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر بتاویل منفرداً
 حال۔ ذوالحال حال سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر اسم۔ فعلاً
 مضارعاً، مرکب تو صیغی خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ فا، جزائیہ
 تجزیم، فعل مضارع معروف۔ ؤ، ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ کلمہ ان، فاعل۔ علی،
 جار۔ سبیل الوجوب، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق تجزیم سے۔ فعل فاعل مفعول۔
 او متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ وان كان الجزاء وحده فعلا مضارعاً:
 حسب ترکیب مذکور شرط۔ فتجزمه على سبيل الجواز: مثل ترکیب مذکور جزا۔
 مثل ان تضرب اضرب: مثل مضاف بعد کے تمام جملے مضاف الیہ ان، حرف شرط۔
 تضرب، فعل مضارع معروف۔ انت، ضمیر فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 شرط۔ اضرب، جزا۔ وان تضرب ضربت: واو، عاطفہ۔ ان تضرب، بشرح مذکور
 شرط۔ ضربت، جزا۔ وان تضرب فزید ضارب: واو، عاطفہ۔ ان تضرب،
 شرط۔ فا، جزائیہ۔ زید، مبتدا۔ ضارب، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔
 شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل کا۔

النوع السابع

اسماء تجزیم الفعل المضارع حال كونها مشتبهة على
 معنى ان، وتدخل على الفعلين ويكون الفعل الاول
 سبباً للفعل الثاني، ويسمى الاول شرطاً والثاني جزاءً. فان
 كان الفعلان مضارعين، او كان الاول مضارعاً دون الثاني
 فالجزم واجب في المضارع. وهي تسعة أسماء، من، وما،
 وأي، ومتى، وأينما، وأنى، ومهما، وحيثما، وإذما:

ترجمہ :- ساتویں قسم : وہ اسماء ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ مگر اس وقت جب کہ یہ اسماء معنی ان پر مشتمل ہوں یاوریہ اسماء دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں۔ جن میں اول فعل سبب ہوتا ہے ثانی فعل کا۔ فعل اول کو شرط اور ثانی کو جزا کہا جاتا ہے پھر اگر وہ دونوں فعل مضارع ہوں، یا ان میں کا اول فعل مضارع ہو دوسرا فعل مضارع نہ ہو تو فعل مضارع پر جزم ضروری ہوگا۔ وہ نوا اسم ہیں۔ مَنِّ، مَنَّا، اُنَّی، مَنِّی، اِنَّمَا، اُنَّی، مَهْمَا، حَتَّمَا، اِذْمَا۔۔۔ یہ نوا اسم اس شعر میں جمع ہیں خوب یاد رکھیں
مَنْ وَا مَا، نَهْمَا، وَا اُنَّی، حَتَّمَا، اِذْمَا، مَنِّی، اِنَّمَا، اُنَّی، اِسْم جازم آمد فعل را

تشریح

عوالم کی ساتویں قسم وہ اسماء ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں مگر اس وقت جب کہ یہ اسماء معنی ان پر مشتمل ہوں۔ ورنہ نہیں مثلاً مَنِّ۔ اگر موصولہ ہو، یا استفہامیہ تو وہ مضارع پر جزم کا عمل نہیں کرے گا۔ ہاں تفسیر معنی شرط کی بنا پر شرط کا عمل جزم اس سے ظاہر ہوگا۔ مصنف نے اِسْمَاءُ تَجْزِمُ الْفِعْلَ اَکْہر کہ یہ واضح کر دیا کہ یہ عوالم تسعہ اسماء ہیں، حروف نہیں۔ اس طرح سے مصنف نے اِذْمَا کے اسم اور حرف ہونے کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کر دیا کہ وہ اِذْمَا کے اسم کہنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور یہ اسماء دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں جن میں سببیت اور مسببیت کا علاقہ ہوتا ہے یعنی فعل اول سبب ہوتا ہے فعل ثانی کا۔ فعل اول کو شرط اور ثانی کو جزا کہا جاتا ہے۔ یعنی فعل ثانی فعل اول کا بدلہ اور اس سے پیدا شدہ نتیجہ ہے۔ پھر اگر وہ دونوں فعل مضارع ہوں، یا ان میں کا اول فعل مضارع ہو ثانی مضارع نہ ہو۔ دونوں کے معنی سجا و ز کرنے کے آتے ہیں۔ یعنی ثانی کو چھوڑ کر صرف اول مضارع ہو تو ہر دو حالت میں فعل مضارع پر جزم ضروری ہوگا۔

ترکیب :- المتوع السابغ ؛ اسماء تجزم الفعل المضارع حال کونہا

۱۔ اصل یہ ہے کہ جملہ شرطیہ میں شرط و جزا صرف وہ فعل ہوتے ہیں جو پورے جملہ شرطیہ پر شرط و جزا میں واقع ہیں۔ لیکن توسعاً و مجازاً فعل مع متعلقات پر شرط کا، اور اسی طرح دوسرے فعل پر مع اس کے متعلقات کے جزا کا اطلاق کر دیا جاتا ہے ۱۲۔ منہ

مشتتملة على معنى ان : النوع السابع، مركب أو صفي مبتدا. اسماء، موصوف. تجزيم، فعل مضارع معروف. هي، ضمير مستتر فاعل. الفعل المضارع، مركب أو صفي مفعول به. حال، مضاف. كون، مصدر مضاف اليه مضاف. ها، ضمير مجرور متصل مضاف اليه اسم. مشتتملة، اسم فاعل. هي، ضمير مستتر فاعل. على، جار. معنى، مضاف. لفظ، إن، مضاف اليه. مضاف مضاف اليه سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مشتتملة سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر کون کی۔ کون اپنے مضاف اليه اسم اور خبر سے مل کر مضاف اليه ہوا حال مضاف کا۔ مضاف مضاف اليه سے مل کر مفعول فيہ۔ فعل فاعل مقدر مفعول بہ اور مفعول فيہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف صفت سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وتدخل على الفعلين. واو، متانفہ۔ تدخل، فعل مضارع معروف. هي، ضمير فاعل۔ على الفعلين، جار مجرور متعلق تدخل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ ويكون الفعل الاول سبباً للفعل الثاني : واو، عاطفہ۔ يكون، فعل مضارع ناقص۔ الفعل الاول، مركب أو صفي اسم. سبباً، مصدر۔ لام، جار۔ الفعل الثاني، مركب أو صفي مجرور۔ جار مجرور متعلق سبباً سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

فان كان الفعلان مضارعين : فا، تفصیلیہ۔ ان، حرف شرط۔ كان، فعل ماضی ناقص۔ الفعلان، اسم۔ مضارعين، خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ او، کان الاول مضارعاً دون الثاني : او، حرف عطف۔ کان الاول مضارعاً، فعل ناقص با اسم و خبر۔ دون، مضاف۔ الثاني، مضاف اليه۔ مضاف مضاف اليه سے مل کر مفعول فيہ۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فيہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر شرط۔ فالجزم واجب في المضارع : فا، جزائیہ۔ الجزم، مبتدا۔ واجب، اسم فاعل۔ هو، ضمير مستتر فاعل۔ في المضارع، جار مجرور متعلق واجب سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل جملہ شرطیہ ہوا

فَمَنْ: وَهُوَ لَا يَسْتَعْمَلُ إِلَّا فِي ذَوِي الْعُقُولِ، نَحْوُ:

مَنْ يُكْرِمُنِي الْكِرْمَةُ؛ أَيْ إِنْ يُكْرِمُنِي زَيْدٌ الْكِرْمَةُ، وَإِنْ
يُكْرِمُنِي عَمْرُو الْكِرْمَةُ

ترجمہ :- پس مَنْ : صرف ذوی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثال : مَنْ يُكْرِمُنِي الْكِرْمَةُ : جو میرا اکرام کرے گا میں اس کا اکرام کروں گا۔ یعنی إِنْ يُكْرِمُنِي زَيْدٌ الْكِرْمَةُ، وَإِنْ يُكْرِمُنِي عَمْرُو الْكِرْمَةُ : اگر میرا اکرام زید کرے گا تو میں اس کا اکرام کروں گا۔ اور اگر عمرو کرے گا تو میں اس کا اکرام کروں گا۔

تشریح :- ان کے تفصیلیہ ہے۔ یہاں سے اسماء تسعہ کے مواقع استعمال کی تفصیل اور ان کے خصوصی احوال بیان کرتے ہیں۔ پس ان اسماء میں مَنْ تو صرف

ذوی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثال مَنْ يَكْرِمُنِي الْكِرْمَةُ : جو میرا اکرام کرے گا میں اس کا اکرام کروں گا۔ بلحاظ لفظ من معنی إِنْ شرطیہ اس کا یہ مفہوم ہوا کہ ان یكْرِمُنِي زَيْدٌ الْكِرْمَةُ، وَاِنْ يَكْرِمُنِي عَمْرُو الْكِرْمَةُ : اگر میرا اکرام زید کرے گا تو میں زید کا اکرام کروں گا۔ اور اگر عمرو کرے گا تو میں عمرو کا اکرام کروں گا علیٰ ہذا خالد۔ ولید، سعید وغیرہ۔ گویا اس تفصیل میں پڑنے کے بجائے کہ ایک ایک کا نام لے کر مقصد کا اظہار کیا جاتا ایک مختصر اور عام راستہ اختیار کر لیا جس میں بلا تخصیص زید، عمرو، جگر، خالد ولید سب ہی آگئے۔ مثال مذکور کا لفظ مَنْ اگرچہ موصولہ، موصوفہ، استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے مگر مؤلف کا تعلق بجز معنی شرط اور کسی معنی سے نہیں۔ ہر دو فعل کا مجزوم ہونا اسی صورت سے متعلق ہے کہ مَنْ شرطیہ ہو۔ ورنہ موصولہ، یا موصوفہ ہونے کی تقدیر میں مبتدا ہوگا۔ اور جملہ اولی موصول کا صلہ، یا موصوف کی صفت ہوگا۔ اور جملہ ثانیہ خبر لہذا دونوں مرفوع ہوں گے۔ اور بر تقدیر استفہام جملہ اولی میں فعل مضارع مرفوع، اور جملہ ثانیہ میں بر بنا بر جواب استفہام مجزوم ہوگا۔ استفہامیہ کی صورت میں جملہ اولی خبر مبتدا ہوگا اور جملہ ثانیہ جواب استفہام — خوب سمجھ لیں۔۔۔

فَمَنْ؛ وَهُوَ لَا يَسْتَعْمَلُ إِلَّا فِي ذَوِي الْعُقُولِ؛ فَ، تَفْصِيلِيَّةٌ۔ لَفْظُ
تَرْكِيْبٍ؛ مَنْ، مَبْدَأُ خَبْرٍ مَحْذُوفٍ۔ هُوَ، مَبْدَأٌ لَا حَرْفَ لَفِيٍّ۔ يَسْتَعْمَلُ، فِعْلٌ مُضَارِعٌ
مَجْهُولٌ۔ هُوَ، ضَمِيرٌ مُسْتَرَاَجِعٌ مِّنْ كِي طَرَفِ نَائِبِ فَاعِلٍ۔ إِلَّا، حَرْفٌ اسْتِثْنَاءِيٌّ، فِي، جَارٌ۔

ذوی العقول، مرکب اضافی مجرور۔ ہار مجرور مستثنائے مفرغ ہو کر متعلق لا یتستعمل سے فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدئے ثانی کی۔
 مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ نحو من ینکر منی اکرمه : نحو، مضاف۔
 من، شرطیہ۔ ینکر منی، فعل ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔
 اکرمه، فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ
 ہو کر مفسر۔ ای ان ینکر منی زید اکرمه۔ وان ینکر منی عمرو اکرمه؛
 ای حرف تفسیر، ان، حرف شرط۔ ینکر منی، فعل مضارع معروف۔ نون، و قایہ۔ ی،
 ضمیر متکلم مفعول بہ۔ زید، فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 شرط۔ اکرم، فعل مضارع واحد متکلم۔ کا، ضمیر منصوب متصل مفعول بہ۔ فعل فاعل
 اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر محظوف
 واو، عاطفہ۔ ان ینکر منی، شرط۔ اکرمه، جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر
 محظوف۔ محظوف علیہ محظوف سے مل کر مفسر۔ مفسر مفسر سے مل کر مضاف الیہ ہوا
 نحو مضاف کا۔

وَمَا وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ إِلَّا فِي غَيْرِ ذِي الْعُقُولِ غَالِبًا؛
 نَحْو: مَا تَشْتَرُ أَشْتَرُ: أَي إِنْ تَشْتَرُ الْفَرَسَ أَشْتَرُ الْفَرَسِ؛
 وَإِنْ تَشْتَرِ الثَّوْبَ أَشْتَرِ الثَّوْبِ؛

ترجمہ :- نا: بیشتر غیر ذوی العقول میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: مَا تَشْتَرُ أَشْتَرُ؛
 جو تم خریدو گے وہ میں خریدوں گا یعنی: إِنْ تَشْتَرُ الْفَرَسَ أَشْتَرُ الْفَرَسِ؛
 اگر تم کھوڑا خریدو گے تو میں بھی کھوڑا خریدوں گا۔ اور إِنْ تَشْتَرِ الثَّوْبَ أَشْتَرِ
 الثَّوْبِ؛ اگر تم کپڑا خریدو گے تو میں بھی کپڑا خریدوں گا۔
 تشریح :- دوسرا اسم ما ہے۔ جس کا بیشتر غیر ذوی العقول میں استعمال ہوتا ہے۔
 غیر ذوی العقول قرار دے کر لفظ ما استعمال کر دیتے ہیں۔۔ نحو مَا تَشْتَرُ أَشْتَرُ؛
 اب بلجاذا نضمین معنی، ان، اس کا مطلب واضح کرتے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ

متکلم نے بات کو مختصر کرنے کے لئے لفظ ماکو۔ (جس میں دنیا بھر کی تفصیلات سما سکتی ہیں)۔ اختیار کیا ہے۔ مثلاً: اِنْ تَشْتَرِ الْفَرَسَ اشْتَرِ الْفَرَسَ؛ وَاِنْ تَشْتَرِ الثَّوْبَ اشْتَرِ الثَّوْبَ؛ اِلٰی غیر ذلک۔ یعنی یہ مختصر سا جملہ ان تمام تفصیلات کے قائم مقام ہے کہ اگر تم گھوڑا خریدو گے تو میں بھی گھوڑا خریدوں گا۔ اگر تم کپڑا خریدو گے تو میں بھی کپڑا خریدوں گا وغیر ذلک۔

وہو لا يستعمل الا في غير ذوى العقول غالباً، ہو، مبتدا۔ مکسب، لا، نافية۔ يستعمل، فعل مضارع مجہول۔ ہو، ضمیر مستتر ذوالحال۔ غالباً، حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ الا، حرف استثناء۔ فی، جار۔ غیر ذلک، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور سے مل کر مستثنائے مفرغ ہو کر متعلق ہوا الاستعمال سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدائی۔

وَأَيُّ: وَهُوَ لَا يَسْتَعْمَلُ إِلَّا فِي ذَوِي الْعُقُولِ، وَتَلَزُمُهُ
الِإِضَافَةُ: مِثْلُ أَيُّهُمْ يَضْرِبُنِي أَضْرِبُهُ: أَيُّ إِنْ
يَضْرِبُنِي زَيْدٌ أَضْرِبُهُ: وَإِنْ يَضْرِبُنِي عَمْرٌو أَضْرِبُهُ

ترجمہ:-: آئی: ذوی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے اضافت لازم ہے۔ جیسے: أَيُّهُمْ الْخَانِ مِثْلُ أَيُّهُمْ يَضْرِبُنِي أَضْرِبُهُ: یعنی اگر زید مجھے مارے گا تو میں زید کو ماروں گا۔ اور عمرو مارے گا تو عمرو کو ماروں گا۔

تشریح:- اسمائے تسعہ کا تیسرا اسم آئی ہے جو ذوی العقول ہی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے اضافت لازم ہے۔ کیونکہ آئی ایک مبہم اسم ہے۔ مضاف الیہ سے ابہام رفع ہو کر تعین پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً: آئی کا اردو ترجمہ کون، کونسا، جو سنا ہے اس میں انسان، حیوان، وقت، مکان سب شامل ہیں۔۔ کونسا آدمی، کونسا جانور، کونسی جگہ، کونسا وقت، جب یوں کہا ایہم یضربنی، یا ایئ الفرس، یا آئی مبین، یا آئی مکان۔ تب معلوم ہوا کہ یہاں فلاں چیز مراد ہے۔

لے لیکن جب یہ بات ہے کہ اضافت سے رفع ابہام ہوتا ہے تو یہ کہنا غلط ہو جائے گا کہ آئی صرف ذوی العقول ہی میں مستعمل ہے ۱۲ منہ

لفظ ائى شرطیہ ہونے کے علاوہ استفہامیہ، موصولہ، موصوفہ بھی آتا ہے۔ اَيْهُمْ
 اَخْوَك: استفہامیہ ہے یعنی ان میں کونسا تیرا بھائی ہے۔ اَيْهُمْ اَشَدُّ عَلَيَّ
 الرَّحْمٰنِ عَيْنًا میں ائى موصولہ ہے۔ پوری آیت یہ ہے۔ ثُمَّ لَنْ نَزْعَنَّ مِنْ كَلِمَةٍ
 شَيْعَةً اَيْهُمْ... آہ۔ پھر ہم ضرور ضرور نکال دیں گے ہر گروہ سے ان لوگوں کو جو
 رحمان کے مقابلہ میں زیادہ سرکش ہوں گے۔ موصوفہ کی مثال یا اَيْهَا الْاِنْسَانُ؛
 (اے وہ شخص جو کہ انسان ہے) مگر یہاں صرف شرطیہ سے بحث ہے۔ جس میں
 ان شرطیہ کے معنی پڑے ہوئے ہیں۔ مثل: اَيْهُمْ يَضْرِبُنِي اَضْرِبُهُ: ان میں جو مجھ
 کو مارے گا میں اسے ماروں گا یعنی اگر زید مجھے مارے گا تو میں زید کو ماروں گا۔ اور
 عمرو مارے گا تو عمرو کو ماروں گا۔

وتلزمه الاضافة: واو، عاطفہ۔ تلزم، فعل مضارع۔ ضمیر منصوب
 ترکیب: متصل مفعول بہ۔ الاضافة، فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ
 فعلیہ خبریہ۔ مثل ايهم يضربني، اضربه: مثل: مضاف، ائى، شرطیہ لازم الاضات
 يضرب، فعل۔ ہو، ضمیر مستتر فاعل۔ نون، ذقابیہ۔ ہی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ فعل فاعل اور
 مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اضربه، جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ
 ہو کر مضمر۔ ائى ان يضربني زيدا، اضربه۔ وان يضربني عمرو، اضربه
 حسب ترکیب سابق مضمر۔ مضمر مضمر سے مل کر مضاف الیہ ہو مثل مضاف کا۔

وَمَتَى: وَهُوَ لِلزَّمَانِ: مَثَلُ: مَتَى تَذْهَبُ أَذْهَبُ: ائى
 اِنْ تَذْهَبِ الْيَوْمَ أَذْهَبِ الْيَوْمَ: وَإِنْ تَذْهَبِ عَدَا أَذْهَبِ عَدَا.

ترجمہ: متى: زمانہ کے لئے آتا ہے۔ جیسے متى تذهب الخ جب توجائے گا تب ہی میں
 جاؤں گا۔ یعنی تو اگر آج جائے گا تو میں بھی آج جاؤں گا۔ اور اگر کل جائے گا تو میں بھی
 کل جاؤں گا۔

تشریح: جوازم مضارع میں چوتھا اسم متى ہے۔ اور یہ استغراق زمانہ کے لئے آتا
 ہے۔ بالخصوص جب کہ اس کے آخر میں ماہیامیہ لگ جائے تو استغراق
 ادراہام اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ مثل: متى تذهب أَذْهَبُ: جب توجائے گا تب میں

جاؤں گا یعنی تو اگر آج جائے گا تو میں بھی آج جاؤں گا۔ اور اگر کل جائے گا تو میں بھی کل جاؤں گا۔

وَإِنَّمَا: وَهُوَ لِلْمَكَانِ؛ مِثْلُ: إِنَّمَا تَعْمَشُ أُمَّشٍ؛ أَيْ إِنْ
تَعْمَشُ إِلَى الْمَسْجِدِ أُمَّشٍ إِلَى الْمَسْجِدِ؛ وَإِنْ تَعْمَشُ إِلَى
السُّوقِ أُمَّشٍ إِلَى السُّوقِ

ترجمہ:- اینا: مکان کے لئے آتا ہے، جیسے: اینا... آہ یعنی جس جگہ تم چلو گے میں بھی چلوں گا۔ یعنی اگر تم مسجد چلو گے تو میں مسجد چلوں گا۔ اگر تم بازار چلو گے تو میں بازار چلوں گا۔
تشریح: انہی تسعہ جوازم میں اینا ہے۔ جو استعراق مکان کے لئے آتا ہے مثل اینا... آہ یعنی جس جگہ تم چلو گے میں بھی چلوں گا اس کے عموم میں مسجد، بازار، صحرا، باغ، سفر، حضر کی تمام منزلیں داخل ہیں یعنی اگر تم مسجد چلو گے تو میں مسجد چلوں گا اگر تم بازار چلو گے تو میں بازار چلوں گا۔

وَإِنِّي: وَهُوَ أَيْضًا لِلْمَكَانِ؛ مِثْلُ: إِنِّي تَنْكُنُ أُنْكُنُ؛ أَيْ إِنْ تَنْكُنُ
فِي الْبَلَدَةِ أُنْكُنُ فِي الْبَلَدَةِ؛ وَإِنْ تَنْكُنُ فِي الْبَادِيَةِ أُنْكُنُ فِي الْبَادِيَةِ

ترجمہ:- انئی: بھی مکان کے لئے آتا ہے۔ جیسے: انئی تَنْكُنُ أُنْكُنُ: جہاں تو رہے گا وہیں میں رہوں گا۔ اگر تو شہر میں رہے گا تو میں شہر میں رہوں گا۔ اور اگر تو جنگل میں رہے گا تو میں جنگل میں رہوں گا۔

اور انھیں میں انئی بھی ہے۔ اور یہ بھی اینا کی طرح مکان کے لئے آتا ہے۔
تشریح: انئی تَنْكُنُ أُنْكُنُ: جہاں تو رہے گا وہیں میں رہوں گا۔ اگر تو شہر میں رہے گا تو میں شہر میں رہوں گا۔ اور اگر تو جنگل میں رہے گا تو میں جنگل میں رہوں گا۔ کون: کا ترجمہ رہنا، ہونا دونوں آتے ہیں۔ بادیہ: کھلے میدان اور جنگل کو کہتے ہیں۔

صاحب ضومے مصباح کی شرح میں انئی تَنْكُنُ أُنْكُنُ کو معنی کَيْفَ لے کر استعراق احوال پر اتارا ہے۔ یعنی جس حال پر تم ہو گے میں بھی اسی حال پر رہوں گا۔ یعنی اگر تم شہر میں مقیم ہو گے تو میں بھی مقیم ہوں گا۔ اور اگر سفر کی حالت میں ہو گے تو میں بھی اسی حال میں

ہوں گا۔ اقامت اور فردوں و احوال ہیں۔ اس تقدیر پر اُنی ترکیب میں ظرف نہ ہوگا۔ بلکہ ضمیر فاعل سے حال ہوگا۔۔۔ اصل یہ ہے کہ اُنی: نینک، اور اِنیٰ دونوں معنی میں مستعمل ہے۔ مگر ہم معنی اِنیٰ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس سے قبل لفظ مین ہو۔ خواہ لفظ مذکور ہو یا مقدر مثال مذکور میں اُنیٰ جب کہ اِنیٰ کے معنی میں ہے تو شارح کو تشریح مثال کے سلسل میں تقدیر مین کا اشارہ کرنا لازم تھا۔ یوں کہنا چاہیے تھا ای مِنْ اِنیٰ نَکُنْ اَکُنْ؛ اس کے بعد تضمن معنی اِن کے لحاظ سے اس کی مذکورہ تشریح فرماتے۔

وَمَهْمًا: وَهُوَ لِلزَّمَانِ: مِثْلُ مَهْمًا تَذَهَبُ أَذْهَبُ: أَيِ اِنْ تَذَهَبُ
الْيَوْمَ أَذْهَبَ الْيَوْمَ: وَإِنْ تَذَهَبُ عَدَا أَذْهَبَ عَدَا

ترجمہ بہ مہما: زمان کے لئے آتا ہے۔ مثال: مَهْمًا تَذَهَبُ... آہ۔ جس وقت تم جاؤ گے میں جاؤں گا۔ اگر تم آج جاؤ گے تو میں آج جاؤں گا۔ اور اگر تم کل جاؤ گے تو میں کل جاؤں گا۔ انہیں میں مہما بھی ہے۔ اور یہ زمان کے لئے آتا ہے۔ مثال: مَهْمًا تَذَهَبُ آہ

تشریح جس وقت تم جاؤ گے میں جاؤں گا اگر تم آج جاؤ گے تو میں آج جاؤں گا اور اگر تم کل جاؤ گے تو میں کل جاؤں گا۔ علامہ زمخشری کو اس پر سخت اعتراض ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مہما، کو ان لوگوں نے جو عربیت کی دستگاہ نہیں رکھتے ہیں اپنے اصلی مضملم سے ہٹا کر تحریف کر دی ہے۔ اصل میں مہما بمعنی ما ہے۔۔۔ نہ بمعنی مٹی۔۔۔ علامہ عبدالرسول نے اس پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ مصنف نے متفق علیہ و کثیر الاستعمال معنی چھوڑ کر ایک ایسے معنی اختیار کئے جو اگر ثابت بھی ہوں تو بہت قلیل اور نادر ہونگے۔ لیکن امام لغت علامہ محمد الدین فیروز آبادی نے اپنی مشہور کتاب قاموس میں مہما کے تین معنی بیان فرماتے ہیں۔ اس میں مصنف کے بیان کردہ معنی بھی شامل ہیں۔۔۔ (۱) — ایک غیر زمانی متضمن معنی شرط: مَهْمًا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ اِيَةٍ بِمَعْنَى اِيَتًا تَأْتِنَا بِهِ: یعنی مِنْ اِيَةٍ، مَهْمًا کا بیان ہے۔۔۔ آیت کا ترجمہ یوں ہوگا۔ جو آیت بھی تم لاؤ ہم تمھاری بات مانتے والے نہیں ہیں۔ (۲) — دوسرے معنی وہی ہیں جو مصنف نے بیان کئے ہیں۔ یعنی مہما زمان اور شرط کے لئے آتا ہے۔۔۔ مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے۔۔۔

وَإِنَّكَ مَهْمًا نَعْبُ بِطَنِكَ سَوْلُهُ وَفَرَجَكَ نَالَا مُنْتَهَى الدَّمِ اجْعَمَا

یعنی اگر تو اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی مانگ پوری کرتا رہا تو برائیوں کی آخری حد تک پہنچ جائے گا۔۔ (۳۱)۔ تیسرے استفہام کے معنی بیان کئے ہیں۔۔ بہر حال مصنفؒ کے پیش کردہ معنی بھی مستعمل معنی ہیں۔۔ اور یہاں زیر بحث یہی معنی ہیں۔ دوسرے معانی سے کوئی عرض نہیں۔

وَحَيْثَمَا: وَهُوَ لِلْمَكَانِ: مِثْلُ: حَيْثَمَا تَقْعُدُ أَقْعُدُ: أَيُّ إِنْ تَقْعُدُ فِي الْقَرْيَةِ أَقْعُدُ فِي الْقَرْيَةِ: وَإِنْ تَقْعُدُ فِي الْبَلَدِ أَقْعُدُ فِي الْبَلَدِ.

ترجمہ:۔۔ حیثما: مکان کے لئے آتا ہے۔۔ جیسے: حیثما تقعد... آ:۔۔ جہاں تم بیٹھو گے وہاں میں بیٹھوں گا۔ یعنی اگر تم گاؤں میں بیٹھو گے تو میں گاؤں میں بیٹھوں گا۔ اور شہر میں بیٹھو گے تو شہر میں بیٹھوں گا۔۔

تشریح:۔۔ معنی اللیبب زمانہ کے لئے بھی آتا ہے۔۔ مگر مصنف نے غلبہ کا اعتبار کیا۔۔ مثال میں بلحاظ معنی شرطیوں کہا جائے گا کہ اگر تم گاؤں میں بیٹھو گے تو میں گاؤں میں بیٹھوں گا اور شہر میں بیٹھو گے تو شہر میں بیٹھوں گا۔ غرض جہاں تمہارا قعود ہوگا وہیں میرا ہوگا۔
فائدہ: حیثما کا ما، کا قذ ہے۔ جو اس کو اضافت سے روک رہا ہے۔ کیونکہ إِنْ شرطیہ کے فائدہ تقصیر کے لئے ابہام کی ضرورت ہے اور اضافت سے ابہام ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ تعیین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ما کا قذ کا اضافہ ضروری ہوا۔۔ اور یہ جو کہا گیا کہ إِنْ شرطیہ کے لئے ابہام کی ضرورت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تردد کے معنی باقی رہیں۔ جس کے لئے لفظ اگر کا استعمال ہوتا ہے۔ یعنی آخری بات متعین نہ ہو۔۔ اگر گزر رہے۔

وَإِذْمًا: وَهُوَ لَا يُسْتَعْمَلُ فِي غَيْرِ ذَوِي الْعُقُولِ: مِثْلُ: إِذْمًا تَفْعَلُ أَفْعَلُ: أَيُّ إِنْ تَفْعَلُ الْخِيَاطَةَ أَفْعَلُ الْخِيَاطَةَ وَإِنْ تَفْعَلِ الزَّرَاعَةَ أَفْعَلِ الزَّرَاعَةَ.

ترجمہ:۔۔ اذما: کا استعمال غیر ذوی العقول ہی میں ہوتا ہے۔۔ جیسے: اذما تفعل افعل

جو تم کرو گے میں کروں گا یعنی اگر تم درزی گیری کرو گے تو میں درزی گیری کروں گا۔ اور اگر تم کاشتکاری کرو گے تو میں کاشتکاری کروں گا۔

تشریح اور ان میں کا اذما ہے۔ جو غیر ذوی العقول میں متعل ہوتا ہے۔ مصنف نے یہ نہیں بتایا کہ اس کا تعلق زمان سے ہے یا مکان سے۔ مثال کی شرح میں بجز پیشوں کی تفصیل کے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ اس کا استعمال غیر ذوی العقول اشیاء میں ہوتا ہے مثل درزی گیری، کاشتکاری وغیرہ زمان و مکان کا اشارہ تک نہیں۔ دوسرے حضرات نے یہ بتایا ہے کہ لفظ اذ کے آخر میں ما کا ف لگنے سے یعنی اذ ما بننے کے بعد اس کا تعلق زمان سے ہوتا ہے جیسا کہ حیثما کا تعلق مکان کے ساتھ ہے۔ ممکن ہے مصنف حکمی رائے میں اذما: لفظ اذ، اور ما سے مرکب ہو۔ اور یہ ما وہی ہو جو غیر ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سیبویہ اذما کو مستقل کلمہ شرط مانتا ہے۔ اور دوسروں کے نزدیک اذ، ظرفیہ، اور ما سے اس کی ترکیب ہوتی ہے۔ ما سے کا ف نے اس کو اضافت سے روک کر معنی شرط کے لئے تیار کیا۔ ورنہ اصل سے اذ، اور حیث: دونوں لازم الاضافت ہونے کی بنا پر قابل مجازات نہیں۔ یعنی شرط و جزا کے معنی پیدا کرنے کیلئے جس ابہام کی ضرورت ہے وہ اضافت کی صورت میں مفقود ہے۔ لہذا ما کا ف آخر میں بڑھایا گیا۔ تاکہ اضافت کا خطرہ نہ رہے۔ اور معنی شرط کی مناسبت کہ اس میں شیء کے وجود و عدم دونوں کا احتمال لا بدی ہے۔ بر بنا بر ابہام پیدا ہو سکیں... واللہ اعلم۔
خیاطہ: سلائی۔ زراعت: کاشتکاری۔

وَأِنْ كَانَ الْفِعْلُ الثَّانِي مُضَارِعًا دُونَ الْأَوَّلِ : فَالْوَجْهَانِ فِي الْمُضَارِعِ : الْجَزْمُ ، وَالرَّفْعُ . مِثْلُ : إِذْ مَا كَتَبْتَ أَكْتُبُ

ترجمہ: اگر فعل ثانی مضارع ہو نہ اول، تو مضارع میں جزم اور رفع کے دونوں عمل جائز ہیں۔ جیسے: إِذْ مَا كَتَبْتَ أَكْتُبُ

تشریح: اس کا عطف شروع بحث میں فان کان الفعلان مضارعین پر ہے۔ یعنی اگر ثانی فعل مضارع ہو، نہ اول۔ تو مضارع میں جزم اور رفع کے دونوں عمل جائز ہیں۔ چنانچہ: إِذْ مَا كَتَبْتَ أَكْتُبُ: میں اکتب پر جزم و رفع دونوں

لا سکتے ہیں۔ جزم تو بتقاضاے تفہیم معنی ان۔ اور رفع اس بنا پر کہ عامل اور معمول کے مابین کتبت فعل ماضی کے حائل ہونے سے اس کا اثر ضعیف ہو گیا۔ یا سیبویہ کے قول کے مطابق اصل میں اکتبت اذما کتبت تھا یعنی عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے اکتب: مضارع اذما سے مقدم ہے۔ لہذا اذما کا عمل جزم اس میں نہ ہو سکا۔ واللہ اعلم

وان كان الفعل الثاني مضارعاً دون الاول: واو، عاطفہ۔ کان، مرکب کیب: فعل ناقص۔ الفعل الثاني، مرکب توصیفی اسم۔ مضارعاً، خبر۔ دون الاول، مرکب اضافی مفعول فیہ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ فالوجهان فی المضارع، الجزم، والرفع: فا، جزائیہ۔ الوجهان مبدل منہ۔ الجزم، والرفع، معطوف معطوف علیہ مل کر بدل کل۔ مبدل مبدل سے مل کر مبتدا۔ فی، جار۔ المضارع، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ مثل اذما کتبت، اکتبت: مثل، مضاف۔ اذما، کلمہ شرط۔ کتبت، فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اکتب، جزا۔ شرط جزا سے مل کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

النَّوْعُ الثَّامِنُ

اسْمَاءٌ تَنْصِبُ الْأَسْمَاءَ النَّكْرَاتِ عَلَى التَّمْيِيزِ. وَهِيَ أَرْبَعَةٌ اسْمَاءُ

ترجمہ:۔ نوع ثامن: وہ اسماء ہیں جو نکرہ اسموں کو برائے تمیز نصب دیتے ہیں۔ وہ چار اسم ہیں تحقیق:۔ نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر متعین شی کے لئے وضع ہو۔ تمیز: کے معنی ایک کو دوسرے سے الگ کرنے کے ہیں۔ ایسا کرنے سے تعین پیدا ہو کر ابہام رفع ہو جاتا ہے۔ لہذا اصطلاحی معنی یہ ہوتے کہ کسی ذات مذکورہ یا مقدرہ سے ابہام رفع کرنا۔ جو اسم ابہام کو رفع کرتا ہے اس کو تمیز، ممیز، مبین وغیرہ کہتے ہیں۔

النوع الثامن؛ اسماء تنصب الاسماء النكرات على التمييز:

ترکیب النوع الثم، مرکب توصیفی مبتدا۔ اسماء، موصوف۔ تنصب، فعل مضارع معروف۔ ہی، ضمیر مستتر فاعل۔ الاسماء، المجرور، مرکب توصیفی مفعول بہ۔ علی التمييز،

جار مجرور متعلق تنصب سے فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف صفت سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
وہی اربعة اسماء: واو، عاطف، ہی، مبتدا۔ اربعة، عدد ممیز مضاف۔ اسماء، تميز مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الْأَوَّلُ: لَفْظُ عَشْرٍ، أَوْ عَشْرُونَ، أَوْ ثَلَاثُونَ، أَوْ أَرْبَعُونَ، أَوْ خَمْسُونَ، أَوْ سِتُونَ، أَوْ سَبْعُونَ، أَوْ ثَمَانُونَ، أَوْ تِسْعُونَ إِذَا رَكِبَ مَعَ أَحَدٍ، أَوْ اثْنَيْنِ، أَوْ ثَلَاثٍ، أَوْ أَرْبَعٍ، أَوْ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّ، أَوْ سَبْعٍ، أَوْ ثَمَانٍ، أَوْ تِسْعٍ

ترجمہ :- اول لفظ عشر۔ (دس)۔ یا عشرون۔ (بیس)۔ یا ثلاثون۔ (تیس)۔
یا اربعون (چالیس)۔ یا خمسون۔ (پچاس)۔ یا ستون۔ (ساتھ)۔ یا سبعون (ستر)
یا ثمانون۔ (اسی)۔ یا تسعون۔ (توے)۔ جب کہ ان کو احد۔ (ایک) یا اثین (دو)
یا ثلاث۔ (تین)۔ یا اربع۔ (چار)۔ یا خمس۔ (پانچ)۔ یا ست۔ (چھ)۔
یا سبع۔ (سات) یا ثمان۔ (آٹھ)۔ یا تسع۔ (نو)۔ کے ساتھ ترکیب دیتے
(یعنی مذکورہ سابق دہائیوں کے ساتھ ان اکائیوں کو جوڑا جائے)۔

تشریح یعنی اسمائے عدد عشر تا تسعون کا اسم منکر کے لئے بر بنائے تميز ناصب
ہونا اس پر موقوف ہے کہ ان دہائیوں کے ساتھ اکائیاں شامل کی
گئی ہوں۔ سو لفظ عشر کا اپنے مابعد مکہ کے لئے ناصب ہونا ضرور ترکیب پر موقوف ہے۔
مگر عشرون تا تسعون بدون ترکیب بھی اپنے مابعد اسم منکر میں نصب ہی کا عمل کرتے ہیں
مگر عند المؤلف ان کا شمار عوائل قیاسیہ میں ہے۔ اور یہاں بحث سماغی عوائل کی ہے۔
گویا قیاسی طور پر تو عقود مابعد العشر خود بھی ناصب ہیں۔ مگر سماغی عوائل کے سلسلہ میں
ان کا ناصب ہونا اسی شرط پر موقوف ہے۔ بہتر تو یہی تھا کہ اس موقع پر صرف لفظ
عشر کا ذکر ہوتا۔

رہی یہ بات کہ مصنف نے لفظ عشر کو بدون تا کیوں ذکر کیا۔ عشرتہ کیوں نہ کہا؟
جیسا کہ صاحب مصباح نے کیا ہے۔۔۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ عدد میں دو صورتیں

ہیں۔ (۱)۔ ایک مطلق گنتی کے معنی جیسے ایک، دو، تین، چار، دس، بیس وغیرہ۔ (۲)۔ اور ایک اس چیز کو شامل رکھتے ہوئے جن کو شمار کرنا مقصود ہے۔ مثلاً۔ ایک لوٹا۔ دو چادریں تین پلنگ، دس روپیہ وغیرہ۔ صورت اولیٰ میں ان اعداد کا استعمال علی الاطلاق تا کے ساتھ ہوتا ہے اس وقت تمیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ برابری و تائید یہ اعداد غیر منصرف ہوں گے۔ اور ان پر کسرہ و تنوین لانا ممنوع ہو جائے گا۔ اور صورت ثانیہ میں یعنی جبکہ شمار میں محدود کا لحاظ ہو تو بدون تا ان کا استعمال ہوگا۔ یعنی محدود کے مؤنث ہونے کی تقدیر پر۔ (۳) قول ضعیف ہے، دیکھئے تھی شرح کا فیہ علم کی بحث ۱۲ اس)

بہر حال مصنف عشر کو بدون تا لاکر اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ان کا ناصب ہونا اسی صورت میں ہوتا ہے جبکہ ان کا استعمال محدود میں ہو۔ کیونکہ مطلق عددی معنی کے لحاظ سے تو تا کا ہونا لازمی ہے۔ اور محدود کی صورت میں بدون تا استعمال کی صورت موجود ہے لہذا اسی پر محمول کیا جائے گا۔

رہا بجائت ترکیب عشرون اور اس کے مابعد کے عقود کا از جملہ عوامل سماعی ہونا۔ تو اس کی وجہ ان کی ترکیبی خصوصیات ہو سکتی ہیں کہ محدود مذکور میں جزو اول کے ساتھ تا کا استعمال، اور ثانی جزو کا بلاتا استعمال، اور مؤنث میں اس کا برعکس اور احَدَ عَشْرًا اور اثْنَا عَشْرًا میں عمل کا دوسرا طریق اور آگے جزاؤں کا محدود کے برخلاف ہونا یہ سب ایسے امور ہیں کہ محض نقل ہی پر ان کا مدار ہے۔ قانون و قیاس تو اس امر عدد میں بھی تذکیر و تائید کے اس عام اصول کی رعایت چاہتا ہے جو اعداد سے باہر ہر مقام پر راجح ہے۔

ترکیب الاول؛ لفظ عشر، او عشرون، او ثلثون، او اربعون، او خمسون
اوستون، او سبعون، او ثمانون، او تسعون؛ الاول، مبتدا۔ لفظ،
مضاف، عشر، معطوف علیہ۔ او، حرف عطف، عشرون تا تسعون، معطوفات۔
معطوف علیہ تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدایہ
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ — اذ اربک مع احد، او اثین، او ثلث، او
اربع، او خمیس، او ست، او سبع، او ثمان، او تسع؛ اذ، ظرف زمان مضاف۔
ربک، فعل ماضی مجہول۔ ہو، ضمیر مستتر راجع لفظ کی طرف نائب فاعل۔ مع، مضاف
لفظ احد، معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ اثین تا تسع معطوفات معطوف علیہ معطوفات

سے مل کر مضاف الیہ مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ فعل مجہول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ لفظ اءء مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا فعل محذوف ینصب کا ینصب، فعل۔ ہو، ضمیر مستتر راجع لفظ کی طرف فاعل۔ فعل مقدر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَإِنْ كَانَ الْعَمِيْزُ مَذْكُورًا فَطَرِيقُ التَّرْكِيبِ فِي لَفْظِ أَحَدٍ وَائْتَانٍ مَعَ عَشْرٍ أَنْ تَقُولَ: أَحَدٌ عَشْرَ رَجُلًا: وَائْتَانًا عَشْرَ رَجُلًا: بِتَذْكِيرِ الْجُزْئِيْنَ.. وَإِنْ كَانَ مُؤَنَّثًا: فَتَقُولُ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً وَائْتَانَتَا عَشْرَةَ امْرَأَةً بِتَأْنِيْثِ الْجُزْئِيْنَ ۝ ۝ ۝

ترجمہ: پس اگر میز (بکسریا) مذکور ہو تو لفظ احد اور اثنان کے عشر کے ساتھ ترکیب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ: أَحَدٌ عَشْرَ رَجُلًا اور اثنان عَشْرَ رَجُلًا: بتذکرہ جزئین کہا جائے۔ یعنی لفظ احد اور اثنان، اور لفظ عشراں دونوں کو ملاتا لایا جائے۔ اور اگر میز مؤنث ہو تو دونوں جزؤں کا مؤنث لانا ضروری ہے۔ مثلاً: إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً:۔ گیارہ عورتیں:۔ اثنان عَشْرَةَ امْرَأَةً:۔ بارہ عورتیں۔ احدی میں الف تانیث کی علامت ہے۔ اور اثنان: میں تا۔

فان كان العمیز مذكوراً فاطفصیلیہ۔ ان کا انجز ترکیب سابق شرط ترکیب: فطریق التریب فی لفظ احد و اثنان مع عشر: فا، جزایہ۔ طریق مضاف۔ التریب، مصدر۔ فی، جار۔ لفظ، مضاف۔ احد، معطوف علیہ۔ واو، ناطفہ اثنان، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور متعلق التریب سے۔ مع، مضاف۔ عشر، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ التریب کا مصدر مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ ان تقول: احد عشر رجلاً و اثنان عشر رجلاً: ان، ناصب مصدریہ۔ تقول، فعل مضارع۔ انت، ضمیر مستتر فاعل احد عشر، مرکب بنائی عدد میز۔ رجلاً، تیز میز تیز سے مل کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ اثنان عشر، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال۔ بتذکرہ الجزئین

بار، جار۔ تذکیر الخ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذو الحال حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ فعل فاعل اور مقولہ (مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ محسب یہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ — وان كان مؤنثا؛ واو، عاطفہ۔ ان، حرف شرط۔ كان، فعل ناقص ہو، ضمیر مستتر راجع المُمَيِّز کی طرف اسم۔ مؤنثا، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط — فتقول؛ احدی عشرة امرأة۔ واثناعشرة امرأة فاجزایہ۔ تقول، فعل مضارع۔ انت، ضمیر فاعل، احدی عشرة، مرکب بنائی عدد مبینہ امرأة، تمييز مبین تمييز سے مل کر معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ اثناعشرة الخ، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذو الحال — بتأنيث الجزئين؛ بار، جار۔ تأنيث الخ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذو الحال حال سے مل کر مقولہ قول کا۔ تقول، فعل فاعل اور مقولہ (مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ

وَطَرِيقُ تَرْكِيْبٍ غَيْرِهِمَا إِلَى تِسْعٍ مَعَ عَشْرٍ. اَنْ تَقُوْلَ فِي الْمَدَكْرِ: ثَلَاثَةُ عَشْرَ رَجُلًا؛ وَ اَرْبَعَةُ عَشْرَ رَجُلًا؛ اِلَى تِسْعَةِ عَشْرَ رَجُلًا؛ بِتَأْنِيْثِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ، وَ سَدِّ كَبِيْرِ الْجُزْءِ التَّالِي. وَ فِي الْمَوْثِقِ: ثَلَاثُ عَشْرَةَ اِمْرَاةً؛ وَ اَرْبَعُ عَشْرَةَ اِمْرَاةً؛ اِلَى تِسْعِ عَشْرَةَ اِمْرَاةً؛ بِتَذَكِيْرِ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ وَ تَأْنِيْثِ الْجُزْءِ التَّالِي

ترجمہ: اور احد اور اثنان کے علاوہ کی ترکیب تسع تک عشر کے ساتھ اس طرح ہوگی کہ نامکرمیں ثَلَاثَةُ عَشْرَ رَجُلًا؛ اَرْبَعَةُ عَشْرَ رَجُلًا (خَمْسَةُ عَشْرَ رَجُلًا) تِسْعَةُ عَشْرَ رَجُلًا؛ تک۔ کجزء اول کو مؤنث، اور جز ثانی کو مذکر لائیں گے۔ اور مؤنث میں ثَلَاثُ عَشْرَةَ اِمْرَاةً؛ اَرْبَعُ عَشْرَةَ اِمْرَاةً؛ تِسْعُ عَشْرَةَ اِمْرَاةً؛ یعنی پہلا جز مذکر اور دوسرا جز مؤنث لائیں گے۔ تشریح: حاصل یہ ہے ثَلَاثَةُ لغایت تِسْعَةَ کے عشر کے ساتھ ترکیب دینے کی صورت

میں پینتر کی تذکیر و تائینت کا پتہ جزو ثانی کی تذکیر و تائینت سے چلایا جائے گا۔ یعنی عشرت سے کہ بالتار ہو تو مؤنث کا معاملہ سمجھیں۔ اور بدون تا ہو تو مذکر کا معاملہ خیال کریں جزو اول یعنی اکائی کا حصہ مذکر میں بالتار اور مؤنث میں بدون تا ہوگا۔ گویا جزو اول میں قبل از ترکیب کی حالت کو قائم رکھا گیا کہ مذکر کے لئے بالتار اور مؤنث کے لئے بدون تا استعمال ہوتا تھا۔ مذکر میں جزو اول کے بالتار ہونے کی ایک نہایت مضبوط دلیل یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اسم عددی اصل معنی عددی کے اعتبار سے بالتار ہی موضوع ہوا ہے۔ جس کا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے۔ اور کیونکہ تذکیر و تائینت میں مذکر اصل ہے۔ اور مؤنث اس کی فرع۔ لہذا جب معدودہ مذکر میں بلحاظ اصل عدد کی اصلی شکل جو کہ بالتار تھی استعمال ہو گئی تو اب مؤنث میں تذکیر و تائینت کا فرق قائم رکھنے کی غرض سے تا کا حذف لازمی ہوا۔ جزو ثانی کی تذکیر میں اس امر کا لحاظ ہے کہ کلمہ واحدہ میں ایک جنس کی دو تائینت کا اجتماع فیج سمجھا گیا ہے۔ یعنی ثلثہ عشرت۔ الی تسعة عشرت۔ مرکب ہو کر ایک کلمہ بن گیا۔ اور یہ بات اس کے عددی مفہوم سے واضح ہے۔ ثلثہ عشرت کا مفہوم ایک خاص عدد ہے یعنی ۱۳۔ نہ کم، نہ بیش۔ اس کا ترجمہ یوں نہیں کیا جاتا کہ تین اور دس۔ ایسا کہنے والا غلط گو اور جاہل قرار دیا جاتا ہے جس طرح نو اور دس خاص خاص اعداد کے نام ہیں۔ یہ کوئی نہیں کہتے کہ سات اور دو، یا تین اور سات۔ بلکہ سیدھا نو اور دس کہتے ہیں۔ بہر حال اس ترکیبی وحدت کے بعد اگر ثلثہ عشرتہ کہہ جاتا تو ایک سی دو تائینت کی علامتیں یعنی دو تا ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں گی۔ اور یہ حد درجہ مستفیع ہے۔

بین تمھیں اِحْدٰی عَشْرَةً، اور اِثْنَتَا عَشْرَةً سے یہ دھوکہ نہ لگنا چاہیے کہ یہاں کلمہ واحدہ میں دو تائینت کی علامتیں جمع ہیں۔ بات یہ ہے کہ اثنتا عشرتہ: میں اگرچہ دونوں علامتیں ایک ہی جنس کی معلوم ہوتی ہیں۔ کہ دونوں تار ہیں۔ مگر اثنتا کی تا: ذوجہتیں ہے خالص تائینت کے لئے نہیں ہے۔ کیونکہ اِثْنَانِ میں تا: بغوض یا آتی ہے۔ اصل میں ثنئی سے ماخوذ ہے۔ لہذا یہ تا خالص تائینت کی تائہ ہوتی۔ اور اِثْنَانِ: اسی پر معمول ہے۔ اور اِحْدٰی عَشْرَةً میں دونوں علامتیں

ایک جنس کی نہیں ہیں۔ اِحْدٰی: میں الف علامت ہے اور عشرۃ میں تا۔ فافہم... اور موتث میں جزو اول کی تذکیر، اور جزو ثانی کی تانیث اس بنا پر رہی کہ جزو اول میں تو وہی قبل از ترکیب کا طریق باقی رہا۔ اور جزو ثانی میں علامت تانیث کے لانے سے کوئی مانع موجود نہ تھا۔ لہذا تانیث کی عام علامت لا کر ممیز کا موتث ہونا ظاہر کر دیا۔ والشر اعلم...

و طریق ترکیب غیر ہما الی تسع مع عشر: واو، عاطفہ۔ طریق، ترکیب، مضاف۔ مصدر، مضاف الیہ مضاف۔ غیر ہما، مرکب اصنافی ذوا الحال۔ الی، جار۔ تسع، مجرور۔ جار، مجرور ظرف مستقر (متعلق منتہیاً مقدر) ہو کر حال ذوا الحال سے مل کر مضاف الیہ۔ مع، مضاف۔ عشر، مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ ترکیب، مصدر اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ طریق کا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ ان نقول: فی المدکر ثلثۃ عشر رجلاً: ان، ناصبہ۔ نقول، فعل مضارع۔ انت، ضمیر مستتر فاعل۔ فی، جار۔ المدکر، مجرور۔ جار، مجرور متعلق نقول سے۔ ثلثۃ عشر، مرکب بنائی عدد ممیز رجلاً، تیسرے ممیز سے مل کر معطوف علیہ۔ و اربعۃ عشر رجلاً: مش ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوا الحال۔ الی تسعۃ عشر رجلاً: الی، جار۔ تسعۃ، جار مجرور محلاً۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق منتہیاً، ہو کر حال اول۔ بتانیث الجزء الاول: باہ، جار۔ تانیث، مصدر مضاف۔ الجزء الاول، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔ و تذکیر الجزء الثانی، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق متلبساً مقدر) ہو کر حال ثانی۔ ذوا الحال دونوں حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔

فائدہ: مذکورہ حال کا نام، حال مترادف ہے۔ جس میں ایک ذوا الحال سے متعدد حال واقع ہوں۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ: ثلثۃ عشر الخ، ذوا الحال۔ الی تسعۃ عشر الخ، متعلق منتہیاً مقدر کے۔ اسم فاعل مقدر۔ ہو، ضمیر ذوا الحال۔ بتانیث الجزء الخ، طرف مستقر ہو کر

حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل منتهیاً مقدر کا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔

اس حال کا نام، حال متداخلہ ہے۔ جس میں ایک ذوالحال سے ایک فاعل واقع ہو اور پھر اس حال سے کوئی دوسرا حال واقع ہو۔

الغرض تقول، فعل فاعل اور مقولہ (مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ وفي المؤمنات ثلث عشرة امرأة؛ واو، عاطفہ۔ (تقول، فعل با فاعل مقدر) فی المؤمنات، جار مجرور متعلق تقول مقدر سے۔ ثلث عشرة، مرکب بنائی عدد ممیز۔ امرأة، تمیز ممیز تمیز سے مل کر معطوف علیہ۔ واربع عشرة امرأة؛ معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر ذوالحال۔ (منتهیاً) السی تسع عشرة امرأة۔ (متلبساً) بتذکیر الجزء الاول، وتالیث الجزء الثانی چسب ترکیب مذکور احوال مترادفہ، یا احوال متداخلہ۔ ذوالحال حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ تقول فعل فاعل مقدر اور مقولہ (مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر بنا ویل مصدر ہو کر خبر۔ بمتداخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَأَمَّا طَرِيقُ التَّرْكِيبِ فِي الْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ إِلَى تِسْعِ مِائَةِ عَشْرُونَ وَأَخَوَاتِهِ إِلَى تِسْعِينَ عَلَى سَبِيلِ الْعَطْفِ :

ترجمہ: بہر حال: واحد، اثین، (ثلثہ)۔ لغایت تسع کے عشرون اور اس کے اخوات (ثلثون، اربعون وغیرہ)۔ تسعون تک کے ترکیب دینے کا طریق علی العطف ہے۔ یعنی عطف کے طریق پر۔

تشریح: یعنی عشرون، اور ثلثون، اربعون، خمسون، ستون، سبعون، ثمانون، تسعون، کے واحد لغایت تسعہ اکائیوں کی ترکیب اس طرح ہوگی کہ: اکائی اور عشرات کے ماہن و او عطف لایا جائے گا۔ مثلاً یوں کہیں گے احد و عشرون، اثنان و عشرون، ثلاث و عشرون، اربع و ثلثون، خمس و اربعون، ست و خمسون، سبع و ستون، ثمان و سبعون، تسع و ثمانون، احد و تسعون وغیرہ۔۔۔ عرض یہاں امتزاجی ترکیب نہ ہوگی۔ جس میں دونوں عدد اس طرح ملا دیئے جاتے ہیں کہ ان کی دونی

ختم ہو جاتی ہے اور مجموعہ ایک شی معلوم ہونے لگتا ہے۔ یہاں عاطف کا فصل ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر رہا ہے۔

اس عبارت میں مع عشرون: بالواو واقع ہے۔ بظاہر بتقاضائے اضافت عشربن، بالیاہ ہونا چاہئے تھا۔ اسی طرح شروع لفظ عشر کے بعد و عشرون: بالواو واقع ہے۔ حالانکہ عشرون... آہ معطوفات ہیں عشر کے۔ اور عشر مضان ایسے لفظ کا تو مجرور ہوا۔ تو بقاعدہ عطف معطوفات مجرور بھی مجرور ہوتے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ دونوں مقام پر لفظ عشرون مراد ہے۔ یعنی مع لفظ عشر، و مع لفظ عشرون و ثلثون وغیرہ۔ پھر وہی لفظ عشرون: جو سابق میں آچکا ہے، بطور حکایت و نقل یہاں اٹھا کر رکھ دیا۔ لہذا اعرابی تبدیلی نہیں کی گئی۔

و اما طرق التركيب في الواحد والاثني: واو، متانف۔

ترکیب: اما، حرف شرط برائے تفصیل۔ طرق، مضاف۔ التركيب، مصدر فی، جار۔ الواحد والاثني: معطوف معطوف علیہ مل کر معطوف علیہ۔ و اما زاد علیہما، مقدم واو، عاطف۔ ما، موصولہ۔ زاد فعل ماضی معروف۔ ہو ضمیر مستتر ذوالحال۔ علیہما، جار مجرور زاد سے متعلق۔ الی تسع: الی، جار۔ تسع، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصولہ صلہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ

معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق التركيب مصدر سے۔ مع عشرون

واخواته: مع مضاف۔ عشرون، معطوف علیہ۔ واو، عاطف۔ اخواته، مرکب

اضافی ذوالحال۔ الی تسعین: جار مجرور ظرف مستقر (یعنی منتهیہ سے متعلق) ہو کر

حال۔ ذوالحال حال سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا

مع مضاف کا۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا التركيب کا۔ مصدر اپنے

متعلق اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا متضمن

معنی شرط۔ علی سبیل العطف: علی، جار۔ سبیل العطف، مرکب اضافی

مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر متضمن معنی جزا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (شرطیہ) ہوا۔

فَإِنْ كَانَ الْمُعْمِزُ مَذْكُورًا. فَتَقُولُ فِي تَرْكِيْبِ الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ
لَا فِي غَيْرِهِمَا أَحَدٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا: وَإِثْنَانِ وَعِشْرُونَ
رَجُلًا: بِتَنْكِيزِ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ... وَإِنْ كَانَ الْمُعْمِزُ مَوْثًا
فَتَقُولُ: أَحَدِي وَعِشْرُونَ امْرَأَةً: وَإِثْنَانِ وَعِشْرُونَ
امْرَأَةً، بِتَنْكِيزِ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ:

ترجمہ: پھر اگر معیز مذکور ہو تو صرف واحد اور اثنین کی ترکیب میں، نہ ان دونوں کے علاوہ میں جزواول کی تذکیر کے ساتھ احد و عشرون رجلا: و اثنان و عشرون رجلا: کہو گے۔ اور اگر معیز مؤنث ہو تو جزواول کی تانیث کے ساتھ احدی و عشرون امرأة: و اثنان و عشرون امرأة کہو گے۔

تشریح: یعنی معیز کے مذکور ہونے کی تقدیر پر عشرون اور اس کے اخوات کے ساتھ عشرون مثلاً تو ہر حالت میں عشرون ہی رہے گا۔ اور در صورت معیز کے مؤنث ہونے کے جزواول کی تانیث کے ساتھ احدی و عشرون امرأة: اور اثنان و عشرون امرأة: کہیں گے۔ مگر یہ طریق عمل کہ مذکور میں جزواول مذکر، اور مؤنث میں مؤنث صرف واحد اور اثنین ہی میں ہوگا۔ ان کے غیر کا حکم آگے آرہا ہے کہ وہاں حسب دستور مذکور میں جزواول مؤنث ہوگا، اور مؤنث میں مذکر۔ رہا عشرون اثنون، وغیرہ عقود کا معاملہ: تو یہ ہر صورت میں مذکور ہی رہیں گے۔ یعنی کسی موقعہ پر بھی ان کے ساتھ تار تانیث کا اتصال نہ ہوگا۔

فَإِنْ كَانَ الْمُعْمِزُ مَذْكُورًا: فَافْتَصِلِيهِ. اِنْ كَانَ الْجُزْءُ حَسْبَ تَرْكِيْبِ مَذْكُورِ
تَرْكِيْبِ: - شرط - فَتَقُولُ فِي تَرْكِيْبِ الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ لَا فِي غَيْرِهِمَا:
فَا، جَزَائِيَّةٌ. تَقُولُ، فَعْلٌ مَضَارِعٌ مَعْرُوفَةٌ. اِنْتِ، ضَمِيْرٌ فَاعِلٌ. فِي، جَارٌ. تَرْكِيْبِ، مَصْدَرٌ
مَضَافٌ. الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ، مَعْطُوفٌ مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ مَلِكٌ مَضَافٌ إِلَيْهِ. مَضَافٌ
مَضَافٌ إِلَيْهِ مَلِكٌ مَجْرُورٌ. جَارٌ مَجْرُورٌ سَلْبٌ مَلِكٌ مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ. لَا، حَرْفٌ عَطْفٌ. فِي، جَارٌ
غَيْرُهُمَا، مَرْكَبٌ إِضَافِيٌّ مَجْرُورٌ. جَارٌ مَجْرُورٌ سَلْبٌ مَلِكٌ مَعْطُوفٌ عَلَيْهِ مَعْطُوفٌ سَلْبٌ

مل کر متعلق تقول سے۔ احد و عشرون رجلاً؛ مین تیز سے مل کر معطوف علیہ۔
 واثنتان و عشرون رجلاً؛ حسب ترکیب مذکور معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے
 مل کر ذوالحال۔ بتذکیر الجزء الاول؛ بار، جار، تذکیر، مصدر مضاف
 الجزء الاول۔ مرکب تو صیغی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار
 مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ تقول فعل
 فاعل متعلق اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر
 معطوف علیہ۔ وان كان المعین مؤنثاً؛ واو، عاطفہ۔ ان كان الخ شرط۔

فتقول: احدى وعشرون امرأة؛ فا، جزائیہ۔ تقول، فعل بافاعل احدى وعشرون
 امرأة، مین تیز مل کر معطوف علیہ۔ واثنتان و عشرون امرأة؛ معطوف معطوف علیہ
 معطوف سے مل کر ذوالحال۔ بتانیث الجزء الاول؛ حال۔ ذوالحال حال سے
 مل کر مقولہ ہوا قول کا۔ تقول فعل فاعل اور مقولہ (مفعول بہ) سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ۔

وَفِي تَرْكِيْبِ عَيْرِ الْوَاحِدِ وَالْإِثْنَيْنِ إِلَى تِسْعٍ مَعَ عِشْرَيْنِ
 نَقُولُ فِي الْمُعْمَرِ الْمَذْكُورِ: ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا؛ وَأَرْبَعَةٌ
 وَعِشْرُونَ رَجُلًا؛ بِتَأْنِيثِ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ۔ وَفِي الْمُعْمَرِ الْمُؤَنَّثِ
 ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ امْرَأَةً؛ وَأَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ امْرَأَةً؛ بِتَذْكَيرِ
 الْجُزْءِ الْأَوَّلِ؛ وَوَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ إِلَى تِسْعٍ وَتِسْعِينَ

ترجمہ:۔ ماورائے واحد و اثنتین، لغایت تسع مع عشرون۔ (اور اس کے اخوات)۔
 کی ترکیب میں۔ مین تیز مذکر کی صورت میں جزو اول کی تانیث کے ساتھ ثلاثہ و عشرون
 رجلاً؛ اور اربعة و عشرون رجلاً؛ کہو گے۔ اور مین مؤنث کی صورت میں جزو
 اول کی تذکیر کے ساتھ ثلاث و عشرون امرأة؛ اور اربع و عشرون امرأة
 (کہو گے)۔ اور اسی پر قیاس ہے۔ (خمس و عشرون سے) تسع و تسعون تک۔۔۔
 تشریح: یہ جو کہا کہ مذکر میں جزو اول مؤنث ہوگا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ باتا ہوگا۔
 تشریح: گو ثلاثہ سے عشرتہ تک باتا ہونا تذکیر کی علامت ہے۔ اور بغیر ہونا تانیث

کا نشان ہے۔ مگر یہ معدود کی ذکوریت اور انوثیت کی پہچان ہے۔ نہ عدد من حیث العدد کی پس ماورائے واحد و اثنين کے مذکر میں ثلثہ و عشرون رجلاً بتائیت جز اول کہیں گے۔ اور نوٹ میں ثلث و عشرون امراة بتذکیر جز اول اور اسی پر نیاں سہ و خمس و عشرون سے لگا کر تسع و تسعون تک کے اعداد کا۔

یعنی امثلہ مذکورہ فی الشرح سے ممیز کے مذکر اور نوٹ کی تفریق کے سلسلہ میں جو اصول بیان ہوا کہ اور صورت تذکیر ممیز جز اول کا با تا رہونا، اور در صورت تائیت، جز اول کا بغیر تا ہونا، پھر ہر دو جزو کے طریق وضع کی ترتیب کہ: اکائیاں یعنی احاد کو پہلے رکھا جائے گا۔ اور ہائیاں یعنی عشرات (از عشرون تا تسعون) کو بعد میں بطریق عطف ذکر کیا جائے گا۔ یہی طریقہ بقیہ احاد و عشرات میں بھی جاری ہے۔ البتہ مات، اور الوف میں یعنی سینکڑوں، اور ہزاروں کے عدد میں اختیار ہوگا۔ کہ خواہ اول سب سے بڑا عدد رکھیں اس کے بعد علی الترتیب چھوٹے عدد رکھتے چلے آئیں۔ مثلاً: یوں کہیں کہ الف و مائۃ و عشرون واحد، یا ابتر احاد سے کر کے بتدریج مات اور الوف تک پہنچادیں مثلاً: ثلثۃ و عشرون و مائتان و الف رجل؛ لیکن ثلثۃ الی تسعة اعداد کی اضافت بسوئے ماتہ میں تا کا حذف وجوبی ہے۔ ثلث مائۃ کہہ جائے گا۔ ثلثۃ مائۃ نہ کہا جائے گا۔ یہاں ممیز کے مذکر اور نوٹ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ثلث مائۃ رجل؛ اور ثلث مائۃ امراة؛ یکساں ہے۔ اور اضافت الی الالف میں اثبات بالآزم ہوگا۔ ممیز کیسا ہی ہو۔ مثلاً: ثلثۃ آلف رجل؛ اور ثلثۃ آلف امراة؛

وَحَلَّىٰ هَذَا الْقِيَاسُ إِلَى تِسْعٍ وَتِسْعِينَ؛ وَادَّ عَاطِفٌ عَلَى جَارٍ تَرْكِيْبًا۔ لِهَذَا بَشْرَحُ سَابِقِ اسْمِ اِشَارَةِ مَجْرُورٍ جَارٍ مَجْرُورٍ ظَرْفٍ مُسْتَقَرٍّ هُوَ كَرَجْرٍ مُرْقَمٍ الْقِيَاسُ، مَصْدَرٌ إِلَى جَارٍ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ، مَجْرُورٍ جَارٍ مَجْرُورٍ مُتَعَلِّقٍ الْقِيَاسُ مِنْ مَصْدَرِ اِبْنِ مُتَعَلِّقٍ مِنْ كَرَمْتِدَا مَوْخَرٍ بِمَدَاخِرٍ مِنْ كَرَمْتِدَا مَوْخَرٍ بِمَدَاخِرٍ هُوَ۔
نوٹ: ایک اور ترکیب ۱۶۳ پر آ رہی ہے

وَالثَّانِي كَمْ: مَعْنَاهُ عَدَدٌ مِنْهُمْ. وَهُوَ عَلَى ذَوْعَيْنِ أَحَدُهُمَا اسْتِفْهَامِيَّةٌ اِنْ كَانَ مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى اِلسْتِفْهَامِ وَهُوَ يَنْصَبُ

التَّمْيِيزُ: مِثْلُ كَمُ رَجُلًا ضَرَبْتَهُ وَالْتَأَنِي خَبْرِيَّةً إِنْ لَمْ يَكُنْ
مُتَضَمِّنًا لِمَعْنَى اسْتِفْهَامِ. وَهُوَ يَنْصَبُ الْمُعْيِزَ إِنْ كَانَ
بَيْنَهُمَا فَاصِلَةٌ: مِثْلُ كَمُ عِنْدِي رَجُلًا: وَإِنْ لَمْ تَكُنْ
بَيْنَهُمَا فَاصِلَةٌ فَمُعَيَّرَةٌ مَجْرُورٌ بِالْحِضَافَةِ إِلَيْهِ - مِثْلُ
كَمُ رَجُلٍ ضَرَبْتُ وَكَمُ عَلْمَانَ اشْتَرَيْتُ:

ترجمہ :- دوسرا اسم کم ہے۔ اس کے معنی عدد مبہم کے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) ایک
استفہامیہ اگر کم معنی استفہام کو متضمن ہو۔ اور یہ اپنی تیز کو نصب دیتا ہے۔ جیسے:
كَمُ رَجُلًا ضَرَبْتَهُ: کتنے آدمی ہیں مردوں کی قسم کے جنہیں تم نے مارا ہے؟ (۲) اور
دوسرا کم خبریہ ہے۔ اگر استفہامی معنی کو متضمن نہ ہو۔ یہ اپنے میز کو اس صورت میں
نصب دے گا جب کہ کم اور اس کی تیز کے درمیان کوئی چیز فاصلہ ہو۔ جیسے۔ كَمُ
عِنْدِي رَجُلًا: میرے پاس بہت سے ہیں مردوں کی قسم کے۔ اور اگر کم اور اس کے
میز کے مابین کوئی فاصلہ نہ ہو تو اس کا میز مجرور بالاضافہ ہوگا۔ جیسے: كَمُ رَجُلٍ
ضَرَبْتُ: میں نے کتنے ہی آدمیوں کو مارا ہے۔ اور كَمُ عَلْمَانَ اشْتَرَيْتُ: میں نے
بہت سے غلام خریدے ہیں۔

تشریح :- یعنی کم بیان عدد کے لئے آتا ہے لیکن وہ عدد مبہم ہوتا ہے۔ اس میں قلیل و کثیر
ہر عدد آ سکتا ہے۔ کسی جہت کی تعیین نہیں ہوتی، نہ مقدار کی اس کی دو
قسمیں ہیں۔ ایک استفہامیہ، اور دوسرا خبریہ۔ — کم استفہامیہ: میں استفہام کے
معنی ہوتے ہیں یعنی متکلم مخاطب سے عدد معلوم کرنا چاہتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ متکلم کو وہ
عدد معلوم ہو لیکن اکثر لاعلمی ہی ہوتی ہے۔ البتہ بزرگ متکلم مخاطب کو اس کا علم ضرور ہوتا
ہے خواہ واقعہ ایسا ہو، یا نہ ہو۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ معدود کا مخاطب کو کوئی علم نہ ہو،
اسی باعث متکلم کو رفع ابہام کی غرض سے تیز لانی پڑتی ہے۔

لہ معدود شمار کیا گیا۔ یعنی وہ چیز جس کو ہم عدد سے بیان کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً: دو عدد ہے
اور آدمی، یا کپڑے اس کا معدود ہیں۔ ۱۳۰ منہ

مصنف فرماتے ہیں کہ: اگر معنی استفہامی کو متضمن ہو تو وہ کم استفہامیہ ہے۔ اور یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے جو کہ ہمیشہ مفرد ہی ہوگی۔ کیونکہ اس کا تعلق مبہم عدد سے ہوتا ہے۔ اور برناتے ابہام چھوٹے سے چھوٹا، اور بڑے سے بڑا ہر عدد محتمل ہے۔ لہذا بقاعدہ خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا: کہ درمیانی چیز اچھی ہوتی ہے۔ اعداد متوسطہ لے لئے گئے۔ جو گیارہ سے شروع ہو کر ننانوے تک چلتے ہیں۔ چھوٹے یعنی ایک سے دس تک، اور بڑے یعنی سو سے زائد کے اعداد چھوڑ دیئے گئے۔ کیونکہ ابہامی حالت میں ادنیٰ یا اعلیٰ کا اختیار ایک بے وجہ کی ترجیح کا الزام لینا ہوتا کہ عدد عدد سب برابر ہیں۔ اور متوسط اعداد تو طرفین سے تعلق رکھتے ہیں کہ نہ بالکل ادنیٰ ہی ہیں۔ اور نہ بہت اونچے۔ لہذا وہاں ترجیح بلا مرجح کا سوال پیدا نہ ہوگا۔

جب یہ بات سمجھ میں آئی تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اعداد متوسطہ کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ تو کم استفہامیہ کی تمیز بھی مفرد منصوب ہونی چاہئے۔ کیونکہ یہ انہیں اعداد متوسطہ سے کنایہ ہے۔ جن کی تمیز مفرد منصوب ہے۔ واللہ اعلم۔ اس کی وجہ بھی سن لیجئے کہ اعداد متوسطہ کی تمیز کیوں مفرد منصوب ہوتی ہے۔ سو مفرد تو اس بنا پر ہوتی ہے کہ تمیز کا مقصد رفع ابہام ہے۔ پس کوئی مفرد ہونا چاہئے۔ جس سے ابہام ہٹ کر تعین پیدا ہو جائے۔ اس کے لئے مفرد کافی ہے۔ جمع کی حاجت نہیں۔ لہذا مفرد کو چھوڑ کر۔ (جو اصل بھی ہے۔ اور اخف بھی)۔ بلا ضرورت جمع کا اختیار کرنا (جو بمقابلہ مفرد کے اقل بھی ہے، اور خلاف اصل بھی)۔ قطعاً غیر معقول ہوگا۔ اور منصوب اس بنا پر کہ مجرد ہو تو عدد کی اضافت ہوگی۔ ورنہ اور کیا صورت مجرد ہونے کی نکل سکتی ہے؟ سو اضافت کیجئے تو چونکہ مضاف مضاف الیہ یہ تعلق جزئیت شئی واحد کا حکم رکھتے ہیں اس لئے اکٹھے میں اسماء کا ایک اسم کرنا لازم آئے گا اور یہ بھی اچھا نہیں۔۔

اور اگر اس میں استفہامی معنی کا تضمن نہ ہو تو وہ کم خبریہ ہے۔

کم استفہامیہ کی طرح کم خبریہ کا محدود بھی عند المخاطب مجہول ہوگا۔۔۔

یہ اپنے ممیز کو اس صورت میں تو نصب دے گا جبکہ کم اور اس کی تمیز کے درمیان کوئی چیز فاصل ہو۔۔۔ کیونکہ فصل کے باعث اضافت ناممکن ہو جائیگی

جس کی بنا پر مزید مجرور ہوتا۔ لہذا بطور کم استفہامیہ اس کا عمل نصب متعین ہو گیا۔ اس میں بجائے استفہامی معنی کے اخباری معنی پائے جاتے ہیں اس لئے اس کا نام کم خبریہ ہوا۔

اور اگر کم خبریہ اور اسکے ممیز کے مابین کوئی فاصلہ نہ ہو تو اس کا ممیز مجرور بالاضافہ ہوگا خواہ ممیز مفرد ہو۔ جیسے: کم رجل ضربت: میں نے کتے ہی آدمیوں کو مارا ہے، یا جمع ہو۔ جیسے: کم غلمان اشتریت: میں نے بہت سے غلام خریدے ہیں۔

کم خبریہ اور استفہامیہ کے درمیان فرق: گویا کم خبریہ اور استفہامیہ

کا ممیز مفرد اور جمع دونوں ہو سکتے ہیں۔ اور استفہامیہ کا ممیز اور مبتن صرف مفرد ہی ہوتا ہے۔ اور دوسرا فرق یہ ہوا کہ استفہامیہ کا مبتن ہمیشہ منصوب ہوگا۔ اور خبریہ کا ممیز مجرور، مگر بصورت فصل منصوب ہوگا۔ اصل میں کم خبریہ اور جر

میں ایک خاص مناسبت ہے۔ کم خبریہ میں عددی تکثیر سے اس لحاظ سے یہ رُب کا ترجمہ مقابل ہے کہ اس میں عددی تقلیل ہوتی ہے جیسا کہ رُبٌ لِلتَّقْلِيلِ سے واضح ہے۔ اور رُبٌ: اپنے مابعد اسم پر جر چاہتا ہے۔ لہذا کم خبریہ کا مابعد اسم منکر

مجروری ہونا چاہیے۔ مُنْقَابِلِينَ: میں عرب اس کا زیادہ لحاظ رکھتے ہیں۔ جہاں ”حَمَلُ النَّظِيرِ عَلَى النَّظِيرِ“ کا اصول چلتا ہے کہ دو مماثل چیزوں میں حتی الوسع عمل کی یکسانیت رہے۔ وہاں ”حَمَلُ الصَّنَدِ عَلَى الصَّنَدِ“ کا اصول بھی مسلم

ہے۔ کہ صُنْدَيْنِ اور مُنْقَابِلِينَ اشیا میں صوری اور عملی یکسانیت پیدا کرنے کے لئے ایک ضد کو دوسری ضد پر محمول کر لیتے ہیں فافہم۔ البتہ جہاں کسی مانع کے باعث اضافت متعذر ہو جاوے وہاں ”حَمَلُ النَّظِيرِ عَلَى النَّظِيرِ“ کے اصول پر کم خبریہ

کو کم استفہامیہ پر حمل کرنے ہوئے ممیز کو منصوب لائیں گے۔ فافہم

والثانی، کم۔ الثانی، مبتدا۔ لفظ کم، خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب: معناه عَدَدٌ مُبْهَمٌ: معناه، مرکب اضافی مبتدا۔ عَدَدٌ مُبْهَمٌ، مرکب تویسی خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وهو علی نوعین: ہو، مبتدا علی نوعین، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اس حد ہما

استنھامیۃ: احدھما، مرکب اضافی مبتدا۔ استنھامیۃ، خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ان کان منضمناً لمعنی الاستنھام: ان، حرف شرط۔ کان، فعل ماضی ناقص۔ ہو، ضمیر مستتر راجع کم کی طرف اسم۔ منضمناً، اسم فاعل۔ ہو، ضمیر فاعل۔ لام، جار معنی الاستنھام، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور منضمناً سے متعلق اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ جزا محذوف۔ (فہو استنھامیۃ) جملہ مقدمہ قرینہ جزا ہے۔ شرط مذکور جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ و هو ینصب التمییز: ہو، ضمیر فاعل منفصل راجع کم کی طرف مبتدا۔ ینصب، فعل مضارع معروف۔ ہو، ضمیر مستتر فاعل۔ التمییز، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثل کم رجلاً ضربتہ: مثل، مضاف۔ کم، مبینہ رجلاً، تمییز۔ مبینہ تمییز سے مل کر مبتدا۔ ضربت، فعل با فاعل۔ کا، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ والثانی خبریۃ: مبتدا، خبر۔

ان کان بینھما فاصلۃ: ان، حرف شرط۔ کان، فعل ماضی ناقص۔ بینھما، مرکب اضافی ظرف مستقر خبر مقدمہ۔ فاصلۃ، اسم۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ کان، فعل تام (معنی نسبت، وقع) بینھما، مفعول فیہ۔ فاصلۃ، فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ جزا محذوف۔ شرط جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ فمعیزہ مجبور وبالاضافۃ: فا، جزا سببہ۔ معیوڑ، مضاف۔ ہ، ضمیر مجرور متصل راجع کم کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مبتدا۔ مجبور، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر راجع معیوڑ کی طرف نائب فاعل۔ با، جار الاضافۃ، مصدر۔ الیہ، جار مجرور متعلق الاضافۃ سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مجبور سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر وان لم تکن کی جزا۔ — مثل

کم رجل ضربت: مثل، مضاف۔ کم، میسر مضاف۔ رجل تیز مضاف الیہ۔ میسر تیز سے مل کر مرکب اضافی ہو کر مفعول مقدم ضربت، فعل با فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَالثَّلَاثُ كَأَيِّنُ؛ وَهُوَ مَرْكَبٌ مِّنْ كَافٍ التَّشْبِيهِ، وَ آئِي.
لَكِنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ عَدَدٌ مِّبْهُمُ، لَا الْمَعْنَى التَّرْكِيبِيَّ.. مِثْلُ:
كَأَيِّنُ رَجُلًا لَقِيْتُ؛ وَقَدْ يَكُونُ مُتَّصِفًا الْمَعْنَى الْإِسْتِفْهَامِ
نَحْوُ: كَأَيِّنُ رَجُلًا عِنْدَكَ؟

ترجمہ:- اور تیسرا اسم: کائین ہے۔ اور یہ کاف تشبیہ اور آئی سے مرکب ہے۔ لیکن یہ مرکب۔ (کم خبریہ کی طرح)۔ عدد مبہم پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے ترکیبی معنی مراد نہیں ہوتے۔ جیسے: کائین رجلاً لقیْتُ: میں بہت سے مردوں سے ملا ہوں۔ اور کئی بھی اس میں استفہامی معنی شامل ہو جاتے ہیں۔ جیسے: کائین رجلاً عندک؟ کتنے ہیں مردوں کے قسم کے تمہارے پاس؟

تشریح: کائین میں بھی عددی ابہام ہوتا ہے اس لئے تیز کی حاجت پڑتی ہے۔ اور چونکہ اسم مذکور کی تائید تنوین کی وجہ سے ہوئی ہے جو کہ لشکل نون مرقوم ہے لہذا ما بعد کے اسم کی طرف اس کی اضافت ممتنع ہوگئی۔ کیونکہ تنوین اور اضافت دو متضاد علامتیں ہیں کہ اول نکارت کلمہ کی علامت ہے اور دوسری کلمہ کے معرف ہونے کی۔ لہذا کلمہ واحدہ میں ان کا اجتماع ناممکن ہے۔ اور اضافت ہی سبب کئی مبین کے مجرور ہونے کی۔ پس نصب متعین ہو گیا۔

اور کئی بھی اس میں استفہامی معنی شامل ہو جاتے ہیں۔ جیسے کائین رجلاً عندک؟ کتنے ہیں مردوں کے قسم کے تمہارے پاس؟ اس صورت میں کائین استفہامی ہوگا۔ ابن قتیبہ، ابن عصفور، ابن مالک کے سوا تمام علماء عربیت اس کے منکر ہیں۔ بہر حال برسبیل ندرت ہی سہی استعمال موجود ہے۔ تو ان دونوں میں فرق کی ضرورت پیدا ہوگئی۔ تو کائین خبریہ میں اس کے ما بعد صیغہ تکلم کا ہونا، اور استفہامیہ کے ما بعد الفاظ خطاب کا ہونا۔ یہ استفہامیہ اور خبریہ کو ایک دوسرے سے

متماز کرنے کے لئے کافی ہیں۔

و هو مركب من كاف التشبيه، و اتي؛ واد، مستانف. هو، مبتدا۔
مركب؛ مركب، اسم مفعول۔ هو، ضمير مستتر نائب فاعل۔ من، جار كاف التشبيه
 مركب اضافي معطوف عليه۔ واد، عاطفہ۔ اتي، معطوف۔ معطوف عليه معطوف سے ملکر
 مجرور۔ جار مجرور متعلق مركب سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔
 مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ۔ لکن المراد منه
 عَدَدًا مَبْهَمًا۔ لکن حرف مشبہ بالفعل برائے استدراک۔ اَلْ، بمعنى الذي اسم
 موصول۔ مراد، اسم مفعول۔ هو، ضمير مستتر راجع اَل کی طرف نائب فاعل۔ منه،
 جار مجرور متعلق مراد سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ۔ موصول
 صلہ سے مل کر اسم۔ عد مبهم، مركب تو صیغی معطوف عليه۔ لا المعنى التركيبی
 لا حرف عطف۔ المعنى التركيبی، مركب تو صیغی معطوف معطوف عليه معطوف سے
 مل کر خبر۔ لکن اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک
 سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

وَالرَّابِعُ كَذَا: وَهُوَ مَرْكَبٌ مِنْ كَافِ التَّشْبِيهِ، وَذَا اسْمٌ
 الْإِشَارَةُ. وَلَكِنَّ الْمَرَادَ مِنْهُ عَدَدٌ مَبْهَمٌ. وَلَا يَكُونُ
 مُنْضَعًا لِمَعْنَى الْإِسْتِفْهَامِ. مِثْلُ عِنْدِي كَذَا رَجُلًا

ترجمہ :- اور چوتھا اسم کذا ہے۔ جو کہ مرکب ہے کاف تشبیہ، اور ذ اسم اشارہ سے لیکن
 اس کذا سے عدد مبہم مراد ہوتا ہے۔ اور یہ معنی استفہامی کو متضمن نہیں ہوتا ہے۔ جیسے:
 عِنْدِي كَذَا رَجُلًا: میرے پاس اتنے عدد ہیں مردوں کے۔۔
 تشریح :- یہاں بھی وہی بات ہے کہ بعد ترکیب نہ تشبیہی معنی قائم رہے، نہ اشارہ
 کے معنی۔ بلکہ ایک تیسرے معنی حادث ہو گئے۔ اور اس معنوی تغیر کے ساتھ
 جو ان کے خصوصی احکامات تھے وہ بھی ختم ہو گئے۔ مثلاً: کاف تشبیہ کا دخول مجرور ہوتا
 ہے، اور ذ: اسم اشارہ میں تذکیر و تانیث کا فرق ہے۔ یہ سب ختم ہو گئے۔ بجائے جر
 نصب آگیا۔ اور تذکیر و تانیث کا فرق جاتا رہا۔ اب یہ نہ ہوگا کہ مذکر میں کذا (بالف) ہو تو

مؤنث میں کذہ رہا تا رہا ہو عرض کذا کنایہ عدد مبہم سے ہے۔ اس میں اخبار ہوتا ہے۔
معنی استفہامی نہیں ہوتے۔ جیسا کہ گائین میں گاہے استفہامی معنی بھی ہوتے ہیں اگر
اقل قلیل ہی سہی۔

وہ مرکب من کاف التشبيه وذا اسم الاشارة: واو، مستلفہ
مکریب ہو، مبتدا مرکب، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ من، جار
کاف التشبيه، مرکب اضافی معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ ذا، موصوف۔ اسم الاشارة
مرکب اضافی صفت۔ موصوف صفت سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر
مجرور۔ جار مجرور متعلق مرکب سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتدا
خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ۔ ولكن المراد منه عدد منهم
واو اعتراضیہ۔ لکن الخ، مستدرک۔

النوع التاسع

أَسْمَاءٌ نَسَخَتْ أَسْمَاءَ الْأَفْعَالِ.. وَإِنَّمَا سَمَّيْتِ بِأَسْمَاءِ
الْأَفْعَالِ لِأَنَّ مَعَانِيَهَا أَفْعَالٌ.. وَهِيَ تَسْعَةُ.. سِتَّةٌ مِّنْهَا
مَوْضُوعَةٌ لِلْأَمْرِ الْحَاضِرِ. وَتَنْصِبُ الْأِسْمَ عَلَى الْمَفْعُولِيَّةِ

ترجمہ: عوالم سماعیہ کی نویں قسم چند اسماء ہیں جو اسماء افعال کے نام سے موسوم ہیں۔
اور ان کا اسماء افعال اس لئے نام رکھا گیا ہے کہ ان کے معانی افعال ہیں۔ اسماء افعال
نویں جن میں سے چھ تو امر حاضر کے لئے موضوع ہیں۔ اور وہ صیغہ نامے امر کی طرح بالحد
اسم کو بر بنا مفعولیت نصب دیتے ہیں۔
تشریح: یعنی اس مرکب نام کی وجہ یہ ہے کہ یہ حقیقتہً اسم ہیں اور معنی فعل۔ اور
شئی سے ملتبس ہو، اور احکام لفظیہ میں اس سے مختلف، تو اس شئی پر لفظ اسم بڑھا کر
اس دوسری شئی کا نام ڈال دیتے ہیں۔ مثلاً: جمع، اور اسم جمع۔ مصدر، اور اسم مصدر
صفت، اور اسم صفت۔ اسی طرح یہاں بھی کیا گیا۔

مواقع افعال میں ان اسماء کا استعمال مختلف فوائد و مقاصد کے پیش نظر ہوتا ہے کہیں مختصر بات کا موقع ہوتا ہے اور ہم معنی فعل کے استعمال میں خواہ مخواہ کی تطویل ہوئی جاتی ہے تو وہاں اس خاص معنی میں اسم فعل کا استعمال کر دیتے ہیں۔ اور مسندات فعل کو اس اسم کا مسند بنا لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر رُوَيْدٌ: کو لیجئے جو اُمھلٌ: امر کا ہم معنی ہے۔ مگر مذکر، مؤنث۔ واحد، تشبیہ، جمع۔ غرض ہر حال میں ایک ہی وضع پر رہتا ہے۔ — برخلاف اُمھلٌ: کے کہ واحد، تشبیہ، جمع میں برابر وضع بدلتا رہے گا۔ اور اسی طرح مذکر اور مؤنث میں علیحدہ علیحدہ شکل اختیار کرے گا۔ کہیں اُمھلٌ ہے تو کہیں اُمھلی، کہیں اُمھلا، کہیں اُمھلوا، کہیں اُمھلن۔ — کہیں معنی مطلوبہ میں مبالغہ کی شان درکار ہوتی ہے، اور تاکید کا موقع ہوتا ہے، یا استعجاب منظور ہوتا ہے جو ہم معنی فعل میں اصل وضع کے لحاظ سے حاصل نہیں ہو سکتا تو وہاں انھیں اسماء افعال سے اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ دیکھئے اَهِبْهَاتِ، شَتَّانَ، سُرْعَانَ۔ کہ اَهِبْهَاتِ بمعنی بَعُدْ فعل ماضی ہے۔ جس کے معنی دور ہوا اور شتان بمعنی اِفْتَرَقْ فعل ماضی ہے۔ جس کے معنی جدا ہوا۔ اور سُرْعَانَ: بمعنی سُرْعَ فعل ماضی ہے جس کے معنی جلد ہوا کے ہیں۔ مگر یہ بات سے جس درجہ کا بُعْد مفہوم ہوتا ہے۔ بُعْد میں اس کی ہوا بھی نہیں۔ — قرآن عزیز میں ارشاد ہے۔

اَهِبْهَاتِ اَهِبْهَاتِ لِمَا تُوَعَدُوْنَ ہ اس کا ترجمہ یوں کریں گے۔ کہ وہ بات بہت دور گئی: اور اس کی جگہ بُعْد ہوتا تو سادہ طریق پر یوں کہہ دیتے کہ وہ بات دور ہے۔ اسی طرح سُرْعَانَ میں تعجب کے معنی پائے جاتے ہیں۔ جو سُرْعَ میں نہیں۔ یعنی زید نے کس قدر جلدی کی کہ حیرت ہوتی ہے۔ اسی طرح شَتَّانَ مابینہما: میں افتراق کی شدت ملحوظ ہے نہ کہ مطلق افتراق۔۔۔ فافہم۔۔۔

وانما سمیت باسماء الافعال، واو، مستانف۔ انما، کلمہ حصر۔
 ترکیب: سَمِيتَ، فعل ماضی مجہول۔ ہی، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، جار اسماء
 الافعال، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق سَمِيتَ سے۔ لان معانیہا افعال
 لام، جار۔ اَنْ، حرف مشبہ بالفعل۔ معانیہا، مرکب اضافی اسم۔ افعال، خبر۔ اَنْ
 اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق سَمِيتَ سے

فعل نابتاً على اور دونوں متعلقات سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ — ستۃ منها
 موضوعۃ لالمر الحاضر۔ ستۃ، موصوف۔ منها، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت
 موصوف صفت سے مل کر مبتدا، موضوعۃ، اسم مفعول۔ ہی، ضمیر نائب فاعل۔ لام، جار
 الامر الحاضر، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور متعلق موضوعۃ سے۔ اسم مفعول نابتاً على
 اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ —
 وتنصب الاسم على المفعولية؛ واد، عاطفہ۔ تنصب، فعل مضارع معروف
 ہی، ضمیر مستتر فاعل۔ الاسم، مفعول بہ۔ على المفعولية، جار مجرور متعلق تنصب
 سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ
 معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

أَحَدَهَا رُوَيْدٌ: فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِأَهْلِهِ. وَهُوَ يَفْعُ فِي أَوَّلِ
 الْكَلَامِ مِثْلُ: رُوَيْدٌ زَيْدًا: أَيْ أَهْلُهُ زَيْدًا

ترجمہ :- ان میں کا ایک رُوَيْدٌ ہے جو معنی اہل کے لئے موضوع ہوا ہے۔ اور یہ رُوَيْدٌ
 اول کلام میں واقع ہوتا ہے۔۔۔ جیسے رُوَيْدٌ زَيْدًا: یعنی أَهْلُهُ زَيْدًا:
 تشریح :- یہ تصغیر کا وزن ہے جو رُوَيْدًا: مصدر سے بعد حذف زوائد بنایا گیا ہے۔
 گویا حذف زوائد کے بعد مصغر کرنے کا منشاء یہ ہے کہ اب اس میں معنی
 مصدری باقی نہیں۔ اور یہ اپنی اس وضع میں خالص معنی اہل موضوع ہوا ہے۔
 لہذا امر کی طرح بنی ہوا۔ مگر معنی برسکون ہونے سے اجتماع ساکنین ہوتا تھا۔ اس
 بنا پر بنی برفتحہ کر دیا گیا کہ اجتماع ساکنین سے احتراز کے ساتھ کلمہ میں ثقل کی صورت
 نہ پیدا ہو اور کلمہ ہلکا رہے — اور یہ رُوَيْدٌ اول کلام میں واقع ہوتا ہے۔ برظان
 رُوَيْدٌ صفت کے جیسے سَارٌ وَسَيَّرٌ رُوَيْدًا (چلے وہ چال نرم) یا رُوَيْدٌ حال کے
 جیسے سَارٌ أَهْلُهُمْ رُوَيْدًا: اَيْ مَرْوِدِينَ: یہاں رُوَيْدٌ قوم سے حال واقع ہے
 یعنی چلی قوم درآں حالیکہ وہ نرمی اختیار کرنے والی تھی۔ کہ یہاں رُوَيْدٌ اول کلام
 میں واقع نہیں۔ کیونکہ یہ رُوَيْدٌ وہ رُوَيْدٌ نہیں جو معنی اہل موضوع ہے۔ یا مثلاً:
 رُوَيْدٌ عَمْرٍو (باضافتِ رُوَيْدٌ الی عمرو) کہ یہ رُوَيْدٌ مصدر ہے جو عمرو مفعول کی طرف

مضاف ہو رہا ہے۔ یہ رُوید اگرچہ اول کلام میں واقع ہے مگر یہ بھی وہ رُوید نہیں جو بمعنی امہل امر ہو۔ اور اپنے مابعد اسم کو بصورت مفعول نصب دے۔۔ الغرض مؤلف کا یہ قول کہ: رُوید اول کلام میں واقع ہوتا ہے۔ اپنی جگہ بالکل درست ہے۔ ان کا مقصد محض اس رُوید کا حال بیان کرنا ہے جو بمعنی امہل ہے۔ اور عوائل سماعی میں شمار ہے۔ مطلق رُوید کا حال۔۔

فقو میں مذکور ہے کہ رُوید میں واحد، تشبیہ، جمع کی یکسانیت ایک تو اس وجہ سے ہے کہ اسم فعل، اور اصل فعل میں فرق ہے۔۔ دوسرے اس بنا پر کہ یہ اصل میں مصدر ہے۔ اور مصدر متنی اور مجموع نہیں ہوتا۔ اسی طرح مصدر میں تذکیر و تانیث کا فرق بھی نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم

فائتہ موضوع لامہل: فان تفصیلیہ۔ ان حرف مشبہ بالفعل۔ ذہبیر ترکیب: منصوب متصل راجع روید کی طرف اسم۔ موضوع، اسم مفعول، ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ لام، جار۔ لفظ امہل، مجرور محلاً جار مجرور متعلق موضوع سے اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، ان، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ — وهو یقع فی اول الکلام: واو، عاطفہ۔ ہو، مبتدا۔ یقع، فعل مضارع معروف ہو، ضمیر مستتر راجع روید کی طرف فاعل۔ فی، جار۔ اول الکلام، مرکب اضافی مجرور جار مجرور متعلق یقع سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ — مثل رُوید زیداً: مثل، مضاف۔ رُوید، اسم فعل رمبعنی امہل، امر حاضر معروف، انت، ضمیر مستتر فاعل۔ زیداً، مفعول بہ۔ اسم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ الشائیہ ہو کر مفسر۔ ای امہل زیداً: ای، حرف تفسیر۔ امہل، فعل امر، انت، ضمیر مستتر فاعل۔ زیداً، مفعول بہ فعل فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ الشائیہ ہو کر مفسر مفسر سے مل کر جملہ تفسیریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔۔

وَتَأْتِيهَا بَلَّةٌ : فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِذَعٍّ .. مِثْلُ بَلَّةٍ زَيْدًا
أَيُّ ذَعٍّ زَيْدًا

ترجمہ :- دوسرا بلکہ ہے۔ اس کے معنی دَع کے ہیں۔ (جو امر ہے معنی اُترک) جیسے
بَلَّهْ زَيْدًا یعنی دَع زَيْدًا چھوڑ زید کو۔

تشریح :- یہ بھی روید کی طرح واحد، تشبیہ، جمع، مذکر، مؤنث، ہر موقع میں بلا تفریق کام
دیتا ہے۔ اور کبھی معنی مصدر مفعول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ بَلَّهْ
زَيْدًا: یعنی ترک زید (زید کا چھوڑنا) کہتے ہیں... مثال: بَلَّهْ زَيْدًا: (چھوڑ زید کو)
یہاں زید کا لقب بر بنا مفعولیت ہے۔ بَلَّهْ بار کے زبر لام کے سکون اور بار کے فتح کے
ساتھ ہے۔

ترکیب :- مثل بَلَّهْ زَيْدًا: مثل مضاف۔ بَلَّهْ، اسم فعل (معنی دَع) انت،
ضمیمہ مستر فاعل زَيْدًا، مفعول یہ۔ اسم فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر
جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسر ای دَع زَيْدًا: مفسر مفسر سے مل کر جملہ انشائیہ
ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔

وَاللَّهَادُ وَنَكَ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِحُدِّ، مِثْلُ دُونَكَ زَيْدًا: أَيْ حُدَّ زَيْدًا

ترجمہ :- تیسرا دُونک ہے جو حُد: امر کے معنی کے لئے وضع ہوا ہے جیسے دُونَكَ
زَيْدًا: یعنی زید کو چھوڑ۔ حُدَّ: أَخَذَ يَأْخُذُ أَخْذًا کا امر ہے۔

وَرَابِعُهَا عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِأَلْزَمِ، مِثْلُ عَلَيْكَ زَيْدًا: أَيْ أَلْزَمَ زَيْدًا

ترجمہ :- چوتھا عَلَيْكَ ہے جو أَلْزَمِ کے لئے وضع ہوا ہے یعنی أَلْزَمَ: امر کا اسم قرار پایا
عَلَيْكَ زَيْدًا: کے معنی أَلْزَمَ زَيْدًا اچھٹ زید کو، لگے ہو زید کے ساتھ۔ اس کا چھپا
مت چھوڑو۔

تشریح :- دُونَكَ: دُونَ ظرف، اور كَافِ خطاب سے مرکب ہے۔ اور عَلَيْكَ: علی
تشریح: جازہ، اور كَافِ خطاب سے مرکب ہے۔ مگر دونوں جگہ معنی ترکیبی
متروک ہیں۔ اصل معنی کے لحاظ سے دونوں ظرف ہیں۔ اور لازم الاضافت ہیں۔ مگر اب

وضع ثانی میں دُونَكَ : خُذْ کے مقابلہ پر، اور عَلَيْكَ : اَلزُّمُ کے مقابلہ پر موضوع ہوئے ہیں بالفاظ دیگر یوں کہہ لو کہ دُونَكَ : خُذْ امر کا اسم، اور عَلَيْكَ : الزم امر کا اسم قرار پایا۔ کیونکہ ظروف بہ نیابت افعال فعل کا کام انجام دیتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کو فعل کا اسم نام دے دیا گیا۔

وَخَامِسَهَا حَيْهَلٌ : فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِإِيْتٍ . مِثْلُ حَيْهَلِ الصَّلَاةِ : أَيْ إِيْتِ الصَّلَاةِ

ترجمہ :- یا پانچواں حَيْهَلٌ ہے جو ایْتِ : امر کا اسم ہے۔ اور اس کے لئے وضع ہوا ہے چنانچہ حَيْهَلِ الصَّلَاةِ : کے معنی .. ایْتِ الصَّلَاةِ کے ہیں یعنی آؤ! نماز کو۔
 ایْتِ : ائی، یائی۔ ایْتَانَا کا اسم ہے۔ ایْتَانِ کے معنی آنا۔ حَيْهَلِ الصَّلَاةِ : تشریح :- میں حَيْهَلِ بفتح لام پڑھا جائے گا کسرہ درست نہیں۔ جیہل اگرچہ ایْتِ کا اسم ہے، یا بمعنی ایْتِ ہے۔ مگر جیہل میں برا بھلائی مقصد کی جانب اور استعمال پر دلالت ہے یعنی یہ کام جلد کرو۔ حَيْهَلِ الصَّلَاةِ میں نماز کی جانب ابھارنا مقصود ہے اور یہ کہ جلد آؤ! ایْتِ کا مفہوم مطلق طلب ایْتَانِ ہے۔ یعنی آؤ: جلد یا بدیر آؤ اس پر کوئی دلالت نہیں۔

وَسَادِسَهَا هَا : فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِحُذِّ : مِثْلُ هَا زَيْدًا : أَيْ حُذِّ زَيْدًا : وَقَدْ جَاءَ فِيهِ ثَلَاثُ لُغَاتٍ - (۱) هَا : يَسْكُونُ الْهَمْزَةَ . (۲) وَهَاءٌ : بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَكْسُورَةِ (۳) وَهَاءٌ بِزِيَادَةِ الْهَمْزَةِ الْمَفْتُوحَةِ

ترجمہ :- چھوا کلمہ ہے جو حُذِّ کے لئے موضوع ہوا ہے جیسے هَا زَيْدًا : کے معنی حُذِّ زَيْدًا کے ہیں۔ یعنی زید کو پکڑ۔ اور هَا میں تین لغت آئی ہے (۱) هَا : ہمزہ ساکنہ کے ساتھ۔ (۲) هَاءٌ : الف کے بعد ہمزہ مکسورہ کے اضافہ کے ساتھ۔ (۳) هَاءٌ : الف کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اضافہ کے ساتھ۔

تشریح لغت: یعنی بولوی۔ یعنی اس کو تین طرح پڑھا گیا ہے۔ را، ہا، بسکون ہمزہ
تشریح: یعنی ہائے ہمزہ کے بعد بجائے الف ہمزہ ساکنہ پڑھا جائے۔ ہا، بروزن نصف
اصل میں ہاء، یعنی ہمزہ اور ہ کے مابین الف کے ساتھ تھا۔ الف بالتقاء ساکنین
ساقط ہو گیا، ہاڑہ گیا۔ تصریفہ ہا، ہاء، ہاء و، ہائی، ہا،
ہان، ہاء، ہاء کے بعد ہمزہ مسورہ کے اضافہ کے ساتھ۔ ہاء، بروزن
رام۔ امر از مآة۔ یعنی باہم تیر پھینکنا۔ ہاء یا رَجُلُ: اس کے معنی ہوتے
ہات یا رَجُلُ: یعنی لاوا سے مرد، تصریفہ: ہاء، ہائی، ہاء و، ہاء ی،
ہائی، ہائین، مثل، رام، رامیا، راموا، راجی، رامیا، رامین (۳) ہاء
الف کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے اضافہ کے ساتھ ہاء بروزن ہا، تصریفہ
ہاء، ہاء و، ہاؤم، ہاء، ہاؤما، ہاؤن۔ مثل۔ ہا، ہاکما، ہاکم، ہاک
ہاکما، ہاکن

وقد جاء فيه ثلاث لغات: واو، متانف۔ قد حرف تحقيق۔ جاء،
ت ترکیب: فعل ماضی، فیہ جار مجرور متعلق جاء سے۔ ثلاث، عدد مبین مضاف۔
لغات، تمیز مضاف الیہ۔ ممیز ممیز مرکب اضافی ہو کر فاعل ہوا جاء کا۔ فعل
فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ہا، بسکون الهمزة۔ واحدہا،
مرکب اضافی مبتدا محذوف، ہا، خبر ذوالحال۔ با، جار۔ سکون الهمزة، مرکب اضافی
مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ وکذا الباقی۔

وَلَا يَدْ لِهَذِهِ الْأَسْمَاءُ مِنْ فَاعِلٍ. وَفَاعِلُهَا ضَمِيرُ الْمُخَاطَبِ الْمُسْتَتِرِ فِيهَا

ترجمہ: ان اسماء سے کے لئے فاعل ضروری ہے۔ ان کا فاعل ضمیر مخاطب ہے جو ان میں مستتر ہے۔
تشریح: ان اسماء سے کے لئے فاعل ضروری ہے۔ کیونکہ فعل کی تمامیت فاعل پر
موقوف رہتی ہے۔ اور یہ اسماء اسماء افعال ہیں۔ لہذا ان کو بھی فاعل کی
ضرورت ہوتی۔ پس ان کا فاعل ضمیر مخاطب ہے جو ان میں مستتر ہے۔ مصنف
نے دُونَكَ، عَلَيْكَ میں کاف کو فاعل نہیں قرار دیا۔ جیسا کہ فرما کہتا ہے، اور نہ

فاعل کو محذوف مانا کہ حذف فاعل ناروا ہے بلکہ انھیں اسم میں ضمیر مخاطب کو جو ان میں مستتر ہے فاعل قرار دیا۔ یہی طریقہ اسلم ہے۔ تفصیل مطولات میں دیکھیے۔

ولا بد لهذه الاسماء من فاعل : واو، مستانفہ، لا، نفی جنس۔

ترکیب : بُدّ، مصدر۔ لام، جار۔ هذه الاسماء، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور جار مجرور ظرف لغو متعلق بُدّ سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر اسم ہوا۔ نفی جنس کا من، جار۔ فاعل، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ لا، نفی جنس اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ — و فاعلها، ضمیر المخاطب المستتر فیہا واو، عاطفہ۔ فاعلها، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ ضمیر المخاطب، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف۔ المستتر، اسم فاعل۔ ہو، ضمیر مستتر راجع ضمیر کی طرف فاعل۔ فیہا، جار مجرور متعلق المستتر سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت موصوف سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ۔

و تَلْتَةُ مِنْهَا مَوْضُوعَةٌ لِلْفِعْلِ الْمَاضِي. وَ تَرْفَعُ الْإِسْمَ بِالْفَاعِلِ عَلَيْهِ.

ترجمہ : اور ان اسماء تسع میں کے تین اسم فعل ماضی کے لئے موضوع ہیں۔ یعنی بعضی ماضی مستعمل ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنے مابعد اسم کو بر بنائے فاعلیت رفع دیتے ہیں۔

و تَلْتَةُ مِنْهَا، موضوعۃ للفعل الماضی : تلتہ، موصوف۔ من، جار۔

ترکیب : تها، ضمیر مجرور متصل راجع "تسعة"، کی طرف مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت موصوف صفت سے مل کر مبتدا۔ موضوعۃ، اسم مفعول۔ ہی، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ لام، جار۔ الفعل الماضی، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور متعلق موضوع سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ — و ترفع الاسم بالفاعل علیہ : واو، عاطفہ۔ ترفع، فعل مضارع معروف۔ ہی، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ الاسم، مفعول بہ۔ بالفاعل، جار مجرور متعلق ترفع سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔

أَحَدَهَا هَيْهَاتَ. فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِبَعْدٍ. مِثْلُ هَيْهَاتَ زَيْدٌ أَيُّ بَعْدَ زَيْدٍ

ترجمہ :- ان میں سے ایک ہیہات سے جو بعد کے معنی کے لئے موضوع ہے جیسے ہئیہات زید یعنی بعد زید زید بہت ہی دور ہوا۔

تشریح :- ہئیہات بعد کے معنی دیتا ہے۔ مگر محض خبر کے درجہ میں نہیں کہ متکلم مخاطب کو یہ اطلاع دے کہ مقصد کی جگہ دور ہے۔ بلکہ عندالمخاطب اپنے اس عقیدہ کا اظہار کرتا ہے کہ یہ بات بہت دور ہے۔ حاصل ہونے والی نہیں۔

وَتَأْتِيهَا سُرْعَانٍ. فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِسُرْعٍ. مِثْلُ سُرْعَانَ زَيْدٌ أَيُّ سُرْعَ زَيْدٍ

ترجمہ :- ان میں سے دوسرا سُرْعَان ہے۔ جو سُرْع کے معنی کے لئے موضوع ہوا ہے جیسے سُرْعَانَ زید یعنی سُرْع زید زید نے بہت ہی جلدی کی۔

تشریح :- سُرْعَانَ سُرْع کے معنی ادا کرتا ہے۔ مگر اس میں بھی علاوہ اخبار سرعت تعجب کے معنی نکلتے ہیں۔ سُرْعَانَ مَا صَنَعْتَ كَذَا اس کے معنی ہیں بہت ہی جلدی آپ نے یہ کام کر لیا۔

وَتَأْتِيهَا شَتَانٌ. فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ لِإِفْتِرَاقٍ. مِثْلُ شَتَانِ زَيْدٍ وَعَمْرٍو أَيُّ إِفْتِرَاقِ زَيْدٍ وَعَمْرٍو

ترجمہ :- ان میں سے تیسرا شَتَان ہے۔ جو اِفْتِرَاق کے معنی کے لئے موضوع ہوا ہے جیسے شَتَانِ زَيْدٍ وَعَمْرٍو یعنی اِفْتِرَاقِ زَيْدٍ وَعَمْرٍو زید و عمرو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

تشریح :- شَتَان اِفْتِرَاق کے معنی ادا کرتا ہے۔ مگر اِفْتِرَاق کے لئے تعدد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ علیحدگی و جدائی بغیر دو چیزوں کے — جن میں جدائی واقع ہو — متصور نہیں۔ اس لئے مثال میں شَتَانِ زَيْدٍ وَعَمْرٍو یعنی اِفْتِرَاقِ زَيْدٍ وَعَمْرٍو یعنی زید و عمرو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ یعنی ایک دوسرے سے بہت دور ہٹ گئے۔

النَّوْعُ الْعَاشِرُ

الْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ. وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ نَاقِصَةً لِأَنَّهَا لَا تَكُونُ بِمُجَرَّدِ الْفَاعِلِ كَلَامًا نَامًا فَلَا تَخْلُو عَنْ نَفْصَانِ. وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَةِ الْإِسْمِيَّةِ أَيْ الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ. فَتَرْفَعُ الْجُزْءَ الْأَوَّلَ مِنْهَا. وَيُسَمَّى اسْمَهَا. وَتَنْصِبُ الْجُزْءَ الثَّانِيَّ مِنْهَا. وَيُسَمَّى خَبَرَهَا. وَهِيَ ثَلَاثَةٌ عَشْرُ فِعْلًا

ترجمہ :- دو قسم افعال ناقصہ میں۔ ان افعال کا نام، افعال ناقصہ اس لئے رکھا گیا کہ یہ محض فعل سے مل کر کلام تام نہیں ہوتے۔ لہذا یہ افعال خالی از نقصان نہیں۔ یہ افعال جہد اسمی یعنی مبتدا اور خبر ہی پر داخل ہوتے ہیں۔ جزو اول کو رفع دیتے ہیں جو ان کا اسم کہلاتا ہے۔ اور جزو ثانی کو نصب جو ان کی خبر کہلاتی ہے۔ اور یہ کل تیرہ فعل ہیں۔

تشریح :- شایع فرماتے ہیں کہ ان افعال کا نام، افعال ناقصہ اس بنا پر تجویز ہوا کہ یہ محض فعل سے مل کر کلام تام نہیں ہوتے۔ بلکہ تمامیت کلام تکمیل مفعول یعنی منصوب کے ذکر کے محتاج رہتے ہیں۔ لہذا یہ افعال خالی از نقصان نہیں۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ: کان زیدٌ قائمًا جس کے معنی ہیں زید قائم تھا۔ بدون ذکر قائمًا ایک ناقص کلام ہے۔ جس پر سامع کو کوئی اطمینان بخش خبر نہ ملنے کے باعث خاموش رہنے کا موقع نہیں۔ وہ لامحالہ پوچھے گا کہ کتنا زید، کیا تھا؟ قائم تھا؟ قاعد تھا؟ راکب تھا؟ ماشی تھا؟ تندرست تھا؟ مریض تھا؟ کیا تھا؟ یا ہے زید، کیا ہے؟ عالم ہے؟ جاہل ہے؟ حکیم ہے؟ فلسفی ہے؟ کیا ہے؟ عرض بدون ذکر خبر سامع کا تردد زائل نہیں ہو سکتا۔ برخلاف جاء زیدٌ، قائم عمرو ذہب بکرٌ، مات خالدٌ وغیرہ کے۔ کہ ان میں سامع کے لئے ایک مکمل اطلاع موجود ہے اور اسے سننے کے بعد اس کا انتظار ختم ہو جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اس خبر سے کچھ پتہ نہیں چلا۔

صاحب صورت نے ان کے افعال ناقصہ کہنے کی وجہ ان کی فعلیت کا نقصان بتایا ہے۔ فعل میں معنی حدیثی اور زمانہ دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ان میں صرف زمانہ

دلائل علی الحدیث نہیں۔۔ کَانَ زَبِيْدًا قَائِمًا: میں قیام زید کا تعلق ماضی کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ کَانَ نے دلائل علی الماضی کے سوا اور کچھ نہیں بتایا لیکن قائم زَبِيْدًا میں قلم فعل جہاں اس قیام کے زمانہ ماضی سے متعلق ہونے پر دال ہے وہاں خود فعل قیام جو معنی حدیثی ہیں اس پر بھی دال ہے۔ اسی بنا پر کَانَ زَبِيْدًا میں جب کہ کان تا مہ ہوا، معنی حدیثی ظاہر کئے جاتے ہیں یعنی وجد زید: وجود معنی حدیثی ہیں یعنی پایا جانا۔

— صاحب صور فرماتے ہیں کہ افعال ناقصہ سے اس نقصان کو دور کرنے کے لئے خبر کا ذکر ضروری قرار دیا۔ گویا یہ خبر اس نقصان کا بدل ہے۔ ذکر خبر سے یہ معلوم ہو گیا کہ ان کی تمامیت فاعل یعنی اسم پر نہیں ہوتی۔ بلکہ بطور افعال متعدیہ اپنے ما بعد ایک دوسرے منصوب اسم پر ان کی تمامیت کا انحصار ہے جو بمنزلہ مفعول سمجھا جائیگا۔ فافہم

النوع العاشر: مرکب توصیفی مبتدا۔ الـ افعال الناقصة: مرکب توصیفی خبر
مرکبیب۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وانما سمیت ناقصة،

لانها لا تكون بمجرد الفاعل كلاً ما تأمناً: واو، عاطفہ۔ انما، کلمہ حصر۔ سمیت، فعل ماضی مجہول۔ ہی، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ ناقصة، مفعول بہ۔ لام، جار۔ اَنْ، حرف مشبہ بالفعل۔ ها، اسم۔ لا، حرف نفی۔ تكون، فعل مضارع ناقص۔ ہی، ضمیر مستتر ذوالحال با، جار۔ مجرد۔ اسم مفعول مضاف۔ الفاعل، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر اسم ہوا، تکون کا۔ کلاً ما تأمناً، مرکب توصیفی خبر۔ فعل ناقص اسم خبریہ۔ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ اَنْ، اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرد۔ جار مجرور متعلق سمیت سے۔ فعل نائب فاعل مفعول بہ (ثانی) اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔۔۔

فَلَا تَخْلُو عَنِ نَقْصَانٍ: فا، نتیجیہ۔ لا تَخْلُو، فعل مضارع۔ ہی، ضمیر مستتر فاعل۔ عَنِ، جار۔ نَقْصَانٍ، مجرور۔ جار مجرور متعلق لا تَخْلُو سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قوله وهي تَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَةِ اِسْمِيَّةٍ... آء، یہ افعال جملہ اسمیہ ہی پر دال ہوتے ہیں۔ جملہ فعلیہ پر دال نہیں ہوتے۔

تشریح:۔ جملہ اسمیہ (مبتدا اور خبر) کی تفسیر کرتے ہیں۔ یعنی وہ جملہ کہ جس کا پہلا

جزو مبتدا ہو اور دوسرا جزو خبر ہو۔

عبدالرسول کے بیان کے مطابق اس تفسیر کا یہ فائدہ ہوا کہ اَقَانَمُ بِالزَّيْدَانِ وغیرہ جملہ اسمیہ میں شامل ہیں مگر افعال ناقصہ کا ان پر داخلہ متمتع ہے۔ کیونکہ اَقَانَمُ کا ہمزہ استفہامی ہونے کی بنا پر صدارت کا مقتضی ہے۔ فعل ناقص کے داخل ہونے سے اس کی صدارت ختم ہو جاتی ہے۔

اب عہدات کے معنی یہ ہوتے کہ یہ افعال براہ راست مبتدا خبر پر داخل ہو کر اس کے عمل کو برطرف کر دیتے ہیں اور اپنا عمل جاری کرتے ہیں۔ یعنی جزو اول کو رفع دیتے ہیں جو ان کا اسم کہلاتا ہے۔ اور جزو ثانی کو نصب، جو ان کی خبر کہلاتی ہے۔ اور یہ کل تیرہ فعل ہیں۔ یعنی اصول۔ باقی ان کے ملحقات ہیں۔

الْأَوَّلُ كَانَ: وَهِيَ قَدْ تَكُونُ زَائِدَةٌ. مِثْلُ: إِنْ مِنْ أَفْضَلِهِمْ
كَانَ زَيْدًا: وَجِيئُذٍ لَا تَعْمَلُ.. وَقَدْ تَكُونُ غَيْرَ زَائِدَةٍ. وَهِيَ
تَجِيئُ عَلَى مَعْنَيْنِ: نَاقِصَةٌ، وَتَامَةٌ. — فَالْثَّاقِصَةُ تَجِيئُ
عَلَى مَعْنَيْنِ: أَحَدُهُمَا: أَنْ تَثْبُتَ خَبَرُهَا لِإِسْمِهَا فِي الزَّمَانِ
الْمَاضِي سَوَاءً كَانَ مُمَكِّنَ الْإِنْقِطَاعِ. مِثْلُ: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا
أَوْ مُتَمَتِّعًا الْإِنْقِطَاعِ. مِثْلُ: كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا: وَ
ثَانِيَهُمَا: أَنْ يَكُونَ بِمَعْنَى صَارَ مِثْلُ: كَانَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا: أَيْ
صَارَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا: وَالثَّامَةُ: تَبَيَّنَ بِفَاعِلِهَا فَلَا تَحْتَاجُ إِلَى
الْخَبَرِ فَلَا تَكُونُ نَاقِصَةً. وَجِيئُذٍ تَكُونُ بِمَعْنَى ثَبَّتَ
مِثْلُ: كَانَ زَيْدٌ: أَيْ ثَبَّتَ زَيْدٌ

ترجمہ:- پہلا فعل کان ہے۔ یہ کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے: إِنْ مِنْ أَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا (بیشک ان سب میں زید افضل ہے) زائد ہونے کے وقت عمل نہیں کرتا۔ اور کبھی غیر زائد ہوتا ہے۔ غیر زائدہ دو محض کیلئے آتا ہے۔ ناقصہ تامہ۔ پھر ناقصہ دو محض کیلئے آتا ہے۔ ایک یہ کہ خبر کا ثبوت کم کیلئے زائدہ ماضی میں ہوا ہو خواہ اس خبر کا اسم سے انقطاع ممکن ہو

جیسے كَانَ زَيْدًا قَائِمًا (زید کھڑا تھا)۔ یا انقطاع ممکن نہ ہو۔۔۔ جیسے كَانَ اللهُ مُعَلِّمًا حَكِيمًا (اللہ تعالیٰ خوب جانتے والے بڑے حکمت والے ہیں)۔۔۔ دوسرا کان بمعنی صَارَ ہوتا ہے۔ جیسے كَانَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا کے معنی صَارَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا کے ہیں۔۔ یعنی فقیر غنی ہو گیا۔۔۔ اور كَانَ تامہ اپنے فاعل پر تمام ہو جاتا ہے۔۔ پس وہ خبر کا محتاج نہ ہوگا لہذا ناقصہ بھی نہ ہوگا۔ اور اس وقت میں جب کہ وہ تامہ ہو ثبوت کے معنی میں ہوگا۔۔ مثال كَانَ زَيْدًا، بمعنی ثَبَتَ زَيْدٌ۔ زید ثابت ہے، یا موجود ہے، یا حاضر ہے۔

تشریح لغت عرب میں كَانَ کا استعمال مختلف صورتوں میں ہوا ہے۔ یہ کبھی زائد ہوتا ہے کہ اس کے ذکر یا عدم ذکر سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ لفظ اس کا کوئی عمل ظاہر ہوتا ہے جیسے اِنَّ مِنْ اَفْضَلِهِمْ كَانَ زَيْدًا میں فقط كَانَ زائد ہے۔ جس کا نہ کوئی عمل ہے اور نہ اس کے ذکر سے ماضی پر دلالت ہی مقصود ہے مثال کا ترجمہ یہ ہے کہ بے شک ان سب میں زید افضل ہے۔ زید کا نصب اِنَّ کی وجہ سے ہے کہ زید اس کا اسم ہے۔ اور مِنْ اَفْضَلِهِمْ خبر مقدم۔ كَانَ زائد ہے جو مثال مذکور میں اسم و خبر کا مقتضی نہیں ہے

بعض لوگوں نے اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ ”زید گذشتہ زمانہ میں ان سب سے افضل تھا،۔ اور ترکیب میں زید کو اسم اِنَّ، اور كَانَ کو خبر اِنَّ، اور مِنْ اَفْضَلِهِمْ کو خبر كَانَ ظاہر کیا ہے۔۔۔ یہ کھلی کھلی ہے۔ خبر اِنَّ کی تقدیم اسم اِنَّ پر ظروف کے علاوہ میں ناجائز ہے۔ اور كَانَ مِنْ اَفْضَلِهِمْ ظرف نہیں۔ البتہ اس اَفْضَلِهِمْ ظرف ہے اور مثال مذکور میں اِنَّ کی خبر مقدم واقع ہے۔

الغرض كَانَ کبھی زائد ہوتا ہے اور کبھی غیر زائد۔ غیر زائدہ میں دو صورتیں ہیں كَانَ ناقصہ، اور كَانَ تامہ۔ یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ناقصہ اور تامہ کا مدار ان کے معانی پر ہے۔ اسی لئے شارح نے وَهِيَ تَجْعَلُ مُعْتَبِرًا کی تعبیر اختیار فرمائی۔ ورنہ عَلِيٌّ وَجْهَيْنِ تقسیم کے موقع کے زیادہ مناسب تھا۔ خیر۔ اب فرماتے ہیں کہ ناقصہ میں دو معنی آئے ہیں۔ یعنی بلحاظ معنی اس میں دو صورتیں نکلتی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ كَانَ یہ بتائے کہ اس کے اسم سے خبر کا تعلق زمانہ ماضی میں رہا ہے۔ خواہ اس خبر کا اسم سے انقطاع ممکن ہو

یعنی زمانہ حال تک اس کا ثبوت مستمر نہ رہا ہو۔۔۔ جیسے کَانَ زَيْدًا فَأَتَمًّا میں قیام کا تعلق زید سے ماضی میں رہا۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ تا زمانہ تکلم یہ سلسلہ متدر رہا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے ماضی میں ایسا ہوا ہو۔ اس کے بعد ختم ہو گیا ہو۔ یا وہ اسم ایسا ہو کہ اس سے کسی حال میں بھی خبر کا انقطاع ممکن نہ ہو۔ جیسے کَانَ اللهُ عَلِيًّا حَكِيمًا میں کہ اللہ تعالیٰ کا علیم و حکیم ہونا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ الحاصل کسی کا یہ کہنا کہ کَانَ میں استمرار اور دوام پر دلالت ہوتی ہے کہ پورے زمانہ ماضی میں خبر کَانَ کا اسم کَانَ سے تعلق رہا ہے، یہ ایسا ہی غلط ہے جیسا یہ سمجھنا کہ کَانَ کے لئے انقطاع لازم ہے اور کَانَ اللهُ عَلِيًّا حَكِيمًا۔ کا یہ مفہوم قرار دینا کہ معاذ اللہ! خدا پہلے علیم و حکیم تھا، اب نہیں۔ غرض استمرار و دوام یا انقطاع یہ دونوں امر کَانَ کے مدلول سے زائد اور باہر کی چیز ہیں۔ جن کا مقامی طور پر تعین قرآن سے ہو سکے گا، ویسے کچھ نہیں۔

قوله وَتَابِيَهُمَا أَنْ يَكُونَ بِمَعْنَى صَارَ... آه۔ کَانَ ناقصہ میں دوسرے معنی صَارَ ہوتے ہیں یعنی تبدیل احوال پر دلالت ہوتی ہے۔ کَانَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا کے معنی صَارَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا کے ہیں۔ یعنی فقر کے حال سے نکل کر غنا کے حال میں پہنچ گیا۔

مثَلُ إِنْ مِنْ أَفْضَلِهِمْ كَانِ زَيْدًا؛ مثَلُ، مضاف۔ إِنْ، حرف مشبہ بالفعل کہ کیسب۔ مَنْ، جار۔ أَفْضَلِهِمْ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ کَانَ، زائدہ۔ زَيْدًا، اسم مؤخر۔ إِنْ، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا مثل مضاف کا۔ وَحِينَئِذٍ لَا تَعْمَلُ؛ حِينَئِذٍ، حسب ترکیب سابق مفعول فیہ مقدم۔ لَا تَعْمَلُ، فعل، ہی، ضمیر مستتر راجع کَانَ کی طرف فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔۔۔ وَهِيَ تَجِيئُ عَلَىٰ مَعْنِيَيْنِ نَاقِصَةٌ وَتَامَةٌ وَادٌ، عاطفہ۔ هِيَ، مبتدا۔ تَجِيئُ، فعل۔ هِيَ، ضمیر مستتر فاعل۔ عَلَىٰ، جار۔ مَعْنِيَيْنِ، بدل منہ۔ نَاقِصَةٌ، معطوف علیہ۔ وَادٌ، عاطفہ۔ تَامَةٌ، معطوف۔ مَعطوف علیہ معطوف سے مل کر بدل کل۔ مبدل منہ بدل سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق تَجِيئُ سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

احدہما، ان یثبت خبرہا لا سمہا فی الزمان الماضی۔۔۔ احدہما، مرکب اضافی

بتدا، اَنْ، ناصبہ مصدریہ۔ یثبت، فعل مضارع معروف۔ خبرها، مرکب اضافی فاعل۔ لام، جار۔ اسمها، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق یثبت سے۔ فی، جار۔ الزمان الماضي، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق (ثانی) یثبت سے۔ فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ بتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ — سواء کان ممکن الانقطاع؛ سواء، بمعنی مستو، خبر مقدم کان، فعل ناقص (جو صرف معنی حدیٰ پر دلالت کرتا ہے) ہوا ضمیر مستتر اسم۔ ممکن الانقطاع، مرکب اضافی محظوف علیہ۔ او معتنع الانقطاع؛ محظوف بمعظوف علیہ محظوف سے مل کر خبرگان کی۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتدا مؤخر۔ بتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

قوله و التامة ... آه۔ اور کان تامہ اپنے فاعل پر تام ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ خبر کا محتاج نہ ہوگا تو ناقصہ بھی نہ ہوگا۔ اور اس وقت میں جب کہ وہ تامہ ہوئی تبت کے معنی میں ہوگا۔ مثال۔ کان زیدٌ؛ بمعنی تبت زیدٌ؛ زید ثابت ہے، یا موجود ہے۔ یا حاضر ہے۔

تشریح: یعنی کان تامہ میں ناقصہ کی طرح ثبوت للغير نہیں ہوتا۔ تاکہ دوسرے جزو کی ضرورت پڑے یعنی خبر کی۔ بلکہ خود فاعل کا ثبوت یعنی اس کا تحقق اور وجود ہوتا ہے۔ کان زیدٌ؛ کے معنی زید موجود ہے، یا ثابت ہے۔ نہ یہ کہ زید موجود کے لئے قیام، قعود، یا مجھی و ذہاب کا ثبوت ہو رہا ہے۔ اسی طرح کان ناقصہ بھی ثبوت للغير کے معنی سے قطع نظر کرنے کے بعد تامہ بن جاتا ہے۔ مثلاً کان زیدٌ قائماً؛ میں کان ناقصہ ہے۔ کیونکہ مثال کی تشریح اس طرح کی جاتی ہے کہ: زید کے لئے قیام ثابت ہے۔ اور اگر تشریح بدل کر یوں کی جائے کہ قیام زید تحقق ہے تو پھر یہ ناقصہ تامہ ہو گیا۔ اسی لئے شارح نے "فَلَا تَكُونُ نَاقِصَةً"، کا جملہ بڑھا دیا۔ جو بظاہر غیر ضروری سا معلوم ہو رہا ہے۔ یعنی جب خبر کی حاجت نہ ہو اور مضمون جملہ یعنی خبر کا مصدر و مضاف باسْم کا ثبوت مقصود ہو تو پھر وہ بھی تامہ ہی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ثبوت الشئ للشئ جو ناقصہ کی شرط ہے وہ صورت مذکورہ میں باقی نہ رہی۔ کان زیدٌ؛ میں اگر زید فاعل کا تحقق ہے تو کان قیام زید میں بھی فاعل ہی کا تحقق ہے کیونکہ قیام زید جو کہ مضمون ہے

بلد زید قائم کا وہ فاعل واقع ہو رہا ہے۔ والشرع علم۔

والتامة تتم بفاعلها: التامة مبتدأ، تتم فعل مضارع، هي ضمير
مؤکریب: مستتر فاعل۔ با، جار۔ فاعلها، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق تتم
سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ۔۔۔ فلا تحتاج الى الخبر۔ فا، فصیحة۔ لا تحتاج، فعل۔ هي، ضمیر مستتر فاعل
الى الخبر، جار مجرور متعلق لا تحتاج سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَالثَّانِي صَارَ.. وَهِيَ يَلَا تُنْقَالُ. اَمْي لَا تُنْقَالُ الْاِسْمُ مِنْ
حَقِيْقَةِ اِلَى حَقِيْقَةِ اٰخَرَى. نَحْوُ صَارَ الطَّيْنُ خَرْفًا: اَوْ مِنْ
صِفَةٍ اِلَى صِفَةٍ اٰخَرَى. مِثْلُ صَارَ زَيْدٌ عَيْنًا: وَقَدْ تَكُوْنُ
تَاْمَةً يَمَعْنَى الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَكَانٍ اِلَى مَكَانٍ اٰخَرَ وَجِيْنْدٍ
تَتَعَدَّى بِاِلَى. نَحْوُ: صَارَ زَيْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلَى بَلَدٍ

ترجمہ۔ دوسرا فعل ناقص صَارَ ہے۔ اور اس میں انتقال کے معنی ہوتے ہیں خواہ
اسم کا یہ انتقال ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف ہو جیسے صَارَ الطَّيْنُ
خَرْفًا: کارا ٹھیکرا بن گیا۔ (طین اور خرف دو جدا گانہ حقیقتیں سمجھی جاتی ہیں)۔
یا محض ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف ہو۔ جیسے صَارَ زَيْدٌ عَيْنًا: زید
مالدار ہو گیا۔ (یعنی فقر و افلاس کی حالت سے نکل کر غنی اور تو نگر کی حالت
میں آ گیا۔ حقیقت زید غنی اور زید فقیر کی ایک ہے۔ صرف حالات کا تبدل ہوا ہے۔
پہلے صفت فقر کا موصوف تھا۔ اب صفت غنی کا موصوف بن گیا۔)۔ اور صَارَ كَسْبِي
تامتہ ہوتا ہے۔ انتقال مکانی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور اس وقت متعدی بالی
ہوتا ہے۔ جیسے۔ صَارَ زَيْدٌ مِنْ بَلَدٍ اِلَى بَلَدٍ: زید ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف
منتقل ہوا۔

حاصل یہ ہے کہ صَارَ ماضی اور حال کی حالت ایک دوسرے سے مختلف ظاہر
نشریح کرتا ہے۔ کہ اس کے اسم کے لئے جو چیز اس وقت حاصل ہے وہ اس سے
مختلف ہے جو اس سے پہلے وقت میں اسے حاصل تھی مٹی نے طینت چھوڑ کر صورت خرف

ماہل کر لی۔۔ زید سابق زمانہ میں فقیر تھا اب غنی ہو گیا۔ لیکن گناہ حال میں سابق کی تبدیلی یا عدم تبدیلی سے کوئی تعرض نہیں کرتا۔ وہ تو صرف گذشتہ کے حال سے بحث کرتا ہے کہ زید مثلاً سابق زمانہ میں مریض تھا، یا مسافر تھا، اب کیا ہے، اس سے سکوت۔ انتقال اور تبدیلی خواہ ذوات کی ہو یا صفات کی جب تک سابق اور لاحق دونوں حالوں کا ذکر نہ ہو کلام تام نہیں ہو سکتا۔ لہذا اسم کے بعد خبر کے ذکر کی ضرورت باقی رہی اگر یہ کہا جائے کہ انتقال من صفة الی صفة اخری، اور انتقال من مکان الی مکان آخر میں کیا فرق ہے کہ اس کو تامہ اور اس کو ناقصہ کہا جاتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک بظاہر دونوں انتقال یکساں معلوم ہوتے ہیں مگر واقعہ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انتقال من ذات اور من صفة میں منتقل ایہ ذات یا صفات کا حصول اسم کے لئے لازم ہے جو پہلے سے نہ تھا۔ لیکن انتقال من مکان الی مکان میں تعلق بالمکان ایسا سمجھو جیسا کہ افعال کا مفاعیل سے ہوا کرتا ہے کہ حدیث: یعنی معنی مصدری کی اسناد الی الفاعل تو لا بدی ہوتی ہے لیکن تعلق بالمفعول پیدا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ طین خزف بن گئی۔ بازیذ فقیر مالدار ہو گیا۔ یہ تغیر تو فاعل یا اسم کی ذات و صفات کا ہے جو اس کے ساتھ لازم ہے۔ لیکن انتقال من دار الی دار کا تغیر ذات فاعل کے لئے لازم ہے، اور نہ وصف لازم کی حیثیت میں ہے۔ ایک ظاہری نئی ہے۔ والشرع سلم۔

کبھی صَار ذباب اور انتقال مکانی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس وقت اسے خبر کی حاجت نہیں ہوتی۔ اور وہ تامہ ہوتا ہے۔ اور متعدی بنی ہوتا ہے۔ صَار زَيْدٌ مِنْ بَكْدِ اِلَى بَكْدِ: زید ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل ہوا۔

وہی، وللانتقال۔ ہی، ابتدا، لام، جار، الانتقال، مفسر۔ ای

ترکیب: لا انتقال الاسم من حقيقة الی حقيقة اخری۔ ای، حرف تفسیر لام، جار۔ انتقال، مصدر متناہ۔ الاسم، مضاف الیہ۔ من حقيقة، جار مجرور متعلق انتقال سے۔ الی، جار۔ حقيقة اخری، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق اسقال سے۔ انتقال، مضاف الیہ اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ۔ او من صفة الی صفة اخری: او حرف عطف۔ (انتقال الاسم مقرر) من صفة،

متعلق اول۔ الی صفة الی، متعلق ثانی۔ انتقال، مع مضاف الیہ مقدر اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مضمر مضمر مستتر جار مجرور مل کر خبر۔ — وقد تكون تاماً، بمعنی الانتقال من مکان الی مکان آخر؛ واو، عاطفہ۔ قد تكون، فعل مضارع ناقص، ہی، ضمیر مستتر اسم۔ تاماً، موصوف۔ با، جار۔ معنی، مضاف۔ الانتقال، مصدر۔ من مکان، جار مجرور متعلق اول الانتقال سے۔ الی مکان الی، متعلق ثانی۔ الانتقال دونوں متعلقوں سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور ظرف منقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ — وحينئذ تتعدى بالی؛ واو، عاطفہ۔ حينئذ حسب ترکیب مذکور مفعول فیہ مقدم۔ تتعدى، فعل۔ ہی، ضمیر مستتر فاعل۔ با، جار۔ لفظ الی، مجرور جار مجرور متعلق تتعدى سے۔ فعل فاعل مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔ نحو صار زيد من بلد الی بلد؛ نحو مضاف۔ صار، فعل۔ زيد، فاعل۔ من بلد، متعلق اول۔ الی بلد، متعلق ثانی۔ فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا۔

وَالثَّالِثُ أَصْبَحَ، وَالرَّابِعُ أَضْحَى، وَالخَامِسُ أَمْسَى.
فَهَذِهِ الثَّلَاثَةُ لَا قَرَانَ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ بِأَوْقَاتِهَا الَّتِي هِيَ
الصَّبَاحُ وَالضُّحَى وَالْمَسَاءُ. نَحْوُ أَصْبَحَ زَيْدٌ عَمِيئًا؛ مَعْنَاهُ
حَصَلَ عَمَاءُ فِي وَقْتِ الصَّبَاحِ. وَنَحْوُ أَضْحَى زَيْدٌ حَاكِمًا
مَعْنَاهُ حَصَلَ الْحُكُومَةُ فِي وَقْتِ الضُّحَى.. وَنَحْوُ أَمْسَى
زَيْدٌ قَارِيًا؛ مَعْنَاهُ حَصَلَ قِرَاةُهُ فِي وَقْتِ الْمَسَاءِ؛

ترجمہ :- اور تیسرا فعل ناقص اصبح ہے۔ چوتھا اضحیٰ، اور پانچواں امسی۔ یہ تینوں مضمون جملہ کی قربت اور مقارنت اپنے اپنے (مدلولہ) اوقات کے ساتھ۔

رج کا راضی و حال اور استقبال۔) بتاتے ہیں۔ وہ اوقات یہ ہیں صَبَاح۔ (جو مدلول ہے اَصْبَحَ کا)۔ یعنی صبح کا وقت۔ اور صُنْحی۔ (جو مدلول ہے اَصْحَى کا)۔ یعنی چاشت کا وقت۔ اور مَسَاء۔ (جو مدلول ہے اَمْسَى کا)۔ یعنی شام کا وقت جیسے۔ اَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا: یعنی۔ (راضی میں)۔ صبح کے وقت زید کو غنا حاصل ہوا اَصْحَى زَيْدٌ حَاكِمًا: چاشت کے وقت زید کو حکومت حاصل ہوئی۔ اَمْسَى زَيْدٌ قَارِيًا: زید شام کے وقت قاری ہوا۔

تشریح: یہ اوقات تو ان کے مادہ کا مدلول ہوتے۔ دوسرے وہ اوقات ہیں جو ان کی ہیئت ترکیبی اور صورت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً اَصْبَحَ کی صورت سے ماضی، اور يُصْبِحُ کی صورت سے حال و استقبال۔ ایسے ہی اَصْحَى بیضحی، اَمْسَى یُعْصِي۔

فَهَذِهِ الثَّلَاثَةُ لِأَقْتِرَانِ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ بِأَوْقَاتِهَا الَّتِي هِيَ الصَّبَاحُ، كَرُكِيْبٍ: وَالصُّنْحَى، وَالْمَسَاءَ۔ فَ، تَفْصِيْلِيَّةٌ۔ هَذِهِ، اسْمُ اِسْتِشَارَةٍ مَوْصُوفٍ. الثَّلَاثَةُ مَشَارُؤِ اِيَّةِ صِفْتِ مَوْصُوفٍ صِفْتِ سَلِّ كَرُكِيْبًا۔ لَامٌ، جَارٌ۔ اِقْتِرَانٌ، مَصْدَرٌ مِضْفٍ مَضْمُونِ الْجُمْلَةِ، مَرْكَبٌ اِضْطِنَاقِيٌّ مِضْفٍ اِلَيْهِ. بَا، جَارٌ۔ اَوْقَاتِهَا، مَرْكَبٌ اِضْطِنَاقِيٌّ مَوْصُوفٍ الَّتِي، اسْمٌ مَوْصُولٌ۔ هِيَ، بَدَأَ. الصَّبَاحُ، اِنْفِئَةٌ دُوْنُوں مَعْطُوفَاتِ سَلِّ كَرُكِيْبٍ۔ بَدَأَ خَبْرٌ سَلِّ كَرُكِيْبٍ اِسْمِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ هُوَ كَرُكِيْبٌ مَوْصُولٌ سَلِّ مَلِّ كَرُكِيْبٍ مَوْصُوفٍ صِفْتِ مَلِّ كَرُكِيْبٍ جَارٌ مَجْرُورٌ مُتَعَلِّقٌ اِقْتِرَانِ سَلِّ مَوْصُولِ اِيَّةِ اِسْمِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ مَجْرُورٌ ظَرْفٌ مُسْتَقَرٌّ هُوَ كَرُكِيْبٌ مَجْرُورٌ خَبْرٌ بَدَأَ خَبْرٌ سَلِّ كَرُكِيْبٍ اِسْمِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ۔

وَهَذِهِ الثَّلَاثَةُ قَدْ تَكُونُ بِمَعْنَى صَارَ مِثْلُ اَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا: وَ اَمْسَى زَيْدٌ كَاثِبًا: وَ اَصْحَى الْمَظْلَمُ مُنْبِرًا:

ترجمہ: یہ تینوں فعل ناقص کبھی صَارَ کے معنی میں ہوتے ہیں۔ جیسے اَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا: اس کے معنی صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا کے ہیں۔ اَمْسَى زَيْدٌ كَاثِبًا: زید کا تب ہو گیا اَصْحَى الْمَظْلَمُ مُنْبِرًا: ہو گیا تاریک نور۔ یعنی ظلمت سے نور کی طرف منتقل ہو گیا۔ (مظلم: بقع لام، تاریک۔ مُنْبِرٌ بمعنی منور روشن)

تشریح: یعنی مجرد انتقال کے معنی کے لئے ان کا استعمال ہوتا ہے۔ وہ خصوصی اوقات جو ان کے مواد میں شامل ہیں زیر نظر نہیں آتے۔

و هذه الثلثة، قد تكون بمعنى صار؛ هذه الثلثة، اسم اشاره
ترکیب: مشار الیہ بل کر مبتدا۔ قد تكون، فعل ناقص، ہی، ضمیر مستتر اسم۔ با، جار
 معنی صار، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر
 سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَقَدْ تَكُونُ تَأْتِيَةً مِثْلُ أَصْبَحَ زَيْدٌ بِمَعْنَى دَخَلَ زَيْدٌ فِي
 الصَّبَاحِ.. وَأَمْسَى عَمْرٌو؛ أَيْ دَخَلَ عَمْرٌو فِي الْمَسَاءِ.
 وَأَصْحَى بَكْرٌ؛ أَيْ دَخَلَ بَكْرٌ فِي الصُّبْحِ

ترجمہ: یہ افعال ثلاثہ کبھی تامہ ہوتے ہیں۔ (جب کہ ان کے معانی دخول فی المآخذ کے ہوں)۔ چنانچہ أَصْبَحَ زَيْدٌ کے معنی زید صبح میں داخل ہوا۔ (یعنی زید صبح آئی) اَمْسَى عَمْرٌو کے معنی عمر و شام میں داخل ہوا۔ (یعنی شام کا وقت ہو گیا۔) أَصْحَى بَكْرٌ کے معنی بکر چاشت میں داخل ہوا۔ (یعنی بکر کے لئے چاشت کا وقت آ گیا) **تشریح:** یعنی فی العشاء۔ معنی اولیٰ کی رو سے یہ تینوں ناقصہ تھے اسی وجہ سے وہاں خبر کا ذکر لازم تھا۔ مثلاً اسی مثال میں لمجاہ معنی اول یوں کہتے أَصْبَحَ زَيْدٌ ذَا صَالٍ؛ یعنی زید صبح کے وقت مالدار ہو گیا۔ یا اَمْسَى عَمْرٌو مَرِيضًا؛ عمرو کو بیماری شام کے وقت لگی۔ یا أَصْحَى بَكْرٌ مُسَاهِرًا؛ بکر چاشت کے وقت مسافر ہوا۔ اور أَصْبَحَ زَيْدٌ؛ یعنی دَخَلَ زَيْدٌ فِي الصَّبَاحِ کی صورت میں اسے خبر کی حاجت نہیں۔ اس کے تو صرف اتنے ہی معنی ہیں کہ زید کو صبح ملی، شام میسر آئی، دوپہر دیکھنی نصیب ہوئی، عشاء کا وقت پایا، یہ دخول فی الزمان ایسا ہی ہے جیسا کہ دخول فی المكان مثلاً اَخْرَقَ عِرَاقٌ میں داخل ہوا، اور اَنْجَدَ نَجْدٌ میں پہنچا۔ کہ وہ بھی فاعل پر تام ہوجانا ہے اور۔۔۔

وَالسَّابِغُ مَسْ ظَلٌّ، وَالسَّابِغُ بَاتٌ، وَهَذَا قَبْرَانِ مَصْنُوعَانِ

الْجُمْلَةُ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ. نَحْوُ ظَلَّ زَيْدٌ كَاتِبًا: أَيُ حَصَلَ
كَاتِبَتُهُ فِي النَّهَارِ. وَبَاتَ زَيْدٌ كَاتِبًا: أَيُ حَصَلَ نَوْمُهُ فِي
اللَّيْلِ.. وَقَدْ تَكُونَانِ بِمَعْنَى صَارَ مِثْلُ ظَلَّ الصَّبِيَّ بِالْعَمَاءِ
وَبَاتَ الشَّبَابُ شَيْخًا

ترجمہ :- (افعال ناقصہ کا چھٹا فعل ظل، اور ساتواں بات ہے۔ یہ دونوں بھی اپنے
جملہ کے مضمون کو دن اور رات کے ساتھ مقارن ظاہر کرتے ہیں جیسے ظلَّ زَيْدٌ
كَاتِبًا: زید کو دن میں کتابت حاصل ہوئی۔ بَاتَ زَيْدٌ كَاتِبًا: زید کو رات میں نیند
آئی۔ اور بھی یہ دونوں صَارَ کے معنی میں آتے ہیں۔ (یعنی وہی تبدیلی احوال
کے لئے)۔ جیسے ظَلَّ الصَّبِيَّ بِالْعَمَاءِ: بچہ بالغ ہو گیا۔ بَاتَ الشَّبَابُ شَيْخًا
جوان لڑھا ہو گیا۔

تَحْقِيقٌ: ظَلَّ: يَظُلُّ مُظَلُّوْلًا. اِزْ سَمِعَ.. بَاتَ: يَبِيتُ بِيَوْمَةٍ:
تَحْقِيقٌ: رات گذارنی، از ضرب۔ یا بَاتَ يَبَاتُ جیسے هَابَ يَهَابُ از
سَمِعَ.. شَبَابٌ: جَوَانِي. شَيْخُوْحَةٌ: بُرْصَايَا.

وہما، لا قتران مضمون الجملة بالنهار والليل: ہما، ابتدا۔
ترکیب :- لام، جار، اقتران، مضاف۔ مضمون الجملة، مرکب اضافی مضاف
با، جار۔ النهار، معطوف علیہ۔ والليل، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور
جار مجرور متعلق اقتران سے۔ اقتران مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر
مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَالثَّامِنُ مَا دَامَ وَهِيَ لِتَوْقِيفِ شَيْءٍ بِمُدَّةِ ثُبُونِ خَبَرِهَا
لِاسْمِهَا. فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهَا جُمْلَةٌ فِعْلِيَّةٌ أَوْ اسْمِيَّةٌ
نَحْوُ اجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا: وَزَيْدٌ قَائِمٌ مَا دَامَ عَمْرٌو قَائِمًا

ترجمہ :- آٹھواں مادام ہے۔ اور یہ آتا ہے کسی شئی یا کسی کام کی تمدید اور زمین وقت

کے لئے اس مدت کے ساتھ کہ جس میں اس کے اسم کے ساتھ اس کی خبر ثابت رہے۔

پس ضروری ہے کہ قبل مادام کوئی جملہ ہو۔ اسمیہ، یا فعلیہ۔ (جملہ فعلیہ کی) مثال :-

اجلس مادام زیدٌ جالساً؛ تو بیٹھ! جب تک کہ زید بیٹھا ہے۔ (جملہ اسمیہ کی)

مثال: زیدٌ قائمٌ مادام عمّو قائماً؛ زید قائم ہے جب تک کہ عمرو قائم رہے۔

تشریح: یعنی کسی فعل یا کسی امر کی اس طرح حد بندی کرنا کہ جب تک فلاں چیز

تشریح: (مثلاً خبر مادام، فلاں کے (مثلاً اس کے اسم کے) لئے ثابت رہے،

یا فلاں کے ساتھ قائم رہے اس وقت تک تمھیں یہ کام کرنا ہے۔ پس یہاں

دو چیزیں ہوں گی۔ (۱) ایک وہ شئی کہ جس کے زمانہ فعل کی توقیت و تحدید کرنا چاہتے

ہیں۔ (۲) اور دوسری وہ چیز جس کو مادام کے تحت شئی اول کی حد بندی کیلئے

ذکر کیا جاتا ہے۔ اسی کو شارح فرماتے ہیں کہ ”یہ ضروری ہے کہ قبل مادام کوئی

جملہ ہو۔ اسمیہ ہو، یا فعلیہ۔“ کیونکہ مادام تو ظرف زمان کی حیثیت میں آگیا۔ یہ تو

فعل کا وقت بتائے گا۔ پھر جب تک وہ فعل مذکور نہ ہونے سے طرف سے تو کوئی کلام

تام ہو نہیں سکتا اجلس مادام زیدٌ جالساً؛ جملہ فعلیہ کی مثال ہے۔ اس کا

ترجمہ ہے تو بیٹھ! جب تک کہ زید بیٹھا ہے۔ مخاطب سے جلوس کی خواہش کرتا ہے

یا اس کو جلوس کا امر کرتا ہے۔ کتنے وقت میں؟ اس کی تحدید کردی مادام زیدٌ

جالساً کے ساتھ۔ یعنی تمھارے جلوس کی مدت اتنی ہو جیتی کہ زید کے جلوس ہی

یعنی تمھیں زید کے بیٹھے رہنے تک بیٹھنا ہوگا۔ — زیدٌ قائمٌ مادام عمّو

قائماً؛ زید قائم ہے جب تک عمرو قائم ہے یعنی قیام زید کی مدت قیام عمرو کے بقدر ہے

وہی! لتوقیت شئ بعدة ثبوت خبرها لا سمها؛ واو، عاطفہ۔

کہ کیب ہی، مبتدا، لام، جار۔ توقیت، مصدر مضاف۔ شئ، مضاف الیہ۔ با،

جار۔ مدۃ، مضاف۔ ثبوت، مضاف الیہ مضاف۔ خبرها، مرکب اضافی مضاف الیہ۔

لام، جار۔ اسمها، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثبوت سے۔ ثبوت اپنے

مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور متعلق توقیت سے

توقیت مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے

مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔ — فلا بدٌ من ان یکون قبلها جملة فعلیة او اسمیة

فأفصیحہ۔ لا، برائے نفی جنس۔ بَدَّ، اسم من، جار۔ ان، ناصبہ۔ یکون، فعل مضارع ناقص۔ قبلہا، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ جملة، موصوف۔ فعلیۃ۔ معطوف علیہ۔ او، حرف عطف۔ اسمیۃ، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر اسم مؤخر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملة فعلیۃ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ لا، نفی جنس اسم و خبر سے مل کر جملة اسمیۃ خبریہ ہوا۔ نحو اجلس مادام زید جالساً؛ نحو، مضاف۔ اجلس، فعل امر، انت، ضمیر مستقر فاعل۔ مادام، فعل ناقص۔ زید، اسم۔ جالساً، خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملة فعلیۃ خبریہ ہو کر ظرف (مفعول فیہ)۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملة فعلیۃ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ۔ — وزید قائم، مادام عمر و قائم؛ واد، عاطفہ۔ زید، مبتدا۔ قائم، اسم فاعل ہو، ضمیر مستقر زید کی طرف راجع فاعل۔ مادام، حسب ترکیب سابق مفعول فیہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ بتدا خبر سے مل کر جملة اسمیۃ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ نحو مضاف کا۔

وَالثَّاسِعُ مَا زَالَ؛ وَالْعَاشِرُ مَا بَرِحَ؛ وَالْحَادِي عَشْرًا مَا انْفَكَّ
وَالثَّانِي عَشْرًا مَا قَبِيَ. وَقَدْ يُقَالُ مَا أَفْتَأَ، وَمَا أَفْتَأَ. وَكُلُّ
وَاجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْأَفْعَالِ الْأَرْبَعَةِ لِدَوَامِ ثُبُوتِ خَبَرِهَا
لِاسْمِهَا مُذْقِيئَةٌ وَيَلْتَزِمُهَا النَّفْيُ. مِثْلُ مَا زَالَ زَيْدٌ عَالِمًا؛
وَمَا بَرِحَ زَيْدٌ صَائِمًا؛ وَمَا قَبِيَ عُمَرُ وَفَاضِلًا؛ وَمَا انْفَكَّ بَكْرٌ عَائِلًا؛

ترجمہ:- نواں ما زال، دسواں ما برح، گیارہواں ما انفك، اور بارہواں ما قبئ
- (بحرہ تا اور آخر میں ہمزہ جیسے علم، از باب سح بمعنی برح۔) ہے۔ اور بھی
اس کو ما فتأ۔ (بفتح تا، اور آخر میں ہمزہ)۔ اور ما افتأ (بوزن ما اكرم از
باب افعال) بھی کہتے ہیں۔ اور افعال اربعہ میں کا ہر ایک یہ بتاتا ہے کہ جس
وقت سے اسم میں خبر کی قابلیت پیدا ہوئی ہے یا اس نے خبر کو قبول کیا ہے اس

وقت سے برابر یہ خبر اس کے اسم کے لئے ثابت ہے۔ اور ان سب کے لئے نفی لازم ہے۔ جیسے مَا زَالَ زَيْدٌ عَالِمًا؛ زید برابر عالم رہا۔ مَا بَرِحَ زَيْدٌ صَائِعًا؛ زید برابر روزہ دار رہا۔ مَا فِتَيْ عَمْرٌو فَاَصْلًا؛ عمرو برابر فاضل رہا۔ مَا انْفَلَتْ بَكْرٌ عَاقِلًا؛ بکر ہمیشہ عاقل ہے۔

تشریح یعنی ان افعال اربعہ کی خبر بطریق استمرار و دوام اپنے اسم کے لئے ثابت ہے۔ کسی وقت منفک نہیں ہوتی۔ مَا زَالَ زَيْدٌ أُمِيْرًا؛ زید جس وقت سے بھی قابل امارت ہوا ہے برابر امیر ہی ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اور ان سب کے ساتھ نفی لازم ہے۔ یعنی زَالَ، انْفَلَتْ، بَرِحَ، فِتَى، مَاضَى، اَدِيْرًا، يَنْفَكُ، يَبْرَحُ، يَفْتَأُ، پُرْكَوْنِي، كُوْنِي حرف نفی ضرور ہوگا۔ مثلاً مَاضَى، بِرْمَا، اَوْرَلَا۔ اور مضارع پُرْنِ، يَالَا، يَامَا، يَالْم۔ اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ مقصود ہے استمرار۔ اور وہ بغیر حرف نفی کے ان کلمات پر داخل ہوتے پورا ہوتا نہیں۔ لہذا حرف نفی کا لزوم ضروری ہوا۔ زوال ہو یا انفکاک، براح ہو یا فتا، ان سب میں نفی کے معنی موجود ہیں۔ ہٹنا، ملنا، اپنی جگہ چھوڑنا، ایک دوسرے سے جدا ہونا۔ یہی ان سب کے مشترک معانی ہیں۔ اور سب میں نفی کا مضمون موجود ہے۔ یعنی سابق حالت کی نفی ہو رہی ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جب نفی پر نفی داخل ہو تو اس میں اثباتی معنی پیدا ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ جب نفی نہیں تو اثبات ہوگا۔ اور جب نفی کسی وقت نہیں تو اثبات ہر وقت ہوا۔ یہی معنی استمرار کے ہیں۔ لیکن اس کا مدار سماع پر ہے۔ یہ نہیں کہ جہاں اور جس کلمہ میں نفی کے معنی دیکھے وہاں مانا فیہ، یا اس کے دیگر اخوات کلمہ پر داخل کر کے استمرار و دلالت کرائی مثلاً انفصال، مفارقت ان میں بھی وہی نفی موجود ہے۔ اب استمرار پیدا کرنے کے لئے کوئی یوں کہنے لگے مَا انْفَصَلَ زَيْدٌ هُنَارِيًّا؛ یا مَا فَارَقَ زَيْدٌ هُنَارِيًّا؛ تو یہ غلط ہوگا۔ بلکہ مقصود استمرار کی غرض سے تعبير مَا انْفَصَلَ زَيْدٌ مِنْ الصَّرْبِ؛ یا مَا فَارَقَ زَيْدٌ مِنَ الصَّرْبِ؛ ہوگی۔

الحاصل ان کلمات اربعہ میں افادہ استمرار کی خاطر مائے نافیہ، یا دیگر حرف نفی کا لانا ضروری ہے۔ اہل زبان سے اسی طرح سموع ہوا ہے۔ مَا زَالَ زَيْدٌ عَالِمًا؛ زید برابر عالم رہا۔ ویسے ترجمہ یوں کریں گے۔ عالمیت زید سے کسی وقت زائل نہیں ہوئی۔

مَا بَرِحَ زَيْدٌ صَاحِبًا: زید برابر روزہ دار رہا۔ نقلی ترجمہ یوں کریں گے۔ روزہ کی حالت کبھی زید سے جدا نہیں ہوئی۔ اسی طرح مَا فَعِيَ عَمْرُو فَاصْنَلًا اور مَا انْفَقَ بَكْرٌ عَاقِلًا: عمر برابر فاضل رہا۔ اور بکر ہمیشہ عاقل ہے۔

وقد يقال مَا فَعِيَ: وما افتأ: واو، عاطفہ۔ قد يقال، فعل مضارع مجہول مرکب کیب: لفظاً مَا فَعِيَ: معطوف علیہ۔ وما افتأ، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر

نائب فاعل۔ فعل مجہول نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ وکل واحد من هذه الافعال الاربعة: واو، عاطفہ۔ کل، مضاف۔ واحد، مضاف الیہ۔ مضاف

مضاف الیہ مل کر موصوف۔ من، جار۔ هذه، اسم اشارہ موصوف۔ الافعال الاربعة، مرکب تو صیغی مشار الیہ صفت۔ موصوف صفت سے مل کر مجرور۔ جار مجرور

ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر متبدا۔ لدوام ثبوت خبرہا لا سمها ہد فبنہ: لام، جار۔ دوام، مصدر مضاف۔ ثبوت، مضاف الیہ مضاف

خبرہا۔ مرکب اضافی مضاف الیہ۔ لام، جار۔ اسمها، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثبوت مصدر سے۔ مذ، ظرف زمان مضاف۔ قبل، فعل ماضی معروف۔

ہو۔ عنیمہ مستقر راجع اسم کی طرف فاعل۔ عنیمہ منصوب متصل مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر

مفعول فیہ ثبوت کا۔ ثبوت مضاف الیہ مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ متبدا خبر سے مل کر

جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ ویلزمها النفی: واو، عاطفہ۔ یلزم، فعل مضارع معروف۔ ہا، مفعول بہ۔ النفی، فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف، علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

وَالثَّلَاثُ عَشْرَ لَيْسَ وَهِيَ نَفْيٌ مَّضْمُونٌ الْحُمْلَةَ فِي زَمَانِ الْحَالِ - وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي كُنْ زَمَانٍ. مِثْلُ لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا

ترجمہ:- تیر ہواں لیس ہے۔ جو زمانہ حال میں مضمون جملہ کی نفی بتاتا ہے۔ اور عند بعض

ہر زمانہ میں۔۔۔ جیسے لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا: قول جمہور کے مطابق اس کا ترجمہ یوں ہوگا۔
 کہ زید اس وقت قائم نہیں۔ ماضی میں ہو، اس سے بحث نہیں۔ اور قول بعض کے
 مطابق حال کی قید نہیں لگائی جائے گی۔ بس اتنا ہی ترجمہ ہوگا کہ زید قائم نہیں ہے۔

وَأَعْلَمُ؛ أَنَّ تَقْدِيمَ أَخْبَارِ هَذِهِ الْأَفْعَالِ عَلَى أَسْمَائِهَا جَائِزٌ
 بِإِقْبَاءِ عَمَلِهَا مِثْلُ كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ: وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ فِي
 الْبَوَاقِي... وَأَيْضًا تَقْدِيمُ أَخْبَارِهَا عَلَى نَفْسِهَا جَائِزٌ سِوَى لَيْسَ
 وَالْأَفْعَالِ الَّتِي كَانَ فِي أَوَّلِهَا مَا: وَقَالَ بَعْضُهُمْ: تَقْدِيمُ
 الْأَخْبَارِ عَلَى هَذِهِ الْأَفْعَالِ أَيْضًا جَائِزٌ سِوَى مَا دَامَ.. أَمَا
 تَقْدِيمُ أَسْمَائِهَا عَلَيْهَا فَغَيْرُ جَائِزٍ

ترجمہ:۔۔۔ جانئے کہ افعال ناقصہ کی خبروں کی تقدیم ان کے اسماء پر جائز ہے ان کے
 عمل کو باقی رکھتے ہوئے جیسے كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ: اور۔ (کان کے سوا)۔ باقی افعال
 کو بھی اسی قیاس پر سمجھ لیں۔۔۔ نیز اخبار کی تقدیم خود افعال ناقصہ پر بھی جائز ہے۔
 لَيْسَ، اور ان افعال کے علاوہ میں جن کے اول میں ما آتا ہے۔۔ اور بعض نحووں
 کا قول ہے کہ: ان افعال پر بھی ان کے اخبار کی تقدیم جائز ہے۔۔ مَا دَامَ کو چھوڑ کر۔
 لیکن ان کے اسماء کی تقدیم ان کے افعال پر (کسی حال میں بھی) جائز نہیں۔۔

نشریح: یعنی اعرابی عمل کہ خبر منصوب ہوتی ہے اور اسم مرفوع۔ بصورت تقدیم
 رہے۔ مثلاً كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ: اور كَانَ کے سوا باقی افعال کو بھی اسی قیاس پر سمجھ لیں۔
 اور ان کی مثالیں بنالیں۔۔

نیز اخبار کی تقدیم خود افعال ناقصہ پر بھی جائز ہے لَيْسَ اور ان افعال کے علاوہ
 جن کے اول میں ما آتا ہے، کہ ان پر کسی شئی کی تقدیم جائز نہ ہوگی۔۔ کیونکہ ما کے لئے صدر

لے ما یا نافیہ ہوگا تو وہ صدارت چاہتا ہے یا مصدر یہ ہوگا۔ تو معمول مصدر کی مصدر
 پر تقدیم جائز نہیں۔۔۔ ۱۳۲

لازم ہے، تقدیم خبر کی صورت میں مہدات باطل ہو جائے گی۔

لیس میں متقدمین بصرین کا خیال تو یہ ہے کہ وہ بحکم کان ہے۔ اور کو فین اس کو ماری اولہ ما کے ساتھ ملتی کر رہے ہیں۔ چنانچہ شایخ نے بھی سوئی لیس والافعال التی کان فی اوائلها ما۔ کہہ کر اپنا رجحان خاطر کو فین کے مذہب کے ساتھ ظاہر کر دیا۔ اکثر متاخرین اسی جانب ہیں۔ پس مُنْطَلِقًا لَيْسَ زَيْدٌ کہنا جائز نہ ہوگا۔

قوله وقال بعضهم ان ابن كيسان قال قول ہے۔ وجہ یہ بیان کی ہے کہ لیس تو اس بنا پر بحکم کان ہے کہ اس کے اول میں صورۃ مانا فیه نہیں۔ اور جن افعال کے اول میں مانا فیه ہے وہ مانا فیه کے باعث مثبت ہو چکے ہیں۔۔ کیونکہ نفی پر نفی کے داخل ہونے سے اثباتی معنی پیدا ہوتے ہیں۔۔ لہذا یہ بھی بمنزلہ کان ہو گئے۔ اور کان پر خبر کی تقدیم کا جواز مسلم ہے۔ تو ان افعال پر جو کہ بلحاظ معنی کان کے درجہ میں ہیں، تقدیم خبر کا عدم جواز بے معنی ہے۔

قوله اما تقدیم اسمائها علیها فغیر جائز: لیکن ان کے اسماء کی تقدیم ان کے افعال پر وہ کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ کیونکہ اسماء بمنزلہ فاعل افعال ہیں۔ اور فاعل کی تقدیم فعل پر جائز نہیں۔ یعنی اسم، اسم رہتے ہوئے مقدم نہیں ہو سکتا۔ یہ امر آخر ہے کہ وہ اسم ہی نہ رہے۔ مثلاً زَيْدٌ كَانْ قَائِمًا: میں زید مبتدا ہے، كَانْ کا اسم نہیں۔۔۔ كَانْ کا اسم ضمیر ہے جو راجع بسوئے زید ہے۔۔

واعلم! ان تقدیم اخبار هذه الافعال علی اسمائها جائز بابقاء ترکیب: عملها: واو، مستانف۔ اعلم، امر حاضر معروف۔ انت ضمیر مستتر فاعل۔ ان حرف مشبہ بالفعل۔ تقدیم، مصدر مضاف۔ اخبار، مضاف الیہ مضاف۔ هذه، اسم اشارہ الافعال، مشار الیہ سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا تقدیم کا۔ علی، جار۔ اسمائها، مرکب اضافی مجرور متعلق تقدیم سے۔ تقدیم، مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اسم۔ جائز، اسم فاعل۔ هو، ضمیر مستتر راجع تقدیم کی طرف فاعل۔ با، جار۔ ابقاء، مصدر مضاف۔ عملها، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق جائز سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر

مفعول بہ۔ اعلم، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ مستانفہ ہوا۔

— وعلى هذا القياس في البواقى: واو، عاطفہ۔ على، جار۔ هذا القياس، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ فی البواقى، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر کیونکہ مخذوف کی۔ یکون مخذوف اسم اور خبر سے مل کر مبتدأ مؤخر۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ایضاً، مفعول مطلق فعل مخذوف آص کا فعل مخذوف فاعل اور مفعول مطلق سے

مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ — تقدیم اخبارها على نفسها جائز سوى ليس والافعال التي كان في اولها ما: تقدیم، مصدر مضاف۔ اخبارها، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ على نفسها، جار مجرور متعلق تقدیم سے۔ مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدأ۔ جائز، اسم فاعل۔ هو، ضمیر مستتر فاعل۔ سوى، ظرف مضاف لیس، معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ الافعال، موصوف۔ التي، اسم موصول۔ كان فعل ناقص۔ فی، جار واولها، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم لفظ ما، اسم مؤخر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہو جائز کا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وقال بعضهم: تقدیم الاخبار على هذه الافعال ايضاً جائز سوى مادام: قال، فعل، بعضهم، مرکب اضافی فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ قولیہ۔ تقدیم الاخبار على هذه الافعال، حسب ترکیب مذکور مبتدأ۔ جائز، خبر مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفعول ہوا قول کا۔ قول مفعول مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ — ات تقدیم اسمائها عليها، فغير جائز: اما، حرف شرط۔ تقدیم... (الى) عليها، حسب ترکیب مذکور مبتدأ متضمن معنی شرط۔ فا، جزائیہ۔ غير جائز، مرکب اضافی خبر متضمن معنی جزا۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَأَعْلَمُ! إِنَّ حُكْمَ مُشْتَقَّاتِ هَذِهِ الْأَفْعَالِ كَحُكْمِ هَذِهِ
الْأَفْعَالِ فِي الْعَمَلِ

ترجمہ :- جانے کہ دربارہ عمل ان کے مشتقات کا حکم وہی ہے جو خود ان افعال کا۔
یعنی بحیثیت اعراب، وجواز تقدیم اخبار بر اسماء، وبرا افعال، وعدم جواز تقدیم اسماء
برا افعال)

تشریح مشتقات سے ان کے متصرفات مراد ہیں۔ یعنی ان افعال میں تصرف کے باعث
تشریح جو مختلف شکلیں پیدا ہو رہی ہیں۔ مثلاً: کَانَ میں یَکُون، کُنْ، لَا تَكُنْ،
کَانَ، کُونَ وغیرہ۔ ایسے ہی۔ یُصْبِحُ، مَصْبُوحٌ، یُمِئِسُ، مُمِئِسٌ، یُضَيِّعُ، مُضَيِّعٌ۔

واعلم: ان حکم مشتقات هذه الافعال، حکم هذه الافعال
ترکیب: فی العمل: واو، متانفہ۔ اعلم، فعل امر، انت، ضمیر مستتر فاعل۔ اَنَّ
حرف مشبہ بالفعل۔ حکم مشتقات هذه الافعال، اسم۔ کاف، جار۔ حکم، مضاف
هذه الافعال، مضاف الیه۔ فی العمل، متعلق حکم سے۔ مضاف اپنے مضاف الیه
اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ اَنَّ اسم و خبر سے مل کر جملہ
اسمیہ خبریہ بناوید مل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ
انشائیہ متانفہ ہوا۔

الْتَوُّعُ الْحَادِي عَشَرَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ۔۔ وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ بِهَذَا الْاِسْمِ لِاَنَّهَا تَدُلُّ
عَلَى الْمُقَارَبَةِ وَهِيَ اَرْبَعَةٌ

ترجمہ :- (سماعی عوامل کی) گیارہویں نوع افعال مقاربتہ ہیں۔ اور یہ افعال مقاربتہ کے
نام سے اس لئے موسوم ہوئے ہیں کہ ان میں مقاربت کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور یہ چار
فعل ہیں۔۔

تشریح یعنی ان افعال میں اس امر پر دلالت ہوتی ہے کہ ان کی خبریں اپنے
اسماء کے لئے قریب الحصول ہیں۔ خواہ یہ قربت تکلم کی رجاء اور امید کے
لحاظ سے ہو، یا تکلم کو اس کا جزم ہو کہ یہ خبر اپنے اسم کے لئے قریب وقت میں حاصل ہونیوالی ہے
یا تکلم کو اس امر کا جزم ہو کہ فاعل تحصیل خبر کا کام شروع کر چکا ہے۔ اور یہ چار فعل

ہیں (اور کچھ ان کے لطحات ہیں)

و انما سمیت بهذا الاسم : واو، مستانفہ۔ انما، کلمہ حصر۔ سمیت،
 ترکیب۔ فعل ماضی مجہول، ہی، ضمیر مستتر بارج افعال المقاربة کی طرف
 نائب فاعل۔ با، جار۔ هذا الاسم، اسم اشارہ مشار الیہ مل کر مجرور جار مجرور متعلق
 سمیت سے۔ لانا تادل علی المقاربة : لام، جار برائے تعلیل۔ ان، حرف
 مشبہ بالفعل۔ ہا، اسم۔ تادل، فعل مضارع معروف۔ ہی، ضمیر مستتر فاعل۔ علی
 المقاربة، جار مجرور متعلق تادل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
 ہو کر خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور جار مجرور متعلق
 (ثانی) سمیت کا۔ فعل نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الْأَوَّلُ عَسَى. وَهُوَ فِعْلٌ لِدُخُونِ تَائِ التَّائِبِ السَّاكِنَةِ
 فِيهِ. نَحْوُ عَسَتْ. وَغَيْرُ مُتَصَرِّفٍ؛ إِذْ لَا يَشْتَقُّ مِنْهُ
 مُضَارِعٌ، وَاسْمًا فَاعِلٌ، وَمَفْعُولٌ، وَأَمْرٌ، وَنَهْيٌ مَشْدَدٌ.

ترجمہ :- اول عسی ہے۔ یہ فعل (ماضی) ہے۔ کیونکہ تائے تائیت ساکنہ اس کے ساتھ
 لگتی ہے۔ جیسے عَسَتْ۔ البتہ یہ متصرف فعل نہیں ہے۔ کیونکہ عسی سے مضارع
 اسم فاعل، اسم مفعول، امر، اور نہی وغیرہ کے صیغے مشتق نہیں ہوتے۔

تحقیق :- عسی: بروزن رومی۔ اس کو اگرچہ بعض علماء حرف کہتے ہیں کہ: اس میں
 متکلم کی جانب سے قرب خبر کی توقع اور امید کا اظہار ہوتا ہے لہذا یہ از
 قبیل انشارات ہوا۔ اور باب انشاء میں حروف اصل ہیں۔ دیکھئے! اصل معنی
 ترحی کے لئے لعل موضوع ہوا ہے۔ اور وہ حرف ہے تمتی، تزجی، استفہام وغیرہ
 انشارات تمام کے تمام حروف ہیں۔ لہذا عسی بھی حرف ہونا چاہئے۔ لیکن
 محمد الاکثر یہ فعل ماضی ہے۔ کیونکہ تائے تائیت ساکنہ۔ (جو فعل کی مخصوص علامت
 ہے)۔ اس کے ساتھ لگتی ہے۔ چنانچہ عَسَتْ۔ بروزن رَمَتْ کا استعمال ہے۔
 البتہ افعال متصرفہ میں اس کا شمار نہیں۔ اور اس کی وجہ وہی اس کا انشاء طبع کے لئے

ہونا ہے۔ اور یہ کہ اشارات میں اصل حروف ہیں جو متصرف نہیں ہوتے۔ کیونکہ عسی سے مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، امر، نہی، ظرف، آلہ وغیرہ کے صیغے مشتق نہیں ہوتے اور صیغہ تائے ماضی میں بھی بجز معروف صیغوں کے مجہول نہیں آتا۔ غرض عسی میں مشابہت حرف کا پورا اثر موجود ہے اور یہیں سے فرقی اول کو اس کے حرف ہونے کا دھوکہ لگا۔

مکر کی صیغہ۔ ہو فعل لدخول تاء التانیث الساکنۃ فیہ : ہو، مبتدا۔ فعل، مصدر۔ لام، جار۔ دخول، مصدر مضاف۔ تاء، مضاف۔ التانیث مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف۔ الساکنۃ، صفت موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ فیہ، جار مجرور متعلق دخول مصدر سے۔ دخول مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق فعل سے، فعل مصدر اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ وغیر متصرف : مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اذلا یشق منہ مضارع، و اسما فاعل ومفعول، و امر و نہی۔ اذ، برائے تعلیل۔ لا یشق، فعل مضارع مجہول۔ منہ، متعلق لا یشق سے۔ مضارع، معطوف علیہ مع معطوفات نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ تعلیلیہ ہوا۔ — واضح ہو کہ اذلا یشق لہ مدغیر متصرف، کی تعلیل ہے — مثلاً : (مثلتُ فعل بانا فاعل محذوف) مثلاً، مفعول مطلق۔ فعل فاعل اور مفعول مطلق مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

وَعَمَلُهُ عَلَى نَوْعَيْنِ. الْأَوَّلُ: أَنْ يَرْفَعَ الْإِسْمَ وَهُوَ
فَاعِلُهُ. وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ وَيَكُونُ خَبْرَهُ فِعْلاً مُضَارِعًا مَعَ
أَنْ وَحِينَئِذٍ يَكُونُ بِمَعْنَى قَارِبٍ. نَحْوُ عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَخْرُجَ
فَزَيْدٌ مَرْفُوعٌ بِأَنَّهُ اسْمُهُ وَفَاعِلُهُ. وَأَنْ يَخْرُجَ فِي مَوْضِعِ
النَّصْبِ بِأَنَّهُ خَبْرُهُ بِمَعْنَى قَارِبٍ زَيْدٌ الْخُرُوجُ. وَيَجِبُ أَنْ
يَكُونَ خَبْرَهُ مُطَابِقًا لِاسْمِهِ فِي الْإِفْرَادِ، وَالْمُتَنَبِّئَةِ، وَالْجَمْعِ
وَالتَّذَكُّيرِ، وَالتَّأْنِيثِ. نَحْوُ عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَقُومَ: وَعَسَى

الرَّيْدَانُ أَنْ يَقُومَا؛ وَعَسَى الرَّيْدُونَ أَنْ يَقُومُوا؛ وَعَسَتْ
هَنْدُ أَنْ تَقُومَ؛ وَعَسَتْ الْهَنْدَانُ أَنْ تَقُومَا؛ وَعَسَتْ
الْهَنْدَاتُ أَنْ يَقُمْنَ؛ وَهَذَا: أَيْ كَوْنُ الْخَبْرِ مُطَابِقًا
لِلْفَاعِلِ إِذَا كَانَ الْفَاعِلُ اسْمًا ظَاهِرًا؛ أَمَا إِذَا كَانَ مُضْمَرًا
فَلَيْسَتْ الْمُطَابَقَةُ بَيْنَهُمَا شَرْطًا

ترجمہ :- عسی کے دو قسم کے عمل ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ اپنے اسم کو رفع دیتا ہے اور وہ اس کا فاعل ہوتا ہے اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس کی خبر فعل مضارع مع ان ہوگی اس عمل کے وقت عسی بمعنی قارب ہوگا۔ جیسے عسی زید ان یتخرج؛ زید نکلنے کے قریب ہے۔ پس (اس مثال میں) زید مرفوع ہے۔ اس لئے کہ وہ عسی کا اسم اور اس کا فاعل ہے۔ اور ان یتخرج محل نصب میں ہے اس لئے کہ یہ عسی کی خبر ہے۔ یعنی قارب زید ان الخروج یہ ضروری ہے کہ افراد، تشبیہ، جمع، نیز تذکیر و تانیث میں عسی کی خبر اسم کے مطابق ہو۔ جیسے عسی زید ان یتقوم ان اور یہ یعنی خبر کا فاعل کے مطابق ہونا اس وقت ضروری ہے جب کہ فاعل اسم ظاہر ہو۔ اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو اسم و خبر کے مابین مطابقت شرط نہیں۔۔۔

تشریح کو بر بنائے فاعلیت رفع دیتا ہے۔ اور خبر کو مشابہت مفعول کی بنا پر نصب دیتا ہے۔ خواہ نصب لفظوں میں ظاہر ہو جیسے عسی العویر ابو سنا؛ (عویر: غار کی تصغیر ہے۔ اور ابو سنا بوس کی جمع ہے۔ بوس شدت اور مصیبت کو کہتے ہیں)۔ کچھ لوگ غار میں پناہ گزین ہوتے تھے۔ مگر بالآخر وہ غار ان کی ہلاکت کا سامان ہو گیا۔ اس سے یہ مثل بن گئی۔ یہ ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جہاں بظاہر خبر معلوم ہو اور اس کے باطن میں شرمضم ہو۔ یعنی وہ ظاہری خبر شرکی جانب منہج ہو۔ مثال کا ترجمہ بیخاطر ہے کہ یہ چھوٹا غار بڑی مصیبت نہ بن جائے۔ عرض ابو سنا کا نصب لفظی ہے) اور خواہ یہ نصب تقدیری ہو جیسے عسی زید ان یتخرج میں ان یتخرج منصوب محل نصب میں ہے۔ الغرض اس صورت میں اس کی خبر

فعل مضارع مع اُن ہوگی۔ اور عَسَىٰ بمعنى قَارَبَ ہوگا۔ کہ قَارَبَ کی طرح اسے مرفوع اور منصوب کی حاجت ہوگی۔ اگرچہ قَارَبَ کا منصوب اس کا مفعول ہوتا ہے اور عَسَىٰ کا منصوب اس کی خبر۔ اصل میں معنی ترحی کی تقویت کے لئے اُن کا ذکر معین سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ اُن ناصبہ خالصاً استقبال کے لئے آتا ہے۔ اور عَسَىٰ سے مستقبل میں قَرَبَ خبر کی امید ظاہر کی جاتی ہے۔ پس نظر بر مقصد عَسَىٰ فعل مضارع با اُن کا خبر ہونا ضروری قرار پایا۔

قوله وَجِئْتُكَ يَكُونُ بِمَعْنَى قَارَبَ یعنی اس عمل کے وقت کہ اسم مرفوع اور خبر منصوب ہو۔ عَسَىٰ میں قَارَبَ کے معنی ہوں گے۔ عَسَىٰ زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ: زید نکلنے کے قریب ہے۔ گویا متمم یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے امید ہے کہ زید عنقریب نکلے گا۔ پس اس مثال میں زید اس لئے مرفوع ہے کہ عَسَىٰ کا اسم اور اس کا فاعل ہے اور اَنْ يَخْرُجَ محل نصب میں ہے۔ اس لئے کہ یہ عَسَىٰ کی خبر ہے۔ حاصل معنی قَارَبَ زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ یعنی اَنْ يَخْرُجَ بتاویل مصدر ہو کر عَسَىٰ کی خبر واقع ہو رہا ہے۔ اس صورت میں عَسَىٰ ناقصہ ہوگا۔

لیکن اس میں ایک اشکال ہے۔ وہ یہ ہے کہ عَسَىٰ کا اسم و خبر ایک اشکال: اصل میں مبتدا اور خبر ہیں۔ اور خبر مبتدا پر محمول ہوا کرتی ہے اور زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ میں اَنْ يَخْرُجَ کا محل زید پر صحیح نہیں۔ کیونکہ اَنْ يَخْرُجَ مصدر ہے اور زید ذات۔ مصدر کا محل ذات پر صحیح نہیں ہوتا۔۔ زید خارج ہے خروج نہیں۔ زید قائم ہوتا ہے۔ مگر زید قیام نہیں ہوتا۔ البتہ ذو قیام، یعنی قیام والا ہوتا ہے۔ پس زَيْدٌ قَائِمٌ اور زَيْدٌ ذُو قِيَامٍ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔ قائم بھی وہی ذات ہوتی ہے جو ذو قیام ہو۔ یعنی جس میں قیام پایا جاوے۔۔

اس کا حل اس طرح ہو سکتا ہے کہ جانب اسم، یا جانب خبر میں مضاف جواب: مقدر مانا جائے۔ یعنی عَسَىٰ حَالُ زَيْدٍ اَنْ يَخْرُجَ یا عَسَىٰ زَيْدٌ ذَا اَلْخُرُوجِ یا بطریق زَيْدٌ عَدَلٌ بطور مبالغہ خروج کا محل زید پر مانا جاوے۔ یعنی زید تشریح خروج کے باعث مجسم خروج بن گیا۔

خبر عَسَىٰ میں اختلاف: (۱) عند البعض: فعل مضارع خبر نہیں ہے بلکہ اس کا (۲) نصب بمشاہت مفعول ہے۔ اس صورت میں عَسَىٰ تامة

ہوگا۔ کیونکہ معنی مصدری یعنی خروج قائم بالفاعل ہے۔ مفعول سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔
عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَخْرُجَ بِعَنْيَ قَرْبُ خُرُوجُ زَيْدٍ: خروج زید نزدیک آپہنچا۔ کیونکہ
خروج زید خود زید کا حال ہے۔

(۲) عند الكوفيين: أَنْ يَخْرُجَ: محل رفع میں بدل اشتغال واقع ہے عَسَى زَيْدٌ
کا ابہام أَنْ يَخْرُجَ سے رفع کیا گیا ہے اس صورت میں بھی عَسَى تائم ہوگا۔

قوله وَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ خَبْرَهُ مُطَابِقًا لِاسْمِهِ: یہ ضروری ہے۔ افراد،
تشبیہ، جمع، نیز تذکرہ و تائید میں عَسَى کی خبر اسم کے مطابق ہو۔

تشریح چنانچہ مفرد میں عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَقُومَ: در تشبیہ میں عَسَى الزَيْدَانِ
أَنْ يَقُومَا رَيْقُومَانِ، تشبیہ کا نون أَنْ مصدر یہ کی وجہ سے گر گیا۔ ایسے ہی
عَسَى الزَيْدُونَ أَنْ يَقُومُوا:۔ عَسَتْ هُدًى أَنْ تَقُومَ: واحد مؤنث میں۔
ایسے ہی تشبیہ، جمع مؤنث میں عَسَتْ الْهِنْدَانِ أَنْ تَقُومَا: اور عَسَتْ الْهِنْدَاتُ
أَنْ يَقُومْنَ۔

قوله وهذا... آہ... یہ خبر اور فاعل کی مطابقت اس وقت ضروری ہے
جب کہ فاعل اسم ظاہر ہو۔ اگر فاعل مضمحل ہو تو اسم و خبر کی مطابقت شرط نہیں۔

تحقیق مضمحل سے مراد مستتر ہے مثلاً، الزیدان عَسَى أَنْ يَخْرُجَ: عَسَى کا فاعل
مضمحل ہے جو راجع بسوئے الزیدان (تشبیہ) ہے۔ لیکن اگر فاعل
ضمیر بارز ہو تو مطابقت شرط ہے گی۔ مثلاً، عَسَيْتَ، يَا عَسَاكَ، أَنْ تَخْرُجَ: یا
عَسَيْتُمَا، يَا عَسَاكُمَا، أَنْ تَخْرُجَا، يَا عَسَاكُمُ، أَنْ تَخْرُجُوا:

تذکرہ الاول، ان یرفع الاسم وهو فاعله: الاول، مبتدا۔ ان یرفع،
مکریب: فعل ضمیر مستتر فاعل۔ الاسم، ذوالحال۔ واو، حالیہ ہوا، جملہ اسمیہ خبریہ
حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول ہے۔ فعل فاعل اور مفعول یہ سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ وینصب الخبر: معطوف۔ معطوف علیہ جملہ معطوف بتوکل
مصدر ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یکون خبرہ، فعلاً مضارعاً
مع ان: یکون، فعل ناقص۔ خبرہ، مرکب اضافی اسم۔ فعلاً مضارعاً، مرکب توصیفی
خبر مع ان، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر

جمله فعلیہ خبریہ۔ وحينئذ يكون بمعنى قارب؛ حينئذ، مفعول فيه مقدم۔ يكون

فعل ناقص۔ هو ضمير مستتر بم۔ با، جار۔ معنى قارب، مركب اضافي مجرور۔ جار مجرور ظرف

مستقر ہو کر خبر فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فيه سے مل کر جمله فعلیہ خبریہ۔

فزید مرفوع بانہ اسمہ و فاعلہ؛ فا، تفصیلیہ۔ زید، مبتدا۔ مرفوع، اسم مفعول

با، جار۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ ہ، اسم۔ اسمہ و فاعلہ، معطوف علیہ با معطوف خبر

ان اسم و خبر سے مل کر جمله اسمیہ خبریہ بناوید مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرفوع سے

اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جمله اسمیہ خبریہ ہو کر

معطوف علیہ۔۔۔ وان ینخرج؛ فی موضع النصب بانہ خبرہ؛ واد، عاطفہ۔ لفظان

ینخرج، مبتدا۔ فی، جار۔ موضع النصب، مرکب اضافی۔ بانہ خبرہ، حسب ترکیب مذکور متعلق

موضع سے۔ موضع مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جمله اسمیہ خبریہ

ہو کر معطوف۔۔۔ بمعنی قارب زید ان الخروج؛ (هو، مبتدا محذوف) با، جار۔ معنى، مضاف۔ قارب الخ

جمله فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر

سے مل کر جمله اسمیہ خبریہ۔۔۔ يجب ان يكون خبره مطابقا لاسمه في الافراد

والتثنية، والجمع، والتذكير، والتانيث؛ يجب، فعل۔ ان يكون، فعل ناقص

خبرہ، اسم۔ مطابقا، اسم فاعل۔ هو، ضمير مستتر فاعل۔ لام، جار۔ اسمہ، مرکب اضافی مجرور۔

جار مجرور متعلق (اول) مطابقا کا۔ فی، جار۔ الافراد، معطوف علیہ مع معطوفات مجرور۔

جار مجرور متعلق (ثانی) مطابقا کا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر بناوید مصدر ہو کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جمله فعلیہ خبریہ۔

هذا: ای کون الخبر مطابقا للفاعل۔ اذا كان الفاعل اسما ظاهرا؛ هذا،

اسم اشارہ مفسر۔ ائی، حرف تفسیر۔ کون، مصدر مضاف۔ الخبر، مضاف الیہ اسم۔ مطابقا

للفاعل، خبر۔ کون اسم و خبر سے مل کر مفسر مفسر مفسر مل کر مبتدا۔ اذا، ظرف زمان مضاف

کان الخ حسب ترکیب معلوم جمله فعلیہ خبریہ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ظرف مستقر ہو کر

خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جمله اسمیہ خبریہ۔۔۔ اتما اذا كان مضمرا، فليست المطابقة

بينهما شرطاً؛ اتما، حرف شرط براے تفصیل۔ اذا، جار حسب ترکیب مذکور مرکب اضافی

مفعول فيه مقدم قائم مقام شرط۔ فا، جزائیہ۔ ليست، فعل ناقص۔ المطابقة، مصدر

بینہما مرکب اضافی مفعول فیہ المطابقتہ کا مصدر یا مفعول فیہ اسم۔ شرطاً، خبر فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ قائم مقام جزا۔

النَّوعُ الثَّانِي، مِنَ النَّوعَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ، أَنْ يَرْفَعَ الْإِسْمَ وَحَدَّهُ، وَذَلِكَ إِذَا كَانَ اسْمُهُ فِعْلًا مُضَارِعًا مَعَ أَنْ يُكُونَ الْفِعْلُ الْمُضَارِعُ مَعَ أَنْ فِي مَحَلِّ الرَّفْعِ بِأَنَّهُ اسْمُهُ. وَ يَكُونُ عَسَى جِيئَ بِهِ بِمَعْنَى قُرْبٍ. مِثْلُ عَسَى أَنْ يُخْرَجَ زَيْدٌ أَيْ قُرْبٌ خُرُوجُهُ. فَلَا يَحْتَاجُ فِي هَذَا الْوَجْهِ إِلَى الْخَبَرِ بِخِلَافِ الْوَجْهِ الْأَوَّلِ، لِأَنَّهُ لَا يَتِمُّ الْمُقْصُودُ فِيهِ بِذَوْنِ الْخَبَرِ. فَيَكُونُ الْأَوَّلُ نَاقِصًا، وَ الثَّانِي سَائِمًا.

ترجمہ: عسی کے عمل کے متعلق جن دو نوعوں کا اوپر تذکرہ ہو چکا ہے ان میں کی نوع ثانی (یعنی عسی کے عمل کا دوسرا طریق) — یہ ہے کہ صرف اسم کا رافع ہو۔ از یہ اس وقت ہوگا جب کہ اس کا اسم فعل مضارع مع ان ہو۔ سو وہ فعل مضارع محل رفع میں ہوگا۔ اس لئے کہ وہ اس کا اسم ہے۔ اس صورت میں عسی بمعنی قُرب ہوگا۔ جیسے عَسَى أَنْ يُخْرَجَ زَيْدٌ یعنی قُرب خُرُوجُ زَيْدٌ (زید کا خروج قُرب ہے) اس صورت میں اسے خبر کی حاجت نہ ہوگی۔ بر خلاف پہلی صورت کے (کہ اسے خبر کی ضرورت تھی)۔ کیونکہ پہلی صورت میں ذکر خبر کے بغیر مقصد پورا نہیں ہوتا۔ تو پہلی قسم ناقصہ ہوئی اور دوسری قسم سائِمہ۔

تشریح: عسی کے عمل کا دوسرا طریق یہ ہے کہ وہ صرف اسم کا رافع ہو۔ یعنی ما بعد عسی فاعل ہونے کی بنا پر محل رفع میں ہو۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب کہ اس کا اسم فعل مضارع مع ان ہو۔ سو وہ فعل مضارع بتاویل مصدر محل رفع میں ہوگا اس لئے کہ وہ اس کا اسم لٹھے۔ اور اسم مرفوع ہوتا ہے۔ اس صورت میں عسی بمعنی قُرب (یعنی

لہ اس مقام پر یہ تعبیر مناسب ہے۔ یوں کہنا چاہئے تھا کہ "وہ اس کا فاعل ہے" کیونکہ اسم کا اطلاق تو اس بات کو چاہتا ہے کہ اسکی خبر بھی ہو۔ اور جب اسم و خبر دونوں کی حاجت ہوئی تو ناقصہ ہوا۔ پھر اس کو تامہ کہنا غلط ہوگا۔ حالانکہ شرح اس استعمال میں عسی کو تامہ کہہ رہے ہیں۔ ہاں البتہ فاعل پر تو سفا اسم کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

قَارَبَ) ہوگا۔ اور اسے خبر کی حاجت نہ ہوگی۔ عَسَىٰ اَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ کے معنی ہوں گے قُرْبٌ اَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ یعنی زید کا خروج قریب ہے۔

عَسَىٰ تَامِرٌ اور ناقصہ میں فرق صورت اولیٰ میں عَسَىٰ معنی قَارَبَ تھا۔ اسے خبر کی ضرورت تھی۔ کیونکہ وہاں مقصد کی تائید ذکر خبر پر موقوف تھی۔ وہاں مقصد تھا قُرْبٌ خبر للاسم کا اثبات۔ تو لا بد خبر کی حاجت ہوئی۔ لہذا وہ ناقصہ ہوا۔ اور یہاں اَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ یہ مجموعہ بتاویل مصدر ہو کر شئی واحد ہو گیا۔ یعنی خروج زید۔ کیونکہ مضاف اور مضاف الیہ تعلق جزئیت کے باعث ایک ہی تھی سمجھے جاتے ہیں۔ اور یہ مجموعہ عَسَىٰ کا فاعل ہے۔ مفعول کا کوئی ذکر نہیں۔ لہذا یہ عَسَىٰ تامہ ہوا۔

بعض حضرات کے نزدیک عَسَىٰ اَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ اور عَسَىٰ زَيْدٌ اَنْ يَخْرُجَ میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں تامہ ہیں۔ اور بعض کے نزدیک دونوں ناقصہ ہیں۔ شارح نے اول کا ناقصہ ہونا، اور دوسرے کا تامہ ہونا دلیل سے ثابت کر دیا۔

النوع الثانی، من النوعین المذكورین؛ ان یرفع الاسم ترکیباً: وحده: النوع الثانی، مرکب تو صیغی ذوالحال۔ من، جار۔ النوعین المذكورین، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال مل کر بنتا۔ ان یرفع، فعل، ہو، فاعل۔ الاسم، ذوالحال۔ وحده، بتاویل منفرداً حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔۔۔ ذلک اذا کان اسمہ فعلاً

مضارعاً مع ان: ذلک، مبتدأ، اذا، مضاف۔ کان، فعل ناقص۔ اسمہ، اسم۔ فعلاً مضارعاً، خبر مع ان، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔۔۔ فیکون الفعل المضارع مع ان فی متخلل الرفع بانہ اسمہ: فا، فصیحہ۔ فیکون، فعل ناقص۔ الفعل المضارع، ذوالحال۔ مع ان، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر اسم۔ فی محل الجزاء، حسب ترکیب مذکور خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر محظوف علیہ

و يكون عسى حينئذ بمعنى قَرَبَ : واو، عاطفه. يكون، فعل ناقص. لفظ عسى اسم. حينئذ، مفعول فيه. بمعنى انه، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فيه سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف — مثل عسى ان يخرج زيد : مثل، مضاف. عسى، تامہ۔ ان يخرج الخ، جملہ فعلیہ خبریہ بناوہل مصدر ہو کر فاعل۔ عسى اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسر — ای قَرَبَ خروجه : مفسر مفسر مل کر مضاف الیه مثل مضاف کا — فلا يحتاج في هذا الوجه الى الخبر بخلاف الوجه الاول : فا، فصیحہ۔ لا يحتاج، فعل. هو، ضمیر مستتر ذوالحال — فی، جار۔ هذا الوجه، اسم اشارہ مشار الیه مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق اول لا يحتاج کا۔ الى الخبر، متعلق ثانی — با، جار، خلاف مصدر مضاف الوجه الاول، مرکب تو صیغی مضاف الیه۔ لانه لا يتم المقصود فيه بدون الخبر: لام، جار۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ ء، اسم۔ لا يتم، فعل مضارع منطی۔ المقصود، فاعل۔ فيه، جار مجرور متعلق اول لا يتم کا۔ با، جار۔ دون الخبر، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی۔ فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ان کی خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بناوہل مفسر مجرور۔ جار مجرور متعلق خلاف مصدر سے۔ مصدر مضاف مضاف الیه اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل لا يحتاج کا۔ فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَالثَّانِي كَادَ؛ وَهُوَ يَرْفَعُ الْإِسْمَ، وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ وَخَبْرُهُ
فِعْلٌ مُضَارِعٌ بَعِيرٌ أَنْ. وَقَدْ يَكُونُ مَعَ أَنْ تَشْبَهَالَهُ
بِعَسَى. مِثْلُ كَادَ زَيْدٌ يَجِيئُ؛ فَرِيدٌ مَرْفُوعٌ بِأَنَّهُ اسْمٌ
كَادَ. وَيَجِيئُ، فِي مَحَلِّ النَّصْبِ بِأَنَّهُ خَبْرُهُ. مَعْنَاهُ قَرَبَ
مَجِيئُ زَيْدٍ. وَحُكْمُ بَاقِي الْمُسْتَنْقَاتِ مِنْ مَصْدَرِهِ كَحُكْمِ
كَادَ. مِثْلُ نَمَّ يَكْدُ زَيْدٌ يَجِيئُ؛ وَلَا يَكَادُ زَيْدٌ يَجِيئُ

ترجمہ :- دوسرا کاؤ ہے۔ یہ اسم کو رفع دیتا ہے اور خبر کو نصب۔ اس کی خبر فعل مضارع بغیر ان ہوتی ہے۔ لیکن کاہے عسی کی مشابہت میں خبر پر ان بھی ہوتا ہے۔ مثال۔ کاد زیدٌ یجیئُ زید کا آنا قریب ہے۔ زیدٌ اس لئے مرفوع ہے کہ وہ کاد کا اسم ہے اور یجیئُ محل نصب میں ہے کہ خبر کاؤ ہے۔ اس کے معنی قَرَبٌ مَجِئٌ زید ہیں۔ اور کاد کے مصدر سے باقی دیگر مشتقات کا حکم بھی وہی ہے جو خود کاد کا ہے۔ جیسے لَمْ یَکْدُ زیدٌ یجیئُ اور لَمْ یَکْدُ زیدٌ یجیئُ زید آنے کے قریب نہیں ہوا۔

تشریح کاد میں بھی قریب حصول خبر لاسم پر دلالت ہوتی ہے۔ مگر بطور جزم، نہ بطور رجا۔ اسے اسم و خبر دونوں کی حاجت ہے۔ یہ اسم کو رفع دیتا ہے اور خبر کو نصب۔ یہ صرف ناقص ہی ہوتا ہے۔ عسی کی طرح اس کی دو حالتیں نہیں ہیں۔ اس کی خبر فعل مضارع بے ان ہوتی ہے۔ لیکن کاہے عسی کی مشابہت میں خبر پر ان بھی داخل کر دیتے ہیں۔ جیسے کاد زیدٌ یجیئُ میں زید مرفوع اس لئے ہے کہ وہ کاد کا اسم ہے۔ اور یجیئُ محل نصب میں ہے۔ کیونکہ خبر کاؤ ہے۔ اس کے معنی قَرَبٌ مَجِئٌ زید ہیں۔ یعنی خبر محض ہے۔ اس میں انشائیت کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ متکلم اپنے اس جزم و اذعان کی خبر دیتا ہے کہ زید کی محبت قریب ہے۔

کاد اور عسی میں فرق :- اسی بنا پر صدق اور کذب کے دونوں پہلو، جو عموماً اخبار میں چلتے ہیں وہ کاد میں بھی جاری ہیں۔ لیکن عسی میں رجا و طمع ہے۔ انشائیت ہے، لہذا وہ صدق اور کذب کی اپنے اندر گنجائش نہیں رکھتا۔

(۲) ایک دوسرا فرق کاد، اور عسی میں یہ ہے کہ کاد، حال سے قریب تر ہے۔ اور عسی، استقبال، کی طرف زیادہ مائل ہے۔ کادَاتِ الشَّمْسُ تَعْرُبُ اور عسی رَبُّیْ اَنْ یُدْخِلَنِ الْجَنَّةَ سے دونوں کافرق صاف ظاہر ہے کہ کاد، میں غروب کے غایت قرب پر دلیل ہے۔ اس کا ترجمہ یوں کریں گے کہ آفتاب ڈوبا چاہتا ہے۔ اور عسی رَبُّیْ میں مستقبل میں دخول جنت کی امید لگائے ہوئے ہے۔ لہذا عسی کی خبر میں مضارع پر ان لایا جاتا ہے کہ وہ معنی استقبالی کو نمایاں کر دیتا ہے۔ اور کاد کی خبر پر ان نہیں لایا جاتا، تاکہ حال سے قربت باقی رہے۔

قوله وحکم باقی المشتقات... آء... کاد کے مصدر سے دیگر باقی مشتقات کا حکم بھی وہی ہے جو خود کاد کا ہے۔ یعنی کاد کے علاوہ دیگر صیغہ ماضی، مضارع وغیرہ بھی کاد کی طرح اسم مرفوع، اور خبر منسوب کو چاہتے ہیں۔ جیسے۔ لَمْ يَكَدْ زَيْدٌ يَجِئُ بِدِيَا لَيْكَادُ زَيْدٌ يَجِئُ؛ زید آنے کے قریب نہیں ہوا۔

خبر، فعل مضارع بغیر ان؛ خبر، مبتدا۔ فعل، موصوف۔
 کہ کیسا۔ مضارع، صفت اول۔ با، جار۔ غیر ان، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت ثانی۔ موصوف دونوں صفتوں سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔۔۔ قد یكون مع ان تشبہا لہ بعضی؛ قد یكون، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر مستتر اسم۔ مع ان، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر خبر۔ تشبہا، مصدر۔ لہ، جار مجرور متعلق اول تشبہا سے۔ بعضی، متعلق ثانی۔ تشبہا دونوں متعلقوں سے مل کر مفعول فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔۔۔ حکم باقی المشتقات من مصدره، کحکم کاد؛ حکم، مضاف۔ باقی، مضاف الیہ مضاف۔ المشتقات، اسم مفعول۔ هن، ضمیر مستتر ذوالحال۔ هن، جار۔ مصدره، مرکب اضافی مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل۔ اسم مفعول بانائب فاعل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا حکم کا۔ حکم مضاف الیہ سے مل کر متدا۔ کاف، جار۔ حکم کاد، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔۔۔

وَأَنَّ دَحَلَ عَلَى كَادَ حَرْفُ النَّفْيِ فَبِهِ خِلَافٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ:
 إِنَّ حَرْفَ النَّفْيِ فِيهِ مَطْلَقًا يُفِيدُ مَعْنَى النَّفْيِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ:
 إِنَّهُ لَا يُفِيدُهُ، بَلِ الْإِثْبَاتُ بَاقٍ عَلَى حَالِهِ.. وَقَالَ بَعْضُهُمْ:
 إِنَّهُ لَا يُفِيدُ النَّفْيَ فِي الْمَاضِي، وَفِي الْمُسْتَقْبَلِ يُفِيدُهُ؛

ترجمہ :- اور اگر کاد پر حرف نفی داخل ہو تو اس میں اختلاف ہوا ہے۔ بعض سخا کا قول ہے کہ: حرف نفی علی الاطلاق معنی نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ بعض سخا کا قول ہے کہ: حرف نفی (مطلقاً)۔ معنی نفی کا فائدہ نہیں دیتا۔ بلکہ مثبت بحال مثبت ہی رہے گا۔ اور بعض نحویوں

کا کہنا ہے کہ حرف نفی ماضی میں توفی کا فائدہ نہیں دیتا، لیکن مستقبل میں مفید نفی ہے۔۔

تشریح یعنی مشتقات کید و ذمہ پر حرف نفی کے داخل ہونے کی صورت میں اختلاف

ہوا ہے کہ اس سے معنی میں کوئی تغیر پیدا ہوتا ہے یا نہیں ؟ اور ہوتا ہے

تو علی الاطلاق ماضی مضارع سب میں ہوتا ہے یا صرف مستقبل میں ہوتا ہے ماضی میں

نہیں ہوتا؟ — سو اس باب میں محقق بات یہی ہے کہ جس طرح دیگر افعال مثبتہ حرف

نفی کے داخل ہونے سے منفی بن جاتے ہیں، پھر خواہ ماضی ہوں یا مضارع اناذہ نفی

میں حرف نفی کا ان سب پر یکساں اثر ہوتا ہے، بعینہ اسی طرح کا ذمہ اور اس کے مشتقات

کا حال سمجھئے کہ یہاں بھی بلا تفریق ماضی، مضارع، نفی سے منفی کے معنی حاصل ہوں گے

— یہ جمہور سخاۃ کا مختار ہے۔۔

بعض سخاۃ کا قول ہے کہ کا ذمہ، یکا ذمہ پر حرف نفی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مثبت بدستور

مثبت ہی رہے گا کا ذمہ و یفعلون کے معنی یہی ہیں کہ بنی اسرائیل گائے ذبح کرنے

کے لئے تیار ہو گئے۔ اور ذبح کر ڈالی۔ یہ ترجمہ نہیں کرتے کہ وہ لوگ ذبح کرنے کے قریب

نہیں تھے۔ اس لئے کہ اس سے قبل فذبحو ہا میں ذبح کا اثبات موجود ہے اور نفی اور

اثبات متناقضین ہیں۔ ان کا اجتماع ناممکن ہے۔

لیکن یہ محض خام خیالی ہے۔ نفی اور اثبات اس وقت متناقضین ہیں جب کسی محل

سے ان کا تعلق بیک وقت مانا جاوے۔ ورنہ ایک وقت میں کسی امر کی نفی ہو اور دوسرے

وقت میں اس کا اثبات ہو، اسے کون متناقض کہے گا۔ ایسا ہوتا ہی رہتا ہے — بے شک

بنی اسرائیل ابتدائاً افشاء راز کے اندیشہ سے گائے ذبح کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اور اس

میں طرح بطرح کی گڑبچ نکال کر مانا جا رہے تھے۔ جب ساری جعتیں ختم ہو گئیں، اور

کوئی جیلد بانی نہ رہا تو ذبح پر مجبور ہو گئے — یہ نفی اور اثبات دونوں اپنے محل پر صحیح

ہیں۔ غرض بعض سخاۃ کا یہ خیال صحیح نہیں کہ کا ذمہ، حرف نفی کے داخل ہونے پر بھی

مثبت ہی رہے گا، منفی نہ بنے گا۔

تیسرا قول یہ ہے کہ حرف نفی کا ذمہ ماضی میں توفی کے معنی پیدا نہیں کرتا۔ لیکن

مستقبل میں ضرور اپنا اثر دکھلاتا ہے گویا آدھا تیر، آدھا پیر۔

نکر کیب :- ان دخل علی کا ذمہ حرف النفی :- ان، حرف شرط . دخل، فعل

علی، جار، کما ذ۔ محلاً مجرور۔ جار مجرور متعلق دخل سے۔ حرف النفی، فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق
 مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط — فقیہہ خلاف : فا، جزائیہ۔ فیہ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر
 خبر مقدم۔ خلاف، مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔ — قال بعضهم
 ان حرف النفی فیہ مطلقاً یفید معنی النفی : قال، فعل۔ بعضہم، فاعل ان
 حرف مشبہ بالفعل۔ حرف النفی، موصوف۔ فیہ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت موصوف
 صفت مل کر ذوالحال۔ مطلقاً حال۔ ذوالحال حال سے مل کر اسم۔ یفید، فعل۔ ہو۔
 مستتر فاعل۔ معنی النفی، مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر
 ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
 — قال بعضهم انه لا یفیدہ، بل الاشیاء باق علی حالہ : قال، فعل۔ بعضہم

فاعل۔ انه لا یفیدہ، جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ۔ بل حرف عطف۔ الاشیاء، مبتدا۔
 باق، اسم فاعل۔ ہو، مستتر فاعل۔ علی، جار۔ حالہ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق
 باقی سے۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر
 معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

وَالثَّلَاثُ كَرَبٌ، وَهُوَ يَرْفَعُ الْإِسْمَ، وَيَنْصِبُ الْخَبْرَ. وَخَبْرُهُ
 يَجِيئُ فِعْلًا مُضَارِعًا دَائِمًا بَعِيرًا نَحْوُ كَرَبٌ زَيْدٌ يَخْرُجُ:

ترجمہ تیسرا فعل کرب ہے۔ (یہ بھی کرب کے معنی دیتا ہے)۔ اور اسم کو رفع دیتا
 ہے اور خبر کو نصب۔ اس کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بلا ان ہوتی ہے۔ جیسے کرب زید
 یخرج : ترجمہ۔ کرب ہے زید نکلنے کے۔

خبرہ، یجئ فعلًا مضارعًا دائمًا بعیان : خبرہ، مرکب اضافی مبتدا
 ترکیب یجئ، فعل۔ ہو، مستتر ذوالحال۔ فعلًا مضارعًا، مرکب تو صیغی حال۔
 ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ رزمانا، موصوف محذوف) دائمًا، صفت موصوف
 صفت مل کر مفعول فیہ۔ بعیان، جار مجرور متعلق یجئ سے۔ فعل فاعل مفعول فیہ اور
 متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ — کرب زید یخرج
 کرب، فعل مقارب۔ زید، اسم۔ یخرج، فعل مضارع خبر فعل مقارب اسم و خبر سے مل کر جملہ

فعلیہ انشائیہ ہوا۔

وَالرَّابِعُ أَوْشَكَ : وَهُوَ يَرْفَعُ الْإِسْمَ ، وَيَنْصِبُ الْخَبَرَ وَ
خَبْرَهُ فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَعَ أَنْ ، أَوْ يَغْيِرُ أَنْ . مِثْلُ أَوْشَكَ
زَيْدٌ أَنْ يَجِيئَ ، أَوْ يَجِيئُ

ترجمہ :- چوتھا فعل اوشک ہے۔ یہی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے (جو اکثر تو مع ان (ہوتی ہے) اور رقت کے ساتھ) بدون ان (بھی آتی ہے) جیسے اوشک زید ان یجئی :- ان کی صورت میں) یا (اوشک زید) یجئی :- (بضم آخر۔ غیر ان کی صورت میں) یعنی زید لگ گیا آنے میں — (خبر کا نصب تقدیری ہوگا)۔
تحقیق :- اصل میں اوشک کے معنی دوڑنے اور جلدی کرنے کے آتے ہیں۔ لیکن یہیں افعال مقاربہ میں اس کے معنی شروع کرنا، اور لگ جانا ہوتے ہیں۔

خبرہ، فعل مضارع مع ان، او یغیران :- خبرہ، مبتدا، فعل موصوف
ترکیب :- مضارع، صفت اول، مع ان، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر معطوف علیہ
او حرف عطف، با، جار غیران، مرکب اضافی مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر معطوف
معطوف علیہ با معطوف صفت ثانی۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر مبتدا
خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ — اوشک زید ان یجئی او یجئی :- اوشک، فعل مقاربہ
زید، اسم۔ ان یجئی، فعل مضارع مع ان معطوف علیہ۔ او حرف عطف۔ یجئی،
معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر فعل مقاربہ اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّ أَعْمَالَ الْمَقَارِبَةِ سَبْعَةٌ . هَذِهِ الْأَرْبَعَةُ
الْمَذْكُورَةُ ، وَجَعَلٌ ، وَطَفِقٌ ، وَأَخَذٌ . وَهَذِهِ الثَّلَاثَةُ
مُرَادِفَةٌ لِّلْكَرْبِ ، وَمُؤَافِقَةٌ لَهُ فِي الْإِسْتِعْمَالِ

ترجمہ :- بعض — (یعنی ابن حاجب وغیرہ) — کا قول ہے کہ افعال مقاربہ سات ہیں۔ چار تو یہی جن کا ذکر آچکا — اور — (تین اور ہیں) — جَعَلٌ ، أَخَذٌ ، طَفِقٌ ۔ یہ تینوں

كَرَبَ، کے مرادف۔ (یعنی ہم معنی) ہیں۔ (یعنی جَعَلَ، طَفِقَ، أَخَذَ۔ ان تینوں کے معنی شَرَعَ، ہوتے)۔ اور استعمال میں (یہ تینوں) كَرَبَ، کے موافق ہیں۔۔۔ (کہ ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بدون اُن ہوگی)۔ واللہ اعلم۔۔۔

قال بعضهم: ان افعال المقاربة سبعة: قال، فعل۔ بعضهم، تركيب: فاعل۔ ان، حرف مشبه بالفعل۔ افعال المقاربة، مركب اضافي اسم۔ سبعة، مبدل منه۔ هذه الاربعة المذكورة وجعل، وطفق، واخذ: هذه اسم اشاره موصوف۔ الاربعة المذكورة، مركب توصيفي مشارا اليه صفت موصوف صفت مل كرمحطوف عليه۔ جعل، طفق اور اخذ، معطوفات معطوف عليه اپنے معطوفات ثلثه سے مل کر بدل کل۔ مبدل منه بدل سے مل کر خبر ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ۔ فعل فاعل اور مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

التَّوَعُّعُ الثَّانِي عَشَرَ

أَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ، وَهِيَ أَرْبَعَةٌ:

ترجمہ:۔ بارہویں قسم افعال مدح و ذم ہیں۔ (یعنی وہ افعال کہ جن سے کسی شخص کی مدح یا ذم کا قصد ہو)۔ یہ چار ہیں۔

الْأَوَّلُ نِعْمَ؛ أَصْلُهُ نِعِمَّ، يَفْتَحُ الْفَاءُ، وَكَسَرَ الْعَيْنَ، فَكُسِرَتْ
الْفَاءُ اتِّبَاعًا لِلْعَيْنِ، ثُمَّ أَسْكَنْتِ الْعَيْنُ لِلتَّخْفِيفِ، فَصَارَ نِعْمَ
وَهُوَ فِعْلٌ مَدْحٌ

ترجمہ:۔ اول نِعْمَ ہے جو اصل میں نِعِمَّ۔ (بفتح فا، وکسر عین)۔ تھا۔ اول تو عین کے اتباع میں فا کو سہرا دیا۔ اس کے بعد (اجتماع کسرتین کو ثقیل سمجھتے ہوئے) عین کو تخفیفاً ساکن کر دیا تو نِعْمَ (کسر نون، و سکون عین) ہو گیا۔ اور یہ فعل مدح ہے۔ تحقیق: نِعْمَ فعل مدح ہے۔ بصرین کا آخری قول یہی ہے کہ یہ فعل ماضی ہے مانا ہے۔ بہر حال تائے تانیث ساکنہ کا لُحُوْق، اور ضمائر بارزہ کا ان کے ساتھ

اتصال، یہ اس کے فعل ہونے کے مرجحات میں سے ہیں۔ نِعَمْتُ، نِعْمًا، نِعْمُوا، نِئْسْتُ وغیرہ بولا جاتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جب کسی کی عمومی طور پر مدح، یا مذمت مقصود ہوتی ہے اور یہ دکھلانا منظور ہوتا ہے کہ شخص محمود یا مذموم میں یہ خوبیاں یا برائیاں اس درجہ راسخ اور مستقر ہیں کہ نہ اس سے کبھی مدح ہٹ سکتی ہے، اور نہ اس سے مذمت جدا ہو سکتی ہے۔ تو اس مقصد کے لئے عرب لفظ نِعْمَ، یا نِئْسَ بصیغہ ماضی استعمال کرتے ہیں تاکہ رسوخ احوال اور استقرار مدح و قدح پر دلیل بن سکے۔ مضارع کا صیغہ بوجہ احتمال حال و استقبال کسی پائدار حالت کا پتہ نہیں دیتا۔ اس کے دونوں معنی متزلزل اور ناپائدار ہیں۔ نہ حال پر قرار ہے، نہ استقبال کا بھروسہ۔ استقبال تو ابھی آجائی نہیں۔ اور حال بے چارہ ویسے ہی کالعدم سارہتا ہے۔ کہ کچھ ماضی سے لگا ہوا ہے اور کچھ مستقبل سے۔ برخلاف ماضی کے، کہ وہ ایک حالت پر قائم ہے۔ لہذا معائب، یا محاسن کا رسوخ بتانے کے لئے فعل ماضی سے بڑھ کر کوئی دوسرا فعل نہیں ہو سکتا۔

خلاصہ کتب الغرض نِعْمَ، اور نِئْسَ، علی التحقیق دونوں فعل ماضی ہیں۔ اور دونوں کو دو، دو مرفوع اسم درکار ہیں۔ جن میں کا ایک ایک نون فاعل ہوگا۔ اور دوسرا مرفوع مخصوص بالمدح، یا مخصوص بالذم کہلائے گا۔ پھر فاعل یا منظر ہوگا، یا مضمحل بر تقدیر اول فاعل میں احد الامرین کا ہونا لازم ہے۔۔ یا وہ اسم خود معرف بلام جنس ہو، یا ایسی شئی کی طرف مضاف ہو کہ جس میں لام جنس موجود ہو۔ تفصیل ذیل میں آ رہی ہے۔

اصله نِعْمَ بفتح الفاء، وكسر العين؛ اصله، مبتدا. لفظ نِعْمَ، كركيب :- ذوالحال۔ با، جار۔ فتح الفاء، مركب اضافي معطوف عليه۔ واو، عاطفہ۔ كسر العين، معطوف۔ معطوف عليه معطوف سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر خبر مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ فكسرت الفاء اتباعاً للعین۔ فاء، عاطفہ۔ كسرت، فعل ماضی مجهول۔ الفاء، نائب فاعل۔ اتباعاً، مصدر۔ للعین، جار مجرور متعلق اتباعاً سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہ۔ فعل نائب فاعل اور مفعول لہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف عليه۔۔ شَمَّ اسكنت العين للتخفيف؛ ثم حرف عطف برکے ترتیب مع التراخي۔ اسكنت، فعل

ماضی مجہول۔ العین، نائب فاعل۔ للتخفيف، جار مجرور متعلق اسکت سے۔ فعل
نائب فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔

وَفَاعِلُهُ، (۱) قَدْ يَكُونُ اسْمٌ جَنْسٍ مَعْرَفًا بِاللَّامِ. مِثْلُ
نِعْمَ الرَّجُلِ زَيْدٌ. فَالرَّجُلُ، مَرْفُوعٌ، بِأَنَّهُ فَاعِلٌ نِعْمَ. وَزَيْدٌ
مَخْصُوصٌ بِالْمَدْحِ، مَرْفُوعٌ بِأَنَّهُ مُبْتَدَأٌ. وَنِعْمَ الرَّجُلُ
خَبْرُهُ، مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ، أَوْ مَرْفُوعٌ بِأَنَّهُ خَبْرٌ مُبْتَدَأٌ مَحْذُوفٌ وَهُوَ
الصَّمِيرُ. تَقْدِيرُهُ نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ. فَيَكُونُ عَلَى
التَّقْوِيرِ الْأَوَّلِ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَعَلَى التَّقْوِيرِ الثَّانِي جُمْلَتَيْنِ

ترجمہ :- نعم کا فاعل کبھی اسم جنس معرف باللام ہوتا ہے جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (نیک ہے مرد، زید) الرجل اس وجہ سے مرفوع ہے کہ نِعْمَ کا فاعل ہے۔ اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح اس بنا پر مرفوع ہے کہ وہ مبتدا ہے اور نِعْمَ الرَّجُلُ (فعل فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر) مبتدا کی خبر مقدم ہے۔ یازید کا رفع بنا خبریت ہے اور اس کا مبتدا محذوف ہے اور وہ ضمیر ہے اس تقدیر پر نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ کی اصل ہوگی نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ اور وہ پہلی صورت میں (یعنی جب کہ زید کا رفع مبتدا مؤخر ہونے کی وجہ سے ہو) ایک جملہ ہوگا۔ (یعنی جملہ اسمیہ انشائیہ) اور دوسری صورت میں (یعنی جب کہ زید مبتدا محذوف کی خبر ہو) دو جملے ہوں گے۔ (پہلا جملہ فعلیہ انشائیہ اور دوسرا اسمیہ خبریہ)۔

علامہ رضی و دیگر محققین کا مختار پہلی تقدیر ہے۔ ابن حاجب و دیگر
ملحوظہ :- بہت سے سخا نے دوسری شکل کو ترجیح دی ہے۔

فَاعِلُهُ قَدْ يَكُونُ اسْمٌ جَنْسٍ مَعْرَفًا بِاللَّامِ : فَاعِلُهُ، مُبْتَدَأٌ. قَدْ
نِعْمَ الرَّجُلِ زَيْدٌ. فَالرَّجُلُ، مَرْفُوعٌ، بِأَنَّهُ فَاعِلٌ نِعْمَ. وَزَيْدٌ
مَخْصُوصٌ بِالْمَدْحِ، مَرْفُوعٌ بِأَنَّهُ مُبْتَدَأٌ. وَنِعْمَ الرَّجُلُ
خَبْرُهُ، مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ، أَوْ مَرْفُوعٌ بِأَنَّهُ خَبْرٌ مُبْتَدَأٌ مَحْذُوفٌ وَهُوَ
الصَّمِيرُ. تَقْدِيرُهُ نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَ زَيْدٌ. فَيَكُونُ عَلَى
التَّقْوِيرِ الْأَوَّلِ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَعَلَى التَّقْوِيرِ الثَّانِي جُمْلَتَيْنِ

فعل مدح۔ الرجل، فاعل فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ زید، مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ حسب بیان شارح دوسری ترکیب یہ ہے کہ: فعل مدح فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مضاف الیہ مثل مضاف کا۔ (ہو، مبتدا محذوف) زید، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبنیۃ ہوا۔

فالرجل، مرفوع بانہ فاعل نعم: فافصیلیہ۔ الرجل، مبتدا۔ مرفوع، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، جار۔ اتہ الخ حرف مشبہ بالفعل اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرفوع سے۔ اسم مفعول نائب فاعل

اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ تقدیر: نعم الرجل ہو زید: تقدیر، مبتدا لفظ نعم الخ، خبر۔ معنی کے اعتبار سے ترکیب یوں ہوگی۔

نعم، فعل مدح۔ الرجل، فاعل فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ہو زید، جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔ اور دونوں جملوں کا مجموعہ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ

خبریہ ہوا۔ فیکون علی التقدير الاول جملة واحدة، وعلى التقدير الثاني جملتين: فافصیلیہ۔ فیکون، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر مستتر راجع نعم الرجل الخ کی طرف

اسم۔ علی، جار۔ التقدير الاول، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق فیکون سے۔ جملة واحدة، مرکب توصیفی خبر۔ وعلى التقدير الثاني، متعلق فیکون سے بواسطہ عطف۔

جملتين، معطوف جملة واحدة پر فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجہ ہوا۔

۲: وَقَدْ يَكُونُ فَاعِلُهُ اسْمًا مَّضْنًا فَإِلَى الْمُعْرَفِ بِاللَّامِ نَحْوُ
نَعْمَ صَاحِبِ الرَّجُلِ زَيْدٌ

ترجمہ: اور کبھی نَعْمَ کا فاعل کوئی ایسا اسم ہوگا جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے نَعْمَ صَاحِبِ الرَّجُلِ زَيْدٌ

تشریح: نَعْمَ صَاحِبِ الرَّجُلِ زَيْدٌ میں صَاحِبِ الرَّجُلِ مضاف مضاف الیہ مل کر نَعْمَ کا فاعل ہے۔ پھر یہ جملہ خبر مقدم ہے زَيْدٌ: مخصوص بالمدح کی،

جو کہ مبتدا مؤخر ہے۔ یا بقول ابن حاجب، مبتدا محذوف کی خبر واقع ہو رہا ہے۔ کما مر:

دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ ابتداءً ایک چیز کو اس کے ہم جنسوں میں رلا ملا کر مبہم طریق سے پیش کرنے میں خواہ مخواہ سامع کو ٹٹول پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ کون سی چیز ہے جس کی مدح بدرجہ غایت، یا قدح بدرجہ غایت کرنی چاہتا ہے۔ اس سے شوق میں ترقی ہو کر شدید انتظار پیدا ہو جاتا ہے اس کے بعد جب مخصوص بالمدح، یعنی وہ خاص شخص جس کی مدح منظور ہوتی ہے، ذکر کر دیا جاتا ہے تو مشتاق سامع اس کی طرف دوڑتا ہے۔ اور بانشریح صدر اس کو قبول کرتا ہے۔ اسی طرح مخصوص بالذم کو سمجھنے یعنی خاص طور پر جس کی مذمت ہو۔

نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ: میں الرَّجُلُ سے کوئی خاص رجل مراد نہیں ہوتا بلکہ جنس رجل جو باعث معنی جنسی ہر ہر فرد کا محتمل ہے۔ وہ زید بھی ہو سکتا ہے، اور عمرو، خالد، ولید بھی۔ گویا مستحکم اس کلام کے ذریعہ یہ دکھانا چاہتا ہے کہ جنس رجل میں جو جنسی خوبیاں اور کمالات ہو سکتے ہیں وہ زید میں منحصر ہیں۔ لیکن ابتداءً یوں کہنے میں کہ نِعْمَ زَيْدٌ: زید اچھا آدمی ہے۔ یہ مقصد ہرگز پورا نہیں ہو سکتا۔ وہ تو معمولی سی بات ہو گئی۔ اس میں کلام کا زور اور قوت نہیں۔ بہر حال معرف بلام جنس ہونے کا یہ فائدہ ہے۔

یہ یاد رکھئے کہ جنس میں حکم نفس ماہیت اور حقیقتِ شئی پر ہوتا ہے۔ افراد فائدہ سے بچت نہیں ہوتی مثلاً نِعْمَ الرَّجُلُ، میں جنس رجل کی مدح ہے خواہ وہ کسی فرد میں متحقق ہو۔ اور نِعْمَ زَيْدٌ: میں براہ راست زید پر حکم ہے۔

تَرْكِبٌ: ناقص۔ فاعله، اسم۔ اسماً، موصوف۔ مضافاً، اسم مفعول۔ الی، جار۔ المعرف، اسم مفعول۔ باللام، جار مجرور متعلق المعرف سے۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مضاف سے۔ مضافاً ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ نِعْمَ صاحب الرجل زید: نِعْمَ، فعل مدح۔ صاحب الرجل مرکب اضافی فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ زید مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

(۳) وَقَدْ يَكُونُ ضَمِيرًا مُسْتَتِرًا مُعَيَّنًا ابْتِكَرَةً مَنْصُوبَةً. مِثْلُ: نَعَمْ رَجُلًا زَيْدٌ؛ وَالضَّمِيرُ الْمُسْتَتِرُ عَائِدٌ إِلَى مَعْلُومٍ ذَهَبِيٍّ

ترجمہ: کبھی نَعَمْ کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے جس کا ابہام رفع کرنے کی خاطر نکرہ منصوبہ بطور تیز لایا جاتا ہے۔ جیسے نَعَمْ رَجُلًا زَيْدٌ۔ اور ضمیر مستتر معہود ذہنی کی طرف راجح ہوتی ہے۔

تشریح: اوپر فاعل کے مظہر ہونے کا بیان تھا۔ اب یہاں سے دوسری شق کا بیان کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: کبھی نَعَمْ کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے۔ جس کا ابہام رفع کرنے کی خاطر نکرہ منصوبہ بطور تیز لایا جاتا ہے۔ جیسے نَعَمْ رَجُلًا زَيْدٌ۔ نَعَمْ میں ضمیر ہے جو معہود ذہنی کی طرف راجح ہے۔ یعنی هُوَ ضمیر مستتر نَعَمْ کا فاعل ہے۔ اور اس کا مرجع ذہنی طور پر معلوم ہے۔ اگرچہ لفظوں میں ابھی مذکور نہیں ہوا۔ بعد میں آئے گا۔ یعنی زید مثلاً۔ کہ ابتدا میں غیر معین تھا۔ مگر مخصوص بالمرح کے ذکر کے بعد متعین ہو گیا۔ گویا لوں سمجھو کہ اصل میں نَعَمْ الرَّجُلُ رَجُلًا زَيْدٌ تھا۔ رَجُلًا تیز کی دلالت پر الرَّجُلُ کو حذف کر دیا، اس کی جگہ نَعَمْ میں ضمیر مان لی جو جنس رجل کی طرف راجح ہے۔ اس طریق کار کا مشاویہی مدح میں مبالغہ پیدا کرنا ہے۔ اور مقام مدح صمدوح کی غایت تعظیم اور مبالغہ فی البیان کو متقاضی ہوتا ہی ہے۔ اور یہی حکم مقام مذمت کا بھی ہے۔ کہ وہاں بھی مذموم کی مذمت کو حد درجہ پر دکھلایا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے مقامات پر ابتدا ابہام کا طریق مخاطب کی غیر معمولی تشویق کا باعث ہو کر اس کو اس کی طلب پر پورے طور پر آمادہ بنا دیتا ہے۔ پھر اس قوت طلب، اور غلبہ شوق کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جو ہی مطلوب کی آواز کان میں پڑتی ہے، فوراً اسے اپنا لیتا ہے۔ اور یہ سابقہ آمادگی اور برعصا ہوا شوق اس کے سمجھنے اور قبول کرنے میں بے حد میں ثابت ہوتا ہے۔

الحاصل ایک طرف تو نَعَمْ رَجُلًا زَيْدٌ مختصر ہے نَعَمْ الرَّجُلُ زَيْدٌ، اور نَعَمْ الرَّجُلُ رَجُلًا زَيْدٌ سے دوسری طرف اس طرز بیان سے مدح میں قوت حاصل ہوتی ہے۔ جو سادہ بیان میں نہیں ہو سکتی۔ والشر سبحانہ اعلم۔

مذموم کی مذمت کو حد درجہ پر دکھلایا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے مقامات پر ابتدا ابہام کا طریق مخاطب کی غیر معمولی تشویق کا باعث ہو کر اس کو اس کی طلب پر پورے طور پر آمادہ بنا دیتا ہے۔ پھر اس قوت طلب، اور غلبہ شوق کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جو ہی مطلوب کی آواز کان میں پڑتی ہے، فوراً اسے اپنا لیتا ہے۔ اور یہ سابقہ آمادگی اور برعصا ہوا شوق اس کے سمجھنے اور قبول کرنے میں بے حد میں ثابت ہوتا ہے۔

قد یكون ضمیرًا مستترًا معینًا ابتکرة منصوبہ: قد یكون مذموم کی مذمت کو حد درجہ پر دکھلایا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے مقامات پر ابتدا ابہام کا طریق مخاطب کی غیر معمولی تشویق کا باعث ہو کر اس کو اس کی طلب پر پورے طور پر آمادہ بنا دیتا ہے۔ پھر اس قوت طلب، اور غلبہ شوق کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جو ہی مطلوب کی آواز کان میں پڑتی ہے، فوراً اسے اپنا لیتا ہے۔ اور یہ سابقہ آمادگی اور برعصا ہوا شوق اس کے سمجھنے اور قبول کرنے میں بے حد میں ثابت ہوتا ہے۔

مُتَّزِعًا، اسم مفعول۔ با، جار۔ نكرة منصوبة، مركب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق معینا سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثانی۔ موصوف دونوں صفتوں سے مل کر خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔۔۔ نَعَمٌ رَجَدًا زَبِيًّا : نَعَمٌ، فعل، فعل مرجح۔ ہو، ضمیر مستتر ميمز۔ رَجَدًا، تميز ميمز تميز سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔ اور خبر مقدم۔ زید، مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ الضمیر المستتر عائذ الی معهود ذہنی: الضمیر المستتر، مبتدا۔ عائذ الی، اسم فاعل اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَقَدْ يَحْذَفُ الْمَخْصُوصُ، إِذَا دَلَّ عَلَيْهِ قَرِينَةٌ. مِثْلُ: نَعَمُ الْعَبْدُ أَيْ نَعَمُ الْعَبْدُ أَيُّوبُ. وَالْقَرِينَةُ سِيَاقُ الْآيَةِ

ترجمہ:- اور کبھی مخصوص کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جب مخصوص پر کوئی قرینہ دلیل ہو مثلاً نَعَمُ الْعَبْدُ: یعنی نَعَمُ الْعَبْدُ أَيُّوبُ: ایوب (علیہ السلام) کیا ہی اچھے بندے ہیں۔ قرینہ آیت کا بسلسلہ قصہ ایوب علیہ السلام واقع ہونا ہے۔

تشریح:- کبھی دلالت قرینہ کی بنا پر مخصوص بالمرح بھی کر دیا جاتا ہے۔ قرآن عزیز آیُوبُ تھا۔ اوپر سے ایوب علیہ السلام کا ذکر چلا آ رہا ہے۔ انھیں کی مقبت میں یہ جملہ ارشاد ہوا ہے۔ اس قرینہ کی موجودگی میں ذکر ایوب کی خاص ضرورت نہ رہی۔

قوله وَالْقَرِينَةُ سِيَاقُ الْآيَةِ: اور قرینہ آیت کا چلانا ہے۔۔۔ سیاق: یعنی روانگی، ماخوذ من السوق، چلانا یعنی مخصوص بالمرح کے ایوب ہونے کا قرینہ، اس آیت کا بسلسلہ قصہ ایوب علیہ السلام واقع ہونا ہے۔ چنانچہ دو آد ذکر عَبْدٌ نَا أَيُّوبُ سے سورہ ص میں اس قصہ کا آغاز ہوتا ہے۔

قد يَحْذَفُ الْمَخْصُوصُ، إِذَا دَلَّ عَلَيْهِ قَرِينَةٌ: قد يَحْذَفُ، ترکیب: مضارع مجہول۔ المخصوص، نائب فاعل۔ اذا، ظرف زمان مضاف۔ دَلَّ، فعل ماضی معروف۔ علیہ، جار مجرور متعلق دل سے۔ قرینة، فاعل۔ فعل فاعل متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ۔ فعل نائب فاعل اور

مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ — نعم العبد : نعم، فعل مرح - العبد، فاعل
فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفسر — ای نعم العبد ایوب : ای حرف
تفسیر۔ نعم العبد، جملہ فعلیہ انشائیہ خبر مقدم۔ ایوب، مخصوص بالمرح مبتدا مؤخر۔ مبتدا
سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مفسر۔

وَشَرَطُ الْمُحْصُوصِ، أَنْ يَكُونَ مُطَابِقًا لِلْفَاعِلِ فِي الْإِفْرَادِ
وَالثَّنِيَّةِ، وَالْجَمْعِ، وَالتَّذْكِيرِ، وَالتَّأْنِيثِ. مِثْلُ نَعْمِ
الرَّجُلِ زَيْدٍ؛ وَنَعْمِ الرَّجُلَيْنِ الزَّيْدَيْنِ؛ وَنَعْمِ الرَّجُلِ الزَّيْدِ
وَ نَعْمَتِ الْمَرْأَةِ هِنْدُ؛ وَ نَعْمَتِ الْمَرْأَتَيْنِ الْهِنْدَيْنِ؛
وَ نَعْمَتِ النِّسَاءِ الْهِنْدَاتِ

ترجمہ :- مخصوص بالمرح یا مخصوص بالذم ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ افراد، ثنیہ، جمع
اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہو جیسے نعم الرجل زید الخ
تشریح :- مخصوص بالمرح، یا مخصوص بالذم ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ امور خمسہ مذکورہ
میں فاعل کے مطابق ہو۔ یعنی اسم ثانی کو مخصوص بالمرح، یا مخصوص بالذم
اس وقت سمجھا جائے گا، جب کہ امور ذیل میں فاعل سے مطابقت رکھتا ہو۔ یعنی افراد،
ثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں یعنی امور خمسہ میں جو حال فاعل کا ہو اور ہی مخصوص کا ہو۔
کیونکہ دراصل فاعل، اور مخصوص ایک ہی چیز ہیں۔ فرق یہ ہے کہ فاعل کے درجہ میں
اسے بہم رکھا گیا ہے۔ اور مخصوص کا درجہ اس کا متین قرار پایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ متین
دب الفتح، اور اس کے بیان، یعنی متین۔ (بالکسر)۔ میں توافق ضروری ہے مثلاً
میں اس حقیقت کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ نعم الرجل زید دم فرد مذکر
نعم الرجلان الزیدان (ثنیہ مذکر) نعم الرجال الزیدون (جمع مذکر) نعمت
المرأة هند (واحد مؤنث) نعمت المرأتان الهندان (ثنیہ مؤنث) نعمت النسوة
الهندات (جمع مؤنث)

علامہ رضی کی تحقیق :- علامہ رضی، برعایت حال مخصوص فعل کی تذکیر و تانیث جائز
قرار دیتے ہیں۔ خواہ فاعل مذکر ہو، یا مؤنث۔ اس کے مخصوص

بننے کے لئے یہ کافی ہے کہ اس پر فاعل کا اطلاق صحیح ہو اور بس اچنانچہ نِعْمَتِ الْإِنْسَانِ
ہندُو اور سَاءَتْ مُسْتَقْرًّا ثابت ہیں۔ پہلی مثال میں فاعل مذکر ہے مگر مخصوص
مؤنث تھا۔ لہذا فعل مؤنث لایا گیا۔ دوسری مثال قرآن عزیز کی آیت ہے۔ اس میں تمیز
مذکر ہے، یعنی مُسْتَقْرًّا۔ مگر مخصوص مؤنث تھا یعنی ضمیر مستتر، جو کہ ہی ہے، اور جہنم کی
طرف راجع ہے، اور جہنم مؤنثِ سماعی ہے، اس کی رعایت سے فعل مؤنث لایا گیا۔

مذکر کیب : مطابقاً للفاعل : ان، مصدر یہ ناصبہ۔ یکون، فعل مضارع ناقص۔
هو، مستتر اسم۔ مطابقاً، اسم فاعل۔ للفاعل، جار مجرور متعلق اول مطابقاً سے۔

فی الافراد، والتثنية، والجمع، والتذكير، والتانيث : فی، جار الافراد،
معتون علیہ اپنے معطوفات اربعہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی مطابقاً۔ اسم فاعل
ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَالثَّانِي بَيْسٌ، وَهُوَ فِعْلٌ ذِمٌّ أَصْلُهُ بَيْسٌ، مِنْ بَابِ عَلِمَ
فَكَسَّرَتْ الْفَاءُ لِتَبْعِيَّةِ الْعَيْنِ، نَمَّ أَسْكَنْتِ الْعَيْنُ تَخْفِيفًا،
فَصَارَتْ بَيْسٌ وَفَاعِلُهُ أَيْضًا أَحَدُ الْأُمُورِ الثَّلَاثَةِ الْمَذْكُورَةِ
فِي نَعْمٍ۔ وَحُكْمُ الْمَخْصُوصِ بِالذَّمِّ كَحُكْمِ الْمَخْصُوصِ
بِالْمَدْحِ فِي جَمِيعِ الْأَحْكَامِ الْمَذْكُورَةِ مِثْلُ بَيْسِ الرَّجُلِ
زَيْدٌ : وَبَيْسِ صَاحِبِ الرَّجُلِ زَيْدٌ : وَبَيْسِ رَجُلًا زَيْدٌ :
وَبَيْسِ الرَّجُلَانِ الزَّيْدَانِ : وَبَيْسِ الرَّجَالِ الزَّيْدُونَ :
وَبَيْسَتِ الْمَرْأَةَ هِنْدُ : وَبَيْسَتِ الْمَرْأَتَانَ الْهِنْدَانِ :
وَبَيْسَتِ النِّسَاءَ الْهِنْدَاتُ : :

ترجمہ :- دوسرا بَيْسٌ ہے۔ یہ فعل ذم ہے۔ بَيْسٌ : اصل میں بَيْسٌ۔ (فتح الباری،
دکستر سہزہ، فتح سین)۔ از باب سَخَّ بَرُوزَنَ عَلِمَ تھا۔ (اولاً) تبعتین، فَاوَكْسَزُويا
پھر تخفیفاً عین کو ساکن کر دیا۔ تو بَيْسٌ ہو گیا۔ اس کا فاعل بھی ان تین صورتوں میں سے

کسی ایک صورت پر ہوگا جو نِعْمَ کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں۔ اور۔ (اس کے)۔ مخصوص بالذم کا حکم، تمام ہی احکام میں مخصوص بالذم کی طرح ہوگا جیسے بئس الرجل زید الخ۔

نشریح بئس، فعل ذم ہے۔ ذم کے معنی برائی کرنا۔ جب کسی شخص کی حد درجہ مذمت کرنا چاہتے ہیں، تو اس فعل کے ذریعہ بطریق مخصوص اس کی مذمت بیان کرتے ہیں۔

طریقہ مدح و ذم کا یکساں حکم۔ بئس اصل میں بئس تھا۔ اولاً بتبعیت بمن فا کو کسرہ دیا، اور چونکہ کسرہ سے کسود کی طرف انتقال ثقیل تھا لہذا تخفیفاً بمن کو ساکن کر دیا۔ اس کا فاعل بھی، نغم کی طرح انھیں تین صورتوں میں سے کسی صورت پر ہوگا جو نغم کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں۔

یعنی: اشم جنس معرف باللام، یا مضان الی معرف باللام، یا ضمیر تمیز بکسرہ منصوبہ۔۔۔

اور اس کا مخصوص بالذم جملہ احکام میں مخصوص بالذم کی طرح ہوگا۔ یعنی: اس کا رفع، یا برکتاً مبتدا ہونے کے ہوگا۔ اور بئس الرجل فعل فاعل سے مل کر، جملہ ہو کر اس کی خبر مقدم مانی

جائے گی۔ یا اس کا مبتدا محذوف نکالا جائے اور یہ اس کی خبر جو اس تقدیر پر یہ علیحدہ جملہ ہوگا اور تقدیر اول پر دونوں سے مل کر ایک جملہ بنے گا۔۔۔ اسی طرح بوقت قرینہ مخصوص بالذم

کا حذف ہونا جیسے کوئی یوں کہے۔ لا تُرافِق الشیطان، فبئس الرفیق شیطان سے فاقہ مت کروا وہ بہت ہی برافریق ہے۔ یہاں فبئس الرفیق کے بعد، اس کا مخصوص بالذم

یعنی الشیطان محذوف ہے۔ اسی طرح امور خمسہ: افراد، تشبیہ، جمع، تذکیر، تانیث میں مخصوص بالذم اور فاعل کی مطابقت ضروری ہے۔ جیسے بئس الرجل زید

(واحد مذکر میں)۔ اور بئس الرجلان الزیدان (تشبیہ مذکر میں) بئس الرجال الزیدون (جمع مذکر میں)۔ اور بئست المرأة ہند (واحد مؤنث میں) بئست

المرأتان الہندان (تشبیہ مؤنث میں) بئست النساء الہندات (جمع مؤنث میں) اس پر اشکال ہوتا ہے باری تعالیٰ کے اس ارشاد سے "بئس مثل

ایک اشکال، الْقَوْمِ الَّذِینَ کَذَّبُوا بِآیَاتِنَا (بری ہے مثال اس قوم کی جنہوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو) کہ اس میں مَثَلُ الْقَوْمِ فاعل ہے۔ اور الَّذِینَ کَذَّبُوا، مخصوص بالذم۔ مگر فاعل مفرد ہے، اور مخصوص بالذم جمع۔ لہذا مخصوص اور

فاعل کی مطابقت کا دعویٰ باطل ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ الَّذِینَ کَذَّبُوا، مخصوص بالذم نہیں ہے تاکہ اشکال ہو

کیونکہ فاعل اور مخصوص کا ایک جنس ہونا تو سب کو مسلم ہے۔ اور جو ظاہر ہے کہ: مخصوص فاعل کا مبتین ہونا ہے، اور مبتین کا از جنس مبتین ہونا لابدی سے۔۔۔ رجل کا بیان زید، عمرو، بکر تو ہو سکتا ہے۔ مگر گدھا، گھوڑا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ الذین کذبوا سے قبل مضاف مخدوف ہے۔ یعنی لفظ مثل۔ تقدیر عبارت یوں ہے۔ بئس مثل القوم، مثل الذین کذبوا یا ایاتنا اور مثل الذین، مثل القوم کی طرح مفرد ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ الذین کذبوا، القوم کی صفت واقع ہے۔ جو کہ معنی جمع ہے۔ اور مخصوص بالذم مثلہم، یہاں مخدوف ہے۔ یعنی: بئس مثل القوم المکذبین یا ایاتنا مثلہم؛ پس کوئی اشکال نہیں۔

ترکیب: اصلہ بئس، من باب علم؛ اصلہ مبتدا۔ بئس، ذوالحال۔ من، جار۔ ترکیب: باب علم، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔۔۔ فاعلہ ایضاً احد الامور الثلاثة المذكورة فی نعم؛ فاعلہ، مبتدا۔ ایضاً، مفعول مطلق فعل مخدوف آض کا۔ جملہ فعلیہ معترضہ۔ احد مضاف۔ الامور، موصوف۔ الثلاثة، صفت اول۔ المذكورة، اسم مفعول فی جار۔ لفظ نعم، مجرور۔ جار مجرور متعلق المذكورة سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت ثانی۔ موصوف دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ حکم، مضاف۔ المخصوص، اسم مفعول بالذم، جار مجرور متعلق المخصوص سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ حکم المخصوص بالمدح فی جمیع الاحکام المذكورة؛ کاف، جار۔ حکم، مضاف۔ المخصوص، اسم مفعول۔ بالمدح، متعلق اول۔ فی، جار۔ جمیع، مضاف۔ الاحکام، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی۔ اسم مفعول نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَالثَّلَاثُ سَاءٌ، وَهُوَ مُرَادِفٌ لِبَيْسٍ، وَمَوَافِقٌ لَهُ فِي جَمِيعِ

وَجُودِ الْإِسْتِعْمَالِ

ترجمہ:- (افعال صح و ذم کا) تیسرا فعل سَاء ہے۔ جو بیٹس کا مراد ہے۔ اور جبہ طرق استعمال میں اس کے موافق ہے یعنی برابر ہے

رَدْفٌ: آگے پیچھے ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا، رَدْفٌ: پیچھے بیٹھنے والا تحقیق: مُرَادِفٌ: اصطلاح علماء عربیت میں ان دو لفظوں، یا چند الفاظ کو کہتے ہیں جن کے معنی ایک ہوں۔

سَاءٌ: انشاء اور اخبار دونوں مواقع پر مستعمل ہے۔ مگر بیشتر اخبار کے لئے آتا ہے۔ اور یہاں ان افعال سے بحث ہو رہی ہے، جو انشاء مدح، یا انشاء ذم کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔ لہذا سَاءٌ کے ساتھ یہ قید ضروری ہے کہ وہ سَاءٌ جو انشاء ذم کے لئے استعمال ہوتا ہے سَاءٌ، اصل میں سَوَاءٌ، بروزنِ خَوْفٍ از بابِ عَلَمٍ تھا۔ واو متحرک ماقبل اس کا مفتوح، لہذا واو کو الف سے بدل لیا۔ سَاءٌ ہو گیا۔

دربارۂ انشاء ذم بیٹس اصل ہے کہ اس میں بجز انشائی معنی کے دوسرے معنی قائم نہ ہیں، برخلاف سَاءٌ کے، کہ اس میں اخباری اور انشائی دونوں معنی موجود ہیں۔ اسی بنا پر بعض سَاءٌ کو لمحققات بیٹس میں شمار کرتے ہیں۔

تَرْكِيْبٌ: بیٹس۔ مجرور۔ جار مجرور متعلق مرادف سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف تالیہ — و موافق له فی جمیع وجوه الاستعمال: واو، عاطفہ موافق، اسم فاعل۔ له، جار مجرور متعلق اول موافق کا۔ فی، جار جمیع الخ، مرکب اضافی مجرور متعلق ثانی۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف۔ معطوف تالیہ معطوف سے مل کر خبر۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَالرَّابِعُ حَبٌّ، يَفْتَحُ الْفَاءَ، أَوْضَمُّهَا، أَصْلُهُ حَبٌّ، بِصَمِّ الْعَيْنِ، فَاسْكَنْتَ الْبَاءَ الْأُولَى وَأُدْعَمَتْ فِي الثَّانِيَةِ عَلَى اللَّغَةِ الْأُولَى، أَوْ نَقَلَتْ ضَمَّتْهَا إِلَى الْحَاءِ وَأُدْعَمَتْ الْبَاءُ فِي الْبَاءِ عَلَى اللَّغَةِ الثَّانِيَةِ. وَحَبٌّ لَا يَفْصَلُ عَنْ دَائِي الْإِسْتِعْمَالِ وَلِهَذَا يُقَالُ

فِي تَقْرِيرِ الْأَفْعَالِ حَبْدًا. وَهُوَ مُرَادِفٌ لِنِعْمَ. وَقَاعِلُهُ ذَا، وَ
الْمَخْصُوصُ بِالْمَدْحِ مَذْكُورٌ بَعْدَهُ. وَإِعْرَابُهُ كِإِعْرَابِ مَخْصُومٍ
نِعْمَ، فِي الْوَجْهِينِ الْمَذْكُورَيْنِ لِكُنْهٖ لَا يَطَابِقُ قَاعِلُهُ فِي الْوُجُوهِ
الْمَذْكُورَةِ. مِثْلُ حَبْدًا زَيْدٌ؛ وَحَبْدًا الزَّيْدَانِ؛ وَحَبْدًا
الزَّيْدُونَ؛ وَحَبْدًا هِنْدٌ؛ وَحَبْدًا الْهِنْدَانَ؛ وَحَبْدًا الْهِنْدَاتُ

ترجمہ: چونکہ فعل حَبَّ - (بفتح فا، یا بضم فا) - ہے، یہ اصل میں حَبَبٌ - (بضم العین) -
تقارب پہلی بار کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کر دیا، حَبَّ، بفتح فا، ہوا، پہلی لغت کے مطابق
- یا با کا ضمہ، حا کی طرف منتقل کیا گیا۔ اور با کو با میں ادغام کر دیا گیا (حَبَّ، بضم فا، ہوا)
دوسری لغت کے مطابق - حَبَّ، استعمال میں کبھی ذا سے منفصل نہیں ہوتا۔ اسی بنا پر افعال
مدح و ذم کی تقریر میں حَبْدًا ذکر کرتے ہیں۔ یہ ہم معنی نِعْمَ کا ہے۔ اس کا فاعل ذا ہوتا ہے
اور اس کا مخصوص بالمدح ہمیشہ فاعل کے بعد ہی مذکور ہوتا ہے۔ اور اس کے مخصوص کا
اعراب مخصوص نِعْمَ والا اعراب ہے مذکورہ دونوں صورتوں میں۔ لیکن مخصوص حَبْدًا
مذکورہ (دو) صورتوں میں اپنے فاعل (ذا) کے مطابق نہیں ہوتا۔ جیسے حَبْدًا زَيْدٌ اور
حَبَّ، جو انشائے مدح کے لئے آتا ہے، اس میں لمجاظاً اصل دو لغت ہیں -
تشریح: حار کا فتح، اور حا کا ضمہ۔ مگر انشائے مدح کی طرف نقل کرنے کے بعد حسب
تحقیق علامہ ابن حاجب فتح متعین ہو گیا اور ضمہ ناجائز۔ مگر شارح نے ایسی کوئی قید نہیں
لگائی جس سے قبل از نقل، اور بعد از نقل کے حالات میں فرق ظاہر ہو۔ یہ اصل میں
حَبَبٌ - (بضم العین) - تھا۔ حَبَبٌ کے معنی: بہت ہی محبوب ہوا۔ بقاعدہ ادغام تجانسین
اول کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا۔ حَبَّ (بفتح اول) ہوا۔ یہ تعلیل لغت اولیٰ
کی بنا پر ہوئی۔ یعنی حَبَّ مفتوح الفار ہوا۔ اور مضموم الفار کی تقدیر پر با کا ضمہ حا کی
طرف منتقل کر کے ادغام کر دیا گیا۔ یہ ظاہر ہے کہ انتقال سے قبل اول حا کا فتح ہٹا یا جاو گیا،
پھر اس پر با کا ضمہ لایا جائے گا۔ گویا حَبَّ - (بفتح فا) - اور حَبَّ - (بضم فا) - دونوں
کی اصل حَبَبٌ - (بفتح فا) - ہوئی۔

قولہ حَبَّ لَا يَنْفَصِلُ - حَبَّ، جو انشائے مدح کے لئے مستعمل ہے، وہ کبھی ذا

سے منفصل مستعمل نہیں ہوتا۔ البتہ حَبَّ، اخباری جو محض محبوبیت کی خبر دیتا ہے، اور وقوع انشاء پر مستعمل نہیں ہے، وہ بدون ذابھی استعمال ہوجاتا ہے۔

قوله ولہذا یقال فی تقریر الافعال حَبَّۃً ۱۔ اسی بنا پر کہ حَبَّ، اور ذابھی انشاء کے استعمال میں لازم لزوم ہیں، افعال مدح و ذم کی تقریر میں ہر سے حَبَّۃً اکا ذکر کرتے ہیں۔ صرف حَبَّ کا نام نہیں لیتے۔ تقریر: یعنی تعدید ہے۔ تعدید کے معنی شمار کرنا یعنی افعال مدح و ذم گناتے وقت حَبَّۃً امرک کو فعل مدح شمار کرتے ہیں۔

قوله و هو مرادف لنعم۔ یہ ہم معنی نعم کا ہے۔ اس کا فاعل ذابھی اسم اشارہ ہوتا ہے اور اس کا مخصوص بالمرح ہمیشہ فاعل کے بعد ہی مذکور ہوتا ہے۔ کبھی بھی اس پر مقدم نہیں ہو سکتا۔ اور مخصوص حَبَّۃً میں، مخصوص نعم والی ہر دو اعرابی صورتیں جاری ہوتی ہیں لیکن نعم اور حَبَّۃً میں یہ فرق ہے کہ: وجوہ خمسہ مذکورہ میں حَبَّۃً کا مخصوص بالمرح اپنے فاعل ذابھی کے صورتہ مطابق نہ ہوگا۔ بر خلاف نعم کے، کہ وہاں صوری مطابقت فاعل اور مخصوص کی لابدی تھی پس حَبَّۃً اہر سہ حالات افراد، تثنیہ جمع اور اسی طرح مذکر، مؤنث میں حَبَّۃً ہی رہے گا۔ حَبَّۃً ان، حَبَّۃً ون، حَبَّۃً ث، حَبَّۃً ثا حَبَّۃً ا۔ نہ ہوگا۔ جس طرح مفرد مذکر میں حَبَّۃً اَرَبُیڈ: کہیں گے، مؤنث میں بھی حَبَّۃً ا ہنڈ: کہیں گے۔ اور حَبَّۃً الزیدان اور حَبَّۃً الزیدون، حَبَّۃً الہندان، حَبَّۃً الہندات ہی کہیں گے۔ یہاں تک شیخ امام (عبد القاہر) کی تحقیق تھی کہ حَبَّ: فعل مضی اور ذابھی اسم اشارہ، اس کا فاعل، اور زَبَّیڈ: (مثلاً) اس کا مخصوص بالمرح ہے۔ اور عند المبرح حَبَّ اور ذابھی کی ترکیب نے حَبَّ کی فعلیت ختم کر دی۔ حَبَّۃً اَرَبُیڈ: میں حَبَّۃً ا، مبتدا ہے۔ اور زید، اس کی خبر ہے۔ اور عند البعض برعایت جزو اول کہ وہ حَبَّ فعل ہے اور ذابھی اس کا جزو لازم، مجموعہ سے اسمیت کا خاتمہ ہو گیا۔ اب حَبَّۃً اَرَبُیڈ میں حَبَّۃً ا، فعل، اور زَبَّیڈ اس کا فاعل ہوگا۔ اور بس۔

الرابع حَبَّ، باتح الفاء، اوضیہا: الرابع، مبتدا، حَبَّ، ذوالحال، با، تار۔ ترکیب: فتح الفاء، معطوف علیہ، او، ماضیہ۔ ضمھا، معطوف علیہ، معطوف مجزئ۔ جار مجزئ ظرف مستقر ہو کر حال، ذوالحال حال سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

— حب لا یفصل عن ذابھی الاستعمال: لفظ حَبَّ، متبہ لا یفصل، فعل مضارع۔

هو مستتر فاعل - عن اذا متعلق اول - في الاستعمال متعلق ثانى - فعل فاعل اور دون متعلقون

سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لہذا ایقال فی تقریر

الافعال حَبْدًا: لہذا، جار مجرور متعلق مقدم یقال سے۔ یقال فعل مضارع مجہول - فی، جار

تقریر الافعال، مرکب اضافی مجرور - جار مجرور متعلق یقال سے۔ لفظ حَبْدًا، نائب فاعل فعل

نائب فاعل اور دون متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ و المخصوص بالمدح

مذکور بعدہ: المخصوص بالمدح، اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مبتدأ

مذکور بعدہ، اسم مفعول نائب فاعل اور ظرف سے مل کر خبر مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

اعرابہ کا اعراب مخصوص نعم فی الوجهین المذكورین: اعرابہ، مبتدأ، كاف،

جارہ - اعراب، مصدر مضاف - مخصوص، مضاف الیہ مضاف - لفظ نعم، مضاف الیہ -

مضاف با مضاف الیہ مضاف الیہ ہوا اعراب کا مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور - جار مجرور ظرف

مستتر ہو کر متعلق اول کائن مقدر کا - فی، جار - الوجهین الخ مرکب تو صیغی مجرور - جار مجرور

متعلق ثانى - کائن اسم فاعل مقدر ضمیر فاعل اور دون متعلقوں سے مل کر خبر مبتدأ خبر سے مل کر

جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک نہ - لکنہ لا یطابق فاعلہ فی الوجوه المذكورہ:

لکن، حرف مشبہ بالفعل، ضمیر اسم - لا یطابق فعل مضارع منفی - ہو، مستتر راجع

المخصوص بالمدح کی ظرف فاعل - فاعلہ، مفعول بہ - فی، جار - الوجوه الخ، مرکب تو صیغی

مجرور - جار مجرور متعلق لا یطابق سے فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر

لکن اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ استدرکیہ ہوا۔

و یَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ، أَوْ بَعْدَهُ اسْمٌ مُوَافِقٌ لَهُ مَنصُوبًا عَلَى
التَّمْيِيزِ، أَوْ عَلَى الْحَالِ. مِثْلُ حَبْدًا رَجُلًا زَيْدٌ؛ وَحَبْدًا رَاكِبًا زَيْدٌ؛
وَحَبْدًا زَيْدٌ رَجُلًا؛ وَحَبْدًا زَيْدٌ رَاكِبًا؛

ترجمہ :- یہ بھی جائز ہے کہ مخصوص سے قبل، یا بعد کوئی (دوسرا) اسم واقع ہو، جو - (افراد

شبیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں) - مخصوص کے ساتھ موافق ہو۔ اور اعراباً منصوب ہو خواہ

تیز کی بنا پر خواہ حالت کی بنا پر۔ جیسے حَبْدًا رَجُلًا زَيْدٌ الخ

تحقیق :- شایح نے اس بار سے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ تمیز اور حالت دونوں کے

دروازے کھلے رکھے۔ مسدّد مختلف فیہ ہے۔ عند البعض جامد ہو، یا مشتق، ہر حال میں تمیز ہوگا۔ اور ابوعلی فارسی اور اخفش کے نزدیک علی الاطلاق وہ اسم حال ہوگا۔ اور عند البعض جامد ہو تو حال، ورنہ تمیز، اور علامہ رضی و دیگر محققین نے حال اور تمیز ہونے کا مدار مقصد تکلم پر رکھا ہے۔ مقصد تقييد ہو تو اسم مذکور حال ہوگا۔ اور مشتق ہوگا۔ مثلاً حَبَّذَا هُنْدٌ مُّوَاَصَلَةٌ۔ اسی فی حال مواصلتھا۔ کیونکہ یہاں مخصوص بالمدح، یعنی بندگی زیادت مدح کو بحالت مواصلت و ملاقات مخصوص رکھنا مقصود ہے کہ بندہ حالت مواصلت میں بے حد اچھی ہے۔ اور اگر تنقید مقصود نہ ہو تو پھر وہ اسم جامد ہو، یا مشتق تمیز ہوگا، حال نہیں ہو سکتا۔ مثلاً حَبَّذَا زَيْدٌ زَكِيًّا۔ یا حَبَّذَا رَجُلًا زَيْدٌ۔ زید بہت اچھا ہے از روئے راکب ہونے کے، یا از روئے راجل ہونے کے۔ گویا یہاں مبالغہ فی المدح معنی جنسی کے لحاظ سے ہے۔ یعنی زید بہت اچھا مرد ہے۔ بہت اچھا سوار ہے۔

مع کسب یجوز ان یکون قبلہ او بعدہ اسم موافق لہ منصوباً علی التمییز کہ کسب او علی الحال ۛ یجوز فعل مضارع۔ ان ناصب مصدریہ۔ یکون فعل ناقص۔ قبل ظرف زمان مضاف، ہ، تمیز مجرور متصل راجع المخصوص بالمدح کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ معطوف علیہ۔ او، مانطفہ۔ بعدہ معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مفعول فیہ۔ اسم موصوف۔ موافق لہ، متعلق متعلق مل کر صفت موصوف صفت مل کر اسم، منصوباً۔ اسم مفعول موصوف۔ علی التمییز، جار مجرور معطوف علیہ، او حرف عطف علی الحال، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر ظرف مستقر ہو کر صفت موصوف صفت مل کر خبر فعل ناقص اسم خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بناویل مصدر ہو کر فاعل فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ حَبَّذَا رَجُلًا زَيْدٌ ۛ حَبَّ، فعل مدح۔ ذَا، تمیز۔ تمیز سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ زَيْدٌ، مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔ حَبَّذَا رَاکِبًا زَيْدٌ ۛ حَبَّ، فعل مدح۔ ذَا، ذوالحال۔ راکب، حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ زید، مخصوص بالمدح مبتدا مؤخر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ۔

وَأَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّصَرُّفُ فِي هَذِهِ الْأَفْعَالِ، غَيْرَ الْحَاقِ النَّاءِ

فِيهَا. وَلِهَذَا سُمِّيَتْ هَذِهِ الْأَفْعَالُ غَيْرَ مُتَصَرِّفَةٍ

ترجمہ۔ جانتے کہ ان افعال میں، بجز اس کے کہ ان کے آخر میں تائے ساکنہ کا الحاق ہو، اور کوئی تصرف جائز نہیں۔ اور حَبْدٌ امر کب میں تو تانا الحاق بھی نہیں ہو سکتا۔۔ اسی لئے یہ افعال غیر متصرفہ کہلاتے ہیں۔

تشریح۔ تصرفات سے مراد، صیغوں کا اشتقاق ہے۔ یعنی ان افعال سے مضارع، امر، اسم فاعل وغیرہ۔ بلکہ خود ماضی کے دوسرے صیغے بھی نہیں آتے۔ اسی لئے تو یہ افعال غیر متصرفہ کہلاتے ہیں۔۔ واللہ اعلم بالصواب۔۔

اعلم انہ لا يجوز التصرف في هذه الافعال غير الحاق التاء فيها؛
ترکیب اعلم، فعل امر انت ضمیر مستتر فاعل۔ اَنْ حرف مشبہ بالفعل۔ اسم۔ لا يجوز فعل۔ التصرف مصدر، فی، جار۔ هذه الافعال، اسم اشارہ مشار الیه مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق التصرف سے۔ التصرف مصدر اپنے متعلق سے مل کر مستثنیٰ منہ۔ غیر، مضاف۔ الحاق مصدر مضاف۔ التاء، مضاف الیه۔ فیها، جار مجرور متعلق الحاق سے مصدر مضاف الیه اور متعلق سے مل کر مضاف الیه۔ غیر مضاف مضاف الیه سے مل کر مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ متعلق سے مل کر فاعل لا يجوز کا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ اَنْ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بناوید مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ نشائیہ۔۔
 لِهَذَا سُمِّيَتْ هَذِهِ الْأَفْعَالُ غَيْرَ مُتَصَرِّفَةٍ؛ لِهَذَا، جار مجرور متعلق سُمِّيَتْ سے سمیت فعل مجہول۔ هذه الافعال، نائب فاعل۔ غیر متصرفہ، مرکب اضافی مفعول ثانی۔ فعل نائب فاعل مفعول ثانی اور متعلق مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

النَّوعُ الثَّلَاثُ عَشَرَ

أَفْعَالُ الْقُلُوبِ؛ وَإِنَّمَا سُمِّيَتْ بِهَا، لِأَنَّ صُدُورَهَا مِنَ الْقَلْبِ
 وَلَا دَخَلَ فِيهِ لِلْجَوَارِحِ. وَتُسَمَّى أَفْعَالُ الشُّكِّ، وَالْيَقِينِ أَيْضًا
 لِأَنَّ بَعْضَهَا لِلشُّكِّ، وَبَعْضَهَا لِلْيَقِينِ. وَهِيَ تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ
 الْخَبَرِ، وَتُصَبِّهُمَا مَعًا بِأَنَّ يَكُونَا مَفْعُولَيْنِ لَهَا. وَهِيَ سَبْعَةٌ.

ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلشَّكِّ، وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا لِلْيَقِينِ، وَ وَاحِدٌ مِنْهَا مُشْتَرِكٌ بَيْنَهُمَا.

ترجمہ: بدعوامل سماعی کی تیرہویں نوع افعال قلوب ہیں۔ اور ان افعال کا نام افعال قلوب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان افعال کا صدور قلب سے ہوتا ہے۔ ان کے صدور میں جوارح کا کوئی دخل نہیں ہے۔ ان افعال کا دوسرا نام افعال شک و یقین بھی ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض شک کے معنی دیتے ہیں اور بعض یقین کے۔ یہ افعال مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ان دونوں کو مَعًا منصوب کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہر کہ وہ دونوں اسم، ان افعال کے لئے بمنزلہ دو مفعول کے ہوتے ہیں۔ یہ افعال قلوب سات ہیں، تین برائے شک اور تین برائے افادہ یقین، اور ایک دونوں میں مشترک۔

تشریح: ان افعال کا نام، افعال قلوب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان افعال کا صدور براہ راست قلب سے متعلق ہے ان کے صدور میں جوارح کا واسطہ اور دخل نہیں ہوتا۔ برخلاف دیگر افعال کے، کہ ان کا عمل ہاتھ، پیر و دیگر اعضاء انسانی سے متعلق رہتا ہے اگرچہ تجویز قلب کرتا ہے۔ جوارح: جارح کی جمع ہے: اعضاء جن سے کام لیا جاتا ہے۔ ان ہی افعال کا دوسرا نام افعال شک و یقین بھی ہے۔ کیونکہ ان میں سے بعض افعال شک کے معنی دیتے ہیں اور بعض یقین کے۔

قوله وھی تدخل علی المبتداء والمخبر: یہ افعال مبتدا خبر یعنی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہوتے۔ اور ان دونوں کو مَعًا منصوب کر دیتے ہیں اس طرح ہر کہ وہ دونوں اسم ان افعال کے لئے بمنزلہ دو مفعول ہوتے ہیں۔ گو حقیقی مفعول تو دو مصدر ہوتا ہے جو خبر سے نکل کر مبتدا کی طرف مضاف ہو رہا ہو۔ مثلاً حَسِبْتُ زَيْدًا فَأَيْضًا: میں فَاَيْضًا کا مصدر فَضَّلْتُ، مضاف بسوئے زَيْدٍ، حَسِبْتُ کا مفعول حَقِيقِي ہے۔ یعنی حَسِبْتُ فَضَّلْتُ زَيْدٍ: بہر حال ان کا نصب بربناء مفعولیت ہوتا ہے۔

اور جملہ اسمیہ پر ان افعال کے داخل کرنے کا مقصد جملہ اسمیہ پر دخول کا مقصد: مخاطب کو یہ بتانا ہوتا ہے کہ اس جملہ کی خبر کے متعلق شکم کیا خیال رکھتا ہے، یقین کا یا شک کا۔ یہ شک بمعنی لغوی ہے جو یقین کا مقابل ہے۔ یعنی یقین سے قبل کے تمام مراتب، لغتاً شک کہلاتے ہیں۔ یعنی خواہ اس میں خبر کے

متعلق، ہونے نہ ہونے کی دونوں جانب مساوی ہوں، یا کسی ایک جانب کو نجیال متکلم
ترجیح حاصل ہو۔ مگر وہ ترجیح بدرجہ یقین نہ پہنچی ہو۔

النوع الثالث عشر، افعال القلوب: النوع، موصوف۔ الثالث عشر،
ترکیب: مرکب بنائی صفت۔ موصوف صفت مل کر مبتدا۔ افعال القلوب، مرکب اضافی

خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ — انما سمعیت بها، لَانْ صدورها من القلب
انما، کلمہ محصر۔ سمعیت، فعل ماضی مجہول۔ ہی، مستتر نائب فاعل۔ بها، جار مجرور متعلق اول
سمیت سے۔ لام، جار۔ انْ، حرف مشبہ بالفعل۔ صدورها، اسم۔ من القلب، جار مجرور
ظرف مستقر ہو کر خبر۔ انْ، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ — ولا دخل

فیہ للجوارح: واو، عاطف۔ لا، نفی جنس۔ دخل، اسم۔ فیہ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر
متعلق اول کا ٹن سے۔ للجوارح، جار مجرور متعلق ثانی۔ کائناتٌ مفرد دونوں متعلقوں
سے مل کر خبر۔ لا، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف — معطوف علیہ معطوف سے
مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی سمیت کا فعل نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ — تسمع افعال الشک والیقین ایضاً: تسمی، فعل مضارع
مجہول۔ ہی، مستتر نائب فاعل۔ افعال، مضاف۔ الشک والیقین، معطوف علیہ معطوف
سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی۔ ایضاً، جملہ معترضہ۔ —

لان بعضها للشک، وبعضها لليقین: لام، جار برائے تعلیل۔ انْ، حرف مشبہ بالفعل
بعضها، مرکب اضافی اسم۔ للشک، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ واو، عاطف۔ بعضها،
اسم ات بواسطه عطف۔ لليقین، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر ات بواسطه عطف۔ ان اسم و خبر
سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مجرور جار مجرور متعلق تسمی سے فعل نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق
سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ — تنصبهما معاً بان یكونا مفعولين لها: تنصب، فعل۔
ہی، ضمیر مستتر فاعل۔ هما، مفعول بہ۔ معاً، مفعول فیہ۔ با، جار۔ ان، ناصبہ مصدریہ۔ یكونا،
فعل مضارع منصوب ناقص۔ هما، ضمیر مستتر اسم۔ مفعولین، خبر، لہا، جار مجرور متعلق یكونا
سے فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور
متعلق تنصب سے فعل فاعل مفعول مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

أَمَّا التَّلَاثَةُ الْأُولَى؛ فَحَسِبْتُ، وَظَلَنْتُ، وَجَلْتُ، وَمِثْلُ حَسِبْتُ

زَيْدًا فَاصْلًا: وَظَنَنْتُ بَكْرًا نَائِعًا: وَخَلْتُ خَالِدًا قَائِعًا: وَظَنْتُ،
إِذَا كَانَ مِنَ الظَّنِّ بِمَعْنَى التَّهْمَةِ لَمْ يَقْتَضِ الْمَفْعُولُ الثَّانِي
مِثْلُ ظَنَنْتُ زَيْدًا: أَيْ اتَّهَمْتُهُ

ترجمہ:- پہلے تین، حسبت، ظننت، اور خلت ہیں جیسے حسبت زیداً فاصلاً: (میں نے زید کو فاضل سمجھا، ظننت بکراً نائعاً: (میں نے بکر کو سوتا گمان کیا۔) خلت خالداً قائعاً (میں نے خالد کو کھڑکھریا خیال کیا۔) ظننت جب ظنٹہ۔ (بکسر ظاء، وتشدید نون) سے ماخوذ ہو، یعنی تہمت لگانا تو۔ (وہ افعال قلب میں سے نہیں ہے اور)۔ (وہ دوسرا مفعول نہیں چاہتا۔ مثلاً ظننت زیداً: میں نے زید کو متہم کیا۔

تشریح: (۱) حسبت: واصلہ تکلم از حسب کسب، پنداشتن، گمان کرنا۔ (۲) ظننت: از ظن یظن ظناً: چون مدید مداً از نصر بمعنی گمان کرنا۔ (۳) خلت از حال یخال خیلو: چون خاف یخاف از باب سمع۔ اصل میں خلت، تھا۔ کسرہ یا پر ثقیل تھا، قبل کہ فتح ہو کر کسرہ خا پر رکھ دیا۔ اور یا کو با اجتماع ساکنین حذف کر دیا۔ خیلو کت خیال کرنا۔

چونکہ ان افعال سے تکلم، مخاطب کو جملہ متعلقہ کے متعلق اپنے وجہ اختیار ماضی و تکلم تاثرات کا پتہ دیتا ہے، اس بنا پر صیغہ کے تکلم سے تعبیر کا رواج پڑ گیا۔ ورنہ اصل میں صیغہ کی خصوصیت مطلوب نہیں۔ اور تعبیر بلفظ ماضی میں بھی یہی نکتہ مرعی ہے کہ: قائم شدہ خیال کے اظہار کے لئے جس قدر صیغہ ماضی موزوں ہے، دیگر صیغہ اس درجہ موزونیت نہیں رکھتے۔ پھر ماضی کو شرف تقدّم بھی حاصل ہے مستقبل پر اس لئے بھی وہ احق ہے۔ جیسے حسبت زیداً فاصلاً: ظننت بکراً نائعاً: خلت خالداً قائعاً: زید فاضل، بکر نام، خالد قائم۔ یہ تینوں جملہ اسمیہ تھے جن میں زید کے فاضل ہونے کی بکر کے قائم ہونے کی، خالد کے قائم ہونے کی خبریں دی گئی ہیں۔ تکلم نے حسبت، ظننت، خلت داخل کر کے یہ بتایا کہ اس کے نزدیک یہ تمام چیزیں ظنی ہیں بقینی کوئی بات نہیں۔

جو ظننت، افعال قلب سے ہے وہ ظن۔ (بفتح ظاء)۔ سے ماخوذ ہے بمعنی گمان ملحوظ۔ لیکن جو ظننت، ظنٹہ۔ (بکسر ظاء، وتشدید نون)۔ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی تہمت لگانا

اور بدگمانی کرنا ہیں۔ وہ افعال تلوّب سے نہیں ہے۔ اور وہ دوسرا مفعول بھی نہیں چاہتا۔ مثلاً:
ظَنَنْتُ زَيْدًا: ماخوذ من الظنّ کے معنی ہوئے ہیں نے اس کے ساتھ بدگمانی کی اور اسے منہم کیا

اما الثلثة الاول، فحسبت و ظننت، و خلعت، اقا، حرف شرط برائے
ترکیب: تفصیل۔ الثلثة الاول، مرکب توصیفی مبتدا متضمن معنی شرط۔ فا، جزائیبہ۔

حسبت، مع معطوفات خبر متضمن معنی جزا۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ حسبت زیداً
فاً ضللاً: حسبت، فعل با فاعل۔ زیداً، مفعول اول۔ فاضلاً، مفعول ثانی۔ فعل فاعل
دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ — و ظننت، اذا کان من الظنّة،

بمعنی التهمة، لم یقتض المفعول الثاني: و او، مستانف۔ لفظ ظننت، مبتدا
اذا ظرف زمان متضمن معنی شرط۔ کان فعل ناقص۔ ہو، ضمیر مستتر رابع ظننت کی طرف اسم۔ من، جار الظنّة،
ذوالحال۔ باء، جار معنی التهمة، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے
مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔

لم یقتض، فعل مضارع مجزوم۔ ہو، ضمیر مستتر فاعل۔ المفعول الثاني، مرکب توصیفی مفعول۔
فعل فاعل مفعول۔ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط و جزا مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

— ظننت زیداً: ظننت، فعل با فاعل۔ زیداً، مفعول۔ فعل فاعل اور مفعول۔ مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر۔ ای اتهمتہ: ای، حرف تفسیر۔ اتهمت، فعل با فاعل۔

و، ضمیر منصوب متصل مفعول۔ فعل فاعل اور مفعول۔ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفسر۔

وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ الثَّانِيَةُ، فَعَلِمْتُ، وَرَأَيْتُ، وَوَجَدْتُ، مِثْلُ عَلِمْتُ
زَيْدًا أَمِينًا: وَرَأَيْتُ عَمْرًا فَاضِلًا: وَوَجَدْتُ الْبَيْتَ رَهِيئًا:

ترجمہ: دوسرے تین علمت۔ رأیت اور وجدت ہیں۔ جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا أَمِينًا
(میں نے زید کو امانت دار یقین کیا، رأیت عَمْرًا فَاضِلًا: (میں نے عمرو کو فاضل یقین کر لیا)
وَجَدْتُ الْبَيْتَ رَهِيئًا (میں نے مکان کو گرومی یقین کیا)

تشریح: رویت کے معنی انجان تلوّب میں رویت قلبی کے ہوں گے یعنی دل کا دیکھنا۔
تشریح: پھر جس طرح آنکھوں کا دیکھنا مفید یقین ہوتا ہے، اسی طرح جب دل کسی شئی
کو دیکھے اور اس کا فیصلہ کر دے تو وہ بھی یقینی ہو جاتی ہے۔ وَوَجَدْتُ: وجدان سے ماخوذ ہے

پانا یعنی قلب کا کسی شی کو پالینا اور اس پر مٹن ہو جانا۔

اما الثلثة الثانية فعملت ورايت ووجدت: اما حرف شرط برائے تفصیل۔
ترکیب: الثلثة الثانية، ابتدا متضمن معنی شرط۔ فا جزایہ۔ علمت الخ محطوف علیہ واول
 محطوفات سے مل کر خبر متضمن معنی جزا۔ ابتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

وَعَلِمْتُ؛ فَذَبِحْنِي بِمَعْنَى عَرَفْتُ. نَحْوُ عَلِمْتُ زَيْدًا: أَيْ عَرَفْتَهُ.
 وَرَأَيْتُ؛ فَذَبِحُونُ بِمَعْنَى ابْصَرْتُ. كَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَانظُرْ مَاذَا تَرَى.
 وَوَجَدْتُ؛ فَذَبِحُونُ بِمَعْنَى أَصَبْتُ. مِثْلُ وَجَدْتُ الصَّالَةَ
 أَيْ أَصَبْتُهَا.. فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْ هَذِهِ الْمَعَانِي لَا يَقْتَضِي
 إِلَّا مُتَعَلِّقًا وَاحِدًا. فَلَا يَتَعَدَّى إِلَّا إِلَى مَفْعُولٍ وَاحِدٍ:

ترجمہ: علمت، کبھی عرفت۔ (پہچانتے)۔ کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا
 (میں زید کو پہچان گیا، اور رَأَيْتُ؛ کبھی ابْصَرْتُ (آنکھوں سے دیکھنے) کے معنی میں آتا ہے
 جیسے باری تعہ کا یہ ارشاد فانظر ماذا تری (تم معاملہ پر غور کر لو کہ تم کب دیکھتے ہو)۔
 اسی طرح وَجَدْتُ؛ کبھی أَصَبْتُ۔ (پالینے)۔ کے معنی میں آتا ہے۔ جیسے وَجَدْتُ
 الصَّالَةَ (میں نے گم شدہ چیز پالی)۔ لہذا یہ افعال صرف ایک ہی مفعول کی طرف متعہری
 ہوں گے۔

تشریح: یہاں سے ان افعال کے دوسرے طرز کے استعمال پر تنبیہ کرنا چاہتا ہے کہ ان
 کا استعمال بیک مفعول بھی ہوتا ہے مگر اس صورت میں یہ افعال قلوب نہیں ہوتے
 اور ان کے وہ معانی مراد ہوتے ہیں جن کے رو سے یہ افعال، افعال قلوب کہلاتے۔ مثلاً،
 علم بمعنی دانستن فعل قلب تھا مگر بمعنی معرفت: یعنی شناختن پہچانتا فعل قلب نہیں مانا گیا ہے۔
علم اور معرفت میں فرق: علم بمعنی دانستن فعل قلب میں شی مع الحکم کا علم دیکھا ہے۔ اور
 زید کو پہچان گیا، یہاں کوئی حکم مذکور نہیں۔ اور عَلِمْتُ زَيْدًا اَمِينًا: میں زید کے علم کے
 ساتھ اس کے امین ہونے کا علم بھی شامل ہے۔ فافہم

اسی طرح رَأَيْتُ؛ کبھی ابْصَرْتُ کے نئی ہیں آتا ہے۔ ابصار: آنکھوں سے دیکھنا

اس صورت میں فعل جوارح میں شمار ہوگا۔ فانظر ماذا تری: قصہ ابراہیمی سے متعلق ہے۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند دلبند حضرت اسماعیل سے فرماتے ہیں: بیٹا! میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ تم معاملہ پر غور کر کے بتاؤ، تم کیا دیکھتے ہو؟ یا تمہاری کیا رائے ہے؟ — استدلال لفظ تری سے ہے، جو مادہ ر ویت سے واحد مخاطب کا صیغہ ہے۔ اسی طرح وَجَدْتُ: کبھی اَصَبْتُ کے معنی میں آتا ہے۔ اَصَابَةٌ کے معنی پانا، مثلاً: وَجَدْتُ الصَّائِغَةَ: ضالہ: گم شدہ چیز، ضَالٌّ، گم راہی، مثال کا ترجمہ: میں نے گم شدہ چیز پائی۔

فائدہ: ان کے علاوہ اور معانی بھی ہیں، جہاں ان کا استعمال بطور افعال قلوب نہیں ہوتا یعنی ان کا تعدیہ و مفعول کی طرف نہیں ہوتا۔ کیونکہ مذکورہ معانی کا تعلق صرف ایک ایک شئی سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ اشلہ اور ان کے تراجم سے ظاہر ہوتا ہے۔ لہذا یہ افعال ان معانی میں صرف ایک ہی مفعول کی طرف متعدی ہوں گے۔

علمت، قد یجئ بمعنی عرفت: لفظ علمت، مبتدا۔ قد یجئ، ترکیب: فعل، ہو، ضمیر مستتر فاعل، با، جار، معنی عرفت، مرکب اضافی مجرور، جار مجرور متعلق یجئ سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ — کقولہ تعالیٰ فانظر ماذا تری: (مثالہ، مبتدا محذوف) کاف، جارہ قولہ تعالیٰ، حسب ترکیب مذکور قول۔ فاعل، ضمیر مستتر فاعل، ما، استفہامیہ۔ ذا، موصولہ بمعنی آندی۔ تری، فعل، انت، ضمیر مستتر فاعل — موصول کی طرف لوٹنے والی ضمیر محذوف ہے — فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول مدلول کر مفعول ہے — ایک دوسری آسان ترکیب یہ ہے کہ ماذا، بمعنی ای شئی موصوف تری، جملہ فعلیہ صفت، موصوف صفت سے مل کر مفعول ہے۔ فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفعولہ قول مفعولہ مل کر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مبتدا محذوف کی — فان کل واحد من هذه المعانی، لا یقتضی الا متعلقاً واحداً: فاعل، تعلیلیہ، ان، حرف مشبہ بالفعل، کل واحد، مرکب اضافی موصوف۔ من، جار، هذه المعانی، مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت، موصوف صفت، مل کر ان کا اسم، لا یقتضی، فعل۔ ہو، ضمیر مستتر فاعل، الا، حرف استثناء، متعلقاً واحداً، مرکب تو صیغی مستثنائے مفرغ

ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ملد ہوا۔ — فلا یتعدی الا الی مفعول واحد؛ فا، تسمیہ۔ لایتعدی، فعل مضارع معروف۔ ہو، ضمیر مستتر راجع کل واحد کی طرف فاعل۔ الا، حرف استثناء۔ الی، جار۔ مفعول واحد، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور مستثنائے مفرغ ہو کر متعلق لایتعدی سے فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ تسمیہ ہوا۔

وَالْوَاحِدُ الْمَشْتَرِكُ بَيْنَهُمَا هُوَ زَعَمْتُ. مِثْلُ زَعَمْتُ اللَّهُ عَفْوَرًا؛
فَهُوَ لِلْيَقِينِ، . وَ زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُورًا؛ فَهُوَ لِلشَّكِّ؛

ترجمہ :- اور ایک جوان دونوں معنی میں مشترک ہے، وہ زَعَمْتُ ہے۔ جیسے زَعَمْتُ اللَّهُ عَفْوَرًا (میں نے انکو بہت زیادہ بخشنے والا یقین کیا) یہ زعم بمعنی یقین ہے۔ اور زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُورًا؛ (میں نے شیطان کو گمان کیا معمولی بات پر راضی ہونے والا) پس یہ زعم بمعنی شک ہے۔ یعنی گمان۔

زعم کے معنی گمان، اور یقین دونوں آتے ہیں۔ زَعَمْتُ اللَّهُ عَفْوَرًا؛ یہ زعم بمعنی شکر ہے۔ یقین ہے۔ یہ تو مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدا بہت زیادہ بخشنے والا ہے۔ اور زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُورًا؛ شکور بمعنی شکر گزار، اور لفظ بمعنی مبالغہ بہت بڑا شکر گزار وہ ہو سکتا ہے جو دوسرے کی تھوڑی چیز کو بڑا نعمت سمجھے۔ اور اس پر اپنی خوشنودی کا اظہار کرے۔ مثال کا ترجمہ یہ ہوا کہ میں نے تو شیطان کو یہ گمان کیا تھا کہ وہ معمولی گناہوں پر مجھ سے راضی ہو جائے گا مگر یہ خیال غلط نکلا، وہ تو کفر سے ادھر راضی ہونے والا نہیں۔ اَلْقِيَادُ بِالرَّضَىٰ پس مثال مذکور میں زعم بمعنی شک ہوا۔ یعنی گمان۔

الواحد المشترك بينهما، هو زعمت؛ الواحد، موصوف. المشترك،
ترجمہ کیسیب :- اسم مفعول. ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل. بینہما، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ اسم مفعول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت موصوف صفت مل کر مبتدا۔ ہو، ضمیر فصل۔ لفظ زَعَمْتُ، خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَفِي هَذِهِ الْأَفْعَالِ، لَا يَجُوزُ إِلَّا قِصَارُ عَلَىٰ أَحَدِ الْمَفْعُولَيْنِ؛

لَا تَهْمَا كَاسِمٍ وَاجِدٍ لِأَنَّ مَضْمُونَهُمَا مَعًا مَفْعُولٌ بِهِ فِي الْحَقِيقَةِ، وَهُوَ مُصَدَّرُ الْمَفْعُولِ الثَّانِي الْمُضَافِ إِلَى الْمَفْعُولِ الْأَوَّلِ إِذْ مَعْنَى عَلِمْتُ زَيْدًا فَافِضْلًا، عَلِمْتُ فَضْلًا زَيْدًا. فَلَوْ حُذِفَ أَحَدُهُمَا كَانَ كَحَذْفِ بَعْضِ أَجْزَاءِ الْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ

ترجمہ :- ان افعال میں دو مفعولوں میں سے مفعول واحد پر اقتصار جائز نہیں۔ اس لئے کہ دونوں مفعول مل کر اسم واحد کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ حقیقتہً مفعول بہ ان دونوں اسموں کے مجموعہ کا مضمون ہے۔ اور وہ مفعول ثانی کا مصدر ہے جو مفعول اول کی طرف مضاف ہے چنانچہ علمت زیدًا فافضلاً کے معنی عَلِمْتُ فَضْلًا زَيْدًا ہیں۔ پس دو مفعولوں میں سے ایک کا حذف کرنا ایسا ہوگا جیسا کہ کلمہ واحدہ کے بعض اجزاء کا حذف۔

تشریح :- قرینہ کس طرح جائز مانا جا سکتا ہے۔ ہاں قرینہ ہو تو سب کچھ درست ہے۔ دیکھئے قول باری تعالیٰ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا السَّوْءِ ۚ فِي مِثْلِ ظَنَنْتُمْ کے دونوں مفعول محذوف ہیں۔ اصل میں ظَنَنْتُمُ الْبَاطِلَ حَقًّا ظَنُّ السَّوْءِ تھا (تم نے باطل کو حق گمان کر لیا تھا برا گمان کرنا، ظَنُّ السَّوْءِ، مفعول مطلق ہے ظَنَنْتُمْ کا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا وہ گمان از قبیل غلط و باطل ہے۔ پس آیت کے سیاق اور سابق پر نظر کرنے سے حذف شدہ مفعولین کا صاف پتہ چل جاتا ہے، کہ وہ الباطل حَقًّا ہے۔ لہذا ذکر سے استغفار ہو گیا۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ مصنف نے اس موقع پر لفظ اقتصار اختیار فرمایا ہے۔ یوں نہیں فرمایا لَا يَجُوزُ حَذْفُ أَحَدِ الْمَفْعُولَيْنِ۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ حذف مفعول بلا دلیل جائز نہیں (حذف با دلیل، تو دلیل کی موجودگی میں قابل اعتراض نہیں ہوتا۔ وہاں قرینہ، محذوف کی قائم مقامی کا کام انجام دیتا ہے۔ گویا وہ محذوف ہی نہیں، اقتصار کے معنی: بے دلیل حذف کر دینا ہیں۔ کیونکہ یہ قصر سے ماخوذ ہے، جس کے معنی: کوتاہی کرنا ہیں۔ برخلاف حذف کے، کہ وہ حذف (اسقاط، دلیل، اور قرینہ پر اعتماد کے باعث ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

قولہ لا تهما کاسم واحد الیہاں سے اقتصار علی احد المفعولین کے عدم جواز

کی وجہ بیان فرماتے ہیں۔ یعنی ایسا کرنا اس لئے جائز نہیں کہ اس باب کے دونوں مفعول مل کر اسم واحد کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ حقیقتہً مفعول بہ ان دونوں اسموں کے مجموعہ کا مفعول ہے، نہ کہ یہ اسم جدا جدا۔ اور مضمون کا مطلب یہ ہے کہ مفعول ثانی کا مصدر جو مفعول اول کی طرف مضاف ہے، دراصل مفعول بہ ہے، چنانچہ عَلِمْتُ زَيْدًا فَأَضَلُّهُ کے معنی عَلِمْتُ فَضُلَّ زَيْدٌ ہیں۔ اندریں حالت ایک کا حذف کرنا ایسا ہوگا جیسا کہ کلمہ واحد کے بعض اجزاء کا حذف، اور وہ بجز مخصوص حالات کے جائز نہیں۔

خلاصہ بحث: یہ ہوا کہ باب افعال کے ہر دو مفعول اگرچہ صورتہً دو اور ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔ مگر نظر برحقیقت یہ دو مفعول نہیں ہیں۔ بلکہ مفعول ان دونوں کا ملا جلا مضمون ہے جس کے بعد یہ دو، دو نہیں رہتے۔ بلکہ باہمی ارتباط اور جزئیت کی بنا پر کہ یہ لازماً مضاف ہے۔ دونوں کلمہ واحد کی حیثیت میں آجاتے ہیں اور جب حقیقتہً لامریہ ہے، تو اُحَدُ ہما کا حذف بالکل ایسا ہوگا جیسا ایک کلمہ کے بعض اجزاء کا حذف، جو بجز خاص وجوہ کے مثلاً ترخیم، یا تخفیف وغیرہ کے قطعاً نادرست ہے۔

باقی یہ بات کہ مضمون نکالنے سے دونوں کلمہ واحد کس طرح ہو گئے، سو اس کو یوں سمجھیں کہ جس طرح مضمون جملہ میں خبر کا مصدر نکال کر اس کو میندا کی طرف مضاف کر دیتے ہیں۔ مثلاً زَيْدٌ قَائِمٌ کا مضمون قِيَامٌ زَيْدٌ ہوا۔ اسی طرح یہ دونوں اسم جو اصل میں متبداً خبر تھے، اور فعل قلوب کی ماتحتی کے باعث مفعول بن گئے ہیں۔ ان کا مضمون اس طرح لیا جائے گا کہ مفعول ثانی کا مصدر نکال کر اس کو مفعول اول کی طرف مضاف کر دیں گے۔ مضاف کی بندش سے ان میں باہم جزئیت کا رابطہ پیدا ہو جائے گا کیونکہ مضاف، مضاف الیہ کی خبر ہوتا ہے۔ اور اب عَلِمْتُ زَيْدًا فَأَضَلُّهُ میں زید، اور فاضل جو ایک دوسرے سے منفصل نظر آ رہے تھے، فَضُلَّ زَيْدٌ میں باہم مرتبط ہو گئے اور یہ ملا جلا کلمہ عَلِمْتُ کا مفعول قرار پایا۔ یعنی میرا علم، فضل زید سے متعلق ہوا۔ اور میں نے جو چیز جانی، وہ زید کا فضل و کمال ہے۔

غایۃ التحقیق شرح کا فیہ میں ایک اور وجہ بھی اقتصار علی احد المفعولین کے عدم جواز کی مذکور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان دونوں اسموں میں مقصود بالذکر ثانی اسم ہوتا ہے اور پہلا اسم دوسرے اسم کے لئے تمہید کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ عَلِمْتُ زَيْدًا فَأَضَلُّهُ

کے معنی سے، کہ وہ عَلِمْتُ فَضَّلْتُ زَيْدًا ہیں، صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ اب اُمْدُ بِنَا کا حذف، اگر اول کا حذف ہو تو مقصود بلا تمہید رہ جائے گا۔ اور جب اصل مقصد تک پہنچنے کا راستہ اور وسیلہ ہی نہ رہا تو وصول الی المقصد کی سبیل کیا ہوگی؟ اور ثانی کا حذف ہو تو حذف مقصود لازم آئے گا، اور تمہید بے کار جائے گی۔ والشرائع علم۔

قوله وهو مصدر المفعول الثانی، میں ضمیر کا مرجع لفظ مضمون ہے۔ اور مفعول ثانی کے مصدر میں تعمیم ہے۔ خواہ مصدر اصلی ہو یا جعلی، جو کلمہ کے آخر میں یا اور تاکہ اضافہ سے بنایا جاتا ہے۔ جیسے زیدیت۔

پس اب یہ شبہ نہ ہوگا کہ جس صورت میں مفعول ثانی جا رہا ہو جیسے عَلِمْتُهُ زَيْدًا (پہلا مفعول ضمیر منسوب متصل ہے۔ اور دوسرا زیداً جا رہا ہے)۔ یہاں نہ مفعول ثانی کا مصدر ہے اور نہ مفعول اول کا۔ پس اضافت سے مضمون کیسے بنایا جاسکے گا؟ وجہ یہ ہے کہ: عَلِمْتُهُ زَيْدًا کے معنی عَلِمْتُ زَيْدًا کے ہیں (میں نے اس کی زیدیت کو جانا، یعنی مجھے اس کے زید ہونے کا یقین ہو گیا۔ والشرائع علم۔)

فی هذه الافعال، لا يجوز الاقتصار على احد المفعولين: فی ترکیب: هذه الافعال، جار مجرور متعلق مقدم لا يجوز سے۔ لا يجوز فعل۔ الاقتصار مصدر۔ علی، جار۔ احد المفعولين، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق الاقتصار سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر فاعل۔ لانہما کاسم واحد: لام، جار برائے تعلیل۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ هما، اسم۔ کاف، جار۔ اسم واحد، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر متعلق اول ثابت کا۔ لانہ مضمونہما معاً مفعول بہ فی الحقیقۃ لام، جارہ تعلیلیہ۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ مضمون، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ معاً، مفعول فیہ۔ اسم مفعول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف۔ هما، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم۔ مفعول، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر نائب فاعل۔ بہ، جار مجرور متعلق مفعول سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر موصوف۔ فی الحقیقۃ، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی ثابت مقدر کا۔ ثابت، اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر

اور عمل کا ابطال دونوں برابر میں گئے۔۔۔ بعض سخاۃ نے کہا کہ: توسط فعل کی صورت میں اعمال اولیٰ ہے، اور تاخر فعل کی صورت میں ابطال النسب ہے۔

تشریح یعنی عمل کا ابطال، اور عمل کا ابقار اور اجراء دونوں برابر درجہ میں ہوں گے۔ **زَيْدٌ ظَنَّتُ قَائِمٌ**؛ دونوں کے رفع کے ساتھ ابطال عمل کی مثال ہے۔

اور **زَيْدٌ اَظَنَّتُ قَائِمًا**؛ دونوں کے نصب کے ساتھ ابقار عمل کی مثال ہے۔ یہ تو توسط کی صورت ہوئی۔ اور **زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَّتُ**، اور **زَيْدٌ اَقَائِمًا ظَنَّتُ**؛ تاخر کی مثالیں ہیں۔

ابطال اور اعمال دونوں کا جو انسا بنا رہے کہ افعال قلوب، بہر حال افعال ہیں۔ **سبیل** اور فعل عامل قوی ہے، جو اپنے مقدم و موخر اسم میں عمل کرتا ہے۔۔۔ یہ وجہ توجہ

اعمال کی ہوئی۔ اور ابطال اعمال کی وجہ یہ ہے کہ توسط فعل، یا تاخر کی صورت میں مذکورہ اسما پر فعل کا دباؤ کمزور پڑ گیا۔ اور دونوں کو بلحاظ اصل فعل کی حاجت نہ تھی کہ یہ

دونوں مل کر ظاہر تام ہیں۔ اور افادہ مقصود میں مستقل۔ تاخر میں تو یہ امر بالکل ہی ظاہر ہے کہ دونوں اسم کیجا ابتدا خبر ہو کر کلام تام بنے ہوئے

ہیں۔ اور توسط میں فعل کے بین الاسمین پڑ جانے سے اسم سابق تو بدستور آزاد ہی ہے۔ اس پر تو فعل کا اثر نہیں۔ تو ثانی میں تاخیر ملنے کا کوئی نتیجہ نہیں۔ کیونکہ افعال قلوب کو در مفعول

کی تلب ہوتی ہے۔ اور یہاں صرف ایک مفعول ہوگا۔ اندرین حالت ان افعال کی حیثیت محض طرف کی حیثیت ہوگی۔ مثلاً **زَيْدٌ قَائِمٌ ظَنَّتُ**؛ کے معنی **زَيْدٌ قَائِمٌ فِي ظَنِّي** کے ہوں گے۔

قوله وقال بعضهم... آہ... بعض نے اس طرح محاکمہ کیا کہ توسط فعل کی صورت میں اعمال اولیٰ ہے اور تاخر فعل کی صورت میں ابطال النسب ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تاخر میں

فعل کا ضعف کھلا ہوا ہے۔ اور توسط میں اگرچہ ایک اسم سے تاخر ہے، مگر اول تو فعل عامل قوی ہے۔ علاوہ بریں دوسرا اسم باعث تاخر اس کے زیر اثر آ رہی چکا ہے۔ لہذا کچھ فعل

کی اپنی قوت زائمرہ، اور کچھ بعد لے اسم کے زیر اثر آنے سے اس کی قوت میں اضافہ ہوا۔۔۔ دونوں طاقتیں مل کر اسم سابق کے دباؤ میں لانے کے لئے کافی ہو گئیں تو اعمال مناسب ہوا۔

اذا توسطت هذه الافعال بين مفعوليها؛ اذا، طرف زمان متضمن **مکرم**؛ معنی شرط۔ توسطت، فعل۔ هذه الافعال، فاعل۔ بين مضاف۔ مفعوليها۔

مرکب اضافی مضاف الیه۔ مضاف مضاف الیه مل کر مفعول فیہ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ او تاخرت عنہما: فعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر شرط۔ جاز ابطال عملہا: جاز، فعل۔ ابطال، مصدر مضاف۔ عملہا، مرکب اضافی مضاف الیه۔ مضاف مضاف الیه سے مل کر فاعل فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ — زید ظننت قائم بہ زید، مبتدا، قائم، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — ظننت، جملہ فعلیہ محترمہ۔ — زیداً، مفعول ثانی، مفعول اول، قائماً، مفعول ثانی، ظننت، فعل قلب با فاعل، فعل فاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ — فاعلہا، و ابطالہا، حینئذ متساویان، ف، فیصحیہ۔ اعمالہا، مرکب اضافی معطوف علیہ، واو، عاطفہ ابطالہا، معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا۔ حینئذ، مفعول فیہ مقدم، متساویان اسم فاعل ضمیر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ —

قال بعضهم: إن أعمالها أولى على تقدير التوسط: قال، فعل۔ بعضهم، فاعل ان حرف شبہ بالفعل۔ اعمالہا، اسم اولی، اسم تفضیل۔ ہو ضمیر مستتر راجع اعمال کی طرف فاعل۔ علی، جار۔ تقدير التوسط، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق اولی سے۔ اسم تفضیل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ — و ابطالہا، اولی علی تقدير التاخر: واو، عاطفہ ابطالہا، معطوف اسم ان پر۔ اولی، المعطوف خبر ان پر۔ ان اسم خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ قول کا۔ فعل فاعل اور مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَإِذَا زِيدَتْ الْهَمْزَةُ فِي أَوَّلِ عَلِمْتُ، وَرَأَيْتُ صَارَا مَتَعَدَّيْنِ
إِلَى ثَلَاثَةٍ مَفَاعِيلٍ. نَحْوُ أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَأَصْلًا:
وَأَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا عَالِمًا: فزَيْدٌ فِيهِمَا سَبَبُ الْهَمْزَةِ
مَفْعُولٌ آخَرٌ لِأَنَّ الْهَمْزَةَ لِلتَّصْيِيرِ. فَمَعْنَى الْجُمْلَةِ الْأُولَى:
حَمَلْتُ زَيْدًا عَلَى أَنْ يَعْلَمَ عَمْرًا فَأَصْلًا. وَمَعْنَى الْجُمْلَةِ
الثَّانِيَةِ: حَمَلْتُ عَمْرًا عَلَى أَنْ يَعْلَمَ خَالِدًا عَالِمًا— وَذَلِكَ
مَخْصُوصٌ بِهَذَيْنِ الْفِعْلَيْنِ، دُونَ أَخَوَاتِهِمَا وَهَذَا مَسْمُوعٌ

مَنْ الْعَرَبِ، خِلَافًا لِلْأَخْفَشِ. فَإِنَّهُ أَجَارَ زِيَادَةَ الْهَمْزَةِ فَمِنْ
جَمِيعِ هَذِهِ الْأَفْعَالِ قِيَّاسًا عَلَى أَعْلَمْتُ وَأَرَيْتُ. نَحْوُ أَظَنَنْتُ، وَ
أَحْسَبْتُ، وَأَخَلْتُ، وَأَوْجَدْتُ، وَأَزْعَمْتُ، زَيْدًا عَمْرًا فَأَمْلَأُ:

ترجمہ - اور جس وقت عَلِمْتُ، اور رَأَيْتُ کے اول میں ہمزہ بڑھائی جاوے۔ تو اس صورت میں یہ دونوں فعل متعدی بستہ مفعول ہو جائیں گے۔ جیسے أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَأَمْلَأُ (میں نے خبر دی زید کو عمرو کے فاضل ہونے کی) اور أَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا اَعْلَامًا (میں نے بتایا عمرو کو خالد کا عالم ہونا) ان دونوں (فعلوں) میں ہمزہ کے بڑھانے کی وجہ سے ایک تیسرا مفعول بڑھایا گیا۔ اس لئے کہ یہ ہمزہ (باب افعال کا) تفسیر کیلئے ہے جتنا پچھ مثال اول کے معنی ہیں۔ میں نے زید کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے کہ عمرو فاضل ہے۔ اور دوسری مثال کے معنی ہیں۔ میں نے عمرو کو اس پر ابھارا کہ وہ یہ جان لے کہ خالد عالم ہے۔ اور یہ ہمزہ کی زیادتی ان ہی دونوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ ان کے اَخْرَأت (دیگر افعال تلو ب) میں یہ زیادتی جائز نہیں۔ اور یہ ہمزہ کا دخول عرب سے سموع ہوا ہے۔ اس میں اخفش کا اختلاف ہے۔ وہ باقی تمام افعال میں بھی أَعْلَمْتُ، اور أَرَيْتُ کے قیاس پر ہمزہ کی زیادتی تجویز کرتا ہے۔ جیسے أَظَنَنْتُ، أَحْسَبْتُ، أَخَلْتُ، وَأَوْجَدْتُ، اور أَزْعَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَأَمْلَأُ:

مفعول ثالث کی ضرورت کی وجہ سے ہمزہ کے بڑھنے سے تیسرے مفعول کی ضرورت

یہ ہمزہ افعال کا ہے۔ اور اس کے داخل ہونے سے تعدیہ میں اضافہ ہو کر تفسیر کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں یعنی اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ فاعل فعل کو صاحب ماخذ بنا دیتا ہے۔ تو مثال مذکورہ میں جو کہ دراصل عَلِمَ زَيْدٌ أَنَّ عَمْرًا فَأَمْلَأُ بقی اور زید فاعل تھا۔ أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَأَمْلَأُ: کہنے کے بعد شان تفسیر کا اس طرح پر ظہور ہوا کہ زید، جو کہ اصل میں فاعل ہے۔ اور اب مفعول کی جگہ پر قائم ہے۔ اس کو اس امر کے علم کا حامل بنا دیا کہ وہ عمرو کے فاضل ہونے کو جانے۔ یہاں ماخذ علم ہے جو أَعْلَمْتُ میں موجود ہے اور اس علم کا تعلق عمرو کے فاضل ہونے سے ہو رہا ہے۔ اور زید کے لئے اعلام ہے۔ پس زید اس مخصوص علم کا

صاحب ہوا۔ اور تمکم نے زید کو اس کا عالم بنایا۔ اب مثال کے معنی جو شارح نے بیان فرمائے ہیں سبھی سمجھ میں آجائیں گے۔ یعنی تمکم یہ کہتا ہے کہ میں نے زید کو اس پر بھارا کہ وہ یہ جان لے کہ عمرو فاضل ہے۔ اسی طرح ثانی مثال کو سمجھ لیا جائے۔ غرض زیادت ہمزہ سے قبل یہ دونوں فعل متعدی برو مفعول تھے۔ ہمزہ نے اس کے تعدی میں اضافہ کر کے اس کو متعدی بستمفعول کر دیا۔

قوله و ذ لك مخصوص ان ذ لك کا مشارا یہ زیادت ہمزہ ہے یعنی افعال قلوب میں ہمزہ کی زیادتی ان ہی دو فعلوں یعنی علمت، اور رأیت کے ساتھ مخصوص ہے۔ ان کے اخوات میں یعنی دیگر افعال قلوب میں یہ زیادتی جائز نہیں۔ اور ان میں بھی یہ زیادت عرب یعنی اہل زبان سے سموع ہوئی ہے ورنہ یہاں بھی اسے منع کیا جاتا۔ اور چونکہ دیگر افعال قلوب میں اہل زبان کی نقل بالزیادۃ مقول نہیں ہوتی۔ لہذا ان کو اپنی اصل پر قائم رکھا گیا۔ اس میں اخض نے اختلاف کیا ہے۔ وہ باقی افعال قلوب میں بھی اعلمت اور فاضلاً: آریت کے قیاس پر ہمزہ کی زیادتی تجویز کرتا ہے چنانچہ اظننت زیداً وعمراً فاضلاً: اور اس طرح احسبت، اور اخلت، اوجدت، ازعمت زیداً وعمراً فاضلاً:۔ لیکن علامہ رضی نے اخض کا قول صحیح نہیں قرار دیا۔ اور اس کی مدلل تردید کی ہے۔ من اراد الاطلاع فليراجعہ۔

اذا زيدت الهمزة في اول علمت ورأيت: اذا طرف زمان
سرکبیب: متضمن معنی شرط۔ زیدت، فعل ماضی مجہول۔ الهمزة نائب فاعل۔ فی، جار
 اول مضاف۔ علمت ورأيت مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور متعلق
 زیدت سے۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ صارا متعدیین
 الی ثلثة مفاعیل: صارا، فعل ناقص۔ هما ضمیر متراکم۔ متعدیین، اسم فاعل۔ الی، جار۔ ثلثة
 مفاعیل، مرکب اضافی مجرور جار مجرور متعلق متعدیین سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے
 مل کر خبریہ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔
 اعلمت زیداً وعمراً فاضلاً: اعلمت، فعل با فاعل۔ زیداً، مفعول اول۔ عمراً،
 مفعول ثانی۔ فاضلاً، مفعول ثالث۔ فعل فاعل تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔
 فزید فیہما بسبب الهمزة مفعول آخر لان الهمزة للتصيير: فا، تفصیلیہ۔

زید، فعل ماضی مجہول۔ فیہما، متعلق زید سے۔ بسبب الہمزۃ، متعلق ثانی۔ مفعول آخر مرکب توصیفی نائب فاعل۔ لام، جار۔ انّ، حرف مشبہ بالفعل۔ الہمزۃ، اسم۔ للتصییر، ظرف مستقر ہو کر خبر ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثالث زید کا۔ فعل نائب فاعل تینوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ — فمعنی المثال الاول، حملت زیداً علی ان ینعلم عمراً فاضلاً؛ فا، نتیجہ۔ معنی، مضاف۔ المثال الاول، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا۔ حملت، فعل با فاعل زیداً مفعول بہ۔ علی، جار۔ ان، ناصب مصدریہ۔ ینعلم، فعل۔ ہو، ضمیر مستتر فاعل۔ عمراً، مفعول اول۔ فاضلاً، مفعول ثانی۔ فعل فاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق حملت سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — ذک، ذلك مخصوص بهذین الفعلین۔ دون اخواتہما۔ و هذا مسموع من العرب خلافاً للاخفش؛ ذک، اسم اشارہ (دخول ہمزہ، اشارہ یہ محذوف) مبتدا۔ مخصوص، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، جار۔ ہذین الفعلین، مجرور۔ جار مجرور متعلق مخصوص سے۔ دون، ظرف مضاف۔ اخواتہما، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مفعول فیہ۔ اسم مفعول نائب فاعل، مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر محظوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ ہذا، مبتدا۔ مسموع، الخبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر محظوف۔ خلافاً، مفعول مطلق فعل محذوف خالف کا۔ للاخفش، جار مجرور متعلق خالف سے۔ خالف، فاعل مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ — فانہ اجاز زیادۃ الہمزۃ فی جمیع ہذہ الافعال قیاساً علی اعلمت واربت؛ فا، تعلیلیہ۔ — یہ جملہ خلافاً للاخفش کی علت ہے۔ انہ، حرف مشبہ بالفعل مع اسم۔ اجاز، فعل ماضی معروف۔ ہو، ضمیر مستتر فاعل۔ زیادۃ الہمزۃ، مرکب اضافی مفعول بہ فی، جار۔ جمیع، مضاف۔ ہذہ الافعال، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق اجاز سے۔ قیاساً، مصدر۔ علی، جار۔ لفظاً اعلمت، معظوف علیہ مع معظوف مجرور۔ جار مجرور متعلق قیاساً سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر مفعول لہ۔ فعل فاعل مفعول بہ، مفعول لہ اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ انّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

وَأَنْبَاءٌ، وَنَبَأٌ، وَأَخْبَرَ، وَخَبَّرَ، أَيْضًا تَعَدَّى إِلَى ثَلَاثَةِ مَفَاعِيلٍ:

ترجمہ :- اَنْبَأَ، نَبَأَ، اَخْبَرَ اور خَبَّرَ۔ یہ چاروں افعال بھی متعدی بسے مفعول ہوتے ہیں۔
تشریح :- یعنی یہ چاروں اگرچہ اصل وضع میں تین مفعول کو نہیں چاہتے۔ مگر چونکہ ہر
باب تفعیل کا مصدر تَنْبِئَةُ کے معنی: جانا، خبر دینا ہیں۔ جو کہ اعلام کا مفہوم ہے لہذا بعض
استعمالات میں یہ اَعْلَمَ، متعدی بسے مفعول کے لمحات میں شمار ہو کر، متعدی بسے مفعول
ہوں گے۔ اَحَدَتْ، اسی باعث متعدی بسے مفعول نہ ہوا کہ اس میں معنی اعلام
کی تضمین ثابت نہیں ہوتی۔

مکریب :- لفظ اَنْبَأَ، مَعْلُومٌ عَلَيَّ مَع مَعْلُومَاتٍ ثَلَاثَةٍ مَبْدَاً۔ تَعَدَّى، فَعْلٌ مَضْرَعٌ مَعْرُوفٌ
ہی، شَمْسِيَّةٌ فَاعِلٌ۔ اَلِ، جَارٌ۔ ثَلَاثَةٌ مَفَاعِيلٌ، مَرْكَبٌ اِضَافِيٌّ مَجْرُورٌ۔ جَارٌ مَجْرُورٌ مُتَعَلِّقٌ تَعَدَّى
سے فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مَبْدَاً خَبْرٌ سَلٌّ مَلٌّ مَجْرُورٌ اِسْمِيَّةٌ خَبْرِيَّةٌ ہوا۔

اعْلَمُ! اِنَّهُ لَا يَجُوزُ حَذْفُ الْمَفْعُولِ الْاَوَّلِ مِنَ الْمَفَاعِيلِ
الْثَلَاثَةِ لَكِنْ يَجُوزُ حَذْفُ الْمَفْعُولَيْنِ الْاٰخِرَيْنِ مَعًا.
وَلَا يَجُوزُ حَذْفُ اِحْدِهِمَا بَدْوِنِ الْاٰخِرِ. كَمَا مَرَّ

ترجمہ :- جانئے کہ مفاعیل ثلاثہ میں سے مفعول اول کا حذف کسی حال میں جائز نہیں، البتہ
مفعولین آخرین کا حذف معاً جائز ہے اور دونوں میں سے ایک کا حذف بغیر دوسرے کے جائز
نہ ہوگا۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔

تشریح :- یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مفاعیل ثلاثہ میں سے مفعول اول کا حذف کسی حال
میں جائز نہیں یہی جہور کا مختار ہے۔ اگرچہ مبداء اور ابن کیسان اس کو جائز قرار
دیتے ہیں۔ علامہ ابن حاجب نے کافیہ میں اسی قول کو اختیار فرمایا ہے۔ اصل یہ ہے کہ باب
اعْلَمْتُ اور اَرَيْتُ میں مفعول اول ہی وہ مفعول ہے جو ہمزہ کے باعث زیادہ ہوا ہے۔
اور لمحاظ معنی تفسیر تینوں مفعولوں میں اس کی حیثیت ذات کی ہے۔ اور مابعد کے دونوں

مفعول صفت کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور صفت ذات کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ لہذا مفعول اول کا حذف کسی حال درست نہ ہونا چاہئے کہ قیام وصف بدون ذات، از جملہ محالات ہے۔ رہا ذات اور وصف کا معاملہ، تو اس کو اس طرح سمجھ لیں کہ ہنر کے باعث تصویر کے معنی پیدا ہونے کے بعد، ایک وہ شئی ہونی چاہئے جسے صاحب ماخذ بنانا ہے۔ اور جسے ماخذ لینے پر اٹھانا منظور ہے۔ جیسے ایک وہ شئی بھی لابدی ہے جو اٹھوائی جائے اور دوسرے پر لاری جائے۔ سو یہ بات ظاہر ہے کہ اٹھانے والا مفعول اول کے سوا اور کون ہو سکتا ہے اسی کو مشکل بھارتا اور آدہ کرتا ہے کہ وہ اس علم کو اٹھائے۔ غرض مفعول اول کا حذف تو ناجائز ہوا۔ البتہ مفعولین آخرین کا حذف جائز ہے۔ وہ بھی اس طرح کہ دونوں حذف ہوں۔ ورنہ ان دونوں میں سے صرف کسی ایک کا حذف جائز نہ ہوگا۔ جیسا کہ سابق میں بیان ہو چکا۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کہ عوالم سماعی کے بیان سے فراغت ہو گئی۔ اب قیاسی کا نمبر ہے فضل خداوندی سے امید ہے کہ وہ بھی اتنا م کو پہنچیں گے وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ

اعلم! انه لا يجوز حذف المفعول الاول من المفاعيل الثلاثة؛
 مرکب باء اعلم، فعل امر انت، ضمیر مستتر فاعل۔ اُنْه، حرف مشبہ بالفعل مع اسم لا يجوز
 فعل۔ حذف مصدر مضاف۔ المفعول الاول، مرکب توصیفی مضاف الیه مضاف مضاف الیه
 مل کر فاعل۔ من، جار۔ المفاعيل الثلاثة، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق لا يجوز
 سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ۔ — لکن يجوز حذف
 المفعولين الاخيرين معاً؛ لکن، مخفف از مشقہ حرف مشبہ بالفعل برائے استدرک
 يجوز، فعل۔ حذف، مضاف۔ المفعولين الاخيرين، مرکب توصیفی مضاف الیه مضاف
 مضاف الیه مل کر فاعل۔ معاً، مفعول فیہ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ استدرک الیہ ہو کر معطوف علیہ —

ولا يجوز حذف احد هما بدون الآخر كما مرّ؛ واو، عاطفہ۔ لا يجوز، فعل
 حذف احد هما، مرکب اضافی فاعل۔ با، جار۔ دون الآخر، مرکب اضافی مجرور۔ جار
 مجرور متعلق اول لا يجوز سے۔ کاف، جارہ۔ ما، موصولہ۔ مَرَّ، فعل ماضی معروف۔ ہو،
 ضمیر مستتر راجع ما کی طرف فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصولہ سے
 مل کر مجرور جار مجرور متعلق ثانی۔ فعل فاعل دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔

معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر اُن کی خبر۔ اُن اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتا دیل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔۔۔

أَمَّا الْقِيَاسِيَّةُ، فَسَبْعَةُ عَوَامِلَ

الْأَوَّلُ مِنْهَا الْفِعْلُ مُطْلَقًا، سَوَاءٌ كَانَ لَازِمًا أَوْ مُتَعَدِّيًا، مَا ضَمًّا كَانَ أَوْ مُضَارِعًا، أَمْرًا كَانَ أَوْ نَهْيًا كُلُّ فِعْلٍ يَرْفَعُ الْفَاعِلَ. نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ؛ وَضَرَبَ زَيْدٌ؛ وَآمَنَّا إِذَا كَانَ مُتَعَدِّيًا، فَيَنْصَبُ الْمَفْعُولَ بِهِ أَيْضًا. مِثْلُ: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا.

ترجمہ :- بہر حال عوامل قیاسی تو وہ سات ہیں۔ ان عوامل میں پہلا عامل فعل ہے مطلقاً۔ خواہ وہ فعل لازم ہو یا متعدی، ماضی ہو یا مضارع۔ امر ہو یا نہی۔ ہر فعل اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ :- (یہ فعل لازم کی مثال ہے)۔ اور ضَرَبَ زَيْدٌ :- (یہ فعل متعدی کی مثال ہے)۔ اور اگر فعل متعدی ہو تو مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا :-

قیاسی کا مطلب یہ ہے کہ ان میں قانون اور قیاس کا دخل **عامل قیاسی کی تعریف :-** ہے۔ اس کے لئے کلیات ہیں جن کے ماتحت ہر ہر باب کے ہزار ہا جزئیات کا حکم مذکور ہے جیسے **كُلُّ فِعْلٍ يَرْفَعُ الْفَاعِلَ** ایک کہیہ ہے جس کے ماتحت تمام انواع فعل، جو بے شمار مواد میں پائے جاتے ہیں داخل ہیں۔ اور ان سب کا حکم اسی ایک قانون کئی سے نکل رہا ہے۔۔۔

نشریح :- فعل قیاسی عامل ہے، خواہ وہ فعل لازم ہو جو فاعل پر تمام ہو جاتا ہے یا فعل ماضی ہو، جسے فاعل کے بعد مفعول کی حاجت ہوتی ہے۔ پھر ہر تقدیر وہ فعل ماضی ہو جس کا گذشتہ زمانہ سے تعلق ہوتا ہے یا مستقبل ہو، جس کا تعلق آئندہ زمانہ سے ہوتا ہے۔ جیسے امر نہی وغیرہ۔ یا مضارع ہو، جو فعل میں حال و استقبال دونوں زمانوں کا پتہ دیتا ہے۔ پھر اس میں طلب کے معنی نکلتے ہوں یا خبر کے معنی دیتا ہو۔ طلب میں فعل کی طلب ہونا ترک فعل کی طلب ہو، وہ فعل ثلاثی ہو یا رباعی ہو۔ مجرد ہو، یا مزید فیہ۔ مُتَّصِفٌ ہو، یا غیر متَّصِفٌ

بہر حال فعل قیاسی عامل ہے۔ اب اس کا عمل بتاتا ہے کہ ہر فعل اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے۔ خواہ وہ رفع لفظوں میں ظاہر ہو، جیسے قَامَ زَيْدٌ میں زید مرفوع ہے اس لئے کہ قَامَ کا فاعل ہے۔ یہ رفع قَامَ کا عطا کردہ اور اس کے عمل کا نتیجہ ہے۔ یہ فعل لازم کی مثال ہوتی۔۔۔ ضَرَبَ زَيْدٌ یہ فعل متعدی کی مثال ہے۔ دونوں جگہ اسم کا رفع لفظی ہے۔۔۔ یا خواہ رفع تقدیری ہو۔۔۔ جیسے قَامَ مُوسَىٰ ۚ ضَرَبَ عِيسَىٰ ۙ یہاں رفع تقدیری ہے یعنی ان اسماء کے آخر میں الف مقصورہ نہ ہوتی تو یہ لفظاً مرفوع ہوتے۔ مگر الف مقصورہ اعراب لفظی کے لئے مانع ہو رہا ہے۔ اس لئے ایسے اسماء کا اعراب تقدیری مانا گیا ہے۔۔۔ یا خواہ وہ رفع محلی ہو۔ یعنی اگرچہ اسم میں لفظی اعراب کی قابلیت موجود ہے۔ اور اس پر ایک دوسرے عامل کی تاثیر سے اعراب بھی موجود ہے، مگر وہ اعراب رفع کا اعراب نہیں ہے۔ بلکہ مثلاً: عامل جار کی بنا پر جر کی حرکت ہے۔ جیسے کَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا میں لفظ الشہید مجرور ہے۔ مگر چونکہ یہ مجرور معنی فاعل ہے۔ اور فاعل کی جگہ واقع ہے، لہذا اس کو محلاً مرفوع کہیں گے۔ یا مثلاً: قَامَ هَذَا ۙ میں هَذَا مبنی ہونے کی بنا پر لفظی اعراب کو نہیں لے سکتے۔ مگر محل فاعل میں واقع ہے اس لئے محلاً مرفوع کہلائے گا۔۔۔

بہر حال فعل کا عمل اپنے فاعل میں ان تمام صورتوں کو شامل ہے۔۔۔ یہ فاعل کے رفع کا عمل تو لازم اور متعدی دونوں میں مشترک ہے۔

لیکن اگر وہ فعل متعدی ہو تو فاعل سے گذر کر ایک دوسرے اسم کو بہر بنا مفعولیت نصب بھی دیتا ہے۔۔۔ یہاں بھی لفظی تقدیری، محلی، تمام صورتیں چلیں گی۔ مثال۔ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا میں ضَرَبَ نے زَيْدٌ کو رفع اور عَمْرًا کو نصب دیا۔

اما القياسية فسبعة عوامل ۛ القياسية، مبتدا متضمن معنی شرط۔
مگر کیب ۛ فسبعة عوامل، (مربک اضافی) خبر متضمن معنی جزاء۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔۔۔ الاول منها الفعل مطلقاً: الاول، ذوالحال۔ منها، ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مبتدا۔ الفعل مطلقاً، ذوالحال حال مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔۔۔ سواء كان لازماً او متعدياً: سواء، خبر مقدم۔ كان، فعل ناقص۔ هو، ضمیر مستتر راجع الفعل کی طرف اسم۔ لازماً او متعدياً، معطوف علیہ با معطوف خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتا دیل مفرد ہو کر

مبتدا مؤخر — ماضياً كان او مضارعاً: ماضياً، معطوف عليه، او، عاطفہ۔ مضارعاً، معطوف، معطوف عليه، با معطوف خبر مقدم۔ كان، فعل ناقص، هو، ضمير مستتر اسم۔ فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا مؤخر، سواء، خبر مقدم مخدوف۔ امرًا كان او نهياً: حسب سابق۔ کل فعل یرفع الفاعل: کل فعل مرکب اضافی مبتدا۔ یرفع، فعل ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — اما اذا كان متعدیا ینصب المفعول به ایضاً، اما حرف تفصیل۔ اذا، شرطیہ زانیہ۔ كان، فعل ناقص ضمیر اسم اور خبر متعدیا سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ۔ فا، جزائیہ۔ ینصب، فعل۔ هو، ضمیر مستتر فاعل۔ المفعول، اسم مفعول بہ، نائب فاعل۔ اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزائیہ۔ ایضاً، جملہ فعلیہ معترضہ۔

وَلَا يَجُوزُ تَقْدِيمُ الْفَاعِلِ عَلَى الْفِعْلِ ، بِخِلَافِ الْمَفْعُولِ
فَلَنْ تَقْدِيمَهُ عَلَيْهِ حَاشِرٌ

ترجمہ: فعل پر فاعل کی تقدیم جائز نہیں، برخلاف مفعول کے۔ کہ اسکی تقدیم فعل پر جائز ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں یہ تقدیم ضروری ہے۔ مثلاً مفعول کوئی ایسی شئی ہو، جس کی صدارت لازم ہو۔ جیسے من: استفہامیہ یا من: شرطیہ۔ وہاں لامحالہ اسے صدر کلام میں جگہ دی جائے گی۔ اور فعل سے مقدم لایا جائے گا۔ مثلاً: مَنْ حَضَرَتْ كَسْ كَوْمَارَتَمْ نَ؟ یا مَنْ تَكْرَمُهُ يَكْرُمُكَ؟ جس کا تم اکرام کرو گے وہ تمہارا اکرام کرے گا۔ یا مثلاً: وہ مفعول امّا، اور فاعلے مابین واقع ہو، تو اس کی تقدیم فعل پر لازم ہوگی۔ جیسے۔ امّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ: (یتیم پر غصہ مت کرو۔ سائل کو مت جھڑکو) اس آیت میں یتیم، اور سائل مفعول ہیں۔

فاعل کی تقدیم علی الفعل کی صورت میں وہ فاعل نہ رہے گا۔ بلکہ مبتدا بن کر قائم ہوگا۔ جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ بنا دے گا۔ مثلاً: قائم زَيْدٌ کی جگہ زَيْدٌ قائم، کہیں تو زید، مبتدا۔ اور قائم میں ضمیر مستتر راجع بسوئے زید اس کا فاعل ہوگا۔ اور یہ فعل فاعل مل کر، جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر بن جائے گا۔ اور مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوں گے۔

ترکیب۔ لا يجوز تقديم الفاعل على الفعل بخلاف المفعول؛ لا يجوز، فعل مضارع منفی۔ تقديم الفاعل، مرکب اضافی ذوا الحال۔ بخلاف المفعول، جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوا الحال حال سے مل کر فاعل۔ علی الفعل، متعلق لا يجوز سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فان تقديمه عليه جائز؛ فا، تعلیلیہ۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ تقديم، مصدر مضاف۔ ؤ، مضاف الیه۔ عليه، متعلق تقديم سے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیه اور متعلق سے مل کر اسم۔ جائز، خبر۔ ان، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معللہ ہوا۔

وَلَا يَجُوزُ حَذْفُ الْفَاعِلِ، بِخِلَافِ الْمَفْعُولِ فَبِأَنَّ
حَذْفَهُ جَائِزٌ نَحْوُ ضَرْبٍ زَيْدٍ

ترجمہ۔ اور فاعل کا حذف ناجائز ہے۔ برخلاف مفعول کے کہ اس کا حذف جائز ہے۔ جیسے ضَرْبٌ زَيْدٌ۔

تشریح۔ عند الجہور فاعل کا حذف جائز نہیں لیکن مفعول کا حذف جائز ہے۔ کلام تشریح میں مفعول فضلہ ہے، اور فاعل عمدہ، یعنی اصل۔ فضلہ: زوائد کو کہتے ہیں۔ لہذا حذف مفعول کا اصل کلام پر کوئی اثر نہیں۔ کلام اس کے بغیر بھی تام ہے لیکن فاعل حذف کر دیں تو کلام ہی ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ کلام کی ترکیب تو مسند اور مسند الیہ سے ہوتی ہے۔ سو فعل مسند ہے، اور فاعل مسند الیہ۔ مسند الیہ کے بغیر مسند کا عدم ہے۔ دیکھئے ضَرْبٌ زَيْدٌ عَمْرًا: سے عمر کو نکال دیجئے، پھر بھی ضَرْبٌ زَيْدٌ: جملہ صحیح ہے اور کلام مفید ہے۔ اور ضَرْبٌ عَمْرًا: میں کلام نشدہ ہے۔ ضارب کی طلب ہے۔ اور اس کے بغیر کلام غیر مفید ہے۔ فافہم۔

وَالثَّانِي الْعَصْرُ

وَهُوَ اسْمٌ حَدِيثٌ اشْتَقَّ مِنْهُ الْفِعْلُ. وَإِنَّمَا سَمِيَ
مَصْدَرًا لِصُدُورِ الْفِعْلِ عَنْهُ، فَيَكُونُ مَحَلًّا لَهُ؛

ترجمہ۔ دوسرا عامل قیاسی مصدر ہے۔ مصدر نام ہے حدیث کا جس سے فعل مشتق ہو۔

اس کا نام مصدر رکھا گیا، چونکہ اس سے فعل کا صدور ہوتا ہے تو اس اعتبار سے یہ محل صدور فعل ہوا۔

تحقیق **حَدَّثَ** بمعنی قائم بالغیر کو کہتے ہیں جیسے **ضَرَبَ زَيْدٌ** میں **ضَرَبَ** بمعنی **حَدَّثَ** ہیں، جو زید کے ساتھ قائم ہیں **قَامَ عَمْرُو** و **قَامَ** میں قیام بمعنی حدیثی ہیں جو عمرو کے ساتھ قائم ہیں۔ **ذَهَبَ بَكْرٌ** میں **ذَهَابَ** بمعنی حدیثی ہیں جو بکر کے ساتھ قائم ہیں۔ پس **حَدَّثَ**، ایک حالت اور صفت کا نام ہے، جو صاحب حال، یا موصوف کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔ اور جس موصوف کی صفت، یا جس صاحب حال کا حال ہو، اس کے بغیر اس کا تحقق نہیں ہو سکتا۔ جانا، آنا، سونا، جاگنا، چلنا، پھرنا، کھانا، پینا۔ یہ سب احداث ہیں۔ یعنی: معنی حدیثی ہیں، جو اپنے اپنے محال کے ساتھ قائم ہیں۔ جانا، چلنا، چلنے کے ساتھ قائم ہیں۔ چلنا، چلنے والے کے ساتھ۔ الی غیر ذلک۔ اسی معنی حدیثی سے فعل کا اشتقاق ہوتا ہے۔ مارنے سے مارا، مارتا ہے، مارے گا، مارتو، مت مارتو، مارتو، مارا گیا وغیرہ کا اشتقاق ہے۔

قوله وانما سمي مصدرًا: یعنی اس کا نام مصدر اس لئے رکھا گیا کہ: مصدر، بر وزن مَفْعَلٌ ظرف ہے۔ یعنی محل صدور چونکہ اس سے فعل کا صدور ہوتا ہے یعنی اس سے فعل نکلتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ محل صدور ہوا۔ لہذا اس کا مصدر کہنا ٹھیک ہوا۔ یعنی چونکہ فعل اور جملہ مشتقات بالواسطہ، یا براہ راست مصدر ہی سے نکلے ہیں۔ اور کسی شئی سے وہی چیزیں نکالی جاسکتی ہیں جو اس میں کسی نہ کسی شکل کے ساتھ موجود ہوں، تو ماننا پڑیگا کہ مصدر ان تمام چیزوں کا خزانہ ہے، اور یہ تمام مشتقات اس میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہ ان تمام اشیاء کا محل صدور ہے۔ اور جب محل صدور ہے تو پھر اس کا نام مصدر ہی موزوں اور مناسب ہوا۔

وہر اسم حدث و اشتق منه الفعل: واو، عاطف۔ ہو، مبتدا۔
مکرمیپ: اسم، مضاف۔ حدث، موصوف۔ اشتق، فعل ماضی مجہول۔ منہ، جار مجرور متعلق اشتق سے۔ الفعل، نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — وانما سمي مصدرًا لصدر الفعل عنه: واو، متعلق

انصاء، کلمہ محصر سنی، فعل ماضی مجہول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ ممدداً، مفعول بہ۔ لام جار۔ حدوداً مصدر مضاف۔ الفعل، مضاف الیہ۔ عنہ، جار مجرور متعلق صدور سے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق سنی سے فعل نائب فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ — فیکون محللہ؛ نا، نتیجہ۔ یکون، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر اسم۔ محللاً، خبر لہ، متعلق یکون سے۔ فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ نتیجہ ہوا۔

قَالَ الْبَصْرِيُّونَ: إِنْ الْمَصْدَرُ أَصْلٌ، وَالْفِعْلُ فَرْعٌ لَا سِتْقَالَهٖ
بِنَفْسِهِ وَعَدَمَ أَحْتِيَاجِهِ إِلَى الْفِعْلِ. بِخِلَافِ الْفِعْلِ فَإِنَّهُ
غَيْرُ مُسْتَقِلٍّ بِنَفْسِهِ وَ مُحْتَاجٌ إِلَى الْإِسْمِ :

ترجمہ :- بصریین کا قول ہے کہ مصدر اصل ہے اور فعل فرع۔ کیونکہ مصدر مستقل بنفسہ ہے اور (افادہ معنی میں) فعل کا محتاج نہیں ہے برخلاف فعل کے، کہ وہ (افادہ معنی میں) خود مستقل نہیں۔ بلکہ اسم کا محتاج رہتا ہے۔

بصری۔ (بکسر بار)۔ منسوب الی البصرہ۔ یعنی سخاۃ بصرہ کا یہ قول ہے۔ سخاۃ بصرہ شخص ہے۔ میں خلیل بن احمد، سیبویہ، اخفش اور یونس وغیرہ ہیں۔ غرض بصریین کا یہ قول ہے کہ: مصدر اصل ہے۔ اور فعل فرع۔ کیونکہ مصدر مستقل بنفسہ ہے۔ اور افادہ معنی میں فعل کا محتاج نہیں۔ برخلاف فعل کے، کہ وہ افادہ معنی میں خود مستقل نہیں۔ بلکہ اسم کا محتاج رہتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ لائق اصالت وہ شئی ہو سکتی ہے کہ جو اپنے معنی خود ادا کرتی ہو۔ نہ وہ کہ جو اپنے معنی کو غیر کی مدد سے پورا کرے۔

اس موضوع پر تفصیلی بحث تو دوسری کتب میں مسطور ہے وہاں دیکھ لی جائے۔ مصنف نے بصریین اور کوفیین کی جانب سے ایک ایک دلیل پیش فرما کر بصریین کے حق میں اپنا فیصلہ دیا ہے۔ ہم بھی یہاں سرسری طور پر فریقین کے مذکورہ دلائل کی تشریح پر اکتفا کریں گے۔ یہاں نہ بسط کا موقع ہے، اور نہ اس کی حاجت۔۔۔

بصریین کی دلیل کا خلاصہ یہ ہوا کہ: بلحاظ افادہ معنی، مصدر کو تو فعل کی کوئی حاجت پر اکتفا کریں گے۔ یہاں نہ بسط کا موقع ہے، اور نہ اس کی حاجت۔۔۔

بصریین کی دلیل کا خلاصہ یہ ہوا کہ: بلحاظ افادہ معنی، مصدر کو تو فعل کی کوئی حاجت پر اکتفا کریں گے۔ یہاں نہ بسط کا موقع ہے، اور نہ اس کی حاجت۔۔۔

کی تمامیت کے لئے یہ فعل ماضی کا ذکر لازم ہے۔ نہ مضارع پر توقف ہے۔ لیکن فعل کی یہ شان نہیں وہاں جب تک اس کے ساتھ اسم، یعنی فاعل کا ذکر نہ ہو وہ کلام غیر مفید رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے مفہوم میں تو نسبت الی فاعلِ ما ماخوذ ہے۔ یعنی اس حادث کا کسی فاعل سے تعلق ہو۔ ضرب میں تین چیزیں ہیں۔ (۱) ایک تو وہی معنی مصدری، یعنی حدث قائم بالغیر۔ (۲) دوسری چیز اس حادث کا کسی فاعل کے ساتھ قیام۔ مثلاً زید (۳) اور تیسری چیز زمانہ۔ پس فعل کو تو ذکر فاعل سے چارہ نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ فاعل اسم ہے، تو فعل اسم کا محتاج ہوا۔ اور مصدر جو کہ اسم ہے، افادیت میں فعل سے مستغنی ٹھہرا۔ اب تم ہی فیصلہ کرو کہ: محتاج کو اصل قرار دیں، یا محتاج الیہ کو؟۔ یہ تو بھرین کی دلیل ہوتی۔۔

مکریب: قال البصريون: ان المصدر اصل، و الفعل فرع۔ قال، فعل۔
 البصريون، فاعل۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ المصدر، اسم۔ اصل، خبر۔
 واو، عاطفہ۔ الفعل، معطوف اسم ان پر۔ فرع، معطوف خبر ان پر۔ ان اسم و خبر سے مل کر
 جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفعول بہ (مقولہ) ہوا قال کا۔ لا استقلالہ بنفسه: لام، جار
 برائے تعلیل۔ استقلال، مصدر مضاف۔ ہ، ذوا الحال۔ بخلاف الفعل: با، جار۔
 خلاف الفعل، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوا الحال حال سے
 مل کر مضاف الیہ۔ با، جار۔ نفسه، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق استقلال سے۔
 مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ وعدم احتیاجہ الی
 الفعل: واو، عاطفہ۔ عدم، مضاف۔ احتیاج، مصدر مضاف الیہ مضاف۔ ہ، مضاف الیہ۔ الی،
 الفعل، متعلق احتیاج سے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ
 مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مجرور۔ جار مجرور متعلق قال
 سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فانہ غیر مستقل
 بنفسه: فا، تعلیلیہ۔ یاد رہے کہ ان سے پہلے فاعلیہ ہوتی ہے۔ ان، حرف مشبہ
 بالفعل۔ ہ، اسم۔ غیر، مضاف۔ مستقل، اسم فاعل۔ ہو، ضمیر فاعل۔ با، جار۔ نفسه،
 مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق مستقل سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر
 مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ۔ و محتاج الی الاسم: واو، عاطفہ

محتاج، اسم فاعل۔ ہو، ضمیر فاعل۔ الی الاسم، متعلق محتاج سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف خبر ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ جملہ ہوا۔۔

وَقَالَ الْكُوفِيُّونَ: إِنَّ الْفِعْلَ أَصْلٌ. وَالْمَصْدَرُ فَرْعٌ لِإِعْلَالٍ
الْمَصْدَرِ بِإِعْلَالِهِ، وَصَحَّتْهُ بِصِحَّتِهِ. نَحْوُ قَامَ قِيَامًا، وَقَاوَمَ
قَوَامًا، أَيْ قِيَامًا، بِقَلْبِ الْوَاوِ فِيهِ يَاءٌ، لِقَلْبِ الْوَاوِ الْفَتْحَ
فِي قَامَ. وَصَحَّ قَوَامًا، لِصِحَّةِ قَاوَمَ؛

ترجمہ :- اور کوفین کا یہ قول ہے کہ: فعل اصل ہے۔ اور مصدر فرع۔ بوجہ معلول ہونے مصدر کے، فعل کے معلول ہونے کے باعث۔ اور بوجہ صحیح رہنے مصدر کے فعل کی صحت کے باعث۔ - صحت، اعلال کا مقابل ہے۔ باعلالہ، اور بصحتہ کی باسببہ ہے۔ (جیسے قَامَ قِيَامًا، اور قَاوَمَ قَوَامًا؛ تعلیل کی گئی قِيَامًا میں، اس کے واو کو یا سے بدل کر، اس وجہ سے کہ قَامَ فعل میں واو الف سے بدلا ہے۔ اور صحیح رکھا گیا قَوَامًا کو قَاوَمَ فعل کی صحت کی بنا پر۔۔
تخصیص کوفین: یعنی مُبْرَدًا، فَرَّارًا، كَسَانًا، ثعلب وغیرہ کا یہ قول ہے کہ فعل اصل ہے اور صحیح مصدر فرع۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ: معاملہ ہے اشتقاق کا۔ یعنی مصدر فعل سے مشتق ہے، یا فعل مصدر سے؛ اور اشتقاق امور لفظیہ میں سے ہے۔ اس کا معنی سے تعلق کم ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بیشتر مصادر کی صحت اور معلولیت کا انحصار فعل پر رکھا گیا ہے کہ فعل میں تعلیل ہوئی تو مصدر میں بھی ہوئی۔ اور فعل میں نہیں ہوئی تو مصدر میں بھی نہیں ہوئی۔ قِيَامًا مصدر میں تعلیل ہوئی۔ یعنی قَوَامًا کے واو کو یا سے تبدیل کیا گیا۔ کہوں؟ اس لئے کہ اس کی ماضی قَامَ میں تعلیل ہوئی۔ یعنی قَوْمَ سے قَامَ بنایا۔۔
واو الف سے بدلا۔ اور قَاوَمَ کے مصدر قَوَامًا میں تعلیل نہیں ہوئی۔ کیونکہ خود قَاوَمَ میں تعلیل نہیں ہوئی۔۔ حالانکہ قَامَ فعل کا مصدر قِيَامَ، اور قَاوَمَ مفاعلت کا مصدر قَوَامَ، دونوں ایک ہیں، کہ یہ قِيَامَ بھی اصل میں قَوَامَ بالواو تھا۔ اور بوجہ تعلیل بھی موجود ہے کہ کسرہ ما قبل واو، اس کے یا سے تبدیل کا متقاضی ہے۔۔ پھر یہاں تعلیل ہو اور وہاں نہ ہو اس فرق کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ قَاوَمَ فعل کی تصحیح کے باعث قَوَامًا

مصدر میں تصحیح کا عمل رہا۔ اور قام فعل کے اعلال کے باعث اس کے مصدر قیاماً میں تعلیل کا عمل ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ اصالت کی قابلیت فعل میں ہے۔ جس کی تصحیح اور اعلال کا اثر مصدر پر پڑتا ہے۔ نہ کہ مصدر میں، کہ مصدر کی تصحیح اور تعلیل کا کوئی اثر فعل پر نہیں۔ اِحْشِيشَانُ، مصدر میں تعلیل ہوئی۔ اِحْشِوشَانُ سے اِحْشِيشَانُ بنا۔ مگر فعل وہی اِحْشِوشَانُ رہا۔ رَمَى، مصدر میں تصحیح ہے۔ مگر فعل رَمَى میں اعلال ہو رہا ہے۔ اور یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ باب اعلال میں اصل فعل ہے، نہ کہ مصدر۔ تو باب تصحیح میں بھی فعل ہی اصل ہونا چاہئے۔ ہم نے ذیل کا خلاصہ بقدر ضرورت پیش کر دیا۔ فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے۔

نحو قام قیاماً و قاوم قواماً: نحو، مضاف۔ لفظ قام قیاماً معطوف علیہ
مکہ کیب۔ و قاوم قواماً، معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف مضاف الیہ ہوا نحو مضاف کا
 — اعل قیاماً، بقلب الواو فیہ یاءٌ۔ اعل، فعل ماضی مجہول۔ قیاماً، محلا مرفوع
 نائب فاعل۔ یا، جار۔ قلب، مصدر مضاف۔ الواو، مضاف الیہ (مفعول اول)، فیہ، جار مجرور
 متعلق قلب سے۔ یاءٌ، مفعول ثانی۔ لقلب الواو الفائی قام بہ لام، جار۔ قلب
 الواو، حسب ترکیب مذکور مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی قلب سے۔ قلب مصدر مضاف
 مضاف الیہ مفعول ثانی اور دونوں متعلقوں سے مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر
 صفت مصدر مخدوف اعلال کی۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ اعلالاً متلبساً
 بقلب الخ۔ موصوف صفت مل کر مفعول مطلق۔ فعل نائب فاعل اور مفعول مطلق مل کر
 جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ و صح قواماً لصحة قاوم؛ واو، عاطفہ۔ صح،
 فعل ماضی معروف۔ قواماً، مرفوع محلا فاعل۔ لام، جار۔ صحة قاوم، مرکب اضافی مجرور
 جار مجرور متعلق صح سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ
 با معطوف جملہ مبتدئہ ہوا۔

وَلَا شَكَّ أَنْ دَلِيلَ الْبُصْرِيِّينَ يَدُلُّ عَلَى إِصَالَةِ الْمُصَدِّرِ
 مُطْلَقًا وَدَلِيلَ الْكُوفِيِّينَ يَدُلُّ عَلَى إِصَالَةِ الْفِعْلِ فِي
 الْأَعْلَالِ. فَلَا تَلْزَمُ مِنْهُ إِصَالَتُهُ مُطْلَقًا. وَلَوْ كَانَ هَذَا الْقَدْرُ

يَقْتَضِي الْإِصَالَةَ، يَلْزَمُ أَنْ يَكُونَ يَجِدُ بِالْبَيَاءِ؛ وَأَكْرَهُ مُنْكَمًا
بِالْمَعْرُوفَةِ، أَصْلًا؛ وَبَاقِي الْأَمْثَلَةِ قَرْنًا. وَلَا قَائِلَ بِهِ أَحَدٌ:

ترجمہ :- اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بصرین کی دلیل مصدر کی مطلق اصالت نہ رہنا نہ کر رہی ہے۔ اور کو فین کی دلیل فعل کی اصالت پر صرف بمعاملہ اعلال رہنا نہ کر رہے جس سے علی الاطلاق فعل کی اصالت لازم نہیں آتی۔ اور اگر اصالت و فرعیت کے، صرف اتنی بات کہ ایک کے اعلال سے دوسرے میں اعلال ہو جایا کرے، اصالت ثابت نہ کرے تو پھر لازم آئے گا کہ یجدُ (بالیار) اور اکرُمُ (بالہمزہ، واحد متکلم)۔ اصل یوں۔ اور بانی مثالیں۔ (صیغے)۔ فرع۔ جب کہ اس کا کوئی قائل نہیں ہے (کہ یہاں صحت و فرعیت کی صورت ہے)

نشریح شارح فیصلہ فرماتے ہیں کہ آپ دونوں دلیلوں کا موازنہ کیجئے۔ تو یہ نتیجہ برآمد ہوگا کہ بصرین کی دلیل مدعی کے بالکل مطابق ہے۔ اور اس دلیل سے مصدر کا علی الاطلاق اصل ہونا، اور فعل کا فرع ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ بصرین کو فین کی دلیل کے، کہ اگر اس کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو زیادہ سے زیادہ ایک نوع خاص میں یعنی اعلال کے معاملہ میں مصدر کی یہ نسبت فعل کی اصالت ثابت ہوگی نہ کہ صحت معتقہ۔ غرض دعویٰ تو عام طور پر فعل کی اصالت کا تھا۔ اور دلیل سے ایک نوع خاص کی اصالت بیان ہوئی۔ لہذا کو فین کی دلیل اثبات مدعی میں قاصر رہی۔

ہم نے انصافاً دونوں کی تقریر میں ان کے دلائل کے وزن کا صحیح موازنہ کر دیا ہے۔ اور شارح کے اس فیصلہ کی تقریر بھی مناسب انداز میں کر دی۔ اس سے زیادہ کھنا غیر ضروری ہے۔

قوله ولو كان هذا القدر الخ یہاں سے کو فین کی دلیل کا نسخ کرتے ہیں کہ اگر اصالت اور فرعیت کے لئے صرف اتنی بات کافی ہو کہ ایک کے اعلال سے دوسرے میں اعلال ہو جایا کرے تو پھر یجدُ (بالیار) کو تجدُ، اجدُ، نجدُ کی اس دران تینوں کو اس کی فرع ماننا پڑے گا۔ اسی طرح اکرُمُ (بالہمزہ) کو جو کہ باب فعل کا واحد متکلم ہے۔ یکرُمُ، اکرُمُ کی اصل تسلیم کرنا ہوگا۔ کیونکہ جس قاعدہ کے بنا پر یجدُ

سے یعدُ بنا ہے، وہ اس کے اخوات میں موجود نہیں ہے لیکن ان میں حذف وادکا اعلال
محض یعدُ کی رعایت سے ہوا ہے گویا یعدُ کا اعلال باعث ہوا تَعَدُّ، اَعْدُ، نَعْدُ کے
اعلال کا۔ اسی طرح اُکْرِمُ، جس کی اصل اُکْرِمُ تھی۔ اجتماع ہمزتین کے باعث تخفیف
کی ضرورت محسوس ہوئی مگر یُکْرِمُ، اور اس کے اخوات میں، اصل میں دو ہمزوں کا اجتماع
نہیں، ایک ایک ہمزہ ہے۔ یعنی یَاکْرِمُ، تَاکْرِمُ، نَاکْرِمُ پھر یہاں حذف ہمزہ محض اُکْرِمُ
کی بنا پر ہوا۔ کوفیین کی دلیل اگر صحیح مان لی جائے تو یہاں بھی یہ ماننا پڑے گا کہ یعدُ
اور اُکْرِمُ اپنے اپنے اخوات کے لئے اصل ہیں۔ اور وہ ان کی فروعات ہیں۔ حالانکہ ایسا
نہیں کہا جاتا۔

لاشك ان دليل البصريين يدل على اصاله المصدر مطلقا:
ترکیب: لا، برائے نفی جنس۔ شك، اسم۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ دلیل البصريين
مرکب اضافی اسم۔ يدل، فعل مضارع معروف۔ هو، ضمیر مستتر فاعل۔ علی، جار۔ اصاله،
ذوالحال۔ مطلقا، حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف۔ المصدر، مضاف الیه۔
مضاف مضاف الیه مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق يدل سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر
جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ان کی — و دلیل الکوفیین يدل علی اصاله الفعل
فی الاعلال۔ واد، عاطفہ۔ دلیل الکوفیین، مرکب اضافی معطوف اسم ان پر۔
يدل، فعل۔ علی، جار۔ اصاله الفعل، ذوالحال۔ فی الاعلال، ظرف مستقر ہو کر
حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق يدل سے۔ فعل ضمیر فاعل اور متعلق
مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع مجمل معطوف خبر ان پر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ بتاویل مفرد ہو کر خبر لائے نفی جنس کی۔ لا، نفی جنس اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ
خبریہ ہوا۔ — فلا تلزم منه اصالته مطلقا؛ فا، نصیحیہ۔ لا تلزم، فعل۔
منه، متعلق۔ اصالته، مرکب اضافی ذوالحال۔ مطلقا، حال۔ ذوالحال حال سے مل کر
فاعل — مطلقا کی ایک دوسری ترکیب یہ ہو سکتی ہے کہ یہ موصوف محذوف (لزووماً)
کی صفت ہو۔ اور موصوف صفت (لزووماً مطلقاً) مل کر مفعول مطلق۔ فعل فاعل
اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ لو کان هذا القدر يقتضى اصاله؛ لوه،
حرف شرط۔ کان، فعل ناقص۔ هذا القدر، اسم اشارہ مشار الیه مل کر اسم، يقتضى،

فعل۔ ہو، ضمیر فاعل۔ الاصلۃ مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔
 فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط — یلزم ان یکون یعد بالیاء
 و اکرم متکلمًا بالهمزة اصلاً۔ یلزم، فعل۔ ان، ناصب صدریہ یکون، فعل ناقص۔ لفظ
 یعد، ذوالحال۔ بالیاء، ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر معطوف علیہ۔ واو،
 عاطفہ۔ لفظ اکرم، ذوالحال۔ متکلمًا، حال۔ بالهمزة، ظرف مستقر ہو کر حال ثانی۔ یا
 حال ضمیر حال سے — پہلی صورت میں حال مترادف ہوگا اور دوسری صورت میں حال مترادفہ
 ذوالحال حال سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر اسم ہوا یکون کا۔ اصلاً، خبر۔
 — و باقی الامثلة فرغاً؛ واو، عاطفہ باقی الامثلة، مرکب اضافی معطوف اسم یکون
 پر۔ فرغاً، معطوف خبر پر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل
 یلزم کا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا — شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔ — و لا فائز
 بہ احد؛ واو، حایبہ لا، برائے نفی جنس۔ فاعل، اسم فاعل۔ بہ، متعلق قائل سے۔ اسم
 فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر اسم۔ احد، خبر۔ لائے نفی جنس اسم و خبر سے مل کر جملہ
 اسمیہ خبریہ حالیہ ہوا۔

اعْلَمُ! اَنَّ الْمَصْدَرَ يَعْمَلُ عَمَلُ فَعْلِهِ. فَاِنْ كَانَ فِعْلُهُ لَا زِمًا
 فَيَرْفَعُ الْفَاعِلُ فَقَطْ: مِثْلُ اَعْجَبَنِي قِيَامُ زَيْدٍ: وَاِنْ كَانَ
 مُتَعَدِّيًا فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ. وَيُنْصِبُ الْمَفْعُولَ. نَحْوُ اَعْجَبَنِي
 ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا: فَزَيْدٌ فِي الْمِثَالَيْنِ مَجْرُورٌ لَفْظًا لِإِضَافَةِ
 الْمَصْدَرِ إِلَيْهِ، وَمَرْفُوعٌ مَعْنَى لِأَنَّهُ فَاعِلٌ

ترجمہ: جانتے! کہ مصدر (غیر معرف باللام) عمل کرتا ہے اپنے فعل کا عمل۔ اگر فعل (مصدر کا)
 لازم ہو تو صرف فاعل کو رفع کرے گا۔ جیسے اَعْجَبَنِي قِيَامُ زَيْدٍ: اور اگر وہ فعل متعدی
 ہو تو فاعل کو رفع دے گا اور مفعول کو نصب بھی دے گا۔ جیسے اَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيْدٍ
 عَمْرًا: پس زید ہر دو مثال میں برہنہ کے اضافت مصدر لفظاً مجرد ہے مگر فاعلیت
 کی بنا پر معنی مرفوع ہے۔

تشریح: یعنی فعل مذکور کا جو عمل ہوتا، وہی اس مقام پر اس مصدر کا عمل ہوگا کیونکہ

درحقیقت مصدر بتقدیر ان فعل ہی ہوتا ہے جو کہیں ماضی ہوگا، کہیں مضارع۔ مثلاً:
 اعْجَبْنِي ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا: اصل میں اعْجَبْنِي مِنْ اَنْ ضَرْبَ زَيْدٍ عَمْرًا
 تھا۔ مجھے تعجب میں ڈالا اس بات نے کہ زید نے عمر کو مارا، دیکھئے! یہاں ضَرْبُ مصدر
 بتقدیر ان فعل ماضی کے معنی دے رہا ہے۔

قوله فان كان فعله لازماً پھر اگر فعل لازم ہو تو صرف فاعل کو رفع دے گا۔
 یہ تفصیل ہے عمل فعل کی، کہ فعل مشتق من المصدر لازم ہو تو صرف فاعل کو رفع کرے گا
 اور اگر وہ فعل متعدی ہو تو فاعل کے رفع کے ساتھ مفعول کو بھی نصب دے گا۔ اعْجَبْنِي
 قِيَامُ زَيْدٍ میں قیام مصدر لازم ہے۔ جو زید کی طرف مضاف ہو رہا ہے۔ اور معنی فاعل
 ہونے کی بنا پر مرفوع ہے۔ اصل میں اعْجَبْنِي اَنْ قَامَ زَيْدٌ تھا۔ مصدر متعدی کی مثال
 مع تشریح اوپر گذر چکی ہے۔

قوله فزيد: یعنی زید درو مثال میں بر بنائے اضافت مصدر لفظاً مجرور ہے۔
 مگر فاعلیت کی بنا پر معنی مرفوع ہے۔

اعلم ان المصدر يعمل عمل فعله: اعلم، فعل امر حاضرانہ،
 مکمبب۔ ضمیر مستتر فاعل۔ ان حرف مشبہ بالفعل۔ المصدر اسم۔ يعمل، فعل
 ہو، ضمیر فاعل۔ عمل الجہ، مرکب اضافی مفعول مطلق۔ فعل فاعل مفعول مطلق مل کر جملہ
 فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل
 فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فان كان فعله لازماً: فا، تفصیلیہ۔
 ان، حرف شرط۔ كان فعله لازماً، فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 شرط۔ فيرفع الفاعل: فا، جزائیہ۔ يرفع الفاعل، فعل ضمیر فاعل اور مفعول بہ مل کر
 جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ فقط: جزائے شرط محذوف۔ تقدیر
 عبارتیوں ہوگی۔ اذ ارفع الفعل الفاعل فانشأ عن جعله غير رافع: ترکیب
 پہلے گذر چکی ہے۔ اعجبني قیام زید: اعجب، فعل ماضی معروف۔ فون، اوقایہ
 ہی، ضمیر متکلم مفعول بہ۔ قیام، مصدر لازم مضاف۔ زید، مضاف الیہ فاعل۔ مضاف
 مضاف الیہ مل کر فاعل اعجب کا۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔
 وان كان متعدياً: حسب ترکیب مذکور جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ فيرفع الفاعل: جملہ

فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ وینصب المفعول بہ معطوف۔ معطوف علیہ معطوف جملہ معطوف ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ — اعجبنی ضرب زید عمرًا۔ اعجبنی، فعل با مفعول بہ۔ ضرب، مصدر متعدی مضاف۔ زید، مضاف الیہ فاعل عمرًا، مفعول بہ۔ مصدر مضاف مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فاعل ہوا۔ اعجبنی فعل کا۔ باقی حسب سابق۔ — فزید فی المثالین مجرور لفظاً لاضافة المصدر الیہ۔ فاعلیہ۔ زید، مبتدا۔ فی المثالین، ظرف مستقر ہو کر حال مقدم ضمیر مجرور کا۔ مجرور اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر زوالحال۔ زوالحال حال سے مل کر نائب فاعل۔ لفظاً، بحذف موصوف مفعول مطلق۔ ای جزًا الفظیًا۔ لام، جار۔ اضافه مصدر مضاف۔ المصدر، مضاف الیہ۔ الیہ، متعلق اضافه سے۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مجرور سے۔ اسم مفعول نائب فاعل مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ — و مرفوع محض لانه فاعل؛ واؤ، عاطفہ۔ مرفوع، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ معنی، بحذف موصوف مفعول مطلق۔ ای رفقًا معنویًا۔ لام، جار۔ انه فاعل، جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرفوع سے۔ اسم مفعول نائب فاعل مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔

وَهُوَ عَلَى خَمْسَةِ أَنْوَاعٍ : أَحَدُهَا : أَنْ يَكُونَ مُضَافًا إِلَى الْفَاعِلِ ، وَيَذَكِّرُ الْمَفْعُولَ مَنْصُوبًا كَالْمَثَالِ الْمَذْكُورَةِ :

ترجمہ :- اور مصدر متعدی کا استعمال پانچ طرح پر ہوتا ہے۔ ایک صورت یہ ہے کہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو۔ اور مفعول منصوب مذکور ہو۔ جیسا کہ مثال مذکور اعجبنی ضرب زید عمرًا سے واضح ہے۔ (زید فاعل کی طرف ضرب مصدر کی اضافت ہو رہی ہے اور عمرًا مفعول ہے۔ جو لفظاً منصوب واقع ہے)

مذکورہ ایک صورت یہ ہے کہ مضاف الی الفاعل : احدها، ان يكون مضافا الى الفاعل : احدها، مبتدا ان يكون، فعل کرکیمب : ناقص۔ ہو، ضمیر اسم۔ مضافا الی الفاعل، اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبریہ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ

و یذکر المفعول منصوباً کالمثال المذكور: وآء، عاطفہ۔ یذکر، فعل مضارع
مجهول۔ المفعول، ذوالحال۔ منصوباً، حال۔ ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل۔
کاف، جار۔ المثال المذكور، مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق یذکر سے۔ فعل
نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف — معطوف علیہ بالمعطوف
بتاویل مفرد ہو کر خبر۔ بتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَتَأْتِيهَا، أَنْ يَكُونَ مُضَافًا إِلَى الْفَاعِلِ. وَلَمْ يَبْدَأْ كَسْرَ
الْمَفْعُولِ. نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ

ترجمہ :- دو تری صورت یہ ہے کہ مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو۔ اور مفعول مذکور نہ ہو۔
جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ: تعجب کیا میں نے زید کے مارنے سے۔ یہاں مفعول،
یعنی جس پر فعل ضرب واقع ہوا مذکور نہیں۔ اصل میں عَجِبْتُ مِنْ أَنْ ضَرْبَ زَيْدٍ عَمَرًا تھا
میں عجبت من ضرب زید: عجبت، فعل با فاعل۔ من، جار۔
کے سبب ضرب، مصدر مضاف۔ زید، مضاف الیہ فاعل۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور
جار مجرور متعلق عجبت سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَتَأْتِيهَا، أَنْ يَكُونَ مُضَافًا إِلَى الْمَفْعُولِ، حَالٌ كَوْنِهِ مَبْنِيَّةٌ
لِلْمَفْعُولِ الْقَائِمِ مَقَامَ الْفَاعِلِ. نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ زَيْدٍ
أَيُّ مِنْ أَنْ يُضْرَبَ زَيْدٌ

ترجمہ :- تیسری صورت یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔ اس حال میں کہ مصدر مبنی
للمفعول ہو۔ (اور) وہ مفعول قائم مقام فاعل کے واقع ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ
زَيْدٍ: یعنی عَجِبْتُ مِنْ أَنْ يُضْرَبَ زَيْدٌ مجھے زید کے پٹے جانے پر تعجب ہوا۔
تشریح: مصدر مبنی للمفعول ہو، یعنی مصدر مجهول ہو۔ مصدر کا معلوم، یا مجهول ہونا
اس کے معنی سے معلوم ہوگا۔ ضَرْبِ، مصدر معلوم کا ترجمہ مارنا، اور ضَرْبِ،
مصدر مجهول کا ترجمہ مارا جانا۔ — غرض، مصدر مفعول کی طرف مضاف ہو۔ اور مفعول
قائم مقام فاعل کے واقع ہو۔ یعنی مفعول بالم یستم فاعل کی حیثیت میں ہو۔

فائل :- شارح نے حال کو نہ مبنیا للمفعول الخ فرما کر اس صورت میں، اور آنے والی چوتھی صورت میں فرق قائم کر دیا ہے مثال عجبت من ضرب زید ای عجبیت من ان یضرب زید یہ مصدر مجہول کا ترجمہ ہے یعنی زید کے پٹے جانے پر مجھے تعجب ہوا۔ (یہاں ضرب زید، قائم مقام فاعل ہے۔ اور چوتھی صورت میں فاعل خود لفظ مذکور ہے۔)

تالٹھا، ان یكون مضافا الى المفعول حال کو نہ مبنیا للمفعول ترکیب :- القائم مقام الفاعل :- تالٹھا، مبنی۔ ان یكون، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر اسم۔ مضافاً الى المفعول، خبر حال، مضاف۔ کون، مصدر مضاف الیه مضاف۔ ہا، مضاف الیه اسم۔ مبنیا، اسم مفعول۔ لام، جار۔ المفعول، موصوف۔ القائم، اسم فاعل معرف بلام عہد۔ ہو، ضمیر مستتر راجع مفعول کی طرف فاعل۔ مقام الفاعل، مفعول فیہ اسم فاعل ضمیر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مبنیا سے۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر کون کی۔ کون مضاف مضاف الیه اسم اور خبر سے مل کر مضاف الیه حال کا۔ مضاف مضاف الیه مل کر مفعول فیہ۔ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبنی خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — عجبیت من ضرب زید :- عجبیت، فعل با فاعل من، جار۔ ضرب، مصدر مجہول مضاف۔ زید، نائب فاعل مضاف الیه۔ مضاف مضاف الیه سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مفسر۔ ای من ان یضرب زید :- ای، حرف تفسیر من، جار۔ ان یضرب، فعل مضارع مجہول۔ زید، نائب فاعل۔ فعل نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مفسر۔ مفسر مفسر مل کر متعلق عجبیت سے فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَرَابِعًا؛ أَنْ يَكُونَ مضافاً إِلَى الْمَفْعُولِ، وَيَذَكِّرُ الْفَاعِلَ مَرْفُوعًا. نَحْوُ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللَّصِّ الْجَلَّادِ

ترجمہ :- چوتھی شکل یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔ اور فاعل لفظوں میں مرفوعاً مذکور ہو۔ مثال عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللَّصِّ الْجَلَّادِ مجھے تعجب ہوا پٹے جانے سے

چور کے، جلاد کے ہاتھوں۔ یعنی چور، مضروب ہے۔ اور جلاد، ضارب، اور ضرب مصدر مجہول ہے۔

عجبت من ضرب اللص الجلاد: عجبت، فعل با فاعل. من، ترکیب: جار۔ ضرب، مصدر متعدی مضاف۔ اللص، مفعول بہ مضاف الیہ۔ الجلاد، فاعل۔ مصدر مضاف مضاف الیہ مفعول بہ اور فاعل سے مل کر مجرور جار مجرور متعلق عجبت سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَخَامِسُهَا؛ اَنْ يَكُونَ مُضَافًا إِلَى الْمَفْعُولِ، وَيُحَدِّثُ
الْفَاعِلُ. نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ
الْخَيْرِ: أَي مِنْ دُعَائِهِ الْخَيْرِ

ترجمہ :- پانچویں شکل یہ ہے کہ مصدر مضاف الی المفعول ہو۔ اور فاعل محذوف۔ مثال قول باری عز اسمه لَا يَسْأَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ انسان خیر کی طلب میں تنگ دل اور طول نہیں ہوتا، یہاں فاعل محذوف ہے۔ اصل میں مِنْ دُعَائِهِ الْخَيْرِ تھا۔ فاعل کو حذف کر کے، مصدر کو الْخَيْرِ مفعول کی طرف مضاف کر دیا گیا۔ دُعَاءِ کے معنی طلب کے ہیں۔)

تشریح :- چونکہ مفعول ہے۔ اسی باعث اس کے معطوف اور صفت میں لفظاً نصب جائز مانا گیا۔ چنانچہ عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللَّصِّ الْجَلَّادِ وَصَاحِبِهِ؛ بالنصب عطف کی صورت میں کہ عطف علی المحل جائز ہے۔ اور لَصٌّ، محل نصب میں واقع ہے اور عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللَّصِّ الْجَلَّادِ الْحَاقِذِ؛ بنفسب حاذق صفت کی صورت میں۔ اس مثال میں حاذق، لَصٌّ کی صفت ہے۔ یعنی ماہر چور۔ اور چونکہ لَصٌّ محل مفعول میں واقع ہے۔ جو محل نصب ہے لہذا حاذق پر نصب لانا جائز ہوا۔

ترکیب :- لا یسأم الانسان من دعاء الخیر: لا یسأم، فعل مضارع معروف الانسان، فاعل۔ من، جار۔ دعاء، مصدر متعدی مضاف۔ الخیر مفعول مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور مل کر مفسر۔ ای من دعائه

اسی وجہ سے بعض نے فاعل کا تذکرہ جائز قرار نہیں دیا مگر سیبویہ جائز کہتے ہیں ۱۱ سعید احمد پاپوری

الخیر: ای، حرف تفسیر۔ من، جار۔ دعاء، مصدر متعدی مضاف۔ ة، فاعل مضاف الیہ۔ الخیر، مفعول بہ۔ مصدر مضاف مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور۔ مل کر مفسر۔ مفسر مفسر مل کر متعلق لا یسام سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

اعْلَمْ! اَنَّ هَذِهِ الصُّورَ جَارِيَةً فِي مَصْدَرِ الْفِعْلِ الْمُتَعَدِّي
وَ اَمَّا فِي مَصْدَرِ الْفِعْلِ اللَّازِمِ فَصُورَةٌ وَّ اَحَدَةٌ وَ هِيَ
اَنْ يُضَافَ اِلَى الْفَاعِلِ. نَحْوُ اَعْجَبَنِي فَعُوذُ زَيْدٍ

ترجمہ: جانتے! کہ یہ (مذکورہ بالا پارخ) صورتیں صرف فعل متعدی کے مصدر میں جاری ہوں گی۔ فعل لازم کے مصدر کے لئے تو ایک شکل متعین ہے اور وہ اضافت الی الفاعل کی ہے۔ جیسے اَعْجَبَنِي فَعُوذُ زَيْدٍ (مصدر لازم ہے بیٹھنا۔ زید، فاعل ہے)

اعلم! ان هذه الصور جارية في مصدر الفعل المتعدى: اعلم، فعل امر
ترکیب: اَنَّ اَحْرَفٌ مِثْلُهُ بِالْفِعْلِ۔ هذه الصور اسم۔ جارية، اسم فاعل۔ في، جار مصدر مضاف۔ الفعل المتعدى، مرکب توصیفی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق جارية سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ اَنَّ اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ اعلم فعل ضمیر فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ و اما في مصدر الفعل اللازم: واو، مستأنف۔ اما، حرف شرط في، جار۔ مصدر التام، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔

فصورة واحدة: فا، جزائیہ۔ صورة التام، مرکب توصیفی مبتدأ مؤخر۔ مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ہی، ان یضاف الی الفاعل: ہی، مبتدأ۔ ان یضاف، فعل مضارع مجہول۔ الی الفاعل، متعلق یضاف سے۔ فعل مجہول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدأ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مبتدأ ہوا۔

وَ فَاعِلُ الْمَصْدَرِ لَا يَكُونُ مُسْتَتْرًا، وَلَا يَتَقَدَّمُ مَعْمُولُهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہو سکتا۔ اور معمول مصدر، مصدر پر مقدم نہ ہوگا۔ تحقیق: مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ در صورت استتار فاعل تشنیہ اور جمع

میں دو تشبیہوں اور دو مجموعوں کا اجتماع ہو جائے گا۔ ایک تو خود مصدر تشبیہ اور جمع ہوگا اور دوسرا وہ فاعل مستتر تشبیہ اور جمع ہوگا۔ اور یہ جائز نہیں ہے۔ لہذا مصدر مفرد میں بھی برعایت احوال مصدر (تشبیہ و جمع) استنثار فاعل ممنوع قرار پایا۔

معمول مصدر کی عدم تقدیم کی وجہ معمول مصدر، مصدر پر مقدم نہ ہوگا۔ کیونکہ فعل کے ساتھ اس کی مشابہت لفظاً اور معنیٰ ہر لحاظ سے کمزور ہے۔ لفظاً تو ظاہر ہے کہ عموماً مصادر و افعال کے ہم وزن نہیں ہیں۔ اور معنیٰ یوں ظاہر ہے کہ فاعل کی طرح مصدر فعل کی قائم مقامی نہیں کر سکتا۔ مصدر میں زمانہ نہیں۔ فاعل میں حال اور استقبال کے معنی موجود ہیں۔ وہ فعل کی قائم مقامی کر سکتا ہے۔ لہذا مصدر کا عمل کمزور رہا۔ اور کمزور عامل اپنے سے مقدم میں عمل نہیں کر سکتا۔ اس لئے معمول مصدر کی تقدیم، مصدر پر جائز نہیں

فاعل المصدر لایکون مستترا: فاعل المصدر مبتدا لایکون مرکب۔ فعل ناقص ضمیر اسم اور خبر مستترا سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ لایتقدم معمولہ علیہ لایتقدم، فعل مضارع منفی معروف۔ معمولہ، مرکب اضافی فاعل۔ علیہ، جار مجرور متعلق لایتقدم سے۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَالثَّالِثُ اسْمُ الْفَاعِلِ

وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ اسْتَقْتَقَ مِنْ فِعْلٍ لِدَاتٍ مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ
وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلُ فِعْلِهِ كَالْمَصْدَرِ فَإِنْ كَانَ مُشْتَقًّا مِنْ
الْفِعْلِ اللَّازِمِ، فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ فَقَطْ مِثْلُ زَيْدٌ قَاتَمَ أَبُوهُ
وَإِنْ كَانَ مُشْتَقًّا مِنْ الْفِعْلِ الْمُتَعَدِّيِّ فَيَرْفَعُ الْفَاعِلَ،
وَيَنْصِبُ الْمَفْعُولَ بِهِ أَيْضًا. مِثْلُ زَيْدٌ صَارِبٌ عَلَامَةٌ عَمْرًا

ترجمہ: تیسرا (فاعل قیاسی) اسم فاعل ہے۔ اسم فاعل ہر ایسا اسم ہے جو فعل سے مشتق ہو اور ایسی ذات کے لئے مشتق ہو جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ مصدر کی طرح ہم فاعل بھی اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔ یعنی وہ اسم فاعل اگر فعل لازم سے مشتق ہو، تو صرف

فاعل کو رفع کرے گا۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوهُ؛ (زید قائم ہے اس کا باپ) اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب بھی کرے گا۔ جیسے زَيْدٌ ضَارِبٌ عُلْمًا عَمْرًا (زید مارنے والا ہے اس کا غلام عمرو کو)

تشریح اسم فاعل جامد نہیں ہو سکتا۔ وہ مشتق ہی ہوگا۔ اور اس کا اشتقاق مصدر سے ہوگا۔ یعنی فعل مصدر سے براہ راست مشتق ہوتا ہے پھر اس فعل سے اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ مشتق ہوتے ہیں چنانچہ اسم فاعل، اسم مفعول کے بنانے کے طرق پر نظر کرنے سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس اشتقاق سے ایسی ذات کا حاصل کرنا منظور ہوتا ہے کہ جس کے ساتھ فعل کا بطور حدوث قیام ہو سکے۔

اس سے ایک طرف تو اسم مفعول نکل گیا کہ اس سے بھی فعل متعلق ہوتا ہے۔ **قواعد قیومہ** مگر یہ تعلق قیام فعل کا نہیں ہوتا۔ بلکہ وقوع فعل کا ہوتا ہے اسی طرح ظرف وغیرہ بھی نکل گئے کہ فعل کا تعلق مکان، زمان اور آلات وغیرہ سے اس نچ کا نہیں ہوتا جس نچ کا اسم فاعل سے ہوتا ہے۔ اور بطور حدوث کی قید نے صفت مشبہ اور اسم فاعل کے درمیان ایک امتیازی خط کھینچ دیا کہ صفت میں بطور ثبوت قیام ہوتا ہے۔ اور اسم فاعل میں بطور حدوث یعنی اسم فاعل کا صیغہ بتاتا ہے کہ فعل مذکور اس سے صادر ہو رہا ہے۔ اور صفت کا صیغہ یہ بتاتا ہے کہ یہ وصف اس موصوف میں موجود ہے۔ اور راسخ ہے۔

قولہ وهو يعمل عمل فعلہ كالمصدر۔ مصدر کی طرح اسم فاعل بھی اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔ یعنی اسم فاعل کا عمل۔ اس فعل کے عمل سے مطابق ہوگا جس سے وہ اسم فاعل مشتق ہے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ فعل معروف ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مجہول سے تو اسم فاعل مشتق نہیں ہوتا۔ بلکہ اسم مفعول مشتق ہوتا ہے۔ پھر وہ اسم فاعل اگر فعل لازم سے مشتق ہو تو مرفوع فاعل کو رفع کرے گا۔ اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب کرے گا۔ زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوهُ؛ لازم کی مثال ہے۔ قَائِمٌ، نے أَبُوهُ کو رفع دیا۔ ابوہ میں واو، رفع کی علامت ہے۔ اسمارتہ کبرہ کا اعراب بالحرف ہوتا ہے۔ رفع واو کے ساتھ، اور نصب الف کے ساتھ، جریا کے ساتھ۔ اب، اسمارتہ میں داخل ہے۔ ترجمہ اس طرح کریں گے: زید قائم ہے اس کا باپ۔ اور زید ضارب علقمہ عمرو؛ متعدی کی مثال ہے علقمہ، کا رفع، اور عمرو کا نصب؛ دونوں ضارب کا طفیل ہیں۔

ترجمہ: زید مارنے والا ہے اس کا غلام عمرو کو۔

ہوکل اسم ین اشقق من فعل لذات من قام به الفعل ۛ ہو،
 ترکیب: مبتدا۔ کل، مضاف۔ اسم، موصوف۔ اشقق، فعل ماضی مجہول۔ ہو، ضمیر
 مستتر نائب فاعل۔ من فعل، متعلق اول۔ لام، جار۔ ذات، مضاف۔ من، اسم موصول
 قام، فعل۔ بہ، متعلق قام سے۔ الفعل، فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ
 ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق
 ثانی۔ فعل مجہول نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف
 صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ —

ہو یعمل عمل فعلہ کالمصدر ۛ ہو، مبتدا یعمل، فعل۔ ہو، ضمیر فاعل عمل فعلہ،
 مرکب اضافی مفعول مطلق۔ کالمصدر، متعلق یعمل سے۔ فعل فاعل مفعول مطلق اور متعلق
 مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ — فان کان مشتقا من
 الفعل اللازم ۛ ماہ تفصیلیہ۔ ان، حرف شرط۔ کان، فعل ناقص۔ مشتقا، اسم مفعول
 من الفعل اللازم، متعلق۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص
 ضمیر اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ — فیرفع الفاعل ۛ جملہ فعلیہ
 خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ — زید ضارب غلامہ عمرا ۛ
 زید، مبتدا۔ ضارب، اسم فاعل۔ غلامہ، فاعل۔ عمرا، مفعول بہ سے مل کر خبر۔

وَشَرَطَ عَلَيْهِ بَدَأَ أَنْ يَكُونَ بِمَعْنَى الْحَالِ، أَوِ الْاِسْتِقْبَالِ.
 وَإِنَّمَا اشْتَرَطَ بِأَحَدِهِمَا، لِتَكْمُلَ مُشَابَهَتَهُ بِالْفِعْلِ
 الْمُضَارِعِ. لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ مُشَابِهًا بِالْفِعْلِ الْمُضَارِعِ بِحَسَبِ
 اللَّفْظِ فِي عَدَدِ الْحُرُوفِ، وَالْحُرُوكَاتِ، وَالسَّكِّنَاتِ لَكَانَ
 حِينَئِذٍ مُشَابِهًا بِحَسَبِ الْمَعْنَى أَيْضًا ۛ

ترجمہ: اسم فاعل کے عمل کرنے کی شرط (ا) اس کا حال، یا استقبال کے معنی میں ہونا
 ہے۔ حال اور استقبال میں سے کسی ایک کے معنی میں ہونے کی شرط اس وجہ سے لگائی
 گئی ہے، تاکہ اسم فاعل کی مشابہت فعل مضارع کے ساتھ مکمل ہو جائے۔ کیونکہ جب

(یہ بات پہلے سے موجود ہے کہ) اسم فاعل عدد حروف اور حرکات اور سکانات میں لفظی طور پر فعل مضارع کے مشابہ ہے۔ تو اب (معنی حال یا استقبال کی بنا پر) معنوی مشابہت بھی پیدا ہوگئی۔

تشریح: اسم فاعل کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں۔ جن کے بغیر اسم فاعل عامل نہ ہوگا۔ (۱) ایک اس کا حال، یا استقبال کے معنی میں ہونا۔ (۲) اور دوسرا اشیا پرستہ پر اعتماد۔ (جن کی تفصیل آئندہ آ رہی ہے)۔

بات یہ ہے کہ اسم فاعل کا عمل بمشابهت فعل مضارع کے ساتھ محض لفظی مناسبت پوری مشابہت نہیں کہلاتی، تا وقتیکہ لفظی توافق کے ساتھ معنوی توافق نہ ہو۔ لہذا ضروری ہوا کہ معنی حدیثی، اور نسبت الی فاعل تا کے ساتھ جو پہلے سے فاعل میں موجود ہیں، زمانہ حال یا استقبال بھی ارادہ شامل ہو۔ تاکہ فعل سے مشابہت قائم ہو کر عمل قوی ہو جائے۔ حاصل یہ ہے کہ کمزور عامل کو قوی بنانے کیلئے یہ شرطیں درکار ہیں۔ مگر ان شرائط کی حاجت مفعول کے نصب دینے کے لئے ہے۔ رفع فاعل، اور ظروف میں عمل کرنے کے لئے فعل کی ادنیٰ مشابہت بھی کافی ہے۔

خلاصہ بحث: ہم اس کی مختصر تعبیر یوں کر سکتے ہیں کہ اصل عامل فعل ہے۔ اسم کا مشابہ بھشت۔ عمل فعل کی مشابہت پر موقوف ہے جو اسم جتنا فعل سے زیادہ مشابہ ہوگا، اسی قدر عمل اس کا قوی ہوگا۔ اسم فاعل کو فعل مضارع سے بلحاظ تعداد حروف و حرکات و سکانات لفظی مشابہت حاصل تھی۔ لہذا اپنے قریب والے اسم میں یعنی فاعل میں رفع کا عمل کر سکے گا۔ اور اسی طرح ظروف وغیرہ میں بھی، جہاں عمل کا توسع رہتا ہے بلا شرط عامل ہوگا۔ لیکن معنوی مشابہت نہ ہونے کے باعث جو کمزوری پائی جاتی ہے، تا وقتیکہ شرائط مذکورہ سے اس کمزوری کو رفع نہ کر دیا جائے، نصب کا عمل نہ کر سیکے گا یعنی اول تو مفعول بہ بلحاظ درجہ فاعل سے بعید ہے۔ قریب میں عمل کی جو سہولت ہے وہ بعید میں کہاں؟ — علاوہ بریں عمل نصب کی صورت میں دو عمل جمع ہو جاتے ہیں، فاعل میں رفع کا عمل۔ (۲) اور مفعول میں نصب کا عمل۔ ضعیف عامل بیک وقت دو مختلف عمل کس طرح کرے؟ — رفع کا عمل تو ضروری عمل ہے کہ اس کے بغیر کلام کی تمامیت

اور افادیت نہیں ہوتی۔ لہذا اس عمل کے لئے تو ادنیٰ سہارا بھی کافی ہونا چاہیے۔ لیکن یہ دو عمل، جبکہ دوسرے عمل والا اسم عامل سے دور بھی واقع ہے۔ اور خود اتنا ضروری بھی نہیں جتنا کہ فاعل کا معاملہ ضروری ہے۔ تاکہ اس کے لئے عامل کی کمزوری سے قطع نظر کر کے صورت عمل نکالی جائے۔ بدون کسی طریق سے قوت حاصل کئے ہوئے معقول نظر نہیں آتا۔ ہم نے حتی الوسع شارح کے بیان کی تشریح کر دی۔ اب اس کا حل سنئے!

حل عبارت: اس کے ذریعہ اسم فاعل کی مشابہت فعل مضارع کے ساتھ مکمل ہو جائے کیونکہ جب یہ بات پہلے سے موجود ہے کہ اسم فاعل عدد حروف، اور حرکات و سکنات میں لفظی طور پر فعل مضارع کے مشابہ ہے۔ یعنی تعداد حروف، اور تعداد حرکات و سکنات میں فعل مضارع اور اسم فاعل برابر ہیں۔ اگرچہ نوعیت حرکات میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔ مگر ایسا اختلاف لفظی توافقی میں خلل نہ آ رہا ہے۔ دیکھیے! یَفْعَلُ، اور فاعِلٌ دونوں کے حروف چار چار ہیں۔ اور دونوں میں تین تین حرکتیں اور ایک ایک سکون ہے۔ پھر جس طرح یَفْعَلُ میں دوسرا حرف ساکن ہے، اسی طرح فاعِلٌ میں دوسرا حرف ساکن ہے۔ مگر عین کی حرکت مضارع میں شلٹا ضمتہ، یا فتح ہے۔ اور فاعل میں کسرہ ہے۔ اور اگر ضَرْبٌ یَضْرِبُ کا اسم فاعل ضَارِبٌ ہو تو عین کی حرکت بھی موافق رہے گی۔ — عرض مضارع اور فاعل لفظی اعتبار سے پورے طور پر متفق ہیں۔ اور جہاں کہیں نوع حرکت کا اختلاف ہے تو وہ مضر نہیں۔ بالخصوص جب کہ توافقی بوزن عروضی ہو جس کا شعرا اپنے کلام میں خیال رکھتے ہیں۔ کیونکہ دونوں مصرعوں میں مقابلہ کے الفاظ لانے سے جو خوبی کلام کی، اور شاعری کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔ وہ بصورت دیگر نہیں ہوتا۔ — اسی طرح قافیہ اور حروف روی میں یہ توافقی کافی سمجھا گیا ہے کہ حرکت بمقابلہ حرکت اور سکون بمقابلہ سکون آنا پہلا جائے۔

بات دور جا چڑھی۔ ہاں! شارح یوں کہہ رہا ہے کہ لفظی توافقی تو موجود تھا ہی۔ اب معنیٰ حان یا استقبال کی بنا پر معنوی مشابہت بھی پیدا ہو گئی۔ کیونکہ فعل مضارع میں کہیں حال کے معنی ہونے ہیں، تو کہیں استقبال کے۔ اس کمال مشابہت کے باعث اسم فاعل کی طاقت بڑھ گئی۔ اور رفع، نصب و دونوں قسم کے عمل کا راستہ کھل گیا۔

معنی حال میں عموماً ہے، خواہ حال حقیقی ہو یا حکمانی؛ مگر معنی حال کے لئے یہ لازم

نہیں کہ وہ واقعہ حالی ہو۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ واقعہ زمانہ تکلم کے اعتبار سے ماضی ہو مگر تکلم اس واقعہ کی حکایت کرتے ہوئے اسے صورت حال میں پیش کرے۔ پس لفظ حکایت تکلم اس کو حال قرار دیا جائے گا۔ دیکھئے زید آج اس واقعہ کی حکایت بیان کرتا ہے جو کل پیش آچکا ہے اور اس لحاظ سے ماضی ہے۔ مگر وہ اپنے بیان میں اس کو حال کی صورت دیا اس کی تصویر لفظ مضارع پیش کرتا ہے۔ گویا یہ واقعہ اسی وقت کا ہے جس وقت کہ تکلم اس کی خبر دے رہا ہے۔

چنانچہ کہتا ہے۔ كَانْ زَيْدٌ يَضْرِبُ عَمْرًا اَمْسٍ۔ یوں نہیں کہتا کہ كَانْ زَيْدٌ ضَرَبَ عَمْرًا اَمْسٍ؛ حالانکہ یہ ضرب کل واقع ہو چکی۔ چنانچہ اَمْسٍ کا لفظ اس کے گذشتہ ہونے کی صاف دلیل ہے۔ کیونکہ اَمْسٍ گذشتہ کل کو کہتے ہیں۔ مگر تعبیر لفظ مضارع ہو رہی ہے جو یقیناً

حال کا پتہ دیتی ہے۔ اسی طرح قرآن عزیز میں وَكَلَّمَهُمْ بِاسِطٍ ذَرَاعِيْهِ بِالْوَصِيْدِ کو سمجھیں کہ اس کا تعلق اصحاب کعب کے واقعہ سے ہے جو نزول آیت کے زمانہ سے صد ہا برس پیشتر کا ہے۔ مگر تعبیر میں وہی استحضار حکایت حال ماضی کا طریق اختیار فرمایا گیا ہے چنانچہ وَكَلَّمَهُمْ قَدْ كَانَ بَسَطَ ذَرَاعِيْهِ بِالْوَصِيْدِ کی جگہ وَكَلَّمَهُمْ بِاسِطٍ ذَرَاعِيْهِ بِالْوَصِيْدِ فرمایا۔ اصحاب کعب کا کتابی دونوں کلاسیاں۔ یا ہاتھ غار کے آستانہ پر پھیلائے ہوئے ہے۔ یعنی اس وقت اپنے دونوں ہاتھ غار کی چوکت پر بچھائے بیٹھا ہے۔

غرض یہاں واقعہ کی قدامت کے باعث یہ سمجھنا کہ یہ اسم فاعل یعنی ماضی ہے اور ذَرَاعِيْهِ میں نصب کا عمل کر رہا ہے۔ جیسا کہ کسان نے سمجھا اور اس کی بنا پر شرط حال و استقبال کو غیر ضروری قرار دیا۔ صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

مگر کیسا شرط عملہ، ان یکون بمعنی الحال او الاستقبال؛ شرط مگر کیسا شرط عملہ، مبتدا۔ ان یکون، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر اسم۔ با، جار۔ معنی، مضاف الحال او الاستقبال، معطوف علیہ با معطوف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ انما اشترط باحد ہما؛ انما کلمہ مصدر۔ اشترط، فعل ماضی مجہول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ با، جار احد ہما کرکسانی

مجروح جار مجرور متعلق اول اشترط سے — لیکن مشابہتہ بالفعل المضارع؛ لام کی۔ (ان، نائبہ مصدریہ مقدر) یکمل، فعل مضارع معروف۔ مشابہتہ، مصدر مضاف، کا، فاعل مضاف الیہ۔ با، جار۔ الفعل المضارع، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور متعلق مشابہتہ سے۔ مصدر مضاف مضاف الیہ فاعل اور متعلق سے مل کر فاعل —

لانہ لئکان مشابہتہ بالفعل المضارع؛ لام، جارہ تعلیلیہ، انہ حرف مشبہ بالفعل مع اسم۔ لئکان، ظرفیہ برائے شرط۔ کان، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر اسم۔ مشابہتہ، اسم فاعل ہو، ضمیر فاعل۔ بالفعل المضارع، متعلق اول مشابہتہ سے۔ بحسب اللفظ؛

متعلق ثانی فی عدد الحروف والحركات والسکنات؛ متعلق ثالث اسم فاعل ضمیر فاعل اور تینوں متعلقات سے مل کر خبر کان کی۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط — فکان حیثئذ مشابہتہ بحسب المعنی ایضاً؛ فا، جزائیہ۔ کان، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر مستتر اسم۔ حیثئذ، مفعول فیہ مشابہتہ بحسب المعنی، خبر فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا — شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر آن کی خبر ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق یکمل سے۔ فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی اشترط کا۔ فعل نائب فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا۔

وَيَشْرَطُ أَيضًا: (۲) اعْتِمَادُهُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ، فَيَكُونُ خَبْرًا عَنْهُ
مِثْلُ الْمَثَلِ الْمَذْكُورِ؛ أَوْ عَلَى الْمَوْصُولِ، فَيَكُونُ صِلَةً لَهُ.
نَحْوُ الصَّارِبِ عَمْرًا فِي الدَّارِ: أَيِ الذَّيِّ هُوَ صَارِبٌ عَمْرًا فِي
الدَّارِ؛ أَوْ عَلَى الْمَوْصُولِ، فَيَكُونُ صِلَةً لَهُ، مِثْلُ مَرَرْتُ
بِرَجُلٍ صَارِبًا ابْنَهُ جَارِيَةً؛ أَوْ عَلَى ذِي الْحَالِ، فَيَكُونُ حَالًا
عَنْهُ، مِثْلُ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ رَاكِبًا أَبَوَهُ؛ أَوْ عَلَى حَرْفِ النَّسْبِ؛
أَوْ الْإِسْتِفْهَامِ، بِأَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ حَرْفُ النَّسْبِ، أَوْ الْإِسْتِفْهَامِ
مِثْلُ مَا قَاتَمْتُ أَبَوَهُ، وَاقَاتَمْتُ أَبَوَهُ

ترجمہ :- (مفعول بہ میں عمل کے لئے) یہ بھی شرط ہے کہ (۲) اسم فاعل کا اعتماد یا تو مبتدا پر ہو۔ اور اسم فاعل اس کی خبر واقع ہو جیسا کہ مثال مذکور (زَيْدٌ ضَارِبٌ غَلَامَةً عَمْرًا) میں ... یا (اس کا اعتماد) موصول پر ہو۔ اور یہ اس کا صلہ ہوگا۔ جیسے الضَّارِبُ عَمْرًا فِي الدَّارِ بِمَعْنَى الَّذِي هُوَ ضَارِبٌ عَمْرًا فِي الدَّارِ (وہ شخص جو کہ عمرو کا ضارب ہے وہ حویلی میں مستقر ہے) یا۔ (اس کا اعتماد)۔ موصوف پر ہو۔ اور یہ اس کی صفت واقع ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ ابْنَةَ جَارِيَةٍ (میرا گزر ایک ایسے مرد پر ہوا جس کا بیٹا باندی کو مار رہا تھا) یا (اس کا اعتماد) ذوالحال پر ہو۔ اور یہ اس سے حال واقع ہو، جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ رَاكِبًا أَبُوهُ (میں گذر زید پر، درانحالیکہ زید کا باپ اونٹ پر سوار تھا) یا (اس کا اعتماد) حرف نفی پر ہو، یا حرف استفہام پر ہو۔ یعنی یہ کہ فاعل سے قبل متصلاً حرف نفی، یا استفہام واقع ہو۔ جیسے مَا قَاتَمُ أَبُوهُ (نہیں قائم ہے اس کا باپ) (یہ نفی کی مثال ہے) اور اَقَاتَمُ أَبُوهُ (کیا قائم ہے اس کا باپ؟) (یہ استفہام کی مثال ہے) اور مفعول بہ میں عمل کے لئے شرط مذکور کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ:

تشریح :- (۱) اسم فاعل کا اعتماد یا تو مبتدا پر ہو یعنی اس سے قبل کوئی مبتدا ہو۔ اور یہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلقات کے ساتھ اس کی خبر واقع ہو۔ مثال مذکور میں، یعنی زَيْدٌ ضَارِبٌ غَلَامَةً عَمْرًا میں یہی صورت ہے کہ: زید، مبتدا ہے۔ اور ضارب، اسم فاعل غلامہ، مضاف مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل اور عَمْرًا مفعول بہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مبتدا کی خبر ہے۔

(۲) یا اس کا اعتماد اسم موصول پر ہو یعنی اس سے قبل اسم موصول ہو۔ کہ اس صورت میں یہ اس کا صلہ ہوگا۔ جیسے الضَّارِبُ عَمْرًا فِي الدَّارِ جس کے معنی الَّذِي هُوَ ضَارِبٌ عَمْرًا فِي الدَّارِ ہوئے یعنی الضَّارِبُ كَالْفِلامِ بِمَعْنَى الَّذِي موصول ہے اور اسم فاعل مع اپنے فاعل کے (جو اس میں مستقر ہے اور سب کے موصول راجع ہے)۔ اور مفعول کے جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہو موصول کا۔ موصول صلہ سے مل کر مبتدا۔ فی الدار؛ ظرف مستقر معلل مرفوع ہو کر مبتدا کی خبر۔

شارح نے مثال کی تشریح میں الذی اور ضارب، کے مابین ہو، کی تقدیر نکالی ہے کیونکہ موصول کا صلہ جملہ ہوتا ہے اور اس میں ربطاً بالموصول کے لئے مائد کی ضرورت پڑتی ہے؟

— یعنی جملہ کی ایک استقلالی شان ہوتی ہے۔ اور اس کا صلہ ہونا اس کے استقلال کو باطل کرتا ہے۔۔۔ کیونکہ موصول کے لئے صلہ جزئی حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا ضرورت پڑ گئی ایک رابطہ کی جو اس جملہ اور اس مفرد میں تعلق قائم کر سکے۔ اسی کو عائد کہتے ہیں۔ — عائد کے معنی: لٹونے والی۔ یعنی جملہ میں ضمیر ہو، جو موصول کی طرف لوٹ رہی ہو۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس جملہ کا تعلق اپنے ماقبل موصول سے ہے۔۔۔ مثال کا ترجمہ اس طرح پڑ ہوگا۔ وہ شخص، جو کہ عمر و کا ضارب ہے وہ حویلی میں مستقر ہے۔۔۔ دار: حویلی کو کہتے ہیں۔

(۳) یا اس کا اعتماد موصوف پر ہو۔ یعنی اسم فاعل سے قبل، کوئی اسم موصوف ہو۔ اور یہ اس کی صفت واقع ہو۔ جیسے مورت برجل ضارب ابنہ جاریہ: میرا گڈر ایک ایسے مرد پر ہوا جس کا بیٹا باندی کو ماہر بنا تھا۔ — یہاں رجل، موصوف ہے۔ اور ضارب ابنہ جاریہ، یہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر اس کی صفت واقع ہو رہا ہے۔ (۴) یا اس کا اعتماد ذوالحال پر ہو اور یہ اس سے حال واقع ہو۔ جیسے مَرَّتْ بِرَبِّهِ رَاكِبًا اَبُوهُ: میں گذر ازید پر دریاں حالیکہ زید کا باپ اونٹ پر سوار تھا۔ — راکب اصل لغت میں شتر سوار کو کہتے ہیں۔ یہاں زید، ذوالحال ہے اور راکب، حال ہے۔

(۵) یا اس کا اعتماد حرف نفی پر یا حرف استفہام پر ہو۔ — یعنی یہ کہ فاعل سے قبل مستقل حرف نفی ہو یا استفہام واقع ہو۔ خواہ ملفوظ ہو، یا غیر ملفوظ۔ ملفوظ نفی کی مثال مَا قَائِمٌ اَبُوهُ (نہیں قائم ہے اس کا باپ) اور غیر ملفوظ کی مثال اِنَّمَا قَائِمٌ ابْنُ الزَّيْدَانِ یہاں بظاہر نفی نہیں ہے۔ بلکہ اِنَّمَا، کلمہ حصہ ہے جس کا ترجمہ فارسی والے وہ جزاں نیست اور اردو داں سوائے اس کے نہیں ہے، کیا کرتے ہیں۔ مگر اِنَّمَا، معنی میں ما، اور اِلَّا کے ہوتا ہے۔ یعنی یہ مجموعہ اس کا معنی ہے۔ لہذا اِنَّمَا قَائِمٌ ابْنُ الزَّيْدَانِ کے معنی مَا قَائِمٌ اِلَّا الزَّيْدَانِ ہوتے۔ یعنی نہیں ہے کوئی قائم مگر ذر زید۔ پس لفظ اِنَّمَا میں نفی موجود ہے۔ مگر ظاہر نہیں ہے جس طرح کہ مَا قَائِمٌ اَبُوهُ میں ظاہر ہے۔ — غرض نفی میں تعمیم ہے کہ وہ ظاہر ہو یا غیر ظاہر۔

اب جیسے استفہام کو اَقَائِمٌ اَبُوهُ: (کیا قائم ہے اس کا باپ) یہاں صدر میں حمزہ استفہامیہ موجود ہے۔ مقدم کی مثال سنئے: قَائِمٌ ابْنُ الزَّيْدَانِ اُمُّ قَاعِدَانِ: (دو ذول زید کھڑے ہیں یا بیٹھے ہیں؟) قَائِمٌ سے قبل حرف استفہام ملفوظ نہیں۔ مگر تقریباً اُمُّ قَاعِدَانِ سے

قبله حرف النفي او الاستفهام: با، جار۔ ان يكون، فعل تام بمعنى يوجد۔ قبله،
 مركب اضافي مفعول فيه۔ حرف، مضاف۔ النفي او الاستفهام، معطوف عليه معطوف بل کر
 مضاف الیه۔ مضاف مضاف الیه بل کر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول فيه بل کر جملہ فعلیہ خبریہ
 بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال اعتمادہ (على حرف النفي الواو)
 سے۔ اعتماد ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل يشترط کا۔ فعل مجهول نائب فاعل سے
 مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الضارب عمرًا في الدار ال، موصول ضارب، اسم فاعل۔ هو، ضمير مستتر فاعل۔
 عمرًا، مفعول بہ۔ اسم فاعل ضمير فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ موصول باصلہ مبتدا۔ في
 الدار، ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مفسر۔ ای الذی
 هو ضارب عمرًا في الدار ای، حرف تفسیر الذی، اسم موصول۔ هو، مبتدا۔ ضارب
 عمرًا، خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مبتدا۔ في الدار،
 خبر جملہ اسمیہ خبریہ مفسر مفسر متعلق مل کر جملہ تفسیریہ ہوا۔ مرتت برجل ضارب ابنت
 جاریہ: مرتت، فعل با فاعل۔ با، جار۔ رجل، موصوف۔ ضارب، اسم فاعل۔ ابنت،
 مرکب اضافی فاعل۔ جاریہ، مفعول بہ۔ اسم فاعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر
 صفت۔ موصوف صفت مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرتت سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر
 جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ — مرتت بنید راكبا ابوه: مرتت، فعل با فاعل۔ با، جار۔ زید،
 ذوالحال۔ راكبا، اسم فاعل۔ ابوه، مرکب اضافی فاعل۔ اسم فاعل فاعل سے مل کر حال۔
 ذوالحال حال سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مرتت سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ
 خبریہ۔ ما قائم ابوه: ما، حرف نفی غیر عامل۔ قائم، اسم فاعل۔ مبتدا۔ ابوه، مرکب اضافی
 خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اقاکم زید: ا، حمزة استفهام۔ قائم زید، حسب ترکیب
 سابق جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَأِنْ قَدَّ فِي اسْمِ الْفَاعِلِ أَحَدُ الشَّرْطَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ
 فَلَا يَعْمَلُ أَصْلًا بَلْ يَكُونُ جَيْنْدًا مُضَافًا إِلَى مَا بَعْدَهُ.
 مِثْلُ مَرَّتْ بِرَيْدٍ ضَارِبٍ عَمْرٍو أُمَّسِ

ترجمہ :- اگر شرطین مذکورین میں کی کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو تو (مفعول میں) اسم فاعل کا عمل ہرگز نہ ہو سکے گا۔ بلکہ اس وقت اسم فاعل اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوگا۔ جیسے مَرْتَبٌ بِزَيْدٍ ضَارِبٍ عَمْرٍو اُمْسٌ (گذرا میں زید پر جس نے کل گذشتہ عمر کو مارا تھا۔) یہ اضافت معنوی ہوگی۔ اضافت لفظی نہ ہوگی۔ کیونکہ اضافت لفظی میں تو یہ ضروری تشریح ہے کہ مضاف ایہ، اپنے مضاف اسم فاعل، یا صیغہ صفت کا معمول ہو۔ اور صورت مذکورہ میں وہ اسم مضاف ایہ اس کا معمول نہیں جیسے مَرْتَبٌ بِزَيْدٍ ضَارِبٍ عَمْرٍو اُمْسٌ یہاں اگرچہ ضارب عَمْرٍو، زید کی صفت ہے۔ اسی وجہ سے ضارب کی باکسور ہے۔ اور کیونکہ اضافت معنوی ہے، جو مفید تعریف ہوتی ہے۔ لہذا زید، موصوف، اور ضارب عَمْرٍو، صفت میں بلحاظ تعریف مطابقت ہوگئی۔ یعنی دونوں معروف ہیں۔ مگر اُمْس نے ظاہر کر دیا کہ یہاں ضارب، ماضی کے معنی میں ہے۔ پس شرط اول منتفی ہوگئی۔

ان فقد فی اسم الفاعل احد الشرطین المذكورین : ان، حرف شرط ترکیب :- فقد، فعل ماضی مجہول، فی، جار، اسم الفاعل، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق فقد سے۔ احد، مضاف۔ الشرطین المذكورین، مرکب توصیفی مضاف ایہ مضاف مضاف ایہ بل کر نائب فاعل۔ فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ فلا یعمل اصلاً : فا، جزائیہ۔ لا یعمل، فعل مضارع منفی معروف۔ ہو، ضمیر فاعل۔ اصلاً بمعنی ابداً، مفعول فیہ۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ اصلاً، بحذف موصوف مفعول مطلق ہے۔ ای عملاً اصلاً (بالکلیۃ)۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ یا مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ بل یکون حیثئذ مضافاً الی ما بعدہ، بل، حرف عطف۔ (ما قبل سے اعراض، اور ما بعد کے اقباط کے لئے) یکون، فعل ناقص۔ ہو، ضمیر اسم۔ حیثئذ مفعول فیہ۔ مضافاً، اسم مفعول۔ الی، جار۔ ما، موصولہ۔ بعدہ، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق مضافاً سے۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور

لہ حسب تصریح علامہ رضی مابعد کی طرف مضاف اس صورت میں ہوگی، جہاں مابعد معنی مفعول واقع ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو اضافت نہ ہوگی۔ جیسے ہذا اَضَارِبُ اُمْسٌ میں اُمْس طرف ہے، مفعول نہیں۔ لہذا ضارب کی اضافت بھی نہیں ۱۲ منہ لہ ابنتہ اضافت لفظی سے مضاف میں تعریف پیدا نہیں ہوتی۔ وہ نکرہ ہی رہتا ہے۔ اور نکرہ معرفہ کی صفت نہیں بن سکتا۔ ۱۲ منہ

متعلق سے مل کر خبرِ فعل ناقص اسم و خبر اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر محظوف —
 محظوف علیہ یا محظوف جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔ — مررت بزید ضارب عمرو
 امس بزید، مررت، فعل یا فاعل۔ یا، جار برائے الصاق۔ زید، موصوف۔ ضارب، اسم فاعل
 مضاف۔ ضمیر مستتر فاعل۔ عمرو، مضاف الیہ مفعول بہ۔ امس، مفعول فیہ۔ اسم فاعل ضمیر
 فاعل مضاف الیہ (مفعول بہ) اور مفعول فیہ سے مل کر صفت۔ بوصوف صفت مل کر مجرور جار
 مجرور متعلق مررت سے۔ فعل فاعل متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَإِنْ كَانَ اسْمُ الْفَاعِلِ مُعْتَرَفًا بِاللَّامِ يَعْمَلُ فِي مَا بَعْدَهُ فَمَا
 كُنْ حَالٍ . سَوَاءٌ كَانَ بِمَعْنَى الْمَاضِي ، أَوْ الْحَالِ ، أَوْ الْإِسْتِقْبَالِ
 وَسَوَاءٌ كَانَ مُعْتَمِدًا عَلَى أَحَدِ الْأُمُورِ الْمَذْكُورَةِ . أَوْ غَيْرِ مُعْتَمِدٍ مِثْلُ
 الضَّارِبِ عَمْرًا الْآنَ أَوْ أَمْسَ ، أَوْ عَدَا هُوَ زَيْدٌ .

ترجمہ۔ اگر اسم فاعل معرف باللآم ہو، تو ہر حال میں اپنے ما بعد کے اندر عامل ہوگا۔ (یعنی خواہ
 یعنی ماضی ہو، یا یعنی حال و استقبال اور خواہ امور مذکورہ بالا میں سے کسی پر سہارا رکھتا ہو
 یا نہ رکھتا ہو۔ جیسے الضارب عمارا الآن، أو امس، أو عدا هو زيد۔ وہ شخص، کہ
 جس نے عمرو کو اس وقت، یا گذشتہ کل مارا، یا آئندہ کل مارے گا وہ زید ہے۔

تشریح۔ اس لام سے لام موصولہ مراد ہے۔ کیونکہ لام تعریف کی صورت میں اسم فاعل عمل سابقہ
 شرط کا محتاج ہے۔ استغناء صرف لام موصولہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ
 اس صورت میں اسم فاعل موصول کا صلہ ہوگا تو لاجمالہ معنی فعل ہوگا۔ اور اپنے فاعل سے
 مل کر جملہ ہو کر موصول کا صلہ بنے گا۔ اور اگر معنی فعل نہ ہو تو صلہ بنا غلط ہو جائے گا اور جب
 ہم معنی فعل ہوا تو زمانہ کی خصوصیت اڑ گئی، کہ فعل کا عمل کسی زمانہ کے ساتھ مختص نہیں۔
 وہاں تمام زمانے برابر ہیں۔۔

زہی یہ بات کہ لام موصولہ کا صلہ بصورت اسم فاعل کیوں ہوتا ہے، سیدھا فعل
 ہی کیوں نہیں آتا؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ لام موصولہ، اور لام حرفیہ یعنی لام تعریف صورت
 ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ اور لام تعریف غیر مفرد پر آتا نہیں۔ پس بلحاظ صوری مشاکلت
 ضروری ہوا کہ لام موصولہ کا صلہ صورت مفرد ہو۔ اور کیونکہ اصل صلہ فعل ہوتا ہے۔ اور وہ

لامحالہ فاعل کے ساتھ جملہ ہوگا۔ تو دونوں امر کی رعایت کرتے ہوئے اسم فاعل کو صورت ملہ میں رکھ دیا گیا تاکہ صورت اور حقیقت دونوں اپنی اپنی جگہ ٹھیک ٹھیک رہ سکیں۔ واللہ اعلم۔

قولہ متن الضارب عمراً اس مثال میں اسم فاعل معرف بلام موصولہ ہے جو معنی الندی ہے۔ اور عمراً، اس کا مفعول ہے جس کو ضارب نے نصب دیا ہے۔ اور الآن، أمس، عداً، الآن: اب زمانہ حال۔ أمس: گذشتہ کل ماضی۔ عداً: آنے والی کل، مستقبل۔ یعنی الضارب کے ساتھ ازمنہ نلتہ میں سے کوئی سازمانہ لگا لو۔ الضارب عمراً، الآن هو زید، کہو، یا الضارب عمراً أمس، یا عداً کہو۔ بہر صورت الضارب کا عمل نصب عمراً میں ہو رہا ہے۔

ان کا اسم الفاعل معرفاً باللام: ان حرف شرط۔ کان فعل ناقص ترکیب: اسم الفاعل، اسم۔ معرفاً، اسم مفعول۔ باللام متعلق۔ اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔

یعمل فی ما بعدہ فی کل حال: یعمل، فعل مضارع۔ ہو، ضمیر فاعل۔ فی، جار ما بعدہ حسب ترکیب سابق مجرور۔ جار مجرور متعلق اول یعمل کا۔ فی کل حال، متعلق ثانی۔ فعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ — سواء کان بمعنی

الماضی، او الحال، او الاستقبال: سواء خبر مقدم۔ کان فعل ناقص۔ با، جار معنی مضاف۔ الماضی الخ، معطوف علیہ مع معطوفات مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ فعل ناقص ضمیر اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بناویل مصدر

(ای کوئی نہ) ہو کر مبتدا۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — سواء کان معتمداً علی احد الامور المذكورة: سواء خبر۔ کان فعل ناقص۔ معتمداً، اسم فاعل۔ علی، جار احد الامور۔ المذكورة، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق معتمداً۔ اسم فاعل

ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ۔ — او غیر معتمد: معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف کان کی خبر۔ کان اسم و خبر سے مل کر مبتدا مؤخر۔ — الضارب عمراً الآن، او امس، او عداً، ہو زید: الف لام، یعنی الندی موصول۔ ضارب، صیغہ اسم فاعل۔ اس

میں ہو، ضمیر مستتر راجع موصول کی طرف اس کا فاعل۔ عمراً، مفعول بہ۔ الآن، امس، عداً معطوف معطوف علیہ ہو کر مفعول فیہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعولوں سے مل کر شرط مجرور موصول

موصول باصلہ مبتدا۔ ہوزید، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر پھر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اعْلَمَ! اَنَّ اسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوعَ لِلْمَبَالِغَةِ كَضَرْبٍ، وَضَرْوِبٍ
وَمَضْرِبٍ بِمَعْنَى كَثِيرِ الضَّرْبِ؛ وَعَلَامَةٌ، وَعَلِيْمٌ بِمَعْنَى كَثِيْرٍ
الْعِلْمِ؛ وَحَدْرٍ. بِمَعْنَى كَثِيْرٍ الْحَدْرِ، مِثْلُ اسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِي
لَيْسَ لِلْمَبَالِغَةِ فِي الْعَمَلِ- وَاِنْ زَالَتْ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظِيَّةُ
بِالْفِعْلِ.. لَكِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَا فِيْهَا مِنْ زِيَادَةٍ الْمَعْنَى قَائِمًا
مَقَامَ مَا زَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِيَّةِ

ترجمہ :- جلتے کہ اسم فاعل کے وہ صیغے جو مبالغہ کے (معنی ادا کرنے کے لئے موضوع
ہوئے ہیں۔ جیسے ضَرْبٌ، ضَرْوِبٌ اور مَضْرِبٌ؛ کثیر الضرب کے معنی میں ہیں یعنی بڑے
مارتے خان۔ عَلَامَةٌ اور عَلِيْمٌ؛ بمعنی کثیر العلم۔ یعنی بڑا عالم، اور حَدْرٌ، بمعنی کثیر الحدر۔
یعنی بڑا محتاط، بڑا ہوشیار۔۔۔ ایسے تمام صیغے عمل کے لحاظ سے اس اسم فاعل جیسے ہیں۔
جو مبالغہ کے معنی نہیں دیتے۔ اگرچہ ان صیغوں کی فعل سے لفظی مشابہت زائل ہو چکی ہے۔
لیکن سخاۃ نے صیغہائے مبالغہ میں معنی کی زیادتی کو قائم مقام بنا دیا لفظی مشابہت کے۔
جو کہ ان صیغوں میں سے جاتی رہی ہے۔۔

تشریح :- یعنی اسم فاعل کے وہ صیغے، جو فاعلیت میں مبالغہ کے معنی ادا کرنے کے لئے
موضوع ہوئے ہیں۔ اور ان کی صورتیں عام صیغہائے اسم فاعل سے مختلف ہیں
جیسے ضَرْبٌ۔ (بفتح ضاد، وتشدید زاء)۔ بروزن نَعَالٌ۔ یا ضَرْوِبٌ، (بفتح ضاد و
تشدید راء مضمومہ) بروزن فَعُوْلٌ۔ اور مَضْرِبٌ، (بکسر میم، وسکون ضاد) بروزن
مِعْفَانٌ... کہ ان تینوں کے معنی کثیر الضرب کے ہیں۔ یعنی بڑے مارتے خان۔ یا عَلَامَةٌ
(بفتح عین، وتشدید لام مع زیادۃ تا در آخر)۔ بروزن نَعَالَةٌ یا عَلِيْمٌ، کہ ان دونوں
کے معنی بڑا عالم۔۔ یا حَدْرٌ، (بفتح اول، وکسر دوم)۔ بروزن فَعْلٌ، کثیر الحدر۔ یعنی بڑا
محتاط، بڑا ہوشیار۔ کہ ان تمام صیغوں میں فاعلیت کی شان کو بہت بڑھا کر دکھایا گیا ہے
ضارب، مارنے والا۔ تو ضَرْبٌ، مارتے خان۔۔۔ ایسے تمام صیغے عمل کے لحاظ سے اس
اسم فاعل جیسے ہیں کہ جو مبالغہ کے معنی نہیں دیتے۔ یعنی ان کے عامل ہونے کی وہی شرائط

یوں جو عام طور پر اسم فاعل کے عامل ہونے میں معتبر ہیں۔ اگرچہ اتنا فرق ضرور ہے کہ اسم فاعل کے عامل ہونے کے لئے اس کا بمعنی حال واستقبال ہونا تقریباً متفق علیہ ہے۔ اور صیغہ نائے مبالغہ میں مختلف فیہ۔

اشکال :- **وَإِنْ زَالَتْ الْمُشَابَهَةُ** الخ ایک شبہ کا جواب ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سابق فعل سے مشابہ ہونا ہے۔ یہ تو اصل بنیاد سے عامل ہونے کی۔ پھر اس پر شرائط کا اضافہ کر کے اس کی اس بنیاد کو قوی تر اور مضبوط بنایا گیا ہے۔ تاکہ اسم فاعل میں بجز ذاتی کمزوری کے کہ وہ بقاضائے اسمیت لازم ہے۔ اور فرغیت کی کمزوری کے، کہ فرغ نسبتاً اصل سے کمزور ہوا ہی کرتی ہے، اور ہمہ وجہ فعل کے برابر ہو جائے۔ اور صیغہ نائے مبالغہ میں تو صوری مشابہت، جو اصل بنیاد ہی عامل ہونے کی وہی ختم ہو گئی۔ تو نئی شرائط سے کیا کام چل سکتا ہے۔ کیونکہ شرائط تو اصل بنیاد کو مستحکم بنانے کی غرض سے لگائی گئی ہیں۔

جواب :- لکنہم الخ سے جواب دیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اگرچہ بظاہر فعل کی لفظی مشابہت ان کی اس مخصوص ہیئت میں ختم ہو گئی ہے مگر حقیقتاً معنوی طور پر یہ فعل سے قریب تر ہو گئے ہیں اس لئے کہ ان میں معانی فعل، عام فاعل کی نسبت زیادہ پائے جاتے ہیں بس اس صوری مشابہت کا نقصان اس طرح پورا ہو گیا ہے۔

مکرم کیب - انت، ضمیر مستتر فاعل۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ اسم الفاعل، مرکب اضافی موصوف۔ الموضوع، اسم مفعول۔ ہو، ضمیر نائب فاعل۔ للمبالغة، متعلق الموضوع سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر آن کا اسم۔

— مثل اسم الفاعل الذی لیس للمبالغة فی العمل؛ مثل، مصدر مضاف۔ اسم الفاعل، موصوف۔ الذی، اسم موصول۔ لیس، فعل ناقص ہو، ضمیر مستتر اسم۔ للمبالغة، ظرف مستقر ہو کر خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ ہو کر صلہ۔ موصول باصلہ صفت۔ موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ فی العمل، جار مجرور متعلق مثل سے۔ مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر آن کی خبر۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ بمعنی کثیر الخ؛ ظرف مستقر ہو کر حال ہے

— وان زالت المشابهة اللفظية بالفعل : وان، وصلية (بمعنى أكره)۔ زالت، فعل ماضى مضارع المشابهة، مصدر۔ بالفعل، متعلق المشابهة سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر موصوف۔ اللفظية صفت۔ موصوف صفت مل کر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ —

لكنهم جعلوا ما فيها من زيادة المعنى قائماً مقام ما زال من المشابهة اللفظية لكن حرف مشبه بالفعل برائے استدراك۔ هم، ضمير راجع نحاۃ کی طرف اسم۔ جعلوا، فعل با فاعل۔ ما، موصولہ۔ فيها، ظرف مستقر یعنی۔ وقع، فعل ماضى مقدر سے متعلق ہو کر صلہ۔ من، جارہ بیانیہ (ما موصولہ کا بیان) زیادة المعنى، مرکب اضافی مجرور۔ موصول با صلہ و بیان مفعول اول۔ قائماً، اسم فاعل۔ هو، فاعل۔ مقام، مضاف۔ ما، موصولہ۔ زال، فعل ماضى۔ هو، ضمير مستر فاعل۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ من، جارہ بیانیہ۔ المشابهة اللفظية مرکب توضیعی مجرور موصول صلہ اور بیان مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر مفعول ثانی۔ فعل فاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر لکن کی خبر۔ لکن اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک۔ مستدرک منہ مستدرک سے مل کر جملہ محترضہ ہوا۔

وَرَابِعُهَا اسْمُ الْمَفْعُولِ .

وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ بِاشْتِقَاقٍ لِدَا تٍ مِنْ وَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ . وَ هُوَ يَعْمَلُ عَمَلُ فِعْلِهِ الْمَجْهُولِ فَيَرْفَعُ اسْمًا وَاجِدًا بِأَنَّهُ قَائِمٌ مَقَامَ فَاعِلِهِ :

ترجمہ۔ چوتھا (عامل قیاسی) اسم مفعول ہے۔ اور وہ ہر ایسا اسم ہے کہ جس کا اشتقاق کسی ایسی ذات کے لئے ہو، جس پر فعل واقع ہوتا ہو۔ اور وہ اپنے فعل مجہول کے انداز پر عمل کرتا ہے (یعنی) اسم مفعول (اپنے مابعد) ایک اسم کو رفع دے گا۔ اس حیثیت میں کہ وہ اسم مفعول کے فاعل کے قائم مقام ہے۔

تشریح۔ فوائد قیود، اسم فاعل کی تعریف میں دیکھ لئے جائیں۔ یعنی مشتقات میں اسم مفعول کی وضع اس لئے ہوئی ہے کہ اس سے اس ذات کا پتہ لگ جایا کرتا ہے، جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے۔ مَضْرُوبٌ: وہ شخص ہے جس پر ضرب واقع ہو۔

قوله وَهُوَ يَعْمَلُ عَمَلًا فَعْلُهُ الْمَجْهُولُ :- اسم مفعول ہضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا عمل، فعل مجہول کے عمل کے انداز پر ہوگا۔۔۔ فَعْلُهُ میں فعل کی اضافت ضمیر کی طرف (جو راجع بسوئے مفعول ہے) با دانی ملا بست ہے۔ یعنی فعل جس سے مفعول بنا ہوا۔۔۔

قوله فیرفع اسما واحداً؛ وہ عمل یہ ہے کہ مفعول اپنے ما بعد ایک اسم کو رفع دے گا۔ اس حیثیت میں کہ وہ اسم، فاعل کے قائم مقام ہے۔ لیکن اگر دو سراسر اسم بھی مذکور ہو تو وہ اپنے سابق اعراب پر قائم رہے گا۔ جیسے زَيْدًا مُعْطَىٰ عِلْمًا دَرَهْمًا؛ زید دیا گیا ہے اس کا غلام درہم۔۔۔ یہاں عِلْمًا، قائم مقام فاعل ہے اور مُعْطَىٰ کے عمل سے مرفوع ہوا ہے۔ اور دَرَهْمًا اپنے سابق نصب پر باقی ہے۔

فیرفع اسما واحداً؛ فَا، تفصیلیہ یا تفصیحیہ۔ یرفع، فعل مضارع معروف کہ کیسب ہو، ضمیر مستتر فاعل۔ اسماً واحداً، مرکب توصیفی مفعول ہے۔ بانہ قائم مقام فاعلہ، یا، جار، اِنَّ، حرف مشبہ بالفعل مع اسم۔ قائم، اسم فاعل۔ مقام فاعلہ، مرکب اضافی مفعول فیہ۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ اَنَّ اسم وغیر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ بتا دیل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق یرفع سے۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَسَرَطُ عَمَلِهِ، كَوْنُهُ بِمَعْنَى الْحَالِ، أَوْ الْإِسْتِقْبَالِ، وَ
اعْتِمَادُهُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ، كَمَا فِي اسْمِ الْفَاعِلِ. مِثْلُ زَيْدٍ
مَضْرُوبٍ عِلْمًا الْآنَ، أَوْ عَدًّا؛ أَوْ الْمَوْصُولِ، نَحْوُ الْمَضْرُوبِ
عِلْمًا زَيْدٌ؛ أَوْ الْمَوْصُوفِ، مِثْلُ جَاءَنِي رَجُلٌ مَضْرُوبٌ
عِلْمًا؛ أَوْ ذِي الْحَالِ، مِثْلُ جَاءَنِي زَيْدٌ مَضْرُوبًا عِلْمًا؛ أَوْ
حَرْفِ النَّفْيِ، أَوْ الْإِسْتِفْهَامِ؛ مِثْلُ مَا مَضْرُوبٌ عِلْمًا؛
وَ أَمْضْرُوبٌ عِلْمًا؟

ترجمہ :- اسم مفعول کے عامل ہونے کی شرط۔ اس کا بمعنی حال واستقبال ہونا ہے۔ اور اس کا اعتماد کرنا ہے یا توبتدأ پر،۔۔۔ جیسا کہ اسم فاعل میں۔۔۔ جیسے زَيْدٌ مَضْرُوبٌ عِلْمًا الْآنَ

اَوْعَدَا، (زید کا غلام مضروب ہے اس وقت، یا آئندہ کل مضروب ہوگا)۔ یا موصول پر جیسے
 الْمَضْرُوبُ عَلَّمَهُ زَيْدٌ؛ (وہ شخص کہ جس کا غلام مضروب ہے، وہ زید ہے۔ یا موصوف
 پر جیسے۔ جَاءَنِي رَجُلٌ مَضْرُوبٌ عَلَّمَهُ؛ (میرے پاس ایسا شخص آیا جس کا غلام
 مضروب ہے) یا ذُو الْحَالِ پر جیسے۔ جَاءَنِي زَيْدٌ مَضْرُوبًا عَلَّمَهُ؛ (آیا میرے پاس
 زید، دراصل حالیکہ مضروب ہے اس کا غلام)۔ یا حرف نفی، اور استفہام پر جیسے (حرف نفی
 کی مثال) مَا مَضْرُوبٌ عَلَّمَهُ؛ (اس کا غلام مضروب نہیں ہے) اور در حرف استفہام
 کی مثال، أَمْ مَضْرُوبٌ عَلَّمَهُ؟ (کیا مضروب ہے اس کا غلام؟)

تشریح اسم مفعول کے عامل ہونے کے شرائط وہی ہیں، جو اسم فاعل میں عامل ہونے
 کے لئے مذکور ہوتے۔ یعنی وہی ڈوام۔ ایک اس کا بعضی حال یا استقبال ہونا
 — جیسا کہ ابوعلی فارسی، اور بعد کے علماء متاخرین نے تصریح فرمائی ہے۔ دوسرا وہی اشیاء
 ستہ میں سے کسی ایک پر اعتماد کا ہونا۔ یعنی قبل از مفعول اشیاء مذکورہ میں سے کسی ایک کا
 مذکور ہونا۔ یا نافیہ، اور استفہامیہ کی صورت میں حسب موقع اس کا ظاہر اور غیر ظاہر، یا
 منقذ اور مطلق ہونا۔ بہر حال اسم مفعول، اسم فاعل کی طرح ایک کمزور عامل ہے جس
 کی تقویت کے لئے مندرجہ شرائط کی ضرورت ہے۔

(۱۱) اعتماد علی المبتدأ کی مثال زَيْدٌ مَضْرُوبٌ عَلَّمَهُ الْآنَ، اَوْعَدَا؛
 امثلہ زید کا غلام مضروب ہے اس وقت، یا آئندہ کل مضروب ہوگا۔ الْآنَ اَوْعَدَا،
 سے حال اور استقبال والی شرط کو پورا کر دیا۔ اور اعتماد کے لئے مفعول سے قبل زَيْدٌ
 مبتدا مذکور ہے۔ اور مثال کا مطلب یہ ہوگا کہ زَيْدٌ مَضْرُوبٌ عَلَّمَهُ الْآنَ، کہو،
 یا زَيْدٌ مَضْرُوبٌ عَلَّمَهُ عَدَا کہو۔ دونوں کا جمع کرنا ایک مثال میں نہ مطلوب
 ہے، اور نہ جائز ہی ہے۔ کہ حال استقبال متناہین ہیں ایک ساتھ ان کا اجتماع ممکن نہیں۔
 (۲) موصول کی مثال الْمَضْرُوبُ عَلَّمَهُ زَيْدٌ یعنی الَّذِي مَضْرُوبٌ
 عَلَّمَهُ هُوَ زَيْدٌ یعنی وہ شخص کہ جس کا غلام مضروب ہے، وہ زید ہے۔

(۳) موصوف کی مثال جَاءَنِي رَجُلٌ مَضْرُوبٌ عَلَّمَهُ؛ (میرے پاس ایسا
 شخص آیا جس کا غلام مضروب ہے) رَجُلٌ، موصوف، اور مَضْرُوبٌ عَلَّمَهُ، شبہ جملہ اس
 کی صفت ہے۔ اور جملہ حکماً نکرہ ہوتا ہے۔ لہذا اس کے صفت ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔

— اور جب جملہ صلہ واقع ہو موصول کا، یا صفت واقع ہو کسی موصوف کی، تو اس میں عائد کی ضرورت ہے جو موصول یا موصوف کی طرف راجع ہو کر اس جملہ کا اپنے ماقبل موصول یا موصوف سے ربط اور تعلق پیدا کر دے۔ تو یہاں پر غلامۃ کی ضمیر راجع ہے بسوئے رجل (عائد کا کام دے رہی ہے۔

(۴) ذوالحال کی مثال جَاءَ فَيُ زَيْدٌ مَضْرُوبًا غَلَامَةً (آیا میرے پاس زیرہ درآں حالیکہ مضروب ہے اس کا غلام)

(۵-۶) حرف نفی پر اعتماد کی مثال۔ مَا مَضْرُوبٌ غَلَامَةٌ (اس کا غلام مضروب نہیں ہے)۔ استفہام کی مثال أَمْضْرُوبٌ غَلَامَةٌ؟ کیا مضروب ہے اس کا غلام؟

زید مضروب غلامہ الان او غدا، زید، مبتدا۔ مضروب، اسم مفعول کہ کیسب، غلامہ، مرکب اضافی نائب فاعل۔ الان او غدا، معطوف علیہ با معطوف مفعول فیہ۔ — المضروب غلامہ زید: ال موصولہ۔ مضروب، اسم مفعول۔ غلامہ، نائب فاعل۔ اسم مفعول نائب فاعل سے مل کر صلہ موصول صلہ سے مل کر مبتدا۔ زید، خبر مبتدا، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — جَاءَ فَيُ رجل مضروب غلامہ:

جاءَ فَيُ فعل، مفعول بہ، رجل، موصوف۔ مضروب، اسم مفعول۔ غلامہ، نائب فاعل۔ اسم مفعول با نائب فاعل صفت۔ موصوف صفت سے مل کر فاعل۔ — جَاءَ فَيُ زید مضروبًا غلامۃ، جَاءَ فَيُ فعل، مفعول بہ، زید، ذوالحال۔ مضروبًا، اسم مفعول غلامہ، نائب فاعل۔ اسم مفعول با نائب فاعل حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔

مَا مضروب غلامہ: ما، حرف نفی غیر عامل۔ مضروب، مبتدا۔ غلامہ، خبر۔ ا مضروب غلامہ: ا، ہمزہ استفہام۔ مضروب، مبتدا۔ غلامہ، خبر۔

وَإِذَا اتَّعَى فِيهِ أَحَدُ الشَّرْطَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ يَنْتَقِي عَمَلَهُ.
وَجِيئَتْهُ يَلْزَمُهُ إِضَافَتُهُ إِلَى مَا بَعْدَهُ

ترجمہ: شرطین مذکورین میں سے اگر کوئی ایک شرط متقی ہو تو اسم مفعول کا عمل منتفی ہو جائے گا۔ اور اس وقت اس کی اضافت مابعد کی طرف لازم ہوگی۔

تشریح: خواہ مابعد نائب فاعل ہو۔ جیسے مُؤَدَّبُ الْخَوَادِمِ: اصل میں مُؤَدَّبُ خَوَادِمِ

تھا۔ ادب دیتے گئے اس کے خدام۔ یا نائب فاعل نہ ہو جیسے زَيْدٌ مُعْطَى دُرْهَمٍ عَلَّامَةٌ
یہاں مُعْطَى دُرْهَمٍ کی طرف مضاف ہو رہا ہے۔ جو کہ اصل میں مفعول ہے۔ اور نائب فاعل
عَلَّامَةٌ ہے۔ ترجمہ: زید، دیا گیا درہم اس کا غلام۔ یہاں مُعْطَى ماضی کے معنی میں مستعمل
ہے۔ — یہ صورت تو اضافت لفظی کی تھی۔ اور اضافت معنوی کی صورت میں، یعنی
جہاں اضافت معمول کی طرف نہ ہو، وہاں بھی دونوں صورتیں جاری ہوں گی یعنی مضاف الیہ
بلحاظ معنی فاعل ہو۔ جیسے زَيْدٌ مَضْرُوبٌ عَمْرٍو فاعل کی جگہ ہے۔ یا
فاعل نہ ہو۔ مثل الْحُسَيْنِ قَتِيلٌ الطَّفِّ حَسِينٌ کربلا کے شہید ہیں۔ طَفٌّ: کربلا۔
ظاہر ہے کہ طَفٌّ طرف مکان ہے۔ جہاں قتل واقع ہوا۔ قَتِيلٌ تو خود حضرت حسین رضی اللہ
عنه ہیں لہذا قتیل میں ضمیر اس کا نائب فاعل ہوا جو مثال مذکور میں مضاف الیہ واقع نہیں۔
حیثُ یلزم اضافة الی ما بعدہ؛ حیثُ یلزم مفعول فیہ مقدم۔ یلزم
ت ترکیب: فعل۔ اضافة، مصدر مضاف۔ مضاف الیہ۔ الی، جار۔ ما بعدہ، حسب ترکیب
سابق مجرور۔ جار مجرور متعلق اضافة سے۔ مصدر مضاف مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر فاعل۔
فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

وَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْاَلْفُ وَاللَّامُ، يَكُونُ مُسْتَعْنِيًا عَنِ الشَّرْطِ
فِي الْعَمَلِ. مِثْلُ جَاءَنِي الْمَضْرُوبُ عَلَّامَةٌ

ترجمہ: جب اسم مفعول پر الف لام موصولہ داخل ہو تو عمل کرنے میں شرط مذکورہ بالا سے مستغنی
ہوگا۔ — اور نائب فاعل کو رفع دے گا۔ خواہ معنی ماضی ہو، یا حال و استقبال۔ کہا
ترقی اسم الفاعل — جیسے جَاءَنِي الْمَضْرُوبُ عَلَّامَةٌ؛ میرے پاس وہ شخص آیا،
جس کا غلام مضروب ہے۔

اذا دخل عليه الالف واللام؛ اذا، ظرف متضمن معنی شرط۔ دخل
ت ترکیب: فعل۔ علیہ، متعلق۔ الالف، واللام، مطوف علیہ با معطوف فاعل فعل فاعل
اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ یكون مستغنيا عن الشرط فسی
العمل؛ یكون، فعل ناقص۔ هو، ضمیر مستتر اسم۔ مستغنيا، اسم فاعل۔ عن الشرط۔
جار مجرور متعلق اول مستغنيا سے۔ فی العمل، متعلق ثانی۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں

منطقوں سے مل کر خبرِ فعل ناقص اسمِ دختر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔ جاء فی المضروب غلامہ، جاء فی، فعل یا مفعول بہ۔ ال، موصول۔ مضروب اسم مفعول۔ غلامہ، نائبِ فاعل۔ اسم مفعول نائبِ فاعل سے مل کر صلہ موصول صلہ مل کر فاعل۔

وَ حَا مِسْمَا الصَّفَةِ الْمُشَبَّهَةِ

وَهِيَ مُشَابِهَةٌ بِاسْمِ الْفَاعِلِ فِي التَّصْرِيفِ، وَفِي كَوْنِ كُلِّ
وَنَهْمَا صِفَةٌ. مِثْلُ حَسَنٍ، حَسَانٍ، حَسَنُونَ، حَسَنَةٌ،
حَسَنَاتٍ، حَسَنَاتٌ؛ عَلَى قِيَاسِ ضَارِبٍ، ضَارِبَانِ، ضَارِبُونَ
ضَارِبَةٌ، ضَارِبَاتٍ، ضَارِبَاتٌ؛ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِّنَ الْفِعْلِ
الذَّارِمِ، ذَالَةٌ عَلَى ثُبُوتِ مَصْدَرِهَا لِفَاعِلِهَا عَلَى سَبِيلِ
الِاسْتِمْرَارِ وَالذَّوَامِ بِحَسَبِ الْوَضْعِ

ترجمہ :- پانچواں (قیاسی عامل) صفت مشبہ ہے۔ اور یہ اسم فاعل سے مشابہ ہے گردان میں۔ اور دونوں میں سے ہر ایک کے صفت ہونے میں جیسے حَسَنُ الخِضَارِ الخ کے انداز پر۔ صفت مشبہ ہمیشہ فعل لازم ہی سے مشتق ہوگی۔ درآں حالیکہ وہ صفت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ صفت کا مصدر اس کے فاعل کے لئے بلحاظ وضع، بطور استمرار و دوام ثابت ہے۔

تیسرے کو اس کو صفت مشبہ کیوں کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس کو اسم فاعل سے وجہِ مشبہہ :- مشابہت ہے گردان میں۔ یعنی جس طرح کہ اسم فاعل مذکر اور مؤنث ہوتا ہے، اور تشبیہ و جمع۔ اسی طرح صفت بھی مذکر مؤنث، تشبیہ جمع ہوتی ہے پس بلحاظ تصریف صفت اسم فاعل سے مشابہ ہوگئی۔ کہ فاعل میں تین صیغے مذکر کے، اور تین صیغے مؤنث کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ صفت میں اسی طرح مذکر مؤنث کے چھ صیغے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جیسے حَسَنٌ، حَسَنَانِ، حَسَنُونَ، حَسَنَةٌ، حَسَنَاتٍ، حَسَنَاتٌ۔ یہ تو مشابہت فی تصریف ہوتی اب ایک دوسری مشابہت اور سننے! کہ اسم فاعل بھی اصل میں صفت ہی ہے۔ اور صفت تو صفت ہے ہی۔ جیسے حَسَنٌ سے وصف حسن مفہوم ہوتا ہے یعنی حَسَنٌ

بلحاظ وضع ایک ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ بھلائی اور خوبی کا وصف قائم ہو۔ اسی طرح صیغہ اسم فاعل بھی ایک ذات مبہمہ پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ مثلاً ضرب، قیام، قعود وغیرہ۔ اور یہ جملہ امور از قبیل احوال ہیں۔ اور احوال ہی اوصاف ہوتے ہیں۔۔۔ بہر حال: صفت ہونے میں بھی صفت مشبہ اسم فاعل سے مشابہ ہو گئی۔ کہ دونوں میں ذات مبہمہ کے ساتھ اس کے بعض احوال پر دلالت موجود ہے۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق: یہ امر آخر ہے کہ اسم فاعل میں صفت حادثہ میں صفت ثابتہ پر۔۔۔

ذات مبہمہ: ذات مبہمہ کا مطلب یہ ہے کہ اسم فاعل اور صفت کی وضع کسی خاص شخص کے لئے نہیں ہوتی۔ مثلاً زید عمرو وغیرہ۔ بلکہ مطلق ذات جو اس معنی و وصفی کی حامل ہو، وہ زید عمرو ہو، یا خالد ولید، انسان حیوان ہو، یا نباتات جمادات۔ اصل وضع میں سب برابر ہیں۔ وصف یا فاعل میں کسی خاص شخص، یا ذات کا تعین اس وقت آتا ہے، جب کہ فاعلی یا صفتی معنی کسی خاص فرد کے لئے ثابت کئے جاویں۔ مثلاً زَيْدٌ ضَارِبٌ: میں ضارب کا مصداق زید ہے۔ اور وہ شخص معین ہے۔۔۔ اسی طرح زَيْدٌ حَسَنٌ: میں تعین اجراء وصف کے بعد آئی۔۔۔ اصل وضع میں ہر وہ چیز جو ضارب ہو سکتی ہو، یا جو حَسَنٌ، اور صَعْبٌ ہو سکتی ہو، بلا لحاظ خصوصیت افراد سب برابر ہیں۔

صفت مشبہ کا اشتقاق فعل لازم سے ہوتا ہے:۔۔۔ ہی سے مشتق ہوئی۔ خواہ

وہ اصل سے لازم ہو۔ جیسے باب كَرُمٌ يَكْرُمُ، یا بوقت اشتقاق اس کو لازم بنایا گیا ہو۔ چنانچہ رَجِيمٌ کا اشتقاق رَجِمٌ يَرْجِمُ سے کرنا ہے تو اول رَجِمٌ،۔۔۔ (بکسر عین) کو رَجِمٌ (بضم عین) کی طرف منتقل کیا۔ پھر اس سے رَجِيمٌ صفت مشبہ کو مشتق کیا۔ براہ راست رَجِمٌ سے اشتقاق ہوتا، تو اس میں ثبوت کے معنی نہ پیدا ہوتے۔ اور اس کا ترجمہ صرف ”بہران“ ہوتا۔ مگر رَجِمٌ سے اشتقاق کے بعد رَجِيمٌ کے معنی میں ثبوت پر دلالت نکل آئی۔۔۔ رَجِيمٌ کون ہوگا؟ جس کی طبیعت میں رجم ہو۔ اسی طرح کریم: وہ شخص ہوگا جس کی طبیعت

میں جوہر اور کرم داخل ہو۔ — وقتی طور پر رحم اور کرم کا ظہور، رحیم اور کریم کے اطلاق کو جائز قرار نہیں دیتا۔

اور بات یہ ہے کہ مشتق منہ کے صفت مشبہ استمرار پر دلالت کرتی ہے۔ لزوم سے صفت کے لزوم پر دلالت کرنا چاہتے ہیں۔ باب کرم سے صفاتِ خلقیہ، یا شل خلقیہ کا اظہار ہوتا ہے۔ جب صفت مشبہ اس سے ماخوذ ہوگا تو لامحالہ اس میں لزوم صفت اور استمرار حال پر دلالت ہوگی۔ اسی باعث جب دیگر مواد سے صفت مشبہ بنانا چاہتے ہیں جو متعدی افعال سے متعلق ہوں تو اول اس میں تحویل کا عمل کر کے متعدی کو لازم بناتے ہیں۔ پھر اس سے صفت مشبہ کا اشتقاق کرتے ہیں۔ تاکہ حرکت منہ، صفت اور لصوق صفت پر دلالت رہے۔ یعنی یہ کہ صفت اپنے موصوف کے لئے لازم اور اس سے ہر دم چسپی رہتی ہے کسی وقت جدا نہیں ہوتی۔

قولہ ذالۃ: مرفوعاً ومنصوباً ہر دو طرح صحیح ہے۔ بصورت نصب مُسْتَقْفٌ کی ضمیر سے حال ہوگا یعنی مشتق ہوتی ہے وہ صفت فعل لازم سے درآں حالیکہ وہ صفت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ صفت کا مصدر، اس کے فاعل کے لئے، بلحاظ وضع، بطور استمرار و دوام ثابت ہے۔ اور بصورت رفع، یہ مبتدا سابق کی دوسری خبر ہو جائے گی۔

بہر حال! خلاصہ تعریف یہ ہوا کہ صفت مشبہ، اس مشتق کا نام ہے جو اپنی خلاصہ تعریف، وضع کے لحاظ سے یہ بتاتا ہو کہ فاعل صفت کے لئے صفت کا ثبوت دوائی اور استمراری ہے۔ محض وقتی نہیں۔ پس اگر صیغہ فاعل میں کوئی ایسا حال مذکور ہو جس میں لزوم کی شان پائی جاتی ہو۔ جیسا ضامو: د بلا شخص کہ د بلا پن ایک غیر منفک حال ہے تو اسے صفت مشبہ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ فاعل کی وضع حدوث کے لئے ہے، ذکر ثبوت کیلئے۔

ہی مشابہة باسم الفاعل فی التصریف و فی کون کل منهما مرکب: صفة: ہی، مبتدا۔ مشابہة، اسم فاعل۔ با، جار۔ اسم الفاعل، مرکب اضائی مجرور۔ جار مجرور متعلق اول مشابہة سے۔ فی التصریف، جار مجرور معطوف علیہ۔ واو، عاطفہ۔ فی، جار۔ کون، مصدر فعل ناقص مضاف۔ کل، مضاف الیہ مضاف۔ تنوین، عوض مضاف الیہ یعنی واحد۔ واحد موصوف۔ منہا، ظرف مستقر ہو کر صفت موصوف صفت ل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ل کر اسم۔ صفة خبر۔ مصدر اسم و خبر سے ل کر مجرور

جار مجرور مل کر معطوف معطوف علیہ با معطوف متعلق ثانی مشابہہ کا۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ — مثل حسن الجہن مثل، مضاف۔ حسن الجہن، ذوالحال۔ علی قیاس ضارب الجہن علی، جار۔ قیاس، مضاف ضارب الجہن، مضاف الیہ (با عراب حکائی) مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف کا۔ ہی، مشتقہ مد۔ الفعل اللزیم؛ ہی، مبتدا۔ مشتقہ، اسم مفعول۔ ہی، ضمیر مستقر ذوالحال۔ من، جار۔ الفعل اللزیم، مجرور۔ جار مجرور متعلق مشتقہ سے۔ دالۃ علی ثبوت مصدر۔ رہا لفاعلہا؛ دالۃ، اسم فاعل۔ ہی، ضمیر مستقر راجع الصفة المشبہة کی طرف فاعل۔ علی، جار۔ ثبوت، مصدر مضاف۔ مصدرها، مرکب اضافی مضاف الیہ۔ لام، جار۔ فاعلہا، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق ثبوت سے۔ علی سبیل الاستمرار والدوام؛ علی، جار۔ سبیل، مضاف۔ الاستمرار، معطوف علیہ۔ والدوام، معطوف۔ معطوف علیہ با معلول مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثبوت سے ثبوت مضاف مضاف الیہ (فاعل) اور دونوں متعلقوں سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق دالۃ سے۔ بحسب الوضع؛ با جار۔ حسب الوضع، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق دالۃ سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر حال۔ ہی، ذوالحال حال سے مل کر نائب فاعل۔ مشتقہ، اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبری کی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَعَمَلٌ عَمَلٌ فَعُلِيهَا مِنْ غَيْرِ اسْتِطْرَاطِ زَمَانٍ لِكُونِهَا بِمَعْنَى الثَّبُوتِ وَأَمَّا اسْتِطْرَاطُ الْإِعْتِمَادِ فَمُعْتَبَرٌ فِيهَا. إِلَّا أَنَّ الْإِعْتِمَادَ عَلَى الْمُوصُولِ لَا يَتَأْتِي فِيهَا لِأَنَّ الْأَلَمَ الدَّاخِلَةَ عَلَيْهَا لَيْسَتْ بِمُوصُولٍ بِالِاتِّفَاقِ. وَقَدْ يَكُونُ مَعْمُولُهَا مَنْصُوبًا عَلَى التَّشْبِيهِ بِالْمَعْمُولِ فِي الْمَعْرِفَةِ، وَعَلَى التَّمْيِيزِ فِي التَّكْرَرِ، وَمَجْرُورًا عَلَى الْإِضَافَةِ

ترجمہ :- اور صفت مشبہ اپنے (مشتق منہ) فعل کا سائل کرتی ہے کسی خاص زمانہ کی شرط کے

بغیر، البتہ اعتماد کی شرط اس میں بھی معتبر ہے۔ لیکن اعتماد علی الموصول کی صورت صفت مشبہ میں نہیں بن سکتی۔ کیونکہ وہ لام جو صفت مشبہ پر داخل ہوتا ہے، وہ بالاتفاق موصولہ لام نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی صفت مشبہ کا معمول منصوب بھی ہوتا ہے، معرفہ میں بر بنابر تشبیہ بالمفعول۔ اور نکرہ میں بر بنابر تمیز اور کبھی صفت مشبہ کا معمول، بر بنابر اضافت مجرور بھی ہوتا ہے۔

تشریح صفت مشبہ اپنے فعل کا ساعمل کرتی ہے۔ یعنی فاعل کو رفع دیتی ہے۔ اس کے عمل میں اسم فاعل کی طرح کسی خاص زمانہ کی شرط نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں بمحاذ وضع، وصف کا دوام اور ثبوت ہوتا ہے اور فیہ زمانہ حدوث کو مقتضی ہے۔ ثبوت اور حدوث دو متضاد امر ہیں جن کا اجتماع ناممکن ہے۔ دوام وصف کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا تعلق بالموصوف کسی وقت اور زمان کے ساتھ متغیہ نہیں۔ ہر وقت کا تعلق ہے۔ اور ماضی، یا حال و استقبال کا تغیر صاف بتاتا ہے کہ یہ دوامی وصف نہیں، بلکہ اس کا تعلق ازمنہ ثلثہ میں سے کسی ایک کے ساتھ ہے۔ ماضی کے ساتھ ہو، تو یوں کہیں گے کہ تھا، اب نہیں حال سے متعلق ہو تو یوں کہیں گے: پہلے نہ تھا، اب ہے۔ اور استقبال سے متعلق ہو تو یوں کہا جائے گا کہ آئندہ ہوگا، اس وقت نہیں ہے۔

ایک اشکال کا پہلا جواب بہر حال صفت مشبہ میں زمانہ کی شرط لغو ہے۔ ہاں جب ایک شئی دو امانا ثابت ہے، تو اس وقت بھی ثابت ہے، اور آئندہ بھی ثابت رہے گی، تو بلا اشتراط بھی حال کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔ اور فاعل کی مشابہت کے لئے اتنی بات کافی ہے۔ پس یہ اشکال خود بخود رفع ہو جاتا ہے کہ صفت مشبہ اسم فاعل کی فرع ہے، تو جو شرط اصل میں عمل کے لئے ضروری ہو، وہ فرع میں بھی لازمی طور پر ضروری ہونی چاہئے۔ ورنہ فرع عمل کے باب میں اپنی اصل سے بڑھ جائے گی کہ اصل کا عمل تو کسی خاص شرط پر موقوف ہو۔ اور فرع بدون شرط بھی عمل کرے۔ سابق بیان سے جواب کی تقریر ظاہر ہے۔

دوسرا جواب علاوہ بریں اصل میں بھی عمل رفع کے لئے زمانہ کی شرط نہیں۔ یہ شرط تو مفعول کے نصب دینے کے لئے رکھی گئی۔ اور صفت مشبہ مفعول کو چاہتی ہی نہیں، تو عدم اشتراط سے فرع کی مزیت اصل پر کہاں لازم آئی؟ کذا قالوا۔

شرط اعتماد ضروری ہے۔ البتہ اعتماد کی شرط یہاں بھی معتبر ہے لیکن مذکورہ بالا

چھ چیزوں میں سے اعتماد علی الموصول کی صورت صفت مشبہ میں نہیں بن سکتی کیونکہ وہ لام جو صفت مشبہ پر داخل ہوتا ہے، وہ بالاتفاق موصولہ لام نہیں ہوتا، بلکہ وہ تعریف کا لام ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ لام موصولہ صرف اسم فاعل اور اسم مفعول پر آتا ہے، اور یہی دونوں اس کا صلہ ہو سکتے ہیں، اور کوئی شئی اس کا صلہ نہیں بن سکتی۔

قوله وَقَدْ يَكُونُ مَعْمُولَهَا مَصْنُوبًا كَبِهِ كَبِحِي صفت مشبہ کا معمول منصوب بھی ہوتا ہے۔ کس بنا پر ہوتا ہے؟ اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر وہ حرف ہو تو بر بنا، تشبیہ بالمفعول نصب ہوگا۔ اور نکرہ ہو تو بر بنا، تیز منصوب ہوگا۔ مثلاً الْحَسَنُ الْوَجْهَ فِي وَجْهِهِ كَانُصَبُ کہاں سے آیا؟ صفت مشبہ تو لازم ہے اسے مفعول سے کوئی سروکار نہیں۔ مگر جب صفت مشبہ کو اسم فاعل سے تشبیہ دی تو اس کے معمول منصوب کو، اسم فاعل کے مفعول سے تشبیہ دے کر اس پر نصب لے آئے۔ اور الْحَسَنُ وَجْهًا فِي مِيزَانِ كَابِلُو كَابِلَا يَاں ہے کیونکہ تیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔

قوله وَمَجْرُورًا... یعنی کبھی صفت مشبہ کا معمول بر بنا کے اضافت مجرور بھی ہوتا ہے۔ جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ الْوَجْهَ۔

وتعمل عمل فعلها من غير اشتراط زمان؛ واو، عاطفہ۔ تعمل کہ کیب۔ فعل مضارع معروف۔ جی، ضمیر مستتر فاعل۔ عمل فعلها، مرکب اضافی مفعول مطلق۔ من، جار۔ غیر الہ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور متعلق اول تعمل سے۔

لکونها بمعنى الثبوت؛ لام، جار۔ کون، مصدر ناقص مضاف۔ ها، مضاف الیہ اسم، با، جار۔ معنی الہ، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر۔ مصدر ناقص مضاف الیہ اسم اور خبر سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی تعمل سے۔ فعل فاعل مفعول مطلق دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اما اشتراط الاعتماد؛ مقدار متضمن معنی شرط۔ فمعتبر فیها؛ فا، جزائیہ۔ معتبر اسم مفعول۔ هو، ضمیر مستتر مستثنیٰ منه۔ فیها، متعلق محتر سے۔

الان الاعتماد علی الموصول لا یتاقی فیها؛ ال، حرف استنار۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ الاعتماد، مصدر۔ علی الموصول، متعلق الاعتماد سے۔ مصدر اپنے متعلق سے مل کر اسم۔ لا یتاقی، فعل مضارع منفی۔ هو، ضمیر مستتر فاعل۔ فیها، متعلق اول لا یتاقی سے۔ لان اللام الداخلة علیها لیست بموصول بالاتفاق؛ لام، جارہ تعلیلیہ۔

ان حرف مشبہ بالفعل۔ اللام، موصوف۔ الذاخلۃ، اسم فاعل۔ علیہا، متعلق الداخلمے
اسم فاعل مع ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر اسم اتکا۔ لیست،
فعل ناقص ہی، ضمیر اسم۔ بموصول، ظرف مستقر ہو کر خبر۔ بالاتفاق، متعلق لیست سے
فعل ناقص اسم و خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ات کی۔ ان اسم و خبر سے مل کر
جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی لایاتی سے۔ فعل فاعل دونوں
متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ات کی۔ ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ
بتاویل مفرد ہو کر مستثنیٰ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر نائب فاعل معتبر کا۔ اسم مفعول
نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر متضمن محنی جزا۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔

— وقد يكون معمولها منصوبا على التشبيه بالمفعول في المعرفة؛
وَأَوْسَافَهُ. قد يكون، فعل ناقص۔ معمولها، اسم۔ منصوبا، اسم مفعول۔ هو،
ضمیر نائب فاعل۔ علی، جار۔ التشبيه، مصدر۔ بالمفعول، متعلق التشبيه سے مصدر
اپنے متعلق سے مل کر مجرور۔ جار مجرور متعلق اول (کائنا ما قدرے) فی المعرفة، متعلق ثانی
کائنا، اسم فاعل ضمیر فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر معطوف علیہ۔ — و علی
التمييز في النكرة؛ وَأَوْسَافَهُ. علی التمييز، حسب تركيب مذکور معطوف —
معطوف علیہ با معطوف منصوبا کا مفعول مطلق، ای نصباً کائنا علی... الخ اسم مفعول
نائب فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف علیہ۔ — و مجروراً علی الاضافة؛
وَأَوْسَافَهُ. مجروراً، اسم مفعول۔ علی الاضافة، متعلق (کائنا ما قدرے) اسم فاعل
(مقدر) ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر مجروراً کا مفعول مطلق۔ ای جزاً کائنا علی... الخ
اسم مفعول نائب فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف خبری کیوں
کی فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَتَكُونُ صَيْغَةُ اسْمِ الْفَاعِلِ قِيَاسِيَّةً. وَصَيْغَةُ سَمَاعِيَّةً
مِثْلُ حَسَنٌ، وَصَعْبٌ، وَشَدِيدٌ

ترجمہ :- اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہوتے ہیں۔ اور صفت مشبہ کے صیغے محض سماع پر موقوف
ہیں۔ جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) صَعْبٌ (دشواری) شَدِيدٌ (سخت)

تشریح اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہوتے ہیں بقرہ اصول کے مطابق ہر مادہ سے ان قیاس سے کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ الواو وعیوب میں صفت بروزن اَفْعَلُ قیاسی ہے۔ اَسْوَدُ، اَحْمَرُ، اَبْيَضُ، اَصْفَرُ، اَخْضَرُ، اَعْمَى، اَعْوَرُ، اَصْلَعُ، (اَعْوَرُ: کانا۔ اَصْلَعُ: گنجا)۔ صفت مشبہ میں فاعل کا وزن نادر اور معدوم جیسا ہے۔ بحر لفظ شاحط کے، کہ فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اور کوئی لفظ ثابت نہیں۔ واللہ اعلم۔

وتكون صيغة اسم الفاعل قياسية: واو، عاطفہ، تکون، فعل ناقص

مکرم صیغہ اسم الفاعل، مرکب اضافی اسم۔ قیاسیہ، خبر۔ وصیغہا

سماعیۃ: واو، عاطفہ، صیغہا، معطوف اسم تکون پر۔ سماعیۃ، معطوف خبر تکون پر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَسَادِسُهَا الْمُضَافُ

كُلُّ اسْمٍ اُضِيفَ اِلَى اسْمٍ آخَرَ فَيَجْزُ الْاَوَّلُ النَّثْنِيَّ مَجْرَدًا
عَنِ الْاَلَامِ، وَالتَّنْوِينِ، وَمَا يَقُومُ مَقَامَهُ مِنْ نُوْنِ التَّنْوِينِ
وَاجْتَمَعَ لِاجْلِ الْاِضَافَةِ

ترجمہ:۔ جیسا (عامل قیاسی) مضاف ہے (مضاف، ہر وہ اسم ہے جس کو دوسرے اسم کی طرف جھکا دیا گیا ہو۔ پس اسم اول، اسم ثانی کو جز دے گا درآں حالیکہ اسم اول محض اضافت کی بنا پر لام، تنوین اور تنوین کے قائم مقام یعنی نون تنبیہ و جمع سے خالی ہو۔

تشریح: ہر وہ اسموں میں نسبت تقییدی ہو، اور ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط بشرطیکہ اسم اول لام تعریف، تنوین، اور تنبیہ جمع کے نونات سے۔ (جو کہ کلمہ کے تام بنانے میں تنوین کے قائم مقام ہوتے ہیں) خالی ہو۔ اور یہ خالی ہونا محض اضافت کی بنا پر ہو کسی دوسرے سبب سے نہ ہو۔ تو ایسے دو اسموں میں پہلے اسم کو مضاف کہتے ہیں اور دوسرے کو مضاف الیہ۔

معلوم ہوا کہ اضافت میں دو باتیں ضروری ہیں۔

خلاصہ بحث: (۱) ایک تو یہ کہ جن دو اسموں میں اضافت کا تعلق پیدا کرنا ہوا ان میں باہم

کوئی ایسا رابطہ ہونا چاہئے جس کی بنا پر یہ نسبت نقییدی محقق ہو سکے یعنی ثانی، اول کی قید واقع ہو سکے۔

(۲) دوسری بات جو ضروری ہے یہ ہے کہ بباعث اضافت پہلا اسم ان تمام چیزوں سے خالی ہو جن سے کلمہ کی تمامیت ہوتی ہے۔ مثلاً تنوین، تشبہ کا نون، جمع کا نون — کیونکہ مضاف میں ان اشیاء کی موجودگی اس خصوصاً امتزاج اور باہمی گٹھاؤ سے مانع رہے گی جس کے ذریعہ اضافت کے فوائد تعریف، یا تخصیص، یا تخفیف حاصل ہوتے۔

فائدہ قید: **مَنْ أَجَلِ الْأَضَافَةِ** کی قید سے وہ صورتیں نکل گئیں جہاں الف لام کے باعث تنوین کا سقوط ہو رہا ہو۔ مثلاً **الْغُلَامُ زَيْدٌ** بطور اضافت کہنا درست نہ ہوگا۔

بالمذاہم دیگر مضاف ہر وہ اسم ہے جس کو دوسرے اسم کی طرف جھکا کر اس طرح ملا دیا ہو کہ ان دونوں میں قید اور مقید کا تعلق ہو گیا ہو۔ یعنی ثانی اسم، اول اسم کی قید بن گیا ہو جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسم اول، اسم ثانی کو جر دے گا۔ درآں حالیکہ اسم اول، (جو مضاف ہو رہا ہے)، لام، تنوین، اور تنوین کے قائم مقام ہونے والے نون تشبہ و جمع سے خالی ہو۔ اور اس خلو کا باعث محض اضافت ہو۔ کوئی دوسرا سبب نہ ہو۔ تو ایسے دو اسم مضاف اور مضاف الیہ کہلائیں گے۔

تقسیم اضافت: اضافت کی دو قسمیں ہیں۔ لفظی۔ اور معنوی۔ صفت کی اضافت اپنے معمول کی طرف اضافت لفظی ہے۔ خواہ صفت مشبہ ہو، یا اسم فاعل پیر خواہ فاعل کی طرف اضافت ہو، یا مفعول کی طرف۔ اس اضافت سے محض لفظی تخفیف کا فائدہ ہوتا ہے معنوی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ اضافت محض دیکھنے کی اضافت ہوتی ہے، ورنہ حقیقی ارتباط (جو مضاف مضاف الیہ میں ہونا چاہئے) اس میں نہیں ہوتا۔ اسی لئے اضافت کے باوجود ایسا مضاف نکرہ کی صفت بھی دافع ہوتا ہے۔ اور ذوالحال سے حال بھی۔ حالانکہ حال معرف نہیں ہوتا۔ مثالیں مطولات میں دیکھیں۔ آگے اضافت معنوی کا تفصیلی بیان پڑھئے۔

کل اسم اضعیف الی اسم آخر: کل، مضاف۔ اسم، موصوف۔
نکرہ کی صفت: اضعیف، فعل ماضی مجہول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ الی، جار۔ اسم آخر،
مرکب توصیفی مجرور۔ جار مجرور متعلق اضعیف سے۔ فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر

ہوتے ہیں۔ اور یہ وہاں ہوتی ہے جہاں کہ مضاف الیہ، مضاف کی جنس سے نہ ہو۔ اور نہ اس کا ظرف واقع ہو۔ بلکہ یا تو پوری مابینت ہو، یا مضاف الیہ، مضاف کی نسبت اخص ہو۔ جیسے غلامٌ زیدٌ؛ کہ یہاں نہ تو مجانست ہے، کہ جنس کی طرح زیدٌ مضاف الیہ، غلامٌ مضاف پر صادق آتا ہو۔ کیونکہ زیدٌ آقا ہے، نہ کہ غلام۔ اور نہ زیر طرف غلام ہے۔ بلکہ دونوں میں کلی مابینت موجود ہے۔ لہذا یہ اضافت لامی ہوتی۔ اور معنی: غلامٌ لزیدٌ ہوئے۔ یعنی غلامٌ لزیدٌ کا مطلب یہ ہوا کہ زید کا کوئی غلام، جب کہ اس کے چند غلام ہوں۔ اور غلامٌ زیدٌ کے معنی ہیں زید کا غلام، جب کہ صرف ایک ہی غلام ہو۔ گویا غلامٌ زیدٌ؛ میں غلام معین ہوتا ہے۔ اور غلامٌ لزیدٌ؛ میں غلام غیر معین ہے کوئی غلام ہو مگر زید کا ہو، عمرو، بکر کا نہ ہو۔

عَلِمَ الْفَقْهُ، يَوْمُ الْاِحْدِ یہاں مابینت تو نہیں ہے۔ کیونکہ فقہ بھی علم ہے غیر علم نہیں۔ احد بھی یوم ہے۔ غیر یوم نہیں۔ يَوْمُ الْاِحْدِ (اتوار کا دن) مگر مضاف الیہ مضاف کی نسبت اخص مطلق ہے۔ فقہ ایک خاص علم ہے۔ اسی طرح احد ایک خاص دن کا نام ہے۔ اضافت لامی سے تعریف اور تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا

اضافت لامی کا فائدہ۔ ہے یعنی مضاف میں۔ (جو کہ عام تھا) بابت اضافت خصوصیت آگئی۔ زید کا غلام خاص ہے، مطلق غلام سے۔ مگر تعریف کا فائدہ، مضاف الیہ کے معرّفہ ہونے پر موقوف ہے۔ اگر مضاف الیہ نہ ہو جیسے غلامٌ زیدٌ؛ تو محض تخصیص کا فائدہ ہوگا۔ تعریف کا نہ ہوگا۔ کیونکہ جب مضاف الیہ خود ہی معرّفہ نہیں تو مضاف کو معرّفہ بنانے کی کیا صورت ہوگی؟

۱۔ ملحوظہ:۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ یہاں لام مقدر ہے۔ اور اصل عبارت غلامٌ لزیدٌ ہے کیونکہ مقدر حکم محفوظ ہوتا ہے۔ اور ملحوظہ کی تقدیر پر غلامٌ اور زیدٌ میں اضافت کا تعلق باقی نہیں رہ سکتا کیونکہ وہاں کوئی مانع نہیں ہے۔ لہذا غلام اسم تام بالتثنوں ہوگا۔ اور تثنوں مانع اضافت ہے۔ ایسے ہی معنی، اور فی کا معاملہ سمجھ لیجئے۔ اگر عبارت غلامٌ لزیدٌ ہوتی تو اس کے معنی میں دو صورتیں تھیں، اور غلام زید، غلام متعین نہ ہوتا۔ حالانکہ غلامٌ زیدٌ۔ میں غلام متعین ہے۔ یہی ان دونوں تعبیروں کا فرق ہے۔ ۱۲۔

قوله واما بمعنی من۔۔ یا اضافت میں من کے معنی ہوں گے۔ من جزئیت کے لئے آتا ہے۔ یعنی من کا سابق، من کے لاحق کا جزر واقع ہورہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جزئیت کا تعلق وہاں ہوگا جہاں مضاف از جنس مضاف الیہ ہو۔ اور مضاف الیہ مضاف کا جزر ہو۔ جیسے خاتم فضة (چاندی کی انگوٹھی) یعنی جو چاندی سے بنائی گئی ہو۔ لہذا خاتم فضة کے معنی خاتم من فضة کے ہوتے۔ اس من کو تیسرین بھی کہہ سکتے ہیں۔ جو مضاف کے لئے بیان کا کام دیتا ہے۔ بہر حال تعیض ہو، یا تمیز ہو۔ مجانست مضاف مضاف الیہ کی لازم ہوگی۔۔

اضافت یعنی من، میں مقصد مضاف کی نوع بتانا ہوتا **اضافت منی کا مقصد** ہے۔ لہذا وہ من بتانیہ ہوگا۔ خاتم فضة خاتم تو مختلف اشار کی ہو سکتی ہے۔ نفس نے نوع بتادی کہ وہ انگوٹھی چاندی کی ہے۔
قوله واما بمعنی فی: یا اضافت میں فی کے معنی ہوں گے جو ظرفیت کے لئے آتا ہے۔ یہ وہیں ہوگا جہاں مضاف مضاف الیہ کا ظرف واقع ہو۔ جیسا ضرب الیوم میں الیوم کا ظرف ہے۔

اضافت محذوی سے مضاف میں تعریف پیدا ہوتی ہے۔ خواہ وہ اضافت بحسنی لام **فائل** ہو، یا بمعنی من، اور فی ہو۔۔

تثنیہ۔ ہر سہ اقسام پر نظر کرنے سے معلوم ہوا کہ مضاف الیہ پر مضاف کا عمل جزر بباعث تفسیر حرف جزر ہوا ہے یعنی لام، اور من، اور فی کے معانی کی تفسیر کی وجہ سے۔۔

ترکیب۔ الاضافة، اما بمعنی اللام المقدرة: الاضافة، ابتدا، اما، زائدہ جو توصیفی مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور جار مجرور معطوف علیہ۔ مرکب بمعنی من: واو، عاطفہ۔ اما، حرف عطف برائے تردید و تفصیل۔ بمعنی من معطوف اول واما بمعنی فی: حسب ترکیب مذکور معطوف ثانی۔ معطوف علیہ دونوں معطوفات سے مل کر ظرف مستقر ہو کر خبر۔ ابتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ان لم یکن المضاف الیہ من جنس المضاف: ان، حرف شرط۔ لم، جازم مضارع۔ یکن، فعل مضارع ناقص۔ المضاف، اسم مفعول۔ الیہ متعلق المضاف سے۔ اسم مفعول بانائب فاعل متعلق اسم

من، جارہ۔ جنس المضاف، مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر خبر فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ ولا یکون ظرفالہ: واو، عاطفہ۔ لایکون، فعل ناقص، ہو، ضمیر اسم۔ ظرفا، خبر لہ، متعلق لایکون سے۔ فعل ناقص اسم و خبر او متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف شرط۔ جزا دو جوباً معطوف ہے اس لئے کہ جملہ متقدمہ جزا کا عوض یا مثل عوض ہے۔

وَسَابِعُهَا الْإِسْمُ السَّامُّ

كُلُّ اسْمٍ تَمَّ فَاسْتَعْنَى عَنِ الْإِضَافَةِ. بَأَنَّ يَكُونُ فِي آخِرِهِ تَنْوِينٌ، أَوْ مَا يَقُومُ مَقَامَهُ مِنْ نَوَوِي التَّنْبِيَةِ وَالْجَمْعِ، أَوْ يَكُونُ فِي آخِرِهِ مُضَافٌ إِلَيْهِ. وَهُوَ يَنْصَبُ التَّنْكِرَةَ عَلَى أَنَّهَا تَعْيِيرٌ لَهُ. فَيَرْفَعُ مِنْهُ الْإِبْهَامَ. مِثْلُ عِنْدِي رَطْلٌ زَيْتَانٌ وَمَنْوَانٌ سَعْمَانٌ وَعِشْرُونَ دَرُهْمًا، وَفِي مَلْؤُهُ عَسَلًا

ترجمہ :- ساتواں (عامل قیاسی) اسم تام ہے (اسم تام) ہر وہ اسم ہے جو اپنی موجودہ شکل میں پورا ہو، اور اس بنا پر اضافت سے بے نیاز ہو گیا ہو۔ یا تو اس طرح کہ اس کے آخر میں تنوین ہو، یا تنوین کے قائم مقام، نون تنبیه اور جمع میں سے کوئی ہو، یا اس کے آخر میں مضاف الیہ ہو۔ یہ اسم تام نکرہ کو (جو اس کے بعد مذکور ہوگا) اپنی تہیز کے طور پر نصب دے گا۔ اور تہیز اسم تام سے ابہام کو رفع کر دے گی۔ جیسے عِنْدِي رَطْلٌ زَيْتَانٌ (میرے پاس ایک رطل ہے، از روئے زیتا ہونے کے) عِنْدِي مَنْوَانٌ سَعْمَانٌ (میرے پاس دو دن یاد دیر ہیں از روئے مٹی کے) عِنْدِي عِشْرُونَ دَرُهْمًا (میرے پاس بیس ہیں از روئے درہم کے) فِی مَلْؤُهُ عَسَلًا (میرے لئے ہے اس کا بھرنا از روئے شہد کے)

تشریح :- اسم تام: ہر وہ اسم ہے، جو اپنی موجودہ شکل میں پورا ہو۔ اور اس بنا پر اضافت سے مستغنی ہو گیا ہو۔ بان یکون سے تاہمیت اسم کی تصویر اور نقشہ بیان کرتا ہے یعنی تاہمیت اسم کے معنی یہ ہیں، یا تاہمیت اسم اس طرح پر ہوتی ہے کہ اسم کے آخر میں تنوین یا اس کے قائم مقام تنبیه اور جمع کے نونوں میں سے کوئی نون ہو، یا اس کے آخر میں مضاف الیہ ہو یعنی وہ اسم ایسا ہو کہ جس کا آخر اس کے اول کا مضاف الیہ ہو۔ یعنی وہ اسم تام

مرکب ہو۔ اور اس کا آخری جز مضاف الیہ واقع ہو رہا ہو۔

مطلق اضافت، اور اسم تام کی اضافت میں فسرق

اس میں اور سابقہ اضافت میں یہ فرق ہے کہ وہاں اسم مضاف، اور اسم مضاف الیہ دو جدا جدا کلمے ہیں۔ ایک کلمہ کے دو جز نہیں۔ برخلاف اسم تام کی اضافت والی صورت کے کہ اس میں مضاف الیہ خود اس کلمہ کا جز بنا ہوا ہے۔ اور وہ مرکب کلمہ واحد ہے، نہ دو کلمے۔ فافہم۔

باقی تشریح۔ اس مقام پر نون جمع سے مشابہ نون جمع مراد لینا انسب ہے۔ مصنفؒ کی **عَشْرُونَ دُرِّهَا**، والی مثال بھی اسی کی مؤید ہے کہ عشرون کا نون جمع کا نون نہیں۔ البتہ صورت نون جمع کے مشابہ ہے۔ بہر حال اسم تام جس کی تمامیت کی یہ چند صورتیں مذکور ہوئیں، وہ فعل کے مشابہ ہو گیا۔ کہ فعل اپنے فاعل پر تمام ہو جاتا ہے اور اسم تام اشیاء مذکورہ پر۔ اس کے بعد جو اسم منکر مذکور ہوگا، اس کو مفعول کی مشابہت حاصل ہوگی کیونکہ تمامیت اسم کے بعد آیا ہے۔ لہذا یہ اسم تام اس منکر کو تیز کے طور پر نصب دے گا۔ تیز کا کام ذات سے ابہام رفع کرنا ہوتا ہے۔ یعنی اسم تام میں جو یہ ابہام پایا جاتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے؟ اور کون سی جنس سے تعلق رکھتی ہے؟ نکرہ منصوبہ اس کی تعیین کر کے اس ابہام کو نکال دیتا ہے۔

عبارت میں لہ، اور منہ، کی ضمیریں اسم تام کی طرف راجع ہیں۔ اور **یَوْفَعُ** میں ضمیر مستتر تیز کی طرف راجع ہو رہی ہے۔ اشد میں چار مثالیں ذکر کی ہیں۔ پہلی مثال کا تعلق قبلی اشیاء سے ہے۔ اور دوسری کا وزنی چیزوں سے، اور تیسری کا عددی اشیاء سے۔ اور چوتھی مثال مرکب اسم تام کی ہے۔

خلاصہ بحث سے ہوگا، یا موزونات سے، یا عددیات سے، یا مساحت سے۔ عموماً ابہام کی یہی چیزیں ہوتی ہیں۔ اور تیز سے انھیں کے ابہام کو رفع کیا جاتا ہے۔

عَنْوَى رَهْلَى زَيْتَا رَهْلَى رَهْلَى نا پنے کا ایک خاص پیمانہ ہوتا ہے۔ رطل میں ابہام ہے کہ وہ کس چیز کا رطل ہے۔ گندم کا ہے، یا روغن کا۔ زیتانے اس ابہام کو ختم کر دیا۔ اور بتا دیا کہ

وہ رطل روغن کا ہے، یا خاص روغن زیتون کا ہے۔ اس مثال میں رطل کی تہامیت تنوین سے ہو رہی ہے (میرے پاس ایک رطل ہے از روئے زیت ہونے کے)

عَنْدَى مَنَوَانٍ سَمَّنًا: یہ نون تشبیہ کی مثال ہے۔ مَنَوَانٍ: مَنَا كَعَصَا كَاتِنِيہ سے من: ایک مقدار بوزون کا نام ہے۔ خواہ وہ سیر ہو، یا کچھ اور۔ ترجمہ یوں کریں گے۔ میرے پاس دو من یا دو سیر ہیں از روئے گھی کے۔ منوان کے ابہام کو سمنانے رفع کر دیا۔ از روئے کی تعمیر، تمیز کی مخصوص تعبیر ہے۔ سیدھا ترجمہ تو یہ تھا: میرے پاس دو سیر ہیں گھی کے۔

عَنْدَى عَشْرُونَ دُرْهَمًا: یہ مشابہ نون جمع کی مثال ہے۔ اور یہاں اسم مفرد عددی ہے میرے پاس بیس ہیں۔ کیا بیس ہیں۔؟ دُرْهَمًا نے بتا دیا کہ وہ بیس از قسم درہم ہیں۔ از قسم دینار، یا از قسم ثیاب نہیں ہیں۔

لِي مَلْؤُهُ عَسَلًا: مَلْؤًا، مَلْؤًا، مَلْؤًا۔ بھرنا۔ اوپر تینوں مثالیں اسم تام مفرد کی تھیں۔ یہ مثال اسم تام مرکب کی ہے۔ اس میں مَلْؤُهُ، بکسر سیم ہو تو اس کے معنی پوری کے ہیں۔ پر کرنا نہیں۔ البتہ اگر بفتح سیم ہو تو یہ مصدر متعدی ہوگا۔ پر کرنا، بھرنا۔ مَلْؤُهُ کی ضمیر عسل کی طرف راجع ہے جو معنی مذکور ہے۔ اور وہ اس کا مفعول ہے۔ اور فاعل ذکر میں متروک ہے۔ افعال متعدیہ میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ فاعل کو چھوڑ جاتے ہیں۔ مَلْؤُهُ کی نسبت میں ابہام تھا کہ کس چیز کا بھرنا، اد ہے؟ عَسَلًا سے وہ ابہام رفع ہو گیا۔ ترجمہ یہ ہے میرے لئے ہے اس کا بھرنا۔ از روئے شہد کے۔ ترجمہ میں لفظ "ہے" کے بڑھانے سے ظاہر ہو گیا کہ لی خبر مقدم ہے۔ اور مَلْؤُهُ عَسَلًا، میز تمیز مل کر مبتدا مؤخر ہے۔

الغرض جو اسم اضافت سے تام ہوا ہو، اس کی دوبارہ کسی اسم کی طرف اضافت نہ ہو سکے گی۔ مَلْؤُهُ عَسَلًا: میں جب مَلْؤًا، مصدر ضمیر منصوب سے مل کر اسم تام بنا تو اب اسے مضاف الی العسل کرنے کے معنی ذیل اضافت کے ہوئے۔ جو قانوناً متنع ہے۔

کل اسم تم: کل، مضاف۔ اسم، موصوف۔ تم، جملہ فعلیہ خبریہ صفت۔
 کہ کہیب: موصوف صفت مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا متعین معنی
 شرط۔ فاستغنی عن الاضافة: فا، جزائیہ۔ استغنی، فعل ماضی معروف۔ ہو،
 ضمیر فاعل۔ عن الاضافة، متعلق استغنی سے۔ بان یکون فی آخره تنوین:
 با، جار ان یکون، فعل ناقص فی، جار۔ آخره، مرکب اضافی مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر

خبر مقدم۔ تنوین، معطوف علیہ۔ او ما يقوم مقامه من نون التثنية والجمع او عاطفہ ما، موصولہ، يقوم، فعل مضارع معروف۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ مقامہ مفعول فیہ من نون التثنية والحسب ترکیب مذکور بیان۔ فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصولہ اور بیان مل کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف اسم مؤخر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ — او یکون فی آخرہ مضاف الیہ؛ او، عاطفہ۔ یکون، فعل ناقص۔ فی آخرہ، ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ مضاف الیہ، اسم مفعول ضمیر نائب فاعل اور متعلق سے مل کر اسم مؤخر۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف بتاویل مصدر ہو کر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر ہو کر (جند موصوفہ) استغنی کا مفعول مطلق۔ (ای استغناءً متلبسان یکون الخ) فعل فاعل مفعول مطلق اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر متضمن معنی جزا۔ (کل اسم) ابتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ شرطیہ ہوا۔ — و هو ینصب النکرة؛ واو، عاطفہ۔ ہو، مبتدا ینصب، فعل مضارع معروف۔ ہو، ضمیر مستتر فاعل۔ النکرة، ذوالحال۔ علی انہا تمیز لہ؛ علی، جار۔ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ ہا، اسم۔ تمیز، موصوف لہ، ظرف مستقر ہو کر صفت۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ ان، اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل مفرد ہو کر مجرور۔ جار مجرور (مبنیہ مقدر سے) متعلق ہو کر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ ابتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ — عندی رطل زیتا؛ عندی، مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ رطل، اسم تام (بر تنوین) ممیز۔ زیتا، تمیز۔ ممیز تمیز مل کر معطوف علیہ۔ — ومنوان سمنان؛ منوان، اسم تام (نون تشبیہ پر) ممیز۔ سمنان، تمیز۔ ممیز تمیز مل کر معطوف اول۔ — وعشرون درهما؛ عشرون، اسم تام (مشابہ نون جمع پر) ممیز۔ درهما، تمیز۔ ممیز تمیز مل کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ دونوں معطوفات سے مل کر ابتدا مؤخر۔ ابتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ — ولی ملؤہ عسلًا؛ واو، عاطفہ لی، ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ ملؤہ، مضاف۔ ہا، ضمیر مجرور راجع عسلًا (مذکور سابق معنی) کی طرف مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم تام (اضافت پر) ممیز۔ عسلًا، تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر ابتدا مؤخر۔ ابتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔

وَأَمَّا الْمَعْنَوِيَّةُ فَمِنْهَا عَدَدَانِ

المراد من العامل المعنوي، ما يعرف بالقلب. وليس للسان حظاً فيه

ترجمہ :- رہے عامل معنوی تو وہ دو ہیں۔ عامل معنوی سے مراد یہ ہے کہ جن کی معرفت قلب سے ہو۔ اس میں زبان کا کوئی حصہ شامل نہ ہو۔

تشریح معنوی عوامل دو ہیں۔ منہا، میں ضمیر کا مرجع عوامل میں جو برابر ابتداء کتاب سے یہاں تک مذکور ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ عامل معنوی سے مراد یہ ہے کہ اس کی معرفت قلب سے ہو۔ اس میں زبان کا کوئی حصہ شامل نہ ہو۔ یعنی وہ کوئی ملفوظ شئی نہیں جس سے زبان کا تعلق ہو۔ وہ تو محض ایک معنی ہیں جو دل سے سمجھے جاتے ہیں۔ وہ کل دو ہیں۔

اما المعنوية فمنها عددان : اما، حرف شرط۔ المعنوية، مبتدأ متضمن
مکریب :- معنی شرط۔ نا، جزائیہ۔ منہا، ظرف مستقر ہو کر حال مقدم۔ عددان، ذوالحال
 (ذوالحال کے نکرہ ہونے کی وجہ سے حال مقدم اور ذوالحال مؤخر ہے)۔ ذوالحال حال
 خبر متضمن معنی جزاء المراد من العامل المعنوي : ال، موصول۔ مراد، اسم مفعول
 من، جار۔ العامل المعنوي، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور متعلق المراد سے۔ اسم مفعول
 نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ موصول باصلہ مبتدأ۔ ما يعرف بالقلب : ما، موصولہ
 يعرف، فعل مضارع مجہول۔ ہو، ضمیر مستتر نائب فاعل۔ بالقلب، متعلق يعرف سے۔
 فعل مجہول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ یہ۔ و، لیس
 للسان حظ فيه : واو، عاطفہ۔ لیس، فعل ناقص۔ للسان، ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔ حظ،
 اسم مؤخر۔ فیہ، متعلق لیس سے۔ فعل ناقص اسم خبر اور متعلق سے مل کر صلہ فعلیہ خبریہ ہو کر
 معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف صلہ۔ موصول صلہ مل کر خبر مبتدأ خبر مل کر صلہ اسمیہ خبریہ۔

أَحَدُهُمَا، الْعَامِلُ فِي الْمَبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ. وَهُوَ الْإِسْمُ الْأَسْمَاءُ
 أَيُّ حُلُوِّ الْأَسْمَاءِ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ. نَحْوُ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ

ترجمہ :- ان میں سے ایک مبتدأ اور خبر کا عامل ہے۔ اور وہ ابتداء سے یعنی اسم کا عوامل
 لفظیہ سے خالی ہونا۔ جیسے زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ۔

تشریح ان میں سے ایک مبتدا اور خبر کا عامل ہے جسے بلفظ ابتدا تعبیر کرتے ہیں۔ یہی ابتدا، مبتدا، مبتدأ میں بھی عامل ہے۔ اور یہی خبر میں بھی۔ جمہور لہجہ میں کا مذہب یہی ہے اگرچہ کوفہ میں اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک مبتدا، خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہے۔ اور دونوں نقلی عامل ہیں۔ — وہ ابتدا کیا چیز ہے۔ جو مبتدا اور خبر دونوں میں عامل ہے۔ اس کی تشریح شارح کی زبان سے سنئے: اقرأتے ہیں۔ ای خذوا الإسم عن العوالم اللفظية۔ یعنی ابتدا کے معنی ہیں: اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا۔ جیسے زیدٌ مُنْطَبِقٌ: انطلاق، چلنا، منطلق، چلنے والا۔ مثال مذکور میں زید اور مُنْطَبِقٌ، جو مبتدا خبر ہیں، دونوں مرفوع ہیں۔ مگر کوئی رافع نظر نہیں آتا۔ — تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ رفع کہاں سے آیا؟ نصب اور جر کیوں نہ آیا؟ اعراب، اور وہ بھی ایک خاص قسم کا اعراب، بدون عامل کے تو ممکن نہیں۔ اور عامل لفظاً مذکور نہیں۔ — تو قلب نے کہا کہ ہو، اس کا عوامل لفظیہ سے خالی ہو کر بطور اسناد ابتدا میں واقع ہونا، یہی اس کا رافع ہے۔ کیونکہ باعث اسناد مبتدا میں تو فاعل کی مشابہت آگئی۔ کہ وہ فاعل کی طرح مسندالیہ ہوتا ہے اور فاعل کا اعراب رفع ہے۔ لہذا ابتدا باعث ابتدا مرفوع ہوا۔ اور اس کی یہ حالت کہ اسنادی صورت میں لفظی عوامل سے خالی ہے۔ اس پر رفع لانے کی متقاضی ہوگئی۔ اور خبر چونکہ جملہ کا دوسرا جز ہے جس کے بغیر جملہ جملہ نہیں بن سکتا جیسے فاعل کے بغیر تنہا فعل جملہ فعلیہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا وہی ابتدا اس کے حتیٰ میں بھی کثیت جملہ کے جز ثانی ہونے کے متقاضی رفع ہوئی اور دونوں کا رفع بقاضا سے ابتدا صحیح ہو گیا۔ — سیویہ اور دیگر محققین کا مختار یہی ہے۔ —

مکریب احدھما، العامل فی المبتدأ والخبر: احدھما، مبتدا، العامل، احدھما، اسم فاعل۔ فی جار۔ المبتدأ والخبر، معطوف علیہ بالمعطوف مجرور۔ جار مجرور متعلق العامل سے۔ اسم فاعل ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ هو الابتداء: ہو، مبتدا، الابتداء، مصدر مفسر۔ ای حلوا الاسم عن العوالم اللفظية: ای، حرف تفسیر۔ خلوا، مصدر مضاف الاسم، مضاف الیہ، جار۔ العوالم اللفظية، مرکب تو صیغی مجرور۔ جار مجرور متعلق خلوا سے۔ مصدر مضاف مضاف الیہ فاعل اور متعلق سے مل کر مفسر مفسر ملکر خبر۔ مبتدا خبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

وَتَأْتِيهِمَا، الْعَامِلُ فِي الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ وَهُوَ صَحَّةٌ وَوُقُوعُ الْفِعْلِ
 الْمُضَارِعِ مَوْقِعَ الْإِسْمِ. مِثْلُ زَيْدٌ يَعْلَمُ؛ فَيَعْلَمُ مَرْفُوعٌ
 لِصِحَّةِ وَوُقُوعِهِ مَوْقِعَ الْإِسْمِ. إِذْ يَصِحُّ أَنْ يُقَالَ مَوْقِعُ
 يَعْلَمُ عَالِمٌ. فَعَامِلُهُ مَعْنَوِيٌّ. وَعِنْدَ الْكُوفِيِّينَ: أَنَّ عَامِلَ
 الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ، تَجَرَّدَهُ عَنِ الْعَامِلِ النَّاصِبِ وَالْجَائِزِ
 وَهُوَ مُخْتَارُ ابْنِ مَالِكٍ ر

ترجمہ :- ان میں کا دوسرا فعل مضارع کا عامل ہے۔۔ اور وہ موقع اسم میں فعل مضارع
 کے وقوع کا جواز ہے۔ مثلاً زَيْدٌ يَعْلَمُ؛ میں يعلم، مرفوع ہے اس بنا پر کہ وہ اسم کی
 جگہ واقع ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ زَيْدٌ يَعْلَمُ کی جگہ زَيْدٌ عَالِمٌ کہنا صحیح ہے۔ لہذا
 مضارع کا عامل معنوی ہے۔۔ اور کوفیوں کے نزدیک فعل مضارع کا عامل، اس کا
 عامل ناصب و جائز سے خالی ہونا ہے۔ اور یہی ابن مالک کا مختار ہے۔

تشریح :- مضارع کے وقوع کا جواز ہے۔ مثلاً زَيْدٌ يَعْلَمُ؛ میں يَعْلَمُ کا رفع
 اس بنا پر ہے کہ وہ اسم کی جگہ واقع ہو سکتا ہے۔ زَيْدٌ يَعْلَمُ کی جگہ زَيْدٌ عَالِمٌ کہا
 جا سکتا ہے اور اس اسم کا اصلی اعراب رفع ہے لہذا مضارع کا عامل معنوی ہوا۔۔

ایک اشکال :- پھر اگرچہ بعض مواقع ایسے ہیں جہاں مضارع اسم کی جگہ واقع
 نہیں ہو سکتا یعنی وہاں بجائے مضارع اسم آہی نہیں سکتا تاکہ یہنا
 درست ہو کہ مضارع بجائے اسم ہے۔ مثلاً سین، اور سوف کے بعد، یا کاؤ کی خبر میں، یا اسم
 موصول کے بعد، یا جہاں فعل مضارع کا فاعل تشبیہ، یا جمع ہو۔ کہ ان تمام صورتوں میں اسم
 کی گنجائش ہی نہیں۔ مثلاً سیضرب، سوف یضرب، کی جگہ ضارب نہیں ہو
 سکتا۔ کیونکہ سین، اور سوف فعل کی مخصوص علامتیں ہیں۔ اور مثلاً۔ كَمَا زَيْدٌ
 أَنْ يَقُومَ؛ میں كَمَا زَيْدٌ قَائِمًا صحیح نہیں ہے کیونکہ خبر كَمَا کا فعل ہونا ضروری
 ہے۔ اور مثلاً يَقُومُ الزَّيْدَانِ، يَقُومُ الزَّيْدُونَ، کی جگہ قَائِمٌ مِنَ الزَّيْدَانِ
 قَائِمٌ مِنَ الزَّيْدُونَ کہنا درست نہیں۔ کیونکہ اسم فاعل کا عمل بدون اعتماد اشارتہ

کے ممکن نہیں۔ اور یہاں ان میں کی کوئی چیز مذکور نہیں۔

جواب۔ بعض لوگوں نے اس شبہ سے متاثر ہو کر جواباً یہ کہا کہ اگرچہ مواقع مذکورہ میں علت رفع موجود نہیں، مگر طرد اللباب کہ مضاف کا اعراب جملہ مواقع میں یکساں حالت میں ہوا یعنی ارفع یہاں بھی قائم رکھا گیا۔

قولہ وعند الکوفین آہ۔ کوفین کے نزدیک فعل مضاف کا عامل، اس کا عامل نائب و جازم سے خالی ہونا ہے یعنی فعل کے تین ہی اعراب ہو سکتے ہیں۔ رفع، نصب، جزم لیکن نصب و جزم کا تعلق بالاتفاق عوائل لفظیہ سے ہے۔ پس جہاں عامل نائب و جازم نہ ہوں تو وہاں رفع خود بخود متعین ہو جائے گا۔ پس مضاف کا نائب و جازم سے خلوا و سحر ہو، یہ عامل ہو اس کے رفع کا۔ ابن مالک کا مختار یہی ہے۔

مکرب ہو صححة و قوع الفعل المضارع موقع الاسم؛ ہو، مبتدا۔ صححة مضاف۔ مرکب و قوع، مصدر و ناسف ابی مضاف۔ الفعل المضارع، مرکب تو صیغی مضاف ابیہ۔ موقع الاسم، مرکب اضافی مفعول فیہ و قوع کا مصدر مضاف مضاف ابیہ (فاعل) اور مفعول فیہ سے مل کر مضاف ابیہ صححة کا مضاف مضاف ابیہ مل کر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فیعلم، مرفوع لصحة وقوعه موقع الاسم؛ فاعل، تفسیہ۔ لفظ یعلم، مبتدا۔ مرفوع، اسم مفعول، لصحة الخ، حسب ترکیب سابق متعلق مرفوع سے۔ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔ اذ یصح ان یقال موقع یعلم عالم؛ اذ تعلیلیہ۔ یصح فعل مضارع معروف۔ ان یقال فعل مضارع مجہول۔ موقع، ظرف مضاف۔ لفظ یعلم مضاف ابیہ مضاف مضاف ابیہ مل کر مفعول فیہ۔ لفظ عالم، نائب فاعل۔ یقال، فعل مجہول نائب فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل یصح کا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا۔ عند الکوفین؛ مرکب اضافی ظرف مستقر ہو کر خبر مقدم۔

ان عامل الفعل المضارع؛ ان، حرف مشبہ بالفعل۔ عامل الخ، مرکب اضافی اسم۔ تجردہ عن العامل الناصب والجازم؛ تجردہ مصدر مضاف، مضاف ابیہ عن، جار العامل ہو مرفوع۔ الناصب والجازم، محطوف علیہ محطوف مکرر صفت ہو موصوف صفت مجرد و جار مجرور متعلق تجردہ سے۔ مصدر مضاف مضاف ابیہ (فاعل) اور متعلق سے مل کر خبر ان اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بتاویل فرد ہو کر مبتدا آخر خبر مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

أَسْتَقِي لِنَسْئِ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَأَلْبِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔